



فتوحاتِ جہانگیری

سندِ قطری

مکتبہ

ابوالحسن علی بن عیسیٰ راقطی



تألیف
ابوالعلا محمد الدین جہانگیر

درود اللہ تعالیٰ تعالیٰ وبارک آیاتہ ولباکیہ

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں

<https://t.me/tehqiqat>
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے کے

<https://>

archive.org/details/

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا زوہیب حسن عطاری





فتوحاتِ جہانگیری



جز سوم



سنن قطری

۔۔ متن ۔۔

امام ابو الحسن علی بن عیسیٰ راقطی

۔۔ ترجمہ ۔۔

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

زبیہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد دوم

فتوحاتِ بہارِ نبوی سنہ قطنی

نام کتاب

ابوالعلاء محمد بن عبد اللہ بن جہانگیر

مترجم

ملک محمد یونس

پروف ریڈنگ

ورڈز میکر

کمپوزنگ

ملک شبیر حسین

باہتمام

جولائی 2011ء

سن اشاعت

اے ایف ایس ایڈورٹائزر

سرورق

اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

طباعت

550/- روپے

ہدیہ



جميع حقوق الطبع محفوظة للنشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

زبیہ سنٹر، بازار لاہور
042-37246006 (فون)

شبیر برادرز

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔





فتوحاتِ بہانگیری
شج
سُزنِ قُطنی

ترتیب

باب: تیمم کا بیان	۱۱	موزوں پر مسح کی مدت	۷۰
تیمم کی وضاحت	۱۱	باب: مشرکین کے برتن میں سے وضو کرنا یا تیمم کرنا	۸۴
باب: تیمم کا بیان اسے ہر نماز کے لیے کیا جائے گا	۳۲	پانی تلاش کرنے کا حکم	۸۷
ایک تیمم سے مختلف نمازیں ادا کرنا	۳۳	باب: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مخصوص مدت نہیں ہے	۹۴
باب: تیمم کرنے والوں کا وضو کرنے والوں کی امامت کرنا		کتاب الحیض	
مکروہ ہے	۳۸	حیض کا بیان	۹۸
باب: اس جگہ کا بیان جس جگہ تیمم کرنا جائز ہوتا ہے	۳۹	باب: بلا عنوان	۹۸
شہر یا پانی ملنے سے اس کے فاصلے (کا) حکم	۴۰	حیض کے احکام	۹۹
باب: جو شخص کئی برس تک پانی نہ پائے اس کے لیے		استحاضہ کی تعریف	۱۰۱
تیمم کا جائز ہونا	۴۰	پہلی قسم کا حکم	۱۰۱
باب: 64: زخمی شخص کے لیے پانی استعمال کرنے اور زخم		دوسری قسم کا حکم	۱۰۲
پر پٹی کے ہمراہ تیمم کا جائز ہونا	۴۴	باب: جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر کون	
زخم اور پٹی پر مسح کرنے کے احکام	۴۴	سی نماز لازم ہوگی؟	۱۴۰
باب: سر کے بعض حصے کا مسح کرنا جائز ہے	۵۸	باب: جسم سے خون بہہ رہا ہو تو اس کے ہمراہ نماز ادا کرنا	
باب: موزوں پر مسح کرنا	۶۰	جائز ہے	۱۴۱
راویان حدیث کا تعارف:	۶۱	باب: ستر عورت کا بیان ان اس کا حصہ ہے	۱۴۳
موزوں پر مسح کا حکم	۶۱	باب: پٹی پر مسح کرنا جائز ہے	۱۴۵
علامہ ابن حجر کا بیان	۶۵	باب: اس جگہ کا بیان جس میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے	۱۴۷
امام نووی کا بیان	۶۷	کتاب الصلوٰۃ	
باب: موزوں پر مسح کے بارے میں رخصت اور اس بارے		نماز کا بیان	۱۵۰
میں روایات میں اختلاف	۷۰	باب: بلا عنوان	۱۵۰

۱۹۱	اختلاف	۱۵۱	نماز کی اہمیت اور اسے ترک کرنے کا گناہ
۱۹۱	اقامت کے بارے میں فقہی اختلافات	۱۵۲	سابقہ امتوں میں نماز کی فرضیت
۱۹۶	الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنے کا حکم	۱۵۳	نماز کی فرضیت کی تاریخ
۲۱۷	نماز کے وقت سے پہلے اذان دینے کا حکم	۱۵۵	باب: فرض نمازوں کا بیان وہ پانچ ہیں
۲۲۳	اذان کا جواب دینے کا حکم	۱۵۶	نماز کے مشروع قرار دیئے جانے کی حکمت
	باب: فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت	۱۵۸	ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان
۲۲۵	فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کا حکم		باب: نماز کی تعلیم دینے کا حکم اس (کو چھوڑنے کی وجہ سے) مارنے کا حکم
۲۲۷	باب: یہ جو منقول ہے: سب سے افضل عمل نماز ہے	۱۵۹	اور ستر کا حکم جس کا چھپانا لازم ہے
	باب: نماز کے اوقات کا تذکرہ اور اس کے بارے میں روایات کا اختلاف	۱۵۹	نماز نہ پڑھنے پر بچوں کی پٹائی کرنا
۲۳۵	نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے اختلاف	۱۶۱	مرد کے ستر کی حدود
۲۳۶	کی وضاحت	۱۶۲	عورت کے ستر کی حدود
۲۳۶	فجر کا وقت	۱۶۳	نماز کے دوران ستر کا حکم
۲۳۷	ظہر کا وقت	۱۶۵	لباس کے بارے میں مزید تحقیق
۲۳۸	عصر کا وقت		باب: ۳. خون اور اموال کا قابل احترام ہونا جب لوگ دونوں شہادتوں کی گواہی دیں
۲۳۹	مغرب کی نماز کا وقت	۱۶۷	اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں
۲۴۰	عشاء کی نماز کا وقت	۱۶۹	کفار شرعی احکام کے پابند ہیں؟
۲۵۲	باب: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا واقعہ		باب: حضرت ابو محمد زہراؑ کی اذان کا تذکرہ اور اس بارے میں روایات کا اختلاف
	باب: ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نوافل ادا کرنے کی ترغیب	۱۷۳	اذان کا مفہوم اور اس کی فضیلت
۲۷۱	مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل ادا کرنا اور اس بارے میں مذکور اختلاف	۱۷۶	اذان کے بارے میں فقہی اختلافات
۲۷۲	مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کا حکم	۱۸۰	اذان کا حکم
	باب: صبح صادق کی علامت شفق کی علامت اور ان کی وجہ سے کون سی نماز فرض ہوتی ہے؟	۱۸۲	باب: حضرت سعد القرظ کا تذکرہ
۲۸۰		۱۸۸	اذان کا حکم
		۱۸۹	باب: اقامت کا تذکرہ اس بارے میں روایات کا

۳۱۸	اس مسئلے کے فروعی احکام	۲۸۱	صبح صادق اور صبح کاذب میں فرق کی وضاحت
۳۱۹	صاحب ہدایہ کا بیان	۲۸۱	باب: مغرب اور صبح کا تذکرہ
۳۲۱	خواتین کی باجماعت نماز کا حکم	۲۸۱	شفق کے مفہوم میں اہل علم کا اختلاف
۳۲۱	شارح ہدایہ امام کمال الدین ابن ہمام کی وضاحت	۲۸۳	باب: عشاء کی نماز کا تذکرہ
۳۲۲	ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان	۲۸۴	باب: قبلہ (کی سمت معلوم کرنے کے لیے) اجتہاد کرنا
۳۲۵	باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟	۲۸۵	اور اس بارے میں اندازہ لگانے کا جائز ہونا
۳۲۷	باب: دو آدمی بھی جماعت ہوتے ہیں	۲۸۷	سمت قبلہ معلوم کرنے کے لئے تحری کا حکم
۳۲۸	باب: کون سے لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے؟		باب: اذان اور امامت کا حکم دینا ان دونوں کا زیادہ
۳۲۸	راویان حدیث کا تعارف:	۲۹۱	حق دار کون ہوگا؟
۳۲۹	باب: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا	۲۹۲	امامت کا زیادہ حق دار کون ہوگا؟
۳۳۱	باب: صفیں درست کرنے کی ترغیب دینا		باب: خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لینا اور نماز کے درمیان
	باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں (بازو کی	۲۹۷	قبلہ کی طرف رخ کرنے کا جائز ہونا
	کلائی)	۲۹۸	نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا
۳۳۲	کو پکڑنا		باب: نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا
۳۳۳	نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنا	۳۰۴	کرنا
	باب: تکبیر تحریمہ نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے	۳۰۴	امام قدوری کی تحقیق
۳۴۰	ہوئے رکوع سے اٹھتے ہوئے	۳۰۵	امام اور مقتدی کی نیت میں فرق کا حکم
	رفع یدین کرنا اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات		باب: اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں
۳۴۰	کا اختلاف	۳۱۰	نماز ادا کرنا
۳۵۲	باب: تکبیر کے بعد نماز کے آغاز کی دعا	۳۱۰	کن جگہوں پر نماز ادا کرنا منع ہے؟
	نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دعا کے بارے میں		باب: پہلے پڑھی ہوئی نماز جماعت کے ساتھ دوبارہ
۳۵۶	فقہاء کا اختلاف	۳۱۴	پڑھنا
	باب: نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا واجب ہے		پہلے ادا کی ہوئی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنے
۳۶۹	اسے بلند آواز میں پڑھنا	۳۱۵	کا حکم
۳۶۹	اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف	۳۱۷	باب: جماعت اس کے اہل کا تذکرہ اور امام کی صفت
۳۷۰	نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کی بحث	۳۱۸	دو آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا

باب: جو شخص (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو	۳۹۹	باب: جو شخص امام کے کمر اٹھانے سے پہلے امام کو پالے	۳۹۹
اس کے لیے کون سی دعا کو پڑھ لینا کافی ہوگا؟	۳۹۹	اس نے نماز کو پالیا	۴۷۶
باب: نماز کے دوران (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)		رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہونے کا مسئلہ	۴۷۷
بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں روایات کا اختلاف	۴۰۲	باب: رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی رکھنا واجب ہے	۴۸۰
باب: نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور امام کی		باب: پیشانی اور ناک کو رکھنا واجب ہے	۴۸۱
اقتداء میں (سورۃ فاتحہ پڑھنا)	۴۰۶	سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا حکم	۴۸۲
امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا شرعی حکم	۴۰۸	باب: تشہد میں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ	۴۸۴
باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: جس کا کوئی امام ہو (یعنی		تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۴۸۵
جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس		باب: تشہد کا طریقہ اس کا واجب ہونا اس بارے میں	
شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا (اس بارے میں روایات کا		روایات کا اختلاف	۴۸۶
اختلاف)	۴۰۶	تشہد کا حکم اور اس کے کلمات	۴۸۷
باب: نماز کے دوران سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا اسے		تشہد کے الفاظ کے بارے میں اختلاف کی وضاحت	۴۹۰
بلند آواز میں کہنا	۴۴۹	باب: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے	
راویان حدیث کا تعارف:	۴۵۰	اس بارے میں منقول روایات کا اختلاف	۴۹۹
نماز کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے		تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم	۵۰۰
کا حکم	۴۵۰	امام قدوری کا بیان	۵۰۱
باب: امام کا (قرأت کے دوران) سکوت کرنا تاکہ		باب: نماز سے کیسے باہر آیا جائے؟ سلام پھیرنے کا	
مقتدی بھی قرأت کرے	۴۵۵	طریقہ	۵۰۲
باب: ظہر، عصر، فجر میں قرأت کی مقدار	۴۵۷	باب: نماز کی کنجی وضو ہے	۵۱۱
راویان حدیث کا تعارف:	۴۵۸	باب: امام جب جنابت یا بے وضو حالت میں ہو	
باب: تطبیق اور گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم منسوخ ہے	۴۵۹	اس وقت اس کا نماز ادا کرنا	۵۱۳
تطبیق کا حکم منسوخ ہے	۴۶۰	باب: صف کے پیچھے نماز ادا کرنا	۵۱۵
باب: رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھا جائے گا؟	۴۶۲	باب: شیطان کا نمازی کے سامنے آنا تاکہ اس کی نماز	
باب: نمازی رکوع اور سجدے میں کیا پڑھے؟	۴۶۷	خراب کر دے	۵۲۰
باب: رکوع اور سجدے کا تذکرہ ان میں کیا جائز ہے؟	۴۷۱	باب: نماز کے دوران سہو کی صورت اور اس کے احکام اس	
راویان حدیث کا تعارف:	۴۷۳	بارے میں منقول روایات میں اختلاف کسی بھی چیز کے آگے	

۵۵۳	نمازوں کے مکروہ اوقات	۵۲۲	سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹی
۵۶۲	تارک نماز کا حکم		باب: اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا
	باب: اس مسافت کی مقدار کا بیان جس کی وجہ سے نماز	۵۳۵	اور سجدہ سہوہ سلام سے پہلے کیا جائے گا
۵۶۷	قصر ہو جاتی ہے نیز قصر کی مدت کا بیان	۵۳۸	باب: غالب گمان پر بنیاد رکھنا
۵۶۸	قصر نماز کے احکام	۵۳۹	باب: سجدہ سہوہ سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا
۵۷۲	قصر نماز کا حکم		باب: مقتدی پر سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن امام کے سہو
۵۷۳	قصر کے لیے اقامت کی نیت کی بحث	۵۴۰	(پر سجدہ کرنا) اس پر لازم ہوگا
۵۷۶	باب: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا		باب: اندازے کی بنیاد پر (نماز جاری رکھنا) اور سلام
	سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے	۵۴۱	پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا
۵۷۷	بارے میں اختلاف کی وضاحت	۵۴۱	اس سے پہلے یا اس کے بعد تشہد پڑھنا
	باب: سفر کے دوران نماز کا طریقہ کسی عذر کے بغیر		باب: (بھولنے کی صورت میں) پورا کھڑا ہونے سے
	دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا، کشتی میں نماز ادا کرنے	۵۴۳	پہلے دوبارہ بیٹھ جانا
۵۸۸	کا طریقہ	۵۴۳	باب: سلام پھیر کر نماز ختم ہوتی ہے
	باب: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنے کا طریقہ اور نماز		باب: جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے
	کے وقت سواری پر رہتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے		بے وضو ہو جائے یا امام کے سلام پھیرنے سے پہلے
۵۹۱	کا حکم	۵۴۴	بے وضو ہو جائے اس کی نماز مکمل ہوگی
۵۹۳	باب: بیمار شخص کا بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانا	۵۴۴	راویان حدیث کا تعارف:
	باب: کمان، سینک، جوتا پہن کر نماز پڑھنا، جب کسی چیز		باب: ایسے بیمار شخص کی نماز کا حکم جو قیام نہ کر سکتا ہو
۵۹۷	میں نجاست لگی ہوئی تو		سواری
۵۹۷	اسے نماز کے دوران اتار دینا	۵۴۶	پر فرض نماز ادا کرنے کا حکم
۵۹۷	نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟	۵۴۸	شیخ علاؤ الدین سمرقندی کا بیان
	باب: مقتدی کا اپنے امام کو تلقین کرنا جب وہ قرأت کے	۵۵۰	باب: باجماعت نماز کی ترغیب اور اس کا حکم دینا
۶۰۰	درمیان وقوف کرے	۵۵۰	باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟
۶۰۰	امام یا کسی دوسرے شخص کو لقمہ دینا		باب: نماز کا وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا جو
۶۰۵	باب: نجاست کی وہ مقدار جو نماز کو باطل کر دیتی ہے		شخص نماز پڑھنا شروع کر دے اور اسے مکمل کرنے سے
۶۰۵	راویان حدیث کا تعارف:	۵۵۲	پہلے اس کا وقت گزر جائے (اس کا حکم)

باب: جب امام نماز کا کچھ حصہ مقتدیوں سے پہلے ادا کر چکا ہو اور مقتدی اس وقت شامل ہو (جب نماز درمیان میں ہو) یا اس کا نماز کے آغاز میں شامل ہونا	باب: (یعنی جو اُس نے ادا نہیں کی تھی)؟
باب: امام کا قرأت کرنا مقتدیوں کی جگہ کافی ہوتا ہے	باب: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی فضیلت، بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے (امام کے پیچھے) تندرست شخص کا نماز ادا کرنے کا طریقہ
باب: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا ان کی امام کہاں کھڑی ہوگی؟	باب: جو نماز بھول چکی ہو اُسے ادا کرنے کا وقت
باب: جب خون نکل رہا ہو اسی حالت میں نماز ادا کرنا	باب: بیت اللہ کے پاس کسی بھی وقت میں نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے
باب: نماز جنازہ کی تکبیرات	
باب: قرآن میں موجود سجدے	
راویان حدیث کا تعارف:	
شیخ ابن ہبیرہ شیبانی کا بیان	
باب: سجدہ شکر کرنا سنت ہے	
باب: جو شخص صبح کی نماز تنہا ادا کر چکا ہو پھر وہ جماعت کو بھی پالے تو وہ جماعت کے ساتھ بھی نماز ادا کرے	
باب: نماز کو دوبارہ پڑھنا	
باب: ایک ہی فرض نماز دن میں دو مرتبہ نہیں ادا کی جائے گی	
باب: رات اور دن میں نوافل ادا کرنا	
باب: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے	
باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جائیں گی	
باب: مسجد کے پڑوس میں (یعنی قریب) رہنے والے شخص کو اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ مسجد میں نماز ادا کرے	
باب: اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)	
باب: جس شخص کو نماز کے دوران دوسری نماز یاد آ جائے	

65- باب التیمم

باب: تیمم کا بیان

658- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا مِثْلَ صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پوری روئے زمین کو ہمارے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے اور اس کی مٹی کو ہمارے لیے طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنا دیا گیا ہے۔



تیمم کی وضاحت

تیمم کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

تیمم کا لغوی معنی کسی چیز کا قصد کرنا اور ارادہ کرنا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور تم اللہ کی راہ میں دینے کے لیے گھٹیا چیز کا قصد نہ کرو۔“

فقہاء نے تیمم کی مختلف تعریفیں کی ہیں جو آپس میں ملتی جلتی ہیں۔

احناف کے نزدیک پاک مٹی کے ذریعے چہرے اور ہاتھوں کے مسح کا نام تیمم ہے اور اس میں انسان کا قصد شرط ہے یہی قصد نیت شمار ہوگا۔

پاک مٹی کو ایک مخصوص طریقے کے ساتھ عبادت کی ادائیگی کے لیے استعمال کرنے کو قصد قرار دیا گیا ہے۔

تیمم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی خصوصیت ہے ہجرت کے چھٹے سال غزوہ مصطلق کے موقع پر جب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس ہار کی تلاش میں قافلے کو ٹھہرا لیا تھا) اور ایک آدمی کو بھیجا تھا اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تھا اور اُس جگہ پانی موجود نہیں تھا تو اُس وقت تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی تھی

658- أخرجه مسلم (۲۷۱/۱) کتاب النہج الحدیث (۵۲۲/۴) وابن ابی نبیہ (۱۵۷/۱) والطیالسی ص (۵۶) رقم (۶۱۸) والنسائی فی (الکبریٰ) (۱۵/۵) کتاب فضائل القرآن باب الأدب فی آخر سورۃ البقرۃ رقم (۸۰۲۲) وابن خزمۃ (۱۳۳/۱) رقم (۲۵۶) وابن عبد البر فی (المستدرک) (۲۲۱/۵) والبیہقی (۲۱۲/۱) من طریق ربیع بن خراش عنہ مرفوعاً - وانظر الحدیث التالی -

أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ نَحْوِ بَنِي جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَذَرَعِيهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

☆☆ عمیر جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور عبداللہ بن یسار جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں، ہم دونوں حضرت ابو جہم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص آیا، اُس نے آپ کو سلام کیا، نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا، آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لے گئے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) اور پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق صغانی ابو بکر نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”270ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۴/۲) (۳۶)۔

○ عمیر بن عبداللہ ہلالی، ابو عبداللہ مدنی، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۶/۲) (۷۱)۔

○ ابو جہیم ابن صمہ ابن عمر انصاری، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۷/۲)۔

661- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَهَبَ نَحْوَ بَنِي جَمَلٍ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ وَهُوَ مُقْبِلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف جا رہے تھے تاکہ آپ قضائے حاجت کریں، آپ کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی، وہ سامنے سے آ رہا تھا، اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا، آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عباس بن محمد بن عبد اللہ بن مغیرۃ ابو حسین جوہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”328ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۵۷/۱۲) (۶۶۳۳)۔

662- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ ثِقَةً فِيمَا بَلَغَنِي - عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِبَعْضِ حَاجَتِهِ نَحْوَ بَشِيرٍ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ - فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

☆☆ حضرت ابو جہم بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضاء حاجت کے لیے جمل کے کنویں کی طرف تشریف لے جا رہے تھے ایک شخص نے سامنے کی طرف سے (آ کر) آپ کو سلام کیا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ دست مبارک دیوار پر رکھا اور اُس کے ذریعے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن محمد بن بکیر ناقد ابو عثمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”232ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۸/۲) (۶۷۰)۔

663- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ جَمِيلٍ بْنِ مِهْرَانَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو عِصْمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ بَشِيرٍ جَمَلٍ إِمَامًا مِنْ غَانِطٍ وَإِمَامًا مِنْ بُولٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَضَرَبَ الْحَائِطَ بِيَدِهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهَا ذِرَاعِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ -

۶۶۳ اخرجه ابن المروزى في التحف (۱۷۹/۱) رقم (۳۰۲) من طريق دارقطني بهذا الاسناد - وفي اسناده نوع بن ابي مرجم يعرف بالجماع: الجماع المعلوم لكن كذبوه في الحديث - وقال ابن الجارود: كان يسمع الكذا في التفسير (۲۰۹/۲) - وانظر ترجمته في الضعفاء للمقبلي (۲۰۱/۱) والمجروحين لابن هبان (۱۸/۲) وابن عدي في الكامل (۲۵۰/۷) - قال الشيخ ابو الفوارس الطبراني في تخریج احاديث الهداية (۱۸۲/۲): (لهذا حديث موضوع من افك ابي عيسى فانه كذاب رجال) - اه - وقد تقدم الحديث من طريق اخر رقم (۶۶۰) -

قَالَ أَبُو مُعَاذٍ وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ عَنِ نَبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے شاید پاخانہ کر کے یا پیشاب کر کے آرہے تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک دیوار پر پھیرا اور اس کے ذریعے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بن محمد بن احمد بن غالب بن مشکان ابو سعید مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵۹/۵) (۲۹۹۶)۔

○ سئل عنہ یحییٰ بن معین فقال: لیس بہ باس۔ عبدالرحمن بن ابی حاتم کے والد کے مطابق انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۴۴/۲) (۲۳)۔

664- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ فَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَكَّةٍ مِّنَ السَّككِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ يَتَوَارَى فِي السَّكَّةِ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طَهْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کسی کام کے سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا مقصد بیان کر دیا تو اُس کے بعد اُس دن کی گفتگو میں انہوں نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا یہ گلی کی بات ہے نبی اکرم ﷺ اُس وقت پاخانہ کر کے یا پیشاب کر کے تشریف لائے تھے اُس شخص نے آپ کو سلام کیا

۶۶۴- أخرجه ابن الجوزي في التلخيص (۱۸۰/۱) رقم (۲۰۶) من طريق الدارقطني به - وأخرجه أبو داود (۹۰/۱) كتاب الصلوة: باب التيمم في المفسر الحديث (۲۲۰): حدثنا أحمد بن إبراهيم الموصلي أبو علي قال: أخبرنا محمد بن ثابت العبدي به - وابن المنذر في الأوسط (۱۹/۲) رقم (۵۶۰) عن محمد بن ثابت به - قال أبو داود: (لم يتابع محمد بن ثابت في هذه الفصة على ضربين من النبي صلى الله عليه وسلم - فمروء من فعل ابن عمر -) قال الزيلعي في نصب الراية (۱۵۲/۱-۱۵۲) (۱۵۲)

آپ ﷺ نے اُس کو جواب نہ دیا، یہاں تک کہ وہ شخص گلی سے باہر نکلنے والا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک دیوار پر پھیر کر اپنے چہرے کا مسح کیا، پھر دوبارہ پھیر کر اپنے دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے اُس کے سلام کا جواب دیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے سلام کا جواب نہیں دیا، کیونکہ میں با وضو حالت میں نہیں تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ثابت عبدی ابو عبد اللہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱۳۹/۲) (۸۹)۔

665 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَابٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعَارِفِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بَنِي جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ پاخانہ کر کے تشریف لا رہے تھے جمل کے کنویں کے قریب ایک شخص آپ کے سامنے آیا، اُس نے آپ کو سلام کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لائے اور اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر اُس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن عتاب بن محمد بن فاید بن عبد الرحمن ابو محمد عبدی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”318“ میں ہوا۔

○ عبد اللہ بن یحییٰ المعافری برسی، لا باس بہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”کبار“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۴۶۱/۱) (۷۳۸)۔

666 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ

۶۶۵- اخرجه ابو داود (۹۰/۱) کتاب الطہارۃ: باب التیمم فی المضرۃ المریبۃ (۲۲۱) قال: حدَّثنا جعفر بن مسافر قال: حدَّثنا عبد اللہ بن یحییٰ البرلسی بہ ومن طریقہ اخرجه البیہقی فی السنن (۲۰۶/۱) کتاب الطہارۃ: باب کيف التیمم ۱- وعبد اللہ بن یحییٰ البرلسی قال: المعافری فی التفریب (۱/۱) (۷۶۱) (لا باس بہ) - الہ -

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ) قَالَ إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقُرُوحُ أَوْ الْجُدَرِيُّ فَيَجْنِبُ فَيَخَافُ أَنْ يَمُوتَ إِنْ اغْتَسَلَ يَتِمُّمُ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدمی کو اللہ کی راہ میں زخم آتے ہیں یا اس کو پھوڑا نکلا ہو یا خارش کی بیماری ہو پھر اسے جنابت لاحق ہو یا اسے اندیشہ ہو کہ غسل کرنے کی وجہ سے وہ مر سکتا ہے تو ایسا شخص تیمم کرے گا۔

667- حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلْمَرِيضِ التَّيْمُّمُ بِالصَّعِيدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیمار شخص کو مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ بدر بن ہشیم بن خلف القاضی فقیہ الیہ ”صدوق“ ہیں۔ معمر نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”317“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۰۷/۷) (۳۵۴۸)۔

○ عبداللہ بن سعید بن حصین کنڈی ابوسعید الاشج کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”257ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۱۹/۱) (۳۴۲)۔

○ عبدہ بن سلیمان کلابی ابو محمد کوفی یقال: اسمہ عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”187ھ“ میں ہوا۔

668- وَحَدَّثَنَا الْمَحْمِلِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَحْوَهُ. رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءٍ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَقَفَهُ وَرَقَاءً وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ عطاء نے یہ روایت نبی اکرم ﷺ تک ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے

۶۶۶- أخرجه ابن خزيمة (۱۲۸/۱) رقم (۲۷۲) ومن طريقه ابن الجارود في المنتقى رقم (۱۲۹) والبیہقی فی الکبری (۲۲۴/۱) کتاب الطہارۃ: باب المبرج والفرج والمجدد یحیی اذا خاف التلف - قال ابن خزيمة: ثنا یوسف بن موسی قال: ثنا جریر بن عبد اللہ - ال ابن خزيمة: هذا خبر لم یرفعه غیر عطاء بن السائب - وقد تابع جریرا علیہ علی بن عاصم - فرواه عن عطاء عن سعید عن ابن عباس مرفوعاً - كما ذكره ابن أبي حاتم (۲۵۱-۲۶) ثم قال: (قال أبي: هذا خطأ: اخطأ فيه علي بن عاصم) ورواه ابو عوانة وورقاء وغيرهما عن عطاء بن السائب عن سعید عن ابن عباس مرفوعاً، وهو الصحيح - ا - ال - وانظر تلخیص المعبر (۲۵۸/۱)۔

”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

669- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ

بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كُرَّخَوِيهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اخْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَأَنَا فِي غُرُورَةٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ إِنْ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ . فَأَخْبَرْتَهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الْإِغْتِسَالِ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا . الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ .

☆☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے سردیوں کی رات میں اختلام ہو گیا یہ غزوہ ذات السلاسل کی بات ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا اس لیے میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عمرو! تم نے جنابت کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھادی تو میں نے آپ کو اس وجہ کے بارے میں بتایا جس نے مجھے غسل کرنے سے روک دیا تھا میں نے عرض کی: میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں بڑا رحم فرمانے والا ہے۔“ تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ نہیں فرمایا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان ابو علی مالکی بصری رحل الیہ دارقطنی لا باس بہ، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الحمیزان

(۱۷۶/۶) (۷۶۳۰)۔

۶۶۹- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۸۴/۱) رقم (۲۱۰) من طريق دارقطني به- وأخرجه أبو داود (۹۲/۱) كتاب الطهارة: باب إذا خاف الجنب البرد: إتيتم الحديث (۲۲۱) ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۱۴۱/۱) ورواه الحاكم (۱۷۷/۱) كل يوم من طريقه وذهب ابن جرير به- ومن طريق الحاكم تلك أخرجه البيهقي في السنن (۲۲۶/۱) وفي الخلافيات (۱۴۲/۱) وأخرجه أبو داود (۹۲/۱) كتاب الطهارة: باب إذا خاف الجنب البرد: إتيتم الحديث (۲۲۵) وأحمد (۲۰۴/۱-۲۰۵) من طريق ابن سريج قال: ثنا يزيد بن أبي حبيب به- والحديث علقه البخاري في صحيحه (۵۱۱/۱) كتاب التيمم: باب إذا خاف الجنب على نفسه المرض أو الموت بعد رقم (۲۱۱) قال الزيلعي في نصب الراية (۱۵۷/۱): وفي رواية أن عمرًا اختلج ففعل ما فعله ونحوه وضوءه للصلوة ثم صلى بوضوء الحديث: رواها الحاكم ثم البيهقي وقال الحاكم أيضًا: على شرط الشيخين قال: وعندي أنهما عللاه بالرواية الأولى - يعني: للاختلافهما - وفي قصة واحدة قال: والله نعلل رواية التيمم برواية الوضوء، فإن أهل مصر أعرف بعد بشيوع من أهل البصرة: ورحل أن التيمم والوضوء، وفعل ما فعله ونحوه ونهجم للهاقي - قال النووي في (الخلاصة): وهذا الذي قاله البيهقي متعين - والحاصل أن الحديث حسن أو صحيح - انتهى -

○ محمد بن یزید ابوبکر واسطی و یعرف باخی کرخویہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”248ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳/۳۷۵) (۱۳۸۹)۔

○ یحییٰ بن ایوب الغافقی ابوالعباس مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”168ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۳۳) (۲۲)۔

○ عبد الرحمن بن جبیر مصری مؤذن عامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”54ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۷۵) (۸۹۵)۔

670- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَأَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهُ فَخَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ اخْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ بَرْدًا مِثْلَ هَذَا مَرًّا عَلَى وُجُوهِكُمْ مِثْلَهُ فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَصْحَابَهُ كَيْفَ وَجَدْتُمْ عَمْرًا وَأَصْحَابَتَهُ لَكُمْ . فَأَثَرُوا عَلَيْهِ خَيْرًا وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ وَبِالَّذِي لَقِيَ مِنَ الْبَرْدِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَالَ (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ) فَلَوْ اغْتَسَلْتُ مِثْ فَضْحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرٍو.

☆☆ ابو قیس جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ میں گئے ہوئے تھے اس دوران انہیں سردی کا سامنا کرنا پڑا تھا اس سے پہلے اتنی سردی کبھی نہیں آئی تھی وہ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کل رات احتلام ہوا تھا اس طرح کی سردی اللہ کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھی پھر انہوں نے اپنے زانوں کو (جہاں احتلام کا نشان موجود تھا) دھویا نماز کا سا وضو کر کے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھیوں سے دریافت کیا: تم نے عمرو کو کیسا پایا اُس کا ساتھ کیسا رہا؟ تو انہوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی بہت تعریف کی (اور یہ بھی بتایا) یا رسول اللہ! ایک مرتبہ انہوں نے جنابت کی حالت میں ہمیں نماز پڑھا دی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو کو بلوایا حضرت عمرو نے آپ کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: ”تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔“

اگر میں اُس وقت غسل کر لیتا تو میں مرجاتا، تو نبی اکرم ﷺ حضرت عمرو بن العاصؓ کی اس بات پر مسکرا دیئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو قیس مولیٰ عمرو بن عاص، اسمہ عبد الرحمن بن ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”54ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۲/۴۶۲) (۲۶)۔

671- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ دَنُوقًا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بَشَرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْأَسْلَعِ قَالَ أَرَانِي كَيْفَ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التِّيمَّمَ فَضَرَبَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَمَرَ عَلِيَّ لِحَيْتِهِ ثُمَّ أَعَادَهُمَا إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِهِمَا الْأَرْضَ ثُمَّ ذَلِكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا . هَذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَبِيِّ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرَانِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ امْسَحَ فَمَسَحْتُ قَالَ فَضَرَبَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهُمَا لَوَجْهِهِ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا حَتَّى مَسَّ بِيَدَيْهِ الْمِرْفَقَيْنِ .

☆☆ ربیع بن بدر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اسلع نے کہا: آپ مجھے دکھائیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو کس طرح تیمم کرنے کا طریقہ سکھایا تھا؟ تو انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ملیں، پھر اُن پر پھونک ماری، پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا، یہاں تک کہ اپنی داڑھی کا بھی مسح کیا، پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر لگایا، اُن کے ذریعے زمین کا مسح کیا، اُن میں سے ایک کو دوسرے پر مل لیا، انہوں نے اپنی ہتھیلی کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھایا کہ میں کس طرح مسح کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھیں، پھر انہیں اپنے چہرے کی طرف بلند کیا، پھر دوسری ضرب لگائی، پھر دونوں ہاتھوں کے ظاہری اور اندرونی حصے کا مسح کیا، یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کہنیوں کا مسح کیا۔

۶۷۱- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱/۱۸۱) من طريق الدارقطني به - وأخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۰۸) كتاب الطهارة باب كيف التيمم: أخبرنا أبو عبد الله الحافظ أنا عبد الرحمن بن الحسن القاضي ثنا إبراهيم بن الحسين ثنا آدم بن أبي إياس ثنا الربيع بن ربيعة - وقد رَوَاهُ الطبراني في الكبير (۱/۲۹۸-۲۹۹) رقم (۸۷۵) (۸۷۶) من طريق عن الربيع به بمعناه قال البيهقي في جميع الزوائد (۱/۲۶۲) (فيه الربيع بن ربيعة وقد اجتمعوا على ضعفه) - أ - وانظر نصب الراية (۱/۱۵۳) - وقال أيضًا الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱/۲۶۸) (فيه الربيع بن ربيعة وهو ضعيف) - أ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدالرحیم بن عمر ابواسحاق و یعرف بابن دنوقا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”279ھ“ میں ہوا۔ ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳۵/۶) (۳۱۷۲)۔

○ اسماعیل بن علی بن یحییٰ بن بیان ابو محمد ہطلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”269ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۰۴/۶) (۳۳۴۷)۔

○ بدر بن عمرو بن جراد سعدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجهول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۴/۱) (۱۲)۔

○ اسلع بن شریک بن عوف الاعرجی تمیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ (۲۱۱/۱) (۱۱۰)۔

672- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَآبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَكَانَ يَتِمَّمُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَتِمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُخِصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَا وَشَكُّوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتِمَّمُوا بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِهَذَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدِكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَقَالَ يُوسُفُ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفِّكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفِّكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ .

۶۷۲- أخرجه ابن أبي نجيبة (۱۵۸/۱-۱۵۹) ومن طريقه مسلم في صحيحه (۲۹۳/۱) كتاب الحيض: باب التيمم الحديث (۳۶۸) ورواه البخاري (۶۰۵/۱) كتاب التيمم: باب التيمم ضربة الحديث رقم (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) والنسائي (۱۷۰/۱) كتاب الطهارة: باب تيمم الجنب: واحد (۲۶۵/۲) وابن خزيمة رقم (۲۷۰) وابن حبان في صحيحه (۱۲۸/۴) رقم (۱۲۰۴) وابن عوامة (۲۰۴/۱) والبيهقي في السنن (۲۱۱/۱) كتاب الطهارة: باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار وفي (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم في السفر إذا خاف الموت- كل يوم من طريق الأعشى عن شقيق به-

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو عبدالرحمن! آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص جنبی ہو جائے اُسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے کیا وہ اس دوران تیمم کرتا رہے گا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تیمم نہیں کرے گا، اگرچہ اُسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ جو سورہ مائدہ میں موجود ہے (ارشاد یاری تعالیٰ ہے):

”پھر تم پانی نہیں پاتے تو پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اس بارے میں اجازت دی جائے تو عنقریب ایسا وقت آئے گا جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ اس وجہ سے اس کو ناپسند کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی؟ (انہوں نے بیان کیا تھا) نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا، میں جنبی ہو گیا، مجھے پانی نہ ملا، میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا، جس طرح کوئی جانور ہو جاتا ہے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ان میں سے ایک کے ذریعے دوسرے پر مسح کر لیتے، پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کر لیتے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں غور نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی تھی۔

یوسف نامی راوی کے الفاظ یہ ہیں: تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اُن کا مسح کرو، پھر اُن کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی (یعنی اکتفاء نہیں کیا)۔

673- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيْمُمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . كَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ مَرْفُوعًا وَوَقَفَهُ الْقَطَّانُ وَهَشِيمٌ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تیمم میں دوضربیں ہوتی ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے ہوتی ہے اور ایک دونوں بازوؤں کے لئے کہیں تک (مسح) کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

علی بن ظبیان نامی راوی نے اس کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا جسے دیگر آدمیوں نے موقوف کے طور پر نقل کیا ہے

اور یہی درست ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ الامام المحدث ابو محمد عبد اللہ بن حسین بن جابر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک جب کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں تو اس روایت کو مستند قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۰۷/۱۳) (۱۴۱)، المیزان (۴۰۸/۲)۔

○ عبد الرحیم بن مطرف بن انیس بن قدامہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۴/۱) (۱۱۷۷)۔

○ علی بن ظبیان کو فی قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”192ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹/۲)۔ (۳۶۴)۔

674- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح. وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيُونُسُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَتَيْتُمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِلْكَفَّيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمانے ہیں: تیمم میں دو ضربیں ہوتی ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب دونوں بازوؤں پر کہنیوں تک (مسح کرنے کے لئے) ہوتی ہے۔

675- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتِيمُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

۶۷۴- أخرجه الحاكم (۱۷۹/۱) كتاب الطهارة والطبراني في (۳۶۷۸۲) من حديث علي بن ظبيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به- وقال الحاكم: (لا أعلم هذا عنده عن عبيد الله غير علي بن ظبيان وهو صدوق ونفعه الذهبي فقال: بل واه- قال ابن معين: ليس بشيء- وقال النسائي: ليس بثقة)- وذكره السيوطي في (المجمع) (۳۶۷/۱) وقال: رواه الطبراني في (الكبير) وفيه علي بن ظبيان: ضعفه يحيى بن معين- فقال: كذاب خبيث وجماعة- وقال ابو علي النيسابوري: لا بأس به- اه- وقال ابو حاتم: مشرؤك وقال ابن حبان: سقط الا احتجاج باخبراه- بنظر: المرحم والتعديل (۱۹۱/۶) والمجروحين (۱۰۵/۲) وانظر: نصب الراية (۱۵۰/۱)- وأخرجه البيهقي (۲۰۷/۱) كتاب الطهارة باب كيف التيمم! من جملة القطان ولعنيم عن عبيد الله بن عمر موقوفاً ثم قال: (رواه علي بن ظبيان فرقه وهو خطأ والصواب بهذا اللفظ عن ابن عمر موقوفاً)- وللمحدث طريق آخر عن ابن عمر- وسيأتي رقم (۶۷۴) وأخرجه الحاكم (۱۷۹/۱-۱۸۰) كتاب الطهارة: كلاًهما من طريق سليمان بن ابي داود الحراني عن سالم ونافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في التيمم: (ضربتان: ضربة للوجه وضربة للبيمين الى المرفقين) وقال الحاكم: (سليمان بن ابي داود لم يخرجاه وإنما ذكرناه في السؤالات)- وفي (العلل) (۵۴/۱): قال ابو زرعة: (هذا حديث باطل وسليمان ضعيف الحديث)- اه- قال الذهبي في (مغني) (۲۷۹/۱): (ضعفه غير واحد)- وسيأتي ايضاً رقم (۶۷۸)-

۶۷۵- أخرجه البيهقي في السنن (۲۰۷/۱) كتاب الطهارة باب كيف التيمم! من طريق الدارقطني به- وانظر تخریج الحديث السابق-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنیوں تک تیمم کیا کرتے تھے۔

676- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بْنُ أَرْقَمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضَرْبًا بِأَيْدِينَا عَلَى الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِينَاهُ فَمَسَحْنَا بِهَا وَجُوهَنَا ثُمَّ ضَرْبًا أُخْرَى الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِينَاهُ فَمَسَحْنَا بِأَيْدِينَاهُ مِنَ الْمَرَافِقِ إِلَى الْاَكْفِ عَلَى مَنَابِتِ الشَّعْرِ مِنْ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (آپ کے زمانہ اقدس میں) تیمم کیا، ہم اپنے ہاتھ صاف مٹی پر مارتے تھے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے اور پھر اس کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کرتے تھے پھر ہم دوبارہ صاف ہاتھ مٹی پر مارتے تھے اور پھر ان کو جھاڑتے تھے اور اپنے بازوؤں کا کہنیوں سے لے کر ہتھیلیوں تک بالوں کی جڑوں تک اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا کرتے تھے۔

677- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

غِيلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةً لِلذَّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفَانِ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں) تیمم کیا ہے اس میں دو ضربیں ہوتی ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے ہوتی تھی جبکہ ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے کہنیوں تک ہوتی تھی۔

اس روایت کے دو راوی سلیمان بن ارقم، سلیمان بن ابوداؤد ضعیف ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم بن حسان ابو حسین الوکیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”347ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۱/۱۱) (۵۱۸)، السیر (۵۵۵/۱۵)۔

○ یحییٰ بن غیلان الراسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقہ“

۶۷۵- أخرجه مالك في الموطأ (۵۶/۱) كتاب الطهارة: باب العمل في التيمم: الحديث (۹۱) ومن طريقه المصنف هشام والبيهقي في الكبرى (۹۲۰۷/۱) كتاب الطهارة: باب كيف التيمم: وإسناده من أصح الإسنادات۔

۶۷۶- علقه البيهقي في السنن (۲۰۷/۱) فقال: (رواه سليمان بن أرقم التيمي عن الزهري عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم) والصحيح رواية معمر وغيره عن الزهري عن سالم عن ابن عمر منقطه (۱) - (۲) - وذكره الحافظ في التلخيص (۲۶۷/۱ - ۲۶۸) ثم قال: (لكن فيه سليمان بن أرقم وهو مشرور) - (۱) - وسليمان بن أرقم تقدمت ترجمته مراراً - وانظر الحديث (۶۷۲) -

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶۶/۳)۔

678- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي التَّيْمِ ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ سے تیمم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اس میں دو ضربیں ہوں گی، ایک ضرب چہرے کے لئے ہوگی، دوسری ضرب کہیوں تک ہاتھوں کے لئے ہوگی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن عبداللہ بن مروان بغدادی، ابو موسیٰ حمال، بزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”247ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۲/۲)۔

○ سلیمان بن ابوداؤد حرانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۱۵/۴)۔

679- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيْمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذَّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی، ایک ضرب کلائی سے کہیوں تک کے لئے ہوگی۔

اس کے تمام راوی ثقات ہیں، تاہم درست یہ ہے: یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

۶۷۹- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۸۰/۱) رقم (۲۰۶) من طريق دارقطني: حدثنا محمد بن مخلد: حدثنا ابراهيم الحربي: حدثنا عثمان بن محمد الانمطي: به- ورواه العاظم في المستدرک (۱۸۰/۱): حدثنا علي بن هيثم بن واو بكر بن بالويه: قال: ثنا ابراهيم بن اسماعيل: ثنا عثمان بن محمد الانمطي: به- ومن طريقه البيهقي ايضا في السنن (۲۰۷/۱) ورواه بنفسه الانمطي عن ابراهيم بن اسماعيل الحربي: ثنا ابو نعیم عن عزره بن ثابت: به موقوفاً ومن طريقه ايضا رواه البيهقي في السنن (۲۰۷/۱) - وسباني عن المصنف في الحمیت رقم (۶۸۰) قال ابن الجوزي في التحف (۱۸۲/۱): (تکلم في عثمان بن محمد) - ا - قال الزلمي في نصب الراية (۱۵۱/۱): (وتحقيقه صاحب التنقيح تابعا للشيخ تقي الدين في (الامام) وقال - ما معناه - : (ان هذا الكلام لا يقبل منه: لانه لم يبين من تكلم فيه وقد روى عنه ابو داود وابو بكر بن ابي عاصم وغيرهما وذكره ابن ابي هانم في كتابه: ولم يذكره فيه جرماً - والله اعلم) - ا - قال العافظ ابن حجر في التلخيص (۲۶۸/۱): (ضعف ابن الجوزي لهذا الحديث بثمان بن محمد: وقال: انه متكلم فيه: واخطا في ذلك - قال ابن دقيق العيد: لم يتكلم فيه احد - نعم روايته ثابته: لان ابا نعیم رواه عن عزره موقوفاً) - ا -

راویان حدیث کا تعارف:

○ حری بن عمار بن ابو حفصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”211ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۹/۱)۔

680- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التَّرَابِ قَالَ اضْرِبْ فَضْرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: تم (ہاتھ) زمین پر مارو تو اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کے ذریعے چہرے کا مسح کیا۔ پھر اُس نے دوسرا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کے ساتھ ہاتھوں سے کہنیوں تک کا مسح کیا۔

681- حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ قَالَ سَمِعَ قَتَادَةَ عَنِ التَّيْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ يَقُولَانِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَذَكَرْتُهُ لَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَعَجِبَ مِنْهُ وَقَالَ مَا أَحْسَنَهُ.

☆☆ ابان نامی راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے سفر کے دوران تیمم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے تھے: کہنیوں تک کیا جائے گا۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کہنیوں تک (مسح کیا جائے گا)۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کہنیوں تک (تیمم) کیا جائے گا۔ ابواسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ امام احمد بن حنبل سے کیا: تو انہیں یہ روایت بہت پسند آئی۔

انہوں نے فرمایا: یہ کتنی بہترین روایت ہے۔

۶۸۱- أخرجه البيهقي في السنن (۲۱۰/۱) من طريق الدارقطني به وأخرجه أبو داود (۸۹/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم: الحديث رقم (۲۲۸) ومن طريقه البيهقي في السنن (۲۱۰/۱) كتاب الطهارة: باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار - قال أبو داود: حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا ابان قال: سئل قتادة عن التيمم عن التيمم في السفر فقال: حدثني محمد بن شعبي عن عبد الرحمن بن أبزي عن عمار بن ياسر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (إلى المرفقين) - قال البيهقي: (واما حديث قتادة عن محمد بن شعبي فهو منقطع لا يعلم من الذي حدثه: فينظر فيه: وقد ثبت من وجه آخر لا يشك حديثه في صحة إسناده) - ۵ - ومما يثبت أيضًا من طريقه قتادة عن عزره عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزي عن أبيه عن عمار: رقم (۶۸۵) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن ابی ہریرہؓ، یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۷۷)۔

682- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً أُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ.

☆☆ سالمؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ تیمم کرتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے تھے پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا کرتے تھے پھر دونوں ہاتھوں کو دوسری مرتبہ زمین پر مارتے تھے ان کے ذریعے ہاتھوں سے دونوں کہنیوں تک مسح کیا کرتے تھے وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی نہیں جھاڑتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منصور بن سیار بغدادی الرمادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”265ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۲۷)۔

683- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَشُجَاعٌ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَتَانِ ضَرْبَةً لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِّلذِرَاعَيْنِ.

☆☆ حضرت علیؓ فرماتے تھے: (تیمم میں) دو ضربیں ہوگئی ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی۔

۶۸۲- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۲۱۱-۲۱۲) رقم (۸۱۷) ومن طريقه المصنف لنا وابن المنذر في الأوسط (۲/۴۸) رقم (۵۳۷) وفي (۲/۵۶) رقم (۵۴۹)۔

۶۸۳- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۱۲) كتاب الطهارة: باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار من طريق الدارقطني: به ورواه أيضاً فقال: أخبرنا أبو عبد الله العافظ ثنا أبو بكر بن اسماعيل ثنا عبد الله بن محمد ثنا الحسن بن عيسى ثنا ابن لهيعة ثنا سعيد بن أبي إسحق عن يزيد بن أبي حبيب: أنا علي بن عباس كونا بقولان في التيمم: (الوجه والكفين) - قال: وروى عن عطاء عن ابن عباس: ثم روى حديث الدارقطني لهذا من طريقه: ثم قال: (وكلاهما عن علي منقطع) - وقد حكاه الشافعي في كتاب علي وعبد الله بالله عن هشيم عن خالد عن أبي إسحاق أن علياً قال في التيمم: ضربة للوجه وضربة للكفين) - قال: - وقد روى عبد الرزاق (۱/۲۱۲) رقم (۸۴۴) ومن طريق ابن المنذر في الأوسط (۲/۵۰) رقم (۵۴۳) عن إبراهيم بن طهمان عن عطاء بن السائب عن أبي البختري: أن علياً قال في التيمم: (ضربة للوجه وضربة للكفين) - قال: -

راویان حدیث کا تعارف:

○ شجاع بن مخلد الفلاس، ابو فضل بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”235ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۴۷)۔

684- حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ بِالتَّيْمُمِ بِالْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں چہرے اور دونوں بازوؤں کا تیمم کرنے کی ہدایت کی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن سلیمان، ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳/۱۳۰)۔

○ سعید بن عبد الرحمن بن ابزی، خزاعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۰۰)۔

685- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّيْمُمُ ضَرْبَةً لِلْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

☆☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تیمم چہرے اور دونوں بازوؤں کے لیے ضرب لگانے (یعنی اُن پر مسح کرنے) کا نام ہے۔

۶۸۴- أخرجه أبو داود (۸۹/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، الحديث (۲۲۷) والترمذي (۲۶۸/۱) كتاب الطهارة، باب ما جاء في التيمم، الحديث (۱۸۴) والدارمي (۱۹۰/۱) وأحمد (۲۶۲/۴) وابن خزيمة في صحيحه (۱۲۶/۱) رقم (۲۶۷) وابن حبان (۱۲۷/۴) رقم (۱۲۰۲) وابن الجارود رقم (۱۲۶) والطحاوي في شرح المعاني (۱۱۲/۱) والبيهقي في السنن (۲۰/۱) من طريق قتادة عن عزرَةَ عن سعيد بن عبد الرحمن، جـ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عفان بن مسلم بن عبد اللہ باہلی، ابو عثمان الصغار، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۲/۲۵)۔

686- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَيْتَنِي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ . قَالَ اضْرِبْ . فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا، تو انہوں نے فرمایا: تم زمین پر ہاتھ مارو! اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور پھر اُس کے ذریعے چہرے کا مسح کیا اور پھر دوبارہ اپنا ہاتھ زمین پر مارا، پھر اُن دونوں ہاتھوں کے ذریعے کہنیوں تک دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

687- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَهْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيْمُمُ ضَرْبَةٌ لِلْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

قَالَ الرَّمَادِيُّ قَالَ يَزِيدُ مَنْ أَخَذَ بِهِ فَلَا بَأْسَ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تیمم میں ایک ہی ضرب ہوگی جو چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی۔

رامادی نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: جو شخص اس حدیث کو اختیار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حکم بن عتیبة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے

۶۸۷- أخرجه البخاري (۵۸۸/۱) كتاب التيمم: باب التيمم: قل بنفع فيسوما! الحديث (۳۲۸) واطرافه في (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱) (۱۳۹۲) (۱۳۹۳) (۱۳۹۴) (۱۳۹۵) (۱۳۹۶) (۱۳۹۷) (۱۳۹۸) (۱۳۹۹) (۱۴۰۰) (۱۴۰۱) (۱۴۰۲) (۱۴۰۳) (۱۴۰۴) (۱۴۰۵) (۱۴۰۶) (۱۴۰۷) (۱۴۰۸) (۱۴۰۹) (۱۴۱۰) (۱۴۱۱) (۱۴۱۲) (۱۴۱۳) (۱۴۱۴) (۱۴۱۵) (۱۴۱۶) (۱۴۱۷) (۱۴۱۸) (۱۴۱۹) (۱۴۲۰) (۱۴۲۱) (۱۴۲۲) (۱۴۲۳) (۱۴۲۴) (۱۴۲۵) (۱۴۲۶) (۱۴۲۷) (۱۴۲۸) (۱۴۲۹) (۱۴۳۰) (۱۴۳۱) (۱۴۳۲) (۱۴۳۳) (۱۴۳۴) (۱۴۳۵) (۱۴۳۶) (۱۴۳۷) (۱۴۳۸) (۱۴۳۹) (۱۴۴۰) (۱۴۴۱) (۱۴۴۲) (۱۴۴۳) (۱۴۴۴) (۱۴۴۵) (۱۴۴۶) (۱۴۴۷) (۱۴۴۸) (۱۴۴۹) (۱۴۵۰) (۱۴۵۱) (۱۴۵۲) (۱۴۵۳) (۱۴۵۴) (۱۴۵۵) (۱۴۵۶) (۱۴۵۷) (۱۴۵۸) (۱۴۵۹) (۱۴۶۰) (۱۴۶۱) (۱۴۶۲) (۱۴۶۳) (۱۴۶۴) (۱۴۶۵) (۱۴۶۶) (۱۴۶۷) (۱۴۶۸) (۱۴۶۹) (۱۴۷۰) (۱۴۷۱) (۱۴۷۲) (۱۴۷۳) (۱۴۷۴) (۱۴۷۵) (۱۴۷۶) (۱۴۷۷) (۱۴۷۸) (۱۴۷۹) (۱۴۸۰) (۱۴۸۱) (۱۴۸۲) (۱۴۸۳) (۱۴۸۴) (۱۴۸۵) (۱۴۸۶) (۱۴۸۷) (۱۴۸۸) (۱۴۸۹) (۱۴۹۰) (۱۴۹۱) (۱۴۹۲) (۱۴۹۳) (۱۴۹۴) (۱۴۹۵) (۱۴۹۶) (۱۴۹۷) (۱۴۹۸) (۱۴۹۹) (۱۵۰۰) (۱۵۰۱) (۱۵۰۲) (۱۵۰۳) (۱۵۰۴) (۱۵۰۵) (۱۵۰۶) (۱۵۰۷) (۱۵۰۸) (۱۵۰۹) (۱۵۱۰) (۱۵۱۱) (۱۵۱۲) (۱۵۱۳) (۱۵۱۴) (۱۵۱۵) (۱۵۱۶) (۱۵۱۷) (۱۵۱۸) (۱۵۱۹) (۱۵۲۰) (۱۵۲۱) (۱۵۲۲) (۱۵۲۳) (۱۵۲۴) (۱۵۲۵) (۱۵۲۶) (۱۵۲۷) (۱۵۲۸) (۱۵۲۹) (۱۵۳۰) (۱۵۳۱) (۱۵۳۲) (۱۵۳۳) (۱۵۳۴) (۱۵۳۵) (۱۵۳۶) (۱۵۳۷) (۱۵۳۸) (۱۵۳۹) (۱۵۴۰) (۱۵۴۱) (۱۵۴۲) (۱۵۴۳) (۱۵۴۴) (۱۵۴۵) (۱۵۴۶) (۱۵۴۷) (۱۵۴۸) (۱۵۴۹) (۱۵۵۰) (۱۵۵۱) (۱۵۵۲) (۱۵۵۳) (۱۵۵۴) (۱۵۵۵) (۱۵۵۶) (۱۵۵۷) (۱۵۵۸) (۱۵۵۹) (۱۵۶۰) (۱۵۶۱) (

ہیں۔ ان کا انتقال ”113ھ“ کے آس پاس میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۲/۱) (۴۹۴)۔

688- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ . وَضَرَبَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

☆☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا پھر آپ نے اس پر پھونک ماری اور اس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

689- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبید بن ابوامیہ، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ کے آس پاس میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۸/۲) (۴۰۸)۔

690- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسْتَوْدِقِ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَارٍ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ أَجَنَّبَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَتَمَعَكَ فِي التَّرَابِ ظَهْرًا لِبَطْنِ

۶۸۹- أخرجه ابن أبي نجيبة (۱۵۹/۱) وأبو داود (۸۸/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم: الحديث (۲۲۲) وأبو عروبة (۲۰۵/۱) وابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۶۹) والطحاوي (۱۱۲/۱) من طريق عن الأعمش عن سلمة بن كهيل عن سعيد بن جهم: - ورواه أبو داود (۸۸/۱-۸۹) كتاب الطهارة: باب التيمم: الحديث (۲۲۲) (۲۲۵) والنسائي (۱۷۰/۱) كتاب الطهارة: باب نوع آخر: وأحمد (۲۶۵/۲) والطحاوي (۱۱۲/۱) وابن خزيمة رقم (۲۶۹) والبيهقي في السنن (۲۱۰/۱) والطحاوي (۱۱۲/۱) من طريق شعبة عن سلمة بن كهيل عن سعيد بن جهم: -

۶۹۰- لهذا الحديث علقه البيهقي في مننه (۲۱۰/۱) كتاب الطهارة: باب ذكر الروايات في كيفية التيمم: فقال: (رواه حصين بن عبد الرحمن عن أبي مالك قال: سمعت عماراً يخطب: فذكر التيمم: فضرب يديه في الأرض: فمسح بوجها وجهه وكفيه) - ورفعه إبراهيم بن طهمان عن حصين - ورواه الأعمش: مرة عن سلمة بن كهيل عن عبد الرحمن بن أبزي ومرة عن سلمة عن سعيد بن جهم عن عبد الرحمن بن أبزي - وقال مرة في مننه: (نعم مسح وجهه والذراعين إلى نصف الساعد ولم يبلغ المرفقين) - اهـ -

فَلَمَّا آتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفِّكَ فِي التُّرَابِ ثُمَّ تَنْفُخَ فِيهِمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّكَ إِلَى الرَّسْغَيْنِ - لَمْ يَرَوْهُ عَنْ حُصَيْنٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ وَوَقَفَهُ شُعْبَةُ وَزَائِدَةُ وَغَيْرُهُمَا وَأَبُو مَالِكٍ فِي سَمَاعِهِ مِنْ عَمَّارٍ نَظَرًا فَإِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كَهِيلٍ قَالَ فِيهِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَنْ عَمَّارٍ قَالَهُ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سفر کے دوران جہنمی ہو گئے تو مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو اس بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مارتے پھر ان پر پھونک مارتے پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے اور کلائیوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیتے۔

اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر ابراہیم نامی راوی نے نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اس کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا اور اس کے راوی ابو مالک کا حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع محل نظر ہے کیونکہ دیگر راویوں نے اس ابو مالک کے حوالے سے ابن ابزی کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد المجید، ابو محمد مقرئ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”328ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۸۲/۷-۲۸۳)۔

○ داؤد بن شیبہ باہلی، ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”221ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۲/۱) (۱۶)۔

691- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَخْطُبُ بِالْكُوفَةِ وَذَكَرَ التَّيْمَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ .

☆☆ ابو مالک نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا تو انہوں نے تیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا: اس میں ایک مرتبہ اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا جائے گا اور اس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لیا جائے گا۔

692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ غَمَسَ بَاطِنَ كَفِّهِ فِي التُّرَابِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ

إِلَى الْمِفْصَلِ وَقَالَ عَمَّارٌ هَكَذَا التَّيْمُ. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَرْزٍ عَنْ عَمَّارٍ مَرْفُوعًا.

☆☆ ابو مالک 'حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی پتیلیوں کو مٹی پر مارا، پھر اس پر پھونک ماری اور اپنے چہرے پر پھیرا اور دونوں بازوؤں کا جوڑوں تک مسح کیا، پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیمم اس طرح ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

693- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا أُمِرَ فِيهِ بِالْغَسْلِ فَعَلِيهِ التَّيْمُ وَمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْغَسْلِ تَرِكَ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جس عضو کو دھونے کا حکم ہے، اُس پر تیمم کرنا لازم ہوگا، جس عضو کو دھونے کا حکم نہیں ہے، اُسے تیمم میں ترک کیا جائے گا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ مجالد بن سعید بن عمیر، ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "144ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۲/۲۲۹) (۹۱۹)۔

694- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ الْبَاقِي قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أُمِرْنَا بِالتَّيْمِ لَمَّا أُمِرْنَا فِيهِ بِالْغَسْلِ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہمیں اپنے ان اعضاء کا تیمم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جن کو (وضو) میں دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

65- باب التَّيْمِ وَأَنَّهُ يُفْعَلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

باب: تیمم کا بیان، اسے ہر نماز کے لیے کیا جائے گا

695- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ

أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ يَتَيَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. وَبِهِ كَانَ يُفْتَى قَتَادَةُ.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے تیمم کیا کرتے تھے۔

۶۹۵- أخرجه عبد الرزاق (۲۱۵/۱) رقم (۸۲۲) ومن طريقه المصنف لنا والبيهقي في الكبرى (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم لكل

فرقة وابن المنذر في الأوسط (۵۸/۲) رقم (۵۵۲) ورواه أيضا الطبراني في الكبير: كتاب التيمم (۲۲۶/۱)۔

قادر خود اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔



ایک تیمم سے مختلف نمازیں ادا کرنا

یہاں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کیا ایک ہی تیمم کے ساتھ مختلف نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں؟ یا ہر نماز کے لیے نئے سرے سے تیمم کرنا پڑے گا؟ فقہاء کے اس اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

قال الحنفیة (2) : ان التیمم بدل مطلق، ولیس ببذل ضروری، فالحدث یرتفع بالتیمم الی وقت وجود الباء فی حق الصلاة المؤداة، بدلیل الحدیث المتقدم: التیمم وضوء المسلم، ولو الی عشر حجج، مالم یجد الباء، او یحدث فقد سبی التیمم وضوءاً، والوضوء مزیل للحدث. وقال صلی اللہ علیہ وسلم: جعلت لی الارض مسجداً وطهوراً (3)، والظہور اسم للطہر، فدل علی ان الحدث یزول بالتیمم، الا ان زواله مؤقت الی غایة وجود الباء، فاذا وجد الباء یعود الحدث. ویترتب علیہ: انه یجوز التیمم قبل دخول الوقت، ویجوز له ان یصلی بالتیمم ما شاء من الفرائض والنوافل ما لم یجد الباء او یحدث، واذا تیمم للنفل جاز له ان یؤدی به النفل والفرض.

وقال الجمهور غیر الحنفیة (4) : التیمم بدل ضروری، فیباح له الصلاة مع قیام الحدث حقیقة للضرورة، كطہارة المستحاضة، لحدیث ابی ذر عند الترمذی :

فاذا وجدت الباء فامسسه جلدك، فانه خیر لك ولو رفع الحدث لم یحتج الی الباء اذا وجده، ولو رای الباء یعود الحدث، مما یدل علی ان الحدث لم یرتفع، لكن ابیح له اداء الصلاة مع قیام الحدث للضرورة، کما فی المستحاضة.

ویترتب علیہ عکس الاحکام السابقة، الا ان الحنابلة خلافاً للہالکیۃ والشافعیۃ اجازوا بالتیمم الواحد صلاة ما علیہ من فرائض فوائت ان كانت علیہ.

قال الحنفیة (5) القائلون بان التیمم طہارة مطلقة: یجوز التیمم قبل الوقت، ولا کثر من

(1) رواہ احمد والبیہقی واسحاق بن راہویہ عن ابی ہریرۃ لکنہ ضعیف (نسب الریۃ 156/1). والحدیث الشیخ المحقق علیہ المتقدم عن عمران بن حصین یدل علی الاکتفاء بالتیمم بدل الغسل حال الجنابة وفقد الماء.

(2) البدائع 54/1: وما بعدہا، الدر المختار 223/1 :

(3) رواہ الشیخان والتسائی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ.

(4) الشرح الکبیر 154/1:، مغنی المحتاج 97/1:، بحری الخطیب 253/1:، کشاف القناع 199/1 :

(5) البدائع 54/1:، الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین 223/1:

فرض، ولغير الفرض من النوافل؛ لان التيمم بذل مطلق عند عدم الماء، ويرتفع به الحدث الى وقت وجود الماء، وليس ببطل ضروري مبيح مع قيام الحدث حقيقة، الذي هو قول الجمهور، فلا يجوز عندهم قبل الوقت، ولا يصلي به اكثر من فرض. ودليل الحنفية: ان التوقيت في العبادات لا يكون الا بدليل سعي، ولا دليل فيه، فيقاس على الوضوء، والوضوء يصح قبل الوقت.

وقال الجمهور (بالكيفية والشافعية والحنابلة) (1): لا يصح التيمم الا بعد دخول وقت ما يتيمم له من فرض او نفل، فلا يتيمم لفرض قبل دخول وقت فعله، ولا لنفل معين او مؤقت كسنن الفرائض الرواتب قبل وقتها.

اما الفريضة: فلقوله تعالى: (اذا قمتم الى الصلاة) (الباندة 5/6):، والقيام اليها بعد دخول الوقت، ولما رواه البخاري من حديث فايا رجل من امتي ادركته الصلاة فليصل وما رواه احمد: اينما ادركتني الصلاة تسحت وصليت اي تمست وصليت، وهذا دليل على ان التيمم يكون عند ادراك الصلاة، اي بعد دخول وقتها.

واما النفل: فلحديث ابي امامة مرفوعاً قال: جعلت الارض كلها لي ولامتي مسجداً وطهوراً، فاينما ادركت رجلاً من امتي الصلاة، فعنده مسجده، وعنده طهوره (2).

واما الوضوء: فانما جاز قبل الوقت، فلكونه رافعاً للحدث، بخلاف التيمم، فانه طهارة ضرورية، فلم يجز قبل الوقت، كطهارة الاستحاضة.

احناف کے نزدیک تیمم مطلق طور پر بدل ہے یہ ضروری طور پر بدل نہیں ہے آدمی نے جو نماز تیمم کر کے ادا کرنی ہے اس کی وجہ سے انسان کو جب تک پانی نہیں ملتا اس وقت تک تیمم کی وجہ سے انسان کا حدث ختم ہو جاتا ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو پہلے ذکر کی جا چکی ہے تیمم مسلمان کا وضو ہے خواہ اسے دس برس تک پانی نہ ملے یا پھر تیمم (کسی اور ناقض وضو کی وجہ سے) ٹوٹ جائے تو اس حدیث میں تیمم کو وضو قرار دیا گیا ہے اور وضو حدث کو ختم کر دیتا ہے۔ ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”میرے لیے روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔“

طہور اسی کو کہا جاتا ہے جو پاک کرنے والی ہوتی ہے۔

اس سے یہ بات بھی پتہ چل جاتی ہے: تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو جاتا ہے البتہ اس حدث کا خاتمہ اس وقت کے ساتھ متعلق ہو گا انسان کو جب تک پانی نہیں ملتا جیسے ہی انسان کو پانی ملے گا تو وہ حدث واپس آ جائے گا اس تمام بحث

(1) بدایۃ المجتہد 65/1، قوانین الفقہیہ: ص 37، مفتی الحق ج 1/105، الہد ب 34/1، کشاف القناع 184/1.

(2) الفقہ الاسلامی وادللہ الفصل السادس: التيمم

سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے بھی اُس نماز کے لیے تیمم کیا جاسکتا ہے اور کوئی شخص ایک تیمم کے ذریعے جتنے چاہے فرض اور نوافل ادا کر سکتا ہے انسان کا تیمم اس وقت تک باقی رہے گا جب تک اُسے پانی نہیں مل جاتا یا کوئی اور حدث لاحق نہیں ہو جاتا اگر کوئی شخص نفل نماز ادا کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے تو وہ اس تیمم کے ذریعے نوافل اور فرائض دونوں ادا کر سکتا ہے۔ (یہ تمام موقف احناف کے نزدیک ہیں)

احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تیمم کو ضروری طور پر بدل قرار دیا گیا ہے یعنی اپنی حقیقت کے اعتبار سے حدث باقی رہتا ہے لیکن ضرورت کے پیش نظر تیمم کر کے نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے استحاضہ کا شکار عورت پاک کبھی جاتی ہے۔

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں وہ روایت نقل کی ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے ”جب تمہیں پانی مل جائے تو تم اُس کے ذریعے اپنا چہرہ دھو لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

(یہ حضرات یہ دلیل پیش کرتے ہیں) اگر تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو چکا تھا تو پانی مل جانے کی صورت میں پانی کے ذریعے طہارت کے حصول کی ضرورت باقی نہیں ہونی چاہیے تھی یہی وجہ ہے انسان کو جیسے ہی پانی مل جائے گا اس کا حدث واپس آ جائے گا اس کا مطلب یہ ہوا: حدث سرے سے ختم نہیں ہوا تھا البتہ حدث موجود ہونے کے باوجود مجبوری کی وجہ سے ضرورت کے پیش نظر نماز کی ادائیگی کو جائز قرار دیا گیا تھا بالکل اسی طرح جیسے استحاضہ کا شکار عورت کے لیے یہی حکم ہے۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی بنیاد پر بعض جزوی مسائل میں اختلاف سامنے آتا ہے البتہ شافعیوں اور مالکیوں کے برعکس حنابلہ نے یہ رائے پیش کی ہے: تیمم کے ذریعے قضاء نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں۔

تیمم کے بارے میں اس اختلاف کے نتیجے میں جو جزوی اختلافات سامنے آئے ہیں وہ درجہ ذیل ہیں:

احناف اس بات کے قائل ہیں: تیمم مطلق طور پر طہارت ہے اس لیے نماز کا وقت شروع ہو جانے سے پہلے بھی اسے کیا جاسکتا ہے اور ایک تیمم کے ذریعے ایک سے زیادہ فرض نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں فرض اور نفل نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں کیونکہ جب تک پانی میسر نہیں ہوتا اُس وقت تک تیمم اُس کے بدل کی حیثیت رکھتا ہے اور انسان کو جب تک پانی دستیاب نہیں ہوتا اُس وقت تک تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو جاتا ہے۔ احناف کے نزدیک یہ ضرورت کے پیش نظر بدل نہیں ہے اپنی حقیقت کے اعتبار سے حدث باقی رہے اور محض تیمم کی وجہ سے نماز کو (ضرورت کے پیش نظر) مباح قرار دیا جائے جیسا کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے اور ایک تیمم کے ذریعے ایک سے زیادہ فرض نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

احناف نے اپنے موقف کی تائید میں یہ بات دلیل کے طور پر پیش کی ہے عبادات میں وقت کا تعین کسی نقلی دلیل کے بغیر جائز نہیں ہے اور یہاں کوئی نقلی دلیل موجود نہیں ہے اس لیے تیمم کو وضو پر قیاس کیا جائے گا اور جس طرح نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے وضو کرنا جائز ہے (اسی طرح تیمم کرنا بھی جائز ہوگا) جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں فرض یا نفل نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے وہ نفل نماز جس کے لیے تیمم کیا جا رہا ہے کسی فرض نماز کی ادائیگی کا

وقت شروع ہونے سے پہلے اُس فرض نماز کے لیے تیمم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کسی متعین نفل نماز کے لیے یا مؤکدہ سنتوں کے لیے اُن کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز ہے۔

فرض نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کے ناجائز ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو۔“

تو نماز کے لیے انسان اُسی وقت کھڑا ہوتا ہے جب نماز کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

نفل نماز سے پہلے تیمم جائز نہ ہونے کی دلیل حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ مرفوع حدیث ہے: نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”میرے لیے اور میری امت کے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے میری امت کے کسی بھی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو اُس کی نماز ادا کرنے کی جگہ اُس کے پاس ہوگی اور اُس کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ اُس کے پاس ہوگا۔“

(فقہاء یہ کہتے ہیں:) وضو کو وقت سے پہلے جائز قرار دیا گیا ہے اُس کی وجہ یہ ہے وہ حدیث کو ختم کر دیتا ہے لیکن تیمم کو ضرورت کے پیش نظر طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے یعنی مجبوری کے عالم میں اسے طہارت سمجھا گیا ہے اس لیے وقت سے پہلے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا یہ بھی اُسی طرح ہے جیسے استحاضہ کا شکار عورت کو مجبوری کے عالم میں پاک تسلیم کیا جاتا ہے۔

696- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ

حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَتِيمُمْ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ہر نماز کے لئے تیمم کیا جائے گا۔

697- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَخْوَلِ أَنَّ

عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَتِيمُمْ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز کے لئے تیمم کیا جائے گا۔

698- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَخْوَلِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتِيمُمْ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لئے تیمم کیا کرتے تھے۔

۶۹۶- رواہ ابن ابی نبیۃ (۱۱۷/۱) عن فضیل بن یزید (۲۲۱/۱) کتاب الطہارۃ: باب التیمم لکل فریضة، و ذکرہ الحافظ فی

المطالب العالیۃ (۱۷/۱) رقم (۱۷۰) و عزاء الی مسند وقال: (فیہ ضعف) ومن طریق مسند رواہ ابن المنذر فی الأوسط (۵۷/۲) رقم

(۵۵۰): حدَّثَنَا یحییٰ بن محمد: ثنا مسند: ثنا فضیل عن الحجَّاجِ..... ف ذکرہ۔

۶۹۷- أخرجه ابن ابی نبیۃ فی المصنف (۱۱۸/۱) رقم (۱۶۹۵) ومن طریقہ المصنف: ثنا۔

۶۹۸- أخرجه البیہقی فی الکبریٰ (۲۲۱/۱) کتاب الطہارۃ: باب التیمم لکل فریضة من طریق ابن المبارک عن عبد الوارث بہ: و ذکرہ فیہ:

(وان لم یحدث) و رواہ ابن المنذر فی الأوسط (۵۷/۲) رقم (۵۵۱) من طریق مروان: ثنا عبد الوارث بہ۔

699- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيْمَمِ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْآخَرَى. الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے آدمی تیمم کے ساتھ صرف ایک نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے (از سر نو) تیمم کرے۔
اس روایت کا راوی حسن بن عمارہ ضعیف ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم الدبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”289ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۳۱/۱) (۱۰۹۸)۔

700- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ بِالتَّيْمَمِ أَكْثَرَ مِنْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے: آدمی ایک تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ نماز نہ پڑھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ شعیب بن ایوب بن زریق الصیرفی القاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”261ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵۱/۱) (۷۱)۔

701- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ زُنَجُوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ

۶۹۹- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۱۵/۱) رقم (۸۲۰) ومن طريقه المصنف لعنا والبيهقي في الكبرى (۲۲۲-۲۲۱/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم لكل فرصة وابن المنذر في الاوسط (۵۷/۲) رقم (۵۵۲) كلاهما من طريق عبد الرزاق به وفي إسناده الحسن بن عماره ضعيف: كما قال المصنف- وقال العافظ في التفریب (۱۶۹/۱): (متروك) - وانظر رقم (۷۰۰) (۷۰۱)۔

۷۰۰- أخرجه ابن الجوزي (۱۸۵/۱) رقم (۳۲) من طريق الدارقطني به وعلقه البيهقي في السنن (۲۲۲/۱) بعد الاثر السابق فقال: (وكذلك رواه أبو يحيى الهمني عن الحسن بن عماره) - وقال ابن الجوزي: (الهمني وابن عماره متروكان) - وانظر السابق۔

۷۰۱- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۲۲/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم لكل فرصة من طريق ابن وهب عن جرير بن حازم عن الحسن بن عماره به ثم قال: (وهكذا رواه ابن زنجويه عن عبد الرزاق عن الحسن - والحسن بن عماره لا يهتج به) - (۱) - وانظر رقم (۶۹۹) (۷۰۰)۔

الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَصَلِّي بِالتَّيَمُّ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً.
☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تیمم کے ذریعے صرف ایک نماز ادا کی جائے۔

66- باب فِي كَرَاهِيَةِ إِمَامَةِ الْمُتَيَمِّمِ الْمُتَوَضِّئِينَ.

باب: تیمم کرنے والوں کا وضو کرنے والوں کی امامت کرنا مکروہ ہے

702- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَالِغٍ
الْحَمِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيُّ أَسَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَوْمُ الْمُتَيَمِّمِ الْمُتَوَضِّئِينَ. إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تیمم کرنے والا شخص وضو
کرنے والوں کی امامت نہ کروائے۔

اس کی سند ضعیف ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

- محمد بن جعفر بن رمیس بن عمرو، ابوبکر قسری، ان کا انتقال "326ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۳۹/۲) (۵۵۰)۔
- عثمان بن معبد بن نوح، مقری، خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ ثقہ ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ خطیب بغدادی (۲۹۰/۱۱)۔
- سعید بن سلیمان بن مانع حمیری، عن اسد بن سعید کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۲/۳) (۳۷۲)۔
- اسد بن سعید ابواسامیل کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مجهول" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۹۸/۱) (۱۲۱۳)۔
- صالح بن بیان ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۱۰۰/۹) (۲۸۴۶)۔

703- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

۷۰۲- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة: باب كراهية من كره ذلك: وابن الجوزي في المحلى (۳۷۹/۱) (۲۸۰) كلاًهما من

طريق المدقطنی - وقال ابن الجوزي: صالح بن بيان متروك -

۷۰۲- أخرجه مسنداً كما في المطالب لعالية (۱۲۱/۱) رقم (۱۲۹) ومن طريقه البيهقي في المسند (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة: باب كراهية من

كره ذلك: وابن المنذر في الأوسط (۶۸/۲) رقم (۵۵۹) وهو من رواية العمارت عن علي: وقد تقدم الكلام على هذا -

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن جراح بن میمون، ابو عبد اللہ الضراب۔ ان کا انتقال "324ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴۰۸/۴) (۲۳۱۲)۔

○ علی بن محمد بن مہران، ابوحسن بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴۰/۱۲) (۶۳۶۸)۔

○ محمد بن سنان بن یزید القزازی، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "271ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۷/۲) (۲۸۳)۔

○ عمرو بن محمد بن ابورزین، خزاعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "207ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۸/۲) (۶۷۱)۔

706- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَيَمَّمَ بِمِرْبِدِ النَّعْمِ وَصَلَّى وَهُوَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعَدِّ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مِرْبِدِ النَّعْمِ کے مقام پر تیمم کر لیتے تھے وہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے اُس کے بعد (وہ نماز ادا کر لیتے اور پھر) مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سورج پورا بلند ہوتا تھا، لیکن وہ دوبارہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن عیاض بن مسعود تیمی، ابو علی، (یہ مشہور صوفی فضیل بن عیاض ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "187ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۴/۲) (۶۷)۔

707- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ

يَأْتِيهِ مِثْلُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۷۰۶- أخرجه البيهقي في السنن (۲۲۲/۱) من طريق دارقطني به- وأخرجه التافقي في اللام (۱۵۸-۱۵۹) ومن طريق البيهقي في السنن (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة باب السفر الذي يجوز فيه التيمم وابن المنذر في الأوسط (۶۱/۱) رقم (۵۵۵) والحرث علقه البخاري في صحيح (۵۸۶/۱) كتاب التيمم باب التيمم في العصر قبل الحديث (۲۲۷)- وانظر الحديث السابق-

708- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ تَيَمَّمَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَقَدِمَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر تیمم کر کے عصر کی نماز ادا کی پھر وہ (شہر) میں تشریف لے آئے تو سورج ابھی بلند تھا انہوں نے دوبارہ نماز ادا نہیں کی۔

709- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ إِذَا اجْتَنَبَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ تَلَوَّمَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْخِرِ الْوَقْتِ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَ وَصَلَّى.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سفر میں ہو وہ اپنے اور نماز کے آخری وقت کے درمیان کے بارے میں حساب لگائے اگر اسے پانی نہ مل سکتا ہو تو وہ تیمم کرے۔

68- باب فِي جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ سِنِينَ كَثِيرَةً

باب: جو شخص کئی برس تک پانی نہ پائے اُس کے لیے تیمم کا جائز ہونا

710- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الشَّكِينِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُسْتَمِرِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ .

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے اگرچہ اُسے دس برس تک پانی نہ ملے۔



۷۰۸- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۳۱/۱-۲۳۲) كتاب الطهارة: باب الصمغ المقيم يتوضأ للمكتوبة- وانظر الحديث (۷۰۵)-

۷۰۹- أخرجه ابن أبي شيبة (۱۶۰/۱) مختصرًا والبيهقي (۲۳۲/۱) كتاب الطهارة: باب ما روي في طلب الماء وابن المنذر في اللوامظ (۶۲/۲) رقم (۵۵۷) من طريق شريك به-

۷۱۰- أخرجه الطيالسي ص (۶۶) وابن أبي شيبة (۱۵۶/۱-۱۵۷) كتاب الطهارة: باب الرجل يجنب وليس يقدر على الماء واحمد (۱۴۶/۵) ۱۵۵ ۱۴۷ وابو داود (۲۳۵/۱-۲۳۶) كتاب الطهارة: باب الجنب يتيمم الحديث (۲۳۳-۲۳۴) والترمذي (۲۱۱/۱-۲۱۲) كتاب الطهارة: باب التيمم للجنب اذا لم يجد الماء الحديث (۱۴۶) والنسائي (۱۷۱/۱) كتاب الطهارة: باب الصلوات بتيمم واحد وابن حبان (موارد الظمان الى نواتر ابن حبان) ص (۷۵) والماكم (۱۷۶/۱-۱۷۷) كتاب الطهارة والبيهقي (۲۱۲/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم بالصعيد الطيب بالبغاري في (التاريخ الكبير) (۳۱۷/۶) من حديث أبي نضر وقال الترمذي لهذا حديث حسن صحيح وقال الماكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه وصححه ابو حاتم كذا في (علل الحديث) (۱۱/۱) لاربعه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۴۸/۱-۱۴۹)

راویان حدیث کا تعارف:

○ خلف بن موسیٰ بن خلف العمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”220ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۶/۱) (۱۴۵)۔

○ موسیٰ بن خلف العمی ابو خلف بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۸۲/۲) (۱۴۴۹)۔

○ ابوالمہلب الجرمی بصری، یہ ابوقلابہ کے چچا ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۸/۲) (۱۵۱)۔

713- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمْسَسْ بِشِرْتِهِ الْمَاءَ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ.

☆☆ عمرو بن بجدان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے سنا ہے: بے شک پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اگر دس سال تک ایسا ہوتا رہے جب آدمی پانی پالے تو اسے اپنے جسم پر پانی بہالینا چاہیے یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔

714- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَخْجَنِ أَوْ أَبِي مَخْجَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ لَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ طَهُورٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا۔ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

715- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنَانَ - قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَنَانَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانَ الْحِمَصِيُّ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءٌ وَلَوْ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَهُ جِلْدَكَ . كَذَا قَالَ رَجَاءُ بْنُ عَامِرٍ وَالصَّوَابُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَمَا قَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَيُّوبَ .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اگرچہ دس برس تک آدمی کو پانی نہ ملے جب تم پانی پالو اسے اپنی جلد پر بہالو۔

رجاء بن عامر نامی راوی نے اس طرح بیان کیا ہے تاہم درست یہ ہے: بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے

حوالے سے یہ بات منقول ہے جیسے کہ ابن علیہ نے ابن ایوب نامی راوی سے اسے نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شبيب، ابوسعید الربعی، وقیل مولیٰ بنی قیس بن ثعلبة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ذاہب الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۷۴/۹) (۵۱۰۶)۔

○ عبد اللہ بن حمزة یہ ابراہیم بن حمزة زبیری کے بھائی ہیں، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۳۹/۵) (۱۷۱)۔

○ بکر بن سوادہ بن ثمامة الجذامی ابو ثمامة مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”120ھ“ کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۶/۱) (۱۱۶)۔

69- باب جَوَازِ التِّيمَمِ لِصَاحِبِ الْجِرَاحِ مَعَ اسْتِعْمَالِ الْمَاءِ وَتَعْصِيبِ الْجُرْحِ

زخمی شخص کے لیے پانی استعمال کرنے اور زخم پر پٹی کے ہمراہ تیمم کا جائز ہونا

716- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدَا الْآخِرُ ثُمَّ آتَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ وَأَجْزَأُكَ صَلَاتُكَ . وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْآجِرُ مَرَّتَيْنِ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مُتَّصِلًا وَخَالَفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے، اُن دونوں کے سامنے نماز کا وقت آ گیا، اُن کے پاس پانی نہیں تھا، اُن دونوں نے پاک مٹی کے ذریعے تیمم کیا، پھر اُس نماز کے وقت کے دوران اُن دونوں کو پانی مل گیا، اُن دونوں میں سے ایک شخص نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی جب کہ دوسرے شخص نے دوبارہ نماز ادا نہ کی، پھر یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص جس نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا، یہ فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے، تمہاری نماز درست ہوئی ہے، جس دوسرے شخص نے

۷۱۶- أخرجه أبو داود (۹۲/۱) كتاب الطهارة، باب في التيمم بعد الماء بعد ما يغسل في الوقت الحديث (۲۳۸) والنسائي (۲۱۲/۱)

كتاب المسند والتيمم، باب التيمم لمن بعد الماء بعد الطهارة والدارمي (۱۹۰/۱) والحاكم (۱۷۶/۱) والبيهقي (۲۳۱/۱) من طريق

عبد الله بن نافع عن الليث به-

وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی اُس سے یہ فرمایا: تمہیں دو گنا اجر ملے گا۔

اس روایت کو لیث نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں عبد اللہ بن نافع نامی راوی منفرد ہے ابن مبارک اور دیگر محدثین نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔



زخم اور پٹی پر مسح کرنے کے احکام

اگر کسی شخص کو کوئی زخم لاحق ہو جائے اور اس نے اُس زخم پر کوئی پٹی لپیٹی ہوئی ہو تو اُس پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں فقہاء کے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

الجبيرة في اصطلاح الفقهاء هي الخرقعة التي يربط بها العضو المريض او الدواء الذي يوضع على ذلك العضو ولا يشترط في الرباط ان يكون مشدودا باعواد من خشب او جريد او نحو ذلك كما لا يشترط ان يكون العضو مربوط مكسورا بل المعول في حكم الجبيرة على ان يكون العضو مريضا سواء كان مكسورا او مرضوفا او به آلام -روما تزمية- او نحو ذلك فالجبيرة عند الفقهاء اسم للرباط الذي يربط به العضو المريض :او الدواء الذي يوضع فوق ذلك العضو ما يفترض على من جبيرة تمنعه من استعمال الباء اذا كان على عضو من اعضاء المكلف -التي يجب غسلها في الوضوء او الغسل -جبيرة من رباط او دواء وكان غسل ذلك العضو يضره او يؤلمه فانه يفترض عليه المسح على الرباط ان كان العضو مربوطا او المسح على الدواء اذا كان العضو عليه دواء بدون رباط فان كان المسح على الدواء يضره فليربطه بخرقة نظيفة ثم يمسح على هذه الخرقعة ولا يعدم المريض رباطا يربط به العضو المريض وهذا هو حكم صاحب الجبيرة الذي به الم في عضو من اعضاء الوضوء او الغسل وهو ان يفترض عليه ان يمسح على العضو المريض اذا ضره الغسل فانه ضره المسح عليه ربطه بخرقة ومسح على الرباط ولم يخالف في هذا سوى الشافعية وبعض الحنفية وقد ذكرنا مذهبها تحت الخط الذي امامك (الشافعية قالوا: اما ان يكون العضو المريض مربوطا او عليه ونحوه او لا . فان كان مربوطا فان المريض يجب عليه في هذه الحالة ثلاثة امور :الاول :ان يغسل الجزء السليم الثاني ان يمسح على نفس الجبيرة وهي الرباط الموضوع على محل المرض وهذا المسح يقوم مقام غسل الاجزاء السليمة التي تستتر بالرباط غالبا فاذا وضع الرباط على الجزء المريض فقط ولم ياخذ شيئا من السليم فانه لا يجب المسح على الخرقعة في هذه الحالة ومثل ذلك ما اذا امكنه غسل الجزء السليم الذي تحت الرباط الامر الثالث :ان يتيمم بدل

غسل الجزء المريض ثم ان كان الشخص جنباً فإنه لا يجب عليه الترتيب بين هذه الامور الثلاثة وهي: غسل الجزء السليم والمسح على الخرقه ونحوها والتيمم بحيث يجوز له ان يبدأ بها شاء منها اما ان كان غير جنب فإنه يجب عليه الترتيب بين الغسل والتيمم فقط بمعنى انه يغسل اولاً الجزء السليم قبل التيمم. اما المسح على الجبيرة من خرقه ونحوها. فإنه يصح ان يقدمه على الغسل وعلى التيمم.

هذا واذا كانت الاعضاء المريضة متعددة فإنه يجب عليه ان يعد التيمم بعد هذه الاعضاء المريضة فان عم المرض جميع الاعضاء فإنه يكفي ان يتيمم مرة واحدة عن الجميع. ومثل ذلك ما اذا كان المرض في عضوين متواليين في الترتيب كالوجه والذراعين فانهما اذا عنيهما المرض فيكفي ان يتيمم لهما تيمماً واحداً بعد ان يغسل الجزء السليم ويمسح على الجبيرة بدلاً من غسل الجزء الصحيح المستتر بالجبيرة.

هذا اذا كان العضو المريض مربوطاً فان لم يكن مربوطاً فإنه يفترض عليه غسل العضو السليم والتيمم بدل غسل العضو المريض ولا يمسح على محل المرض بالياء لما عرفت ان المسح ليس مفروضاً عندهم الا اذا كان بدلاً من غسل الجزء السليم الذي يستره رباط الجزء المريض فهو بمنزلة المسح على الخف اما اذا كان العضو مكشوفاً ولا يمكن غسله فإنه لا يكون لمسحه معنى والتيمم يقوم مقام غسله فلا معنى لمسحه في هذه الحالة فاذا كان المرض في عضو من اعضاء التيمم ولا يمكنه مسحه بتراب التيمم او كان ذلك المسح يضره فإنه يسقط عنه مسحه وتجب عليه إعادة الصلاة بعد برئه في هذه الحالة.

الحنفية قالوا: حكم المسح على الجبيرة فيه قولان: احدهما: انه واجب لا فرض وقد عرفت في "مباحث الوضوء" الفرق بين الفرض والواجب عند الحنفية وعلى هذا اذا ترك المريض المسح على العضو الذي به المرض وصلى فإنه صلاته تكون صحيحة ولكنه يجب عليه اعادة الصلاة والا كان تاركاً للواجب الذي يترتب عليه حرمانه من شفاعته النبي صلى الله عليه وسلم وان لم يعاقب عليه على المعتمد ثانيهما: ان المسح على الجبيرة فرض بحيث لو تركه لا تصح الصلاة كما يقول المالكية والحنابلة والقولان صحيحان عند الحنفية فيصح للمكلف ان يقلد ما يشاء منهما بشرط لصحة المسح على الجبيرة سواء كانت خرقه او دواء او نحوها شرطان الشرط الاول: ان يكون غسل العضو المريض ضاراً به. بحيث يخاف من غسله زيادة الالم او تاخر الشفاء او نحو ذلك فان كان العضو المريض عليه دواء بدون رباط ويضره المسح عليه

فانه في هذه الحالة يجب عليه ان يضع عليه رباطا لا يضر ثم يمسح على الرباط كما ذكرنا الشرط الثاني: تعميم الجبيرة بالمسح بمعنى ان يغسل الجزء السليم من المرض ثم يمسح على الجزء المريض جميعه هذا اذا كانت الجبيرة على قدر محل المرض فان تجاوزت محل المرض لضرورة ربطها فانه يجب مسحها جميعها ما كان منها على الجزء المريض وما كان منها على الجزء السليم (الحنفية قالوا: لا يشترط تعميم الجبيرة بالمسح بل يكفي مسح اكثرها فاذا كانت الجراحة مثلا في جميع اليد ووضع عليها رباطا فانه يكفي ان يمسح على ما يزيد على نصفها الموضوع عليه الرباط هذا واذا كان الرباط زائدا على المحل المريض فلا يخلو اما ان يكون حله ضارا او غير ضار فان كان غير ضار وجب حله وغسل ما تحته ان لم يضر الفسل فان كان الفسل ضارا بالمريض فانه يجب مسح محل المرض وغسل ما حوله من الاجزاء السليمة فان كان مسح محل الرباط يضر ايضا فانه يغسل ما حوله ثم يضع الرباط ويمسح عليه. اما ان كان حل الرباط ضارا فانه يجب عليه ان يمسح على الرباط ولا يكلف حله ولو كان يستطيع غسل ما تحته او مسح حله. على انه يجب في هذه الحالة ان يمسح على ما يستر الصحيح والسليم. بحيث يمسح على اكثر الرباط

الحنابلة قالوا: ان وضع الجبيرة على طهارة فان تجاوزت محل المرض مسح عليها بالباء وتيمم عن الزائد فان لم توضع على طهارة كان وضعها قبل ان يتوضا وجب عليه التيمم فقط ولا يصح منه المسح فان تعددت الاعضاء المريضة وجب عليه ان يعدد التيمم

الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الطهارة مباحث الجبيرة (المالكية قالوا: ان عمت الجراحة الراس فحكبه حكم الاعضاء المفسولة. وان لم تعم فان تيسر مسح بعض الراس مسحه وكمل على العمامة. وان لم يتيسر فحكبه حكم ما عتته الجراحة

الشافعية قالوا: ان بقى من الراس جزء سليم وجب المسح عليه. والا تيمم بدل مسحها الحنفية قالوا: ان كان بعض الراس صحيحا وكان يبلغ قدر ما يجب عليه المسح وهو الربع فرض المسح عليه بدون حاجة للمسح على الجبيرة. وان عمت الجراحة جميع الراس كان حكمه كحكم الاعضاء المفسولة. فيجب المسح عليه ان لم يضره فان ضره مسح على الجبيرة ونحوها

الحنابلة قالوا: ان عمت الجراحة الراس. ولم يكنه المسح عليها مسح على العصاة التي

علیہا وعلیہا بالمسح ویتیم ان شہا علی غیر طہارۃ کما تقدم . وان لم تعم مسح علی الصحیح منها . وکمل علی العصابة . لان العصابة تنوب عن الراس فی المریض . ویبقى السليم علی اصلہ

ویبطل المسح علی الجبیرۃ لسقوطها عن موضعها . او نزاعها عن مکانها . علی تفصیل فی المذاهب

(الہالکیۃ قالوا : ان سقطت عن برء بطل المسح علیہا ووجب الرجوع الی الاصل فی تطہیر ما تحتہا بالغسل او بالمسح ان کان متطہرا . ویريد البقاء علی طہارتہ . ویشرط فی صحۃ الطہارۃ بغسل او مسح ما تحتہا ان یبادر بحیث لا تفوتہ الموالاة عدا فان طال الزمن نسیانا صح وان سقطت عن غیر برء ردها الی موضعہا وبادر بالمسح علیہا بحیث لا تفوتہ الموالاة فان کان سقوطها او نزاعها اثناء الصلاة بطلت الصلاة ووجب اعادتها بعد تطہیر ما تحتہا ان کان ذلک عن برء فان کان عن غیر برء اعادها ومسح علیہا نفسہا

الشافعیۃ قالوا : ان کان سقوطها عن برء فی الصلاة بطلت الصلاة والطہارۃ وان کان عن غیر برء بطلت الصلاة دون الطہارۃ فیرد الجبیرۃ الی موضعہا ویسح علیہا فقط بعد تطہیر ما بعدہا من الاعضاء ان وجد

الحنفیۃ قالوا : ان سقطت الجبیرۃ عن غیر برء لم یبطل المسح علیہا سواء کان فی الصلاة او خارجہا . وان کان سقوطها فی الصلاة عن برء فان کان قبل القعود الاخیر قدر التشہد بطلت صلاتہ وعلیہ فی ہذہ الحالۃ ان یطہر موضع الجبیرۃ فقط ویعید الصلاة وان کان سقوطها فی آخر الصلاة بعد القعود قدر التشہد فالامام یقول بالبطلان والصاحبان یقولان بالصحة لان فی ہذہ الحالۃ تكون صلاتہ قد تمت ویكون سقوط الجبیرۃ بمنزلۃ الکلام او الحدث بعد تمام الصلاة

الحنابلۃ قالوا : اذا سقطت الجبیرۃ انتقض وضوءہ کله سواء کان سقوطها عن برء او غیر برء

الا انه ان کان سقوطها عن برء ترضا فقط وان کان سقوطها عن غیر برء اعاد الوضوء والتیمم فقہاء کی اصطلاح میں جبیرہ اُس پٹی کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر باندھی جاتی ہے یا بیمار شخص کو (یا زخمی شخص کو) لگائی جاتی ہے۔ اس کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے اُس پٹی کے ساتھ لکڑی کے ٹکڑے یا کھجور کی چھال وغیرہ کو بھی باندھا گیا ہو اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں ہے جس عضو پر اُس پٹی کو باندھا گیا ہے وہ ٹوٹ چکا ہو بلکہ پٹی کا حکم اُس وقت ثابت ہو جائے گا جب اُس عضو کو کوئی مرض لاحق ہو جس پر پٹی باندھی گئی ہے خواہ وہ زخم کی شکل میں ہو خواہ وہ ٹوٹا ہوا ہو یا درد وغیرہ کی صورت

میں ہو۔ مختصر یہ ہے: جبیرہ فقہاء کی اصطلاح میں اُس پٹی کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر باندھی جاتی ہے یا اس دوا کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر لگائی جاتی ہے۔

اگر پٹی پر پانی استعمال نہ کیا جاسکتا ہو تو اس صورت میں کیا لازم ہوگا؟
اگر کسی بھی شخص کے کسی ایسے عضو پر پٹی باندھی ہوئی ہو جس عضو کو وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہو یا اس جگہ پر کوئی دوائی لگی ہوئی ہو اور اس عضو کو دھونے کے نتیجے میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہو یا تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو اب اس جگہ پر مسح کر لینا فرض ہوگا خواہ اُس عضو پر پٹی باندھی ہوئی ہو یا پٹی نہ باندھی ہوئی ہو بلکہ صرف دوائی لگی ہوئی ہو۔

اگر لگی ہوئی دوا پر مسح کرنا نقصان دہ ہو تو اب اس پر کوئی پٹی لپیٹ کر اُس پٹی پر مسح کر لیا جائے گا۔
بیمار شخص کے عضو پر باندھی ہوئی پٹی کو اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جائے گا یہ حکم اُس شخص کے لیے ہے جس کے وضو یا غسل کے اعضاء میں سے کسی ایک پر پٹی باندھی ہو۔ مختصر یہ کہ جس جگہ پانی کا لگنا بھی نقصان دہ ہو تو اُس جگہ پر مسح کر لینا اُس شخص پر لازم ہوگا اگر مسح کرنا بھی نقصان دہ ہو تو اُس جگہ پر پٹی لپیٹ کر اُس پٹی کے اوپر مسح کر لیا جائے گا البتہ اس بارے میں شوافع اور بعض احناف کی رائے مختلف ہے شوافع یہ کہتے ہیں: عضو پر پٹی لگی ہوئی ہوگی یا دوا لگی ہوئی ہوگی یا کچھ بھی نہیں لگا ہوا ہوگا اگر پٹی لگی ہوئی ہوگی تو اس صورت میں بیمار شخص کے لیے تین باتیں لازم ہیں:
پہلی بات یہ لازم ہے: عضو کا جو حصہ درست ہے اسکو دھویا جائے۔

دوسری بات یہ لازم ہے: جس جگہ پر تکلیف ہے وہاں پٹی پر مسح کیا جائے اور اس میں وہ صحت مند حصہ بھی شامل ہوگا جو پٹی کے نیچے آ جاتا ہے اگر پٹی صرف اُس حصے پر لگی ہوئی جو مرض سے متاثر ہے اور پٹی کے نیچے صحت مند عضو کا کوئی حصہ نہیں ہے تو اس صورت میں ایسے پھائے پر مسح کرنا لازم نہیں ہوگا اور جب پٹی کے نیچے موجود صحت مند حصے کو دھونا ممکن ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے: متاثرہ عضو کو دھونے کی بجائے تیمم کیا جائے لیکن پٹی وغیرہ پر مسح کیا جائے گا اور اس کی صورت یہ ہوگی: ان دونوں میں جو کام انسان چاہے پہلے اختیار کر لے لیکن اگر جنابت کی حالت نہیں ہے تو اس صورت میں لازم ہوگا کہ انسان دھونے اور تیمم کرنے میں ترتیب کا خیال رکھے یعنی تیمم کرنے سے پہلے صحت مند حصے کو دھولے لیکن اگر پٹی کے اوپر مسح کرنا ہو تو دھونے اور تیمم سے پہلے اُس پر مسح کر لینا درست ہوگا یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ متعدد اعضاء کا مرض لاحق ہو تو ان صورتوں میں ان اعضاء کی تعداد کے مطابق تیمم کیا جائے گا لیکن اگر تمام اعضاء کو مرض لاحق ہے تو سب کے لیے ایک ہی دفعہ تیمم کر لینا کافی ہوگا۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب دو اعضاء ترتیب کے اعتبار سے متاثر ہوں جیسے چہرے اور ہاتھ میں بیماری ہے تو اس صورت میں صحت مند جز کو دھونے کے بعد ان دونوں اعضاء پر ایک ہی دفعہ تیمم کر لینا کافی ہوگا اور پٹی کے نیچے موجود جسم کے صحت مند حصے پر مسح کر لیا جائے گا۔

یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب متاثرہ عضو پر پٹی باندھی گئی ہو اگر اُس پر پٹی باندھی نہیں گئی ہے تو اس صورت میں صحت مند عضو کو دھونا اور متاثرہ عضو کو دھونے کی بجائے اس پر تیمم کرنا فرض ہوگا۔

جس جگہ پر تکلیف ہے وہاں پانی کے ساتھ مسح نہیں کرنا چاہیے اس کی وجہ پہلے بیان کی جا چکی ہے شوافع کے نزدیک مسح کرنا کوئی مشروع عمل نہیں ہے صرف اُس صورت میں جب یہ مسح صحت مند عضو کو دھونے کی بجائے ہو جو متاثرہ حصے پر پٹی باندھنے سے ڈھک گیا تھا اس کی صورت بالکل اُس طرح ہوگی جیسے موزے پر مسح کرنے کا حکم ہے لیکن اگر متاثرہ عضو کھلا ہوا تھا اور اُس کو دھونا ممکن نہیں تھا تو اب مسح کرنا بیکار ہوگا اس لیے اس کو دھونے کی بجائے اُس پر تیمم کر لیا جائے گا ایسی صورت میں مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

اگر تیمم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی درد لاحق ہو جاتا ہے اور تیمم کرنا ممکن نہیں رہتا یا تیمم کے مسح کے نتیجے میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں مسح کا حکم ساقط ہو جائے گا (انسان اس کے بغیر ہی نماز ادا کرے گا) لیکن جب انسان تندرست ہو جائے گا تو اب اس پر اُس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں اُن کے دو اقوال ہیں ایک قول یہ ہے یہ مسح کرنا واجب ہے فرض نہیں ہے اور احناف کے نزدیک فرض اور واجب میں فرق پایا جاتا ہے جس کی وضاحت ہم اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں کر چکے ہیں اس لیے اگر کوئی بیمار شخص کسی متاثرہ عضو پر مسح نہیں کرتا اور نماز ادا کر لیتا ہے تو بھی اُس کی نماز درست ہوگی البتہ اس پر یہ لازم ہوگا وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے ورنہ اُس پر واجب کو ترک کرنے کا گناہ عائد ہوگا جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے محرومی سامنے آ سکتی ہے اگرچہ معتمد قول کے مطابق ایسی حرکت کے نتیجے میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔

احناف کا دوسرا قول یہ ہے: پٹی پر مسح کرنا فرض ہے یعنی کہ اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی یہ وہی موقف ہے جو فقہاء مالکیہ اور حنابلہ کا ہے احناف ان دونوں اقوال کو درست مانتے ہیں اس لیے مکلف شخص ان دونوں میں سے کسی ایک پر بھی عمل کر سکتا ہے۔

اگر پٹی بندھی ہوئی ہو یا دوائی لگی ہوئی ہو تو اس پر مسح کے درست ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں۔ اس کے لیے پہلی یہ بات شرط ہے: متاثرہ عضو کو دھونے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو یعنی دھونے کے نتیجے میں تکلیف بڑھ جانے یا تندرست ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو اگر متاثرہ حصہ پر کوئی دوائی لگائی ہوئی ہو اور پٹی باندھی ہوئی نہیں ہے اس پر مسح کرنا نقصان دہ ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ اس عضو پر کوئی پٹی اس طرح سے رکھی جائے کہ نقصان دہ نہ ہو پھر اس پٹی پر مسح کر لیا جائے جیسے یہ بات ابھی ذکر کی گئی ہے۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: پوری پٹی پر مسح کیا جائے یعنی جو حصہ متاثر نہیں ہے اسے پہلے دھولیا جائے اور پھر اس کے بعد متاثرہ حصہ پر بندھی ہوئی پٹی پر مکمل طور پر مسح کیا جائے۔ یہ حکم صرف اسی صورت میں ہوگا جب پٹی صرف اسی جگہ پر موجود ہو جو مرض سے متاثر ہے اگر مجبوری کی وجہ سے پٹی جسم کے صحیح حصہ پر بھی بندھی ہوئی ہو تو پٹی پر مسح کرنا واجب ہوگا خواہ وہ پٹی متاثرہ عضو کے اوپر ہو یا اس کے علاوہ صحت مند حصہ پر ہو۔

اگر بیماری لاحق ہونے کی جگہ وہ ہو جہاں پر وضو میں مسح کیا جاتا ہے تو اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

احناف یہ کہتے ہیں: پوری پٹی پر مسح کرنا شرط نہیں ہے بلکہ اس کے اکثر حصہ پر مسح کر لینا کافی ہے مثال کے طور پر اگر پورے ہاتھ پر زخم موجود ہے اور اس پر پٹی رکھی گئی ہے تو جس حصہ پر پٹی ہے اس کے نصف حصہ پر مسح کر لینا کافی ہوگا۔

اگر وہ پٹی مرض سے متاثرہ حصہ کے زیادہ حصہ پر بندھی ہوئی ہے تو پھر دو صورتیں ہوں گی ایک یہ کہ اس پٹی کو کھولنا نقصان کا باعث ہوگا یا پھر اس پٹی کو کھولنے سے نقصان نہیں ہوگا اگر اس پٹی کو کھولنا نقصان دہ نہیں ہوتا تو اس پٹی کو کھولنا واجب ہوگا اور اس کے نیچے والے حصہ کو دھونے میں اگر کسی چیز کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے تو اس حصہ کو دھولیا جائے گا لیکن اگر دھونے کے نتیجے میں بیماری میں اضافہ کا امکان ہو تو صرف بیماری کی جگہ پر مسح کیا جائے گا اور اس کے ارد گرد کے صحت مند حصہ کو دھولیا جائے گا جس جگہ پر پھیلا رکھا گیا تھا اگر وہاں بھی مسح کرنا نقصان دہ ہے تو اس کی ارد گرد کی جگہ کو دھولیا جائے گا۔ اگر پٹی کو کھولنا نقصان کا باعث ہو سکتا ہے تو پھر پٹی پر مسح کرنا ہی لازم ہوگا پٹی کو کھولنے کی زحمت نہیں کی جائے گی اگرچہ اس کے نیچے کے حصے کو دھونا یا اس پر مسح کرنا ممکن بھی ہو کیونکہ اس حالت میں پٹی پر مسح کرنا ہی لازم ہے جو مرض سے متاثر اور غیر متاثر دونوں حصوں کو ڈھانپنے ہوئے ہے۔ لیکن مسح پٹی کے اکثر حصے پر کیا جائے گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: پٹی کو پاک ہونے کی حالت میں رکھا گیا ہے اور وہ متاثرہ حصے سے آگے تک چلی گئی ہے تو اب اس پر پانی سے مسح کیا جائے گا اور زائد حصے پر تیمم کر لیا جائے گا۔

اگر پٹی پاک ہونے کی حالت میں نہیں رکھی گئی یعنی وضو کرنے سے پہلے ہی رکھ لی گئی تھی تو اب صرف تیمم کرنا ہی لازم ہوگا مسح کرنا درست نہیں ہوگا۔

اگر بیماری سے متاثرہ اعضاء کی تعداد زیادہ ہو تو تیمم بھی زیادہ مرتبہ کیا جائے گا البتہ اگر زخم وضو یا غسل کے تمام اعضاء پر پھیلا ہو تو اس صورت میں صرف ایک دفعہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔

سر کے مسح کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے عبدالرحمن جریری بیان کرتے ہیں: فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے اگر پورے سر پر زخم موجود نہیں ہے اور کچھ حصے کا مسح کرنا آسان ہے تو اس حصے کا مسح کر لیا جائے گا اور پھر پورے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا جائے گا لیکن اگر کچھ حصے کا مسح کرنا آسان نہیں ہے تو اس کا بھی وہی حکم ہوگا جو پورے سر کے زخم کا حکم ہوتا ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں: اگر سر کا کچھ حصہ مرض سے محفوظ ہے تو اس پر مسح کر لینا واجب ہوگا ورنہ مسح کی بجائے تیمم کر لیا جائے گا۔

احناف یہ کہتے ہیں: اگر سر کے کچھ حصے پر مرض/زخم نہیں ہے اور وہ حصہ اتنی مقدار میں ہے جس پر مسح کرنا لازم ہے یعنی ایک چوتھائی حصہ ہے تو اس حصے پر مسح کرنا لازم ہوگا پٹی پر مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر زخم پورے سر پر موجود ہے تو اس کا وہی حکم ہوگا جو ایسی صورت میں دھوئے جانے والے اعضاء کا حکم ہوتا ہے یعنی اگر نقصان ہونے کا اندیشہ نہیں ہے تو اس پر مسح کرنا لازم ہوگا اور اگر نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو پٹی پر مسح کر لیا جائے گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: اگر تمام سر پر زخم موجود ہو اور مسح کرنا ممکن نہ ہو تو سر پر موجود پگڑی پر مسح کر لیا جائے گا اور اگر وہ طہارت کی حالت میں نہ باندھی گئی ہو تو اس پر تیمم کیا جائے گا جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی گئی ہے اور اگر سر مکمل طور پر متاثر

نہیں ہے تو صرف صحت مند حصے پر مسح کر لیا جائے گا اور پھر بعد میں پورے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا جائے گا، کیونکہ جس شخص کے سر میں تکلیف موجود ہو تو اس کا عمامہ سر کی جگہ پر تصور ہوگا اور صحت مند حصے کی حیثیت وہی رہے گی جو پہلے تھی۔ اگر پٹی اپنی جگہ سے گر جاتی ہے یا اتر جاتی ہے تو مسح باطل شمار ہوگا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان مختلف جزئیات میں اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وضاحت درج ذیل ہے:

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر پٹی زخم کے بھر جانے کی وجہ سے گر جاتی ہے تو مسح باطل ہو جائے گا اور اصل حکم کی طرف رجوع کرنا لازم ہو جائے گا، یعنی پٹی کے نیچے موجود جگہ کو دھونا لازم ہوگا یا اگر وہ پاک حالت میں باندھی گئی تھی تو اس کا مسح کرنا ہوگا جبکہ بقیہ حصہ بدستور پاک تصور ہوگا طہارت کے صحیح ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے غسل یا مسح میں جتنی جلدی ہو سکے گی جائے یعنی موالات میں دانستہ طور پر عمل فوت نہ ہو اور اگر بھول چوک کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے تو وہ عمل درست ہوگا۔

اگر زخم کے مندمل ہونے سے پہلے پٹی اتر جاتی ہے تو اس پٹی کو اس جگہ پر رکھ کر فوراً مسح کر لیا جائے گا تاکہ موالات میں فرق نہ آئے اگر نماز کے دوران پٹی اتر جاتی ہے یا زخم سے ہٹ جاتی ہے تو بات ختم ہو جائے گی۔ اگر زخم کے بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی ہے تو اب اس کے نیچے موجود جگہ کو پاک کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہوگا، لیکن اگر پٹی زخم بھر جانے کی بجائے کسی اور وجہ سے اتری ہے تو اس پر دوبارہ مسح کر کے نماز ادا کی جائے گی۔ شوافع یہ کہتے ہیں: اگر نماز کے دوران زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر جاتی ہے تو نماز اور طہارت دونوں باطل ہو جائیں گے اور اگر زخم بھر جانے کی بجائے کسی اور وجہ سے اتری ہے تو اس صورت میں نماز ختم ہوگی طہارت ختم نہیں ہوگی۔ لہذا پٹی کو اس کی جگہ پر رکھ کر پٹی پر مسح کیا جائے لیکن اس کے علاوہ جو جگہ ہے اگر ممکن ہو تو اسکو پاک کر لیا جائے گا۔ احناف یہ کہتے ہیں: اگر پٹی زخم کے بھرے بغیر اتر گئی ہے تو مسح باطل نہیں ہوگا خواہ یہ عمل نماز کے دوران ہوا ہو یا نماز کے علاوہ ہوا ہو۔ اگر نماز کے دوران زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر جاتی ہے اور آخری قعدے میں تشہد کی مقدار سے پہلے اتری ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اور اس صورت میں صرف اس جگہ کو پاک کیا جائے گا جہاں پٹی بندھی تھی۔ اور پھر دوبارہ نماز ادا کی جائے گی۔

اگر وہ پٹی آخری قعدے میں تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد اتری ہے تو اس بارے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ اس شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی جبکہ صاحبان کا کہنا ہے اس کی نماز مکمل ہو جائے گی کیونکہ وہ نماز مکمل ادا کر چکا ہے۔ اور پٹی گرنا نماز ختم ہونے کے بعد بولنے یا حدث لاحق ہو جانے کے مترادف ہوگا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: پٹی کے اتر جانے کے نتیجے میں وضو سرے سے ٹوٹ جاتا ہے خواہ وہ پٹی زخم کے بھر جانے کی وجہ سے اتری ہو یا کسی اور وجہ سے اتری ہو البتہ اگر زخم بھر جانے کی وجہ سے اتری ہو تو وضو کر لینا کافی ہوگا۔ اور اگر زخم بھرنے کی وجہ سے نہیں اتری بلکہ کسی اور وجہ سے اتری ہے تو وضو یا تیمم کو دوبارہ کیا جائے گا۔

717- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ن الْمُبَارَك عَنْ لَيْثٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَكُا سَاعِدَيْنِ .

☆ ☆ عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے منقول ہے: عطاء بن یسار یہ بیان کرتے ہیں: اُن دونوں آدمیوں کو جنابت پئی ہوئی تھی اُن دونوں نے تیمم کیا۔ اس روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

718- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ لَفْظًا فِي كِتَابِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوحِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ

۱- فی اسنادہ لیت بن ابی سلیم: قال العافظ فی التفریب (۱۳۸/۲): (صدوق اختلط اخیراً: فلم یجیز حدیثہ: فترك) - ۱- ۷۸- أخرجه ابو داؤد (۲۳۹/۱-۲۴۰) کتاب الطہارة: باب فی المجرور یتیم: الحدیث (۲۳۶) والبیہقی (۲۳۷/۱) کتاب الطہارة: باب المجرور اذا كان فی بعض جسده دون بعض: کلیم من طریق الزبیر بن خریص: عن عطاء: عن جابر قال: (خرجنا فی سفر: فاصابنا من ماء حمر: فتسجعه فی راسه: ثم اهلتم: فسال اصحابه فقال: لعل تصدون لی رخصة فی التیمم! قالوا: ما نجد لك رخصة: وانت قد سئ الساء: فاغسل: فمات- فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلك: فقال: (قتلوه قتلهم اللہ! الا سالوا اذا لم یعلموا!!) ما تنفاه العی السوال: انما كان یكفیه ان یتیمم ویعصر- او یغسل: تلك الراوی- علی جرحه خرقه ثم یسج علیہا ویغسل سائر جسده) - وقال الدارقطني: (قال ابو بکر بن ابی داؤد: لقد سنة نفراد برسا الفل مکة: ووصلها الفل الجزيرة: ولم یروود عن عطاء: عن جابر: عن الزبیر بن خریص: ولس بالقوي- وخالقه اللوزاعي: فرواه عن عطاء: عن ابن عباس) - والذي اشار الیه ابو بکر بن ابی داؤد: أخرجه دارمي (۱۹۲/۱) والهاکم (۱۷۸/۱) وابو داؤد (۲۳۷) وابن ماجه (۵۷۲) واهمد (۲۳۰/۱) من طریق اللوزاعي عن عطاء: عن ابن عباس: - قال العافظ فی (التلخیص) (۱۴۷/۱): (وهو الصواب: واه ابو داؤد ایضاً من حدیث اللوزاعي قال: عن عطاء: عن ابن عباس: ورواه ماکم من حدیث بشر بن بکر عن اللوزاعي: حدیثی عطاء عن ابن عباس- وقال الدارقطني: اختلف فیہ اللوزاعي: والصواب ان لوزاعي ارسل آخره: عن عطاء قلت- ای: ابن حجر- فی رواية ابن ماجه- وقال ابو زرعة وابو هاتم: لم یسمعه اللوزاعي من عطاء: انما سمعه من اسماعیل بن مسلم: عن عطاء: بین ذلك ابن ابی العشرین فی روايته عن اللوزاعي - ۱- وللحدیث طریق آخر: أخرجه ابن ابی ریمه (۱۳۸/۱) کتاب التیمم: باب الرخصة فی التیمم للمجروح والمجروح (۲۷۲) وابن حبان (۲۰۱-۲۰۲ موار) وابن الجارود (۱۲۸) من طریق الولید بن عبید اللہ بن ابی ربیع عن عطاء: عن ابن عباس ان رجلاً اجنب فی شتاء: فسال: فامر بالغسل: فمات: فذكر للنبی صلی علیہ وسلم فقال: (ما لیس قتلوه! قتلهم اللہ- ثلاثاً- جعل اللہ الصعید- او التیمم- طهوراً) قال: تلك ابن عباس: ثم اثبتہ- صححه ابن خزيمة وابن حبان- قال ابن الترمذی فی الجوامع النقی (۲۲۷/۱): (روایتہ عن ابن عباس تخرج علی روايته عن جابر من وجهین: رخصاً: مجتهداً من طریق ذکرها الدارقطني: والرواية عن جابر لم تات الا من وجه واحد- الثاني: ضعف سند لقضاء الرواية من جهة الزبیر: والرواية عن ابن عباس رجال منقطع ثقات) - وتعقبه ابو الفیض القماری فی تخریج احادیث البداية (۱۱۸/۲) - قلت: وهذا باطل من سواه: الاول: ان روايته عن ابن عباس لم ترد الا من وجه واحد ايضاً من رواية اللوزاعي وحده: والمارديني والهم جداً فيما عزاه الى الدارقطني من كونه رواه من وجوه: بل ذلك باطل لا اصل له- الثاني: ان اللوزاعي اضطرب فی لقضاء الحدیث علی اقوال: فقال: ابو خزيمة: ومحمد بن شعيب: والولید بن مزید: واسماعيل بن ساعدة: ويحيى بن عبد اللہ: کلهم عن اللوزاعي: بلفظي عن عطاء- وقال عبد رزاق: عنه عن رجل عن عطاء- ولقنا الرجل هو اسماعیل بن مسلم المكي: كما قال عبد الحميد بن ابی العشرین عن اللوزاعي: فيما ذكر زرعة: وابو هاتم- وقال ابوب بن سويد: وكذا عبد الحميد بن ابی العشرین مرّة اخرى: عن اللوزاعي: عن عطاء- وقال الفضل بن ادم عن قال: قال عطاء- وقال بشر بن بکر: عن اللوزاعي: حدیثنا عطاء: وقد استندت لقضاء الاقوال کلها فی (الاستخرج علی مسند سحاب) - فهذا اضطراب من يوجب عدم اعتباره- الثالث: انه لم یسمعه من عطاء: بل سمعه من اسماعیل بن مسلم المكي عنه: واسماعيل بن ذکور: مشرور: ساقط الحدیث جداً: فالحدیث اذن ضعيف واه جداً- الرابع: ان الزبیر بن خریص اتى بالحدیث علی وجهه بخلاف لوزاعي- الخامس: ان جابر بن عبد اللہ حضر القصة بنفسه: فلو فرضنا ان عطاء حدث به عن ابن عباس ولم یکن ذلك من وسم اسماعیل بن مسلم المكي المشرور فهو من مراسیل ابن عباس: لانه سمعه من غيره: ولم یحضر القصة بنفسه- السادس: ان الزبیر بن خریص ثقة: واه ابن حبان فی (الثقات): وصح حدیثه لقنا ابن السكن: ولم یقل فیہ: (غير قوي) الا الدارقطني: نجاً لا بی داؤد: ولم یقل فیہ ذلك لجة: بل المخالفته للوزاعي مع ان الحق مع اللوزاعي - وقد رواه الولید بن عبید اللہ بن ابی ربیع عن عطاء: عن ابن عباس: رواه ابن خزيمة: وابن حبان: لكن الولید ضعفه الدارقطني: والضعفاء یشتون مع العبادة: وفي: عطاء: عن ابن عباس- والحق عن ابن عباس: والله اعلم-

الرَّحْمَنِ الْحَلَبِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَالَ أَصْحَابُهُ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَ بِذَلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ إِلَّا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَغْصِبَ عَلَى جُرْحِهِ ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهِ وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ . شَكََّ مُوسَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَكَّةَ وَحَمَلَهَا أَهْلُ الْجَزِيرَةِ . لَمْ يَرَوْهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِي وَخَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاخْتَلَفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فَقِيلَ عَنْهُ عَنْ عَطَاءٍ وَقِيلَ عَنْهُ بَلَّغْنِي عَنْ عَطَاءٍ وَأَرْسَلَ الْأَوْزَاعِيُّ الْآخِرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ . وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ سَأَلْتُ أَبِي وَأَبَا زُرْعَةَ عَنْهُ فَقَالَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الْعَشْرِينَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَسْنَدَ الْحَدِيثَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سفر پر روانہ ہوئے، ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا، جس نے اُس کے سر کو زخمی کر دیا، پھر اُس شخص کو احتلام ہو گیا۔

اُس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: کیا آپ سمجھتے ہیں: مجھے تیمم کرنے کی ضرورت ہے؟ ساتھیوں نے جواب دیا: جب تم پانی کے استعمال پر قادر ہو تو ہمارے نزدیک تمہارے لیے رخصت نہیں ہوگی، اُس شخص نے غسل کیا تو اُس کا انتقال ہو گیا، ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُن لوگوں نے اُسے مار دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے! جب انہیں علم نہیں تھا تو انہوں نے دریافت کیوں نہیں کیا؟ بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں ہے اُس شخص کے لیے اتنا کافی تھا کہ وہ تیمم کر لیتا (پٹی باندھ) لیتا اور (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے زخم پر پٹی لپیٹ لیتا اور اُس پر مسح کر لیتا اور باقی جسم کو دھو لیتا، یہاں پر شک موسیٰ نامی راوی کو ہے۔ شیخ ابوبکر بیان کرتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں اہل مکہ منفرد ہے اور اہل جزیرہ نے اسے محمول کیا ہے انہوں نے اسے عطاء کے حوالے سے حضرت جابر سے روایت نہیں کیا ہے۔ اس روایت کو صرف زبیر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور مستند نہیں ہے۔ امام اوزاعی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے جو عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام اوزاعی سے نقل کرنے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ عطاء سے منقول ہے اور ایک روایت کے مطابق اُن سے یہ بات منقول ہے: مجھے عطاء کے حوالے سے یہ بات پتا چلی ہے اور امام اوزاعی نے اس کے آخری حصے کو مرسل روایت کے طور پر عطاء کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور شیخ ابی زرعہ نامی راوی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں نے اس بات کا جواب دیا۔ اس روایت کو ابن العشرین اوزاعی کے حوالے سے اسماعیل کے حوالے سے عطاء کے

حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے ان حضرات نے اسے مستند روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عبدالرحمن بن زیاد الحلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۵) (۱۳۸۰)۔

○ زبیر بن خریق الجزری، موسیٰ عائشہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۵۸) (۱۸)۔

719- قُرءَ عَلٰی اَبٰی الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا سَمِعُ حَدَّثَكُمْ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاسْتَفْتٰی فَاُفْتِيَ بِالْغُسْلِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّوَالُ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں زخم لگ گیا، اُسے جنابت لاحق ہوئی، اُس نے مسئلہ دریافت کیا تو اُسے بتایا گیا کہ اُسے غسل کرنا ہوگا، اُس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہو گیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے اسے مار دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے! کیا بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں نہیں ہے۔

720- قَالَ عَطَاءٌ فَبَلَغْنِي اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سِئِلَ عَنْ ذَلِكَ بَعْدُ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ اَصَابَتْهُ الْجِرَاحُ اَجْزَاؤُهُ . حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پتا چلی ہے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص اپنے جسم کو دھو لیتا اور سر کو چھوڑ دیتا، جہاں زخم لگا تھا تو اس طرح کرنا اُس کے لیے جائز ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۷۱۹- اضرجه ابن ماجه (۱۸۹/۱) كتاب الطهارة: باب في المبروع نصيبه الجنابة: فيضاف على نفسه ان اغتسل الحديث (۵۷۲) واحمد (۲۸۰/۱) وابن خزيمة (۱۳۸/۱) رقم (۲۷۲) وابن حبان رقم (۲۰۱) والحاكم (۱۷۸/۱) والطبراني في الكبير (۱۱۴۷۲) وابو نعيم في الحلية (۲۷۲-۲۷۸) والبيهقي (۲۳۱/۱) وابن الجارود في المنتقى رقم (۱۲۸) من طريق اللوزاعي عن عطاء عن ابن عباس- وانظر الحديث السابق-

721- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَ قَوْلِهِ هَقْلٌ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔
○ ایوب بن سوید رملی، ابومسعود حمیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”293ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۰/۱) (۶۹۹)۔

722- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِالْإِغْتِسَالِ فَأَغْتَسَلَ فَكَزَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ . قَالَ عَطَاءٌ فَبَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُنِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجُرْحُ .

☆ ☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص زخمی ہو گیا، پھر اسے احلام ہو گیا، تو اسے غسل کرنے کے لیے کہا گیا، اُس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہو گیا، جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اسے مار دیا ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے! بیمار شخص کی شفا سوال کرنے میں نہیں ہے؟

عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا پتا چلا ہے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص اپنے جسم کو دھولیتا اور اپنے سر کے اس حصے کو چھوڑ دیتا جہاں زخم لگا ہوا تھا (تو یہ درست ہوتا)۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”269ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹۹/۱) (۱۶۴)۔

○ ولید بن مزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”283ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۵/۲) (۸۷)۔

723- حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔
 724- حَدَّثَنَا الْقَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ طَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ.
 ★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالقدوس بن حجاج خولانی، ابو مغیرہ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”212ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب جہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۵۱۵) (۱۲۷۴)۔
 725- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ قَوْلِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ. وَتَابَعَهُمَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمَاعَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.
 ★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے بلکہ دیگر راویوں نے اس کی متابعت بھی کی ہے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حسن بن احمد بن ابوشعیب - واسم ابی شعیب عبداللہ بن حسن - ابوشعیب اموی حرانی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”295ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ خداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۹/۴۳۵)، ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳/۳۲۴)۔
 ○ یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک الباہلی ابوسعید حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”218ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۵۱) (۱۰۹)۔
 ○ اسماعیل بن عبداللہ بن سلمۃ العدوی، مولیٰ آل عمر - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۷۱) (۵۲۵)۔
 ○ محمد بن شعیب بن شاذان اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۷۰/۲) (۳۰۸)۔

70- باب فِي جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى بَعْضِ الرَّأْسِ .

باب: سر کے بعض حصے کا مسح کرنا جائز ہے

726- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی، عمامے اور دونوں موزوں کا مسح کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حسان النیسبی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”208ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۵/۲) (۴۲)۔

○ عمرو بن وہب ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۸۱/۲) (۷۰۳)۔

727- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَقْلَمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ

۷۲۶- أخرجه أبو داود الطيالسي (۹۵) الحديث (۶۹۹) وأحمد (۲۴۴/۶) ومسلم (۲۲۰/۱): كتاب الطهارة: باب المسح على الناصية والعمامة: الحديث (۲۷۴/۸۱) وأبو داود (۱۰۵-۱۰۶/۱) كتاب الطهارة: باب المسح على الخفين: الحديث (۱۵۰) والترمذي (۱۷۱-۱۷۰/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على العمامة مع الناصية والعمامة: الحديث (۱۰۰) وابن ماجه (۱۸۱/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على الخفين: الحديث (۵۵۵) وأبو عوانة (۲۵۹/۱-۲۶۰) كتاب الطهارة: باب اباحة المسح على العمامة وابن الجارود في المنقى ص (۲۷) باب المسح على الخفين: الحديث (۸۲) والطحاوي في شرح معاني الآثار (۲۰/۱) باب فرض مسح الرأس في الوضوء واليهود في (۵۸/۱) كتاب الطهارة: باب مسح بعض الرأس - والحديث أصالة عند البخاري (۲۰۶-۲۰۷/۱) كتاب الوضوء: باب المسح على الخفين: الحديث (۲۰۴) لكن فيه ذكر المسح على الخفين فقط ليس فيه المسح على الناصية والعمامة-

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں موزوں پر اپنے سر کے آگے والے حصے پر اور عمامے پر مسح کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن نصر بن اسماعیل ابو بکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”301ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵۱/۳) (۱۳۴۱)۔

728- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى مُقَدِّمِ رَأْسِهِ وَمُقَدِّمِ نَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں: ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے آگے والے حصے پیشانی کے آگے والے حصے اور اپنے دونوں موزوں اور اپنی چادر پر مسح کیا۔“

729- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ بَكْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوْضًا وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ. قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ.

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا آپ نے اپنی پیشانی کا مسح کیا، دونوں موزوں کا مسح کیا اور اپنے عمامہ پر مسح کیا۔

بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سے سنی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن طرخان تمیمی، ابو المعتمر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”143ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۶/۱) (۲۵۴)۔

○ بکر بن عبد اللہ مزنی، ابو عبد اللہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”106ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

التهذيب "از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی" (۱۰۶/۱) (۱۱۷)

71- باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

باب: موزوں پر مسح کرنا

730- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ بُلْتَ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ . هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَمْرٍو أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ بُلْتَ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ ذَلِكَ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا تو اُن سے کہا گیا: آپ نے ایسا کیا ہے پہلے آپ پیشاب کر چکے ہیں (آپ کو وضو میں پاؤں بھی دھونے چاہیے) انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشاب کیا پھر اُس کے بعد آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

اعمش نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی اس کی وجہ یہ ہے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ عیسیٰ بن یونس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ نقل کیا ہے:

ان سے کہا گیا: اے ابو عمرو! آپ ایسا کر رہے ہیں آپ نے پہلے پیشاب کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: مجھے اس بات سے کون سی چیز منع کرے گی جب کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ روایت بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

— — — — —

۷۲۰- أخرجه الطيالسي رقم (۹۲) وأحمد (۲۵۸/۱) والبخاري (۱۹۱/۱) كتاب الطهارة: باب الطهارة في الخفاف رقم (۲۸۷) ومسلم (۲۲۷/۱ - ۲۲۸) كتاب الطهارة: باب المسح على الخفين الحديث (۱۵۱) والترمذي (۱۵۵/۱) كتاب الطهارة: باب المسح على الخفين الحديث (۹۲) والنسائي (۸۱/۱) كتاب الطهارة: باب المسح على الخفين وابن ماجه (۱۸۰/۱ - ۱۸۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على الخفين الحديث (۵۱۳) وابن خزيمة في صحيحه (۹۱/۱) رقم (۱۸۶) والطحاوي في مشكل الآثار (۱۹۱/۲) وابن الجارود (۸۱) وابن نمير في العلية (۱۰۸/۷) والبيهقي في السنن (۲۷۰/۱) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہمام بن حارث بن قیس بن عمرو نخعی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”162ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۱/۲) (۱۰۹)۔



موزوں پر مسح کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

فیه جواز المسح علی الخفین ولا ینکرہ الا البتدع الضال وقالت الخوراج لا یجوز وقال صاحب (البدائع) المسح علی الخفین جائز عند عامفة الفقہاء وعامة الصحابة الا شیئا روى عن ابن عباس انه لا یجوز وهو قول الرافضة ثم قال وروی عن الحسن البصری انه قال ادرکت سبعین بدریا من الصحابة کلهم یری المسح علی الخفین ولهذا رآه ابو حنیفة من شرائط اهل السنة والجماعة فقال نحن نفضل الشیخین ونحب الخنثین ونری المسح علی الخفین ولا نحرّم نبیذ الجر یعنی المثلث وروی عنه انه قال ما قلت بالمسح حتی جاءنی مثل ضوء النهار فکان الجحود ردا علی کبار الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونسبته ایاہم الی الخطا فکان بدعة ولهذا قال الکرخی اخاف الکفر علی من لا یری المسح علی الخفین والامة لم تختلف ان رسول اللہ مسح وقال البیهقی وانما جاء کراهة ذلك عن علی وابن عباس وعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاما الروایة عن علی سبق الکتاب بالمسح علی الخفین فلم یرو ذلك عنه باسناد موصول یثبت مثله واما عائشة فثبت عنها انها احالت بعلم ذلك علی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واما ابن عباس فانما کرهه حین لم یثبت مسح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نزول المائدة فلما ثبت رجع الیه وقال الجوز قانی فی (کتاب الموضوعات) انکار عائشة غیر ثابت عنها وقال الکاشانی واما الروایة عن ابن عباس فلم تصح لان مداره علی عکرمة وروی انه لما بلغ عطاء قال کذب عکرمة وروی عن عطاء انه قال کان ابن عباس یخالف الناس فی المسح علی الخفین فلم یست حتی تابعهم وفی (المغنی) لابن قدامة قال احمد لیس فی قلبی من المسح شیء فیه اربعون حدیثا عن اصحاب رسول اللہ ما رفعوا الی رسول اللہ وما لم یرفعوا وروی عنه انه قال المسح افضل یعنی من الغسل لان النبی واصحابه انما طلبوا الفضل وهذا مذهب الشعی والحدکم واسحاق وفی (هدایة الحنفیة) الاخبار فیه مستفیضة حتی ان من لم

یرہ کان مبتدعا لکن من رآه ثم لم یسح اخذ بالعزیمۃ وکان ماجورا وحکی القرطبی مثل
 هذا عن مالک انه قال عند موته وعن مالک فیہ اقوال اchiedها انه لا یجوز السح اصلا الثانی
 انه یجوز ویکره الثالث وهو الاشهر یجوز ابدا بغير توقیت الرابع انه یجوز بتوقیت الخامس
 یجوز للمسافر دون الحاضر السادس عکسه وقال اسحاق والحکم وحماد السح افضل من غسل
 الرجلین وهو قول الشافعی واحدی الروایتین عن احمد وقال ابن المنذر هما سواء وهو رواية
 عن احمد وقال اصحاب الشافعی الغسل افضل من السح بشرط ان لا یتروک السح رغبة عن
 السنة ولا یشک فی جوازه وقال ابن عبد البر لا اعلم احدا من الفقهاء روى عنه انکار السح الا
 مالکا والروایات الصحاح عنه بخلاف ذلك قلت فیہ نظر لہا فی (مصنف) ابن ابی شیبۃ من ان
 مجاہدا وسعید بن جبیر وعکرمۃ کرہوه وكذا حکى ابو الحسن النسابة عن محمد بن علی
 بن الحسین وابی اسحاق السیعی وقیس بن الربیع وحکاه القاضی ابو الطیب عن ابی بکر بن
 ابی دائود والخوارج والروافض وقال الہیونی عن احمد فیہ سبعة وثلاثون صحابیا وفی رواية
 الحسن بن محمد عنه اربعون وكذا قاله البزار فی (مسندہ) وقال ابن حاتم احد واربعون
 صحابیا وفی (الاشراف) عن الحسن حدثنی به سبعون صحابیا وقال ابو عمر بن عبد البر مسح
 علی الخفین سائر اهل بدر والحذیبیۃ وغيرهم من المهاجرین والانصار وسائر الصحابة
 والتابعین وفقهاء المسلمین وقد اشرنا الی رواية وخمسين من الصحابة فی السح فی شرحنا

(لمعانی الآثار) للطحاوی فمن اراد الوقوف علیہ فلیرجع الیہ

اس بات سے موزوں پر مسح کرنا جائز ہونا ثابت ہے اور اس جواز کا انکار صرف وہ شخص کرے گا جو بدعتی اور گمراہ ہو۔
 خوارج نے یہ بات کہی ہے یہ جائز نہیں ہے البدائع کے مصنف نے یہ بات کہی ہے موزوں پر مسح کرنا عام فقہاء اور عام صحابہ
 کے نزدیک جائز ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور اہل تشیع بھی اسی
 بات کے قائل ہیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے
 جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے ان سب کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

یہی وجہ ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اہل سنت والجماعت میں ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے (موزوں پر مسح
 کرنے کا قائل ہوا جائے) وہ فرماتے ہیں: ہم شیخین کو فضیلت دیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (دونوں) دامادوں سے محبت کرتے
 ہیں اور موزوں میں مسح کو درست سمجھتے ہیں اور گھرے میں تیار کی گئی نبیذ کو حرام قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح ان سے یہ روایت

۱۔ عمدۃ القاری (کتاب الوضوء) (باب السح علی الخفین)

میں نقل کی گئی ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے میں نے موزوں کے مسح کے بارے میں اُس وقت تک فتویٰ نہیں دیا جب تک روزِ روشن کی طرح مجھ پر یہ مسئلہ واضح نہیں ہو گیا اب اس کا انکار کرنا اکابر صحابہ کی تردید کرنا اور انہیں غلطی کی طرف منسوب کرنے کے مترادف ہو گا اور یہ بات بدعت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام کرخی نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص موزوں پر مسح کو درست نہیں سمجھتا مجھے اس کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے۔

امت میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے (نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے)۔
امام بیہقی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس عمل کی کراہت حضرت علیؑ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

حضرت علیؑ سے یہ روایت منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: موزوں کے بارے میں کتاب کا حکم سبقت لے گیا ہے (کیونکہ اُس میں پاؤں دھونے کا حکم ہے)۔

تاہم یہ روایت مستند سند کے ساتھ حضرت علیؑ سے منقول نہیں ہے جسے ثابت قرار دیا جاسکے۔
جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو اُن کے بارے میں یہ روایت مستند طور پر منقول ہے: انہوں نے اس بارے میں حضرت علیؑ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا تھا۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا تھا اُس وقت جب اُن کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد مسح کرنا ثابت نہیں تھا لیکن جب ان کے نزدیک یہ بات ثابت ہو گئی تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

شیخ زرقانی نے اپنی کتاب ”الموضوعات“ میں یہ بات تحریر کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انکار کرنا ان سے ثابت نہیں ہے۔

شیخ کاشانی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت منقول ہے وہ مستند نہیں ہے کیونکہ اس کا مدار عکرمہ نامی راوی پر ہے۔

یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے جب عطاء کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: عکرمہ نامی نے غلط کہا ہے۔
عطاء کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں لوگوں سے مختلف رائے رکھتے تھے لیکن انتقال سے پہلے انہوں نے لوگوں کی رائے کو درست تسلیم کر لیا۔

شیخ ابن قدامہ کی کتاب ”المغنی“ میں یہ بات تحریر ہے ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے میں میرے ذہن میں کوئی الجھن نہیں ہے اس بارے میں چالیس احادیث منقول ہیں جو مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اُن کی مراد یہ ہے دھونے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب فضیلت والے کام کو اختیار کیا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ، حاکم رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

”ہدایۃ الخفیہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے اس بارے میں منقول روایت مشہور و معروف ہے اور جو شخص اس عمل کو جائز نہیں سمجھتا وہ بدعتی ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے جائز سمجھتا ہے لیکن پھر مسح نہیں کرتا تو پھر اس نے عزیمت کو اختیار کیا اور اس کو اجر ملے گا۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں امام مالک سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

ان میں سے ایک قول یہ ہے ان کے نزدیک اصل کے اعتبار سے موزوں (پر مسح کرنا جائز نہیں ہے)۔

دوسرا قول یہ منقول ہے: ایسا کرنا جائز ہے تاہم مکروہ بھی ہے۔

تیسرا قول جو زیادہ مشہور ہے وہ یہ ہے کسی بھی متعین مدت کے بغیر ایسا کرنا جائز ہے۔

چوتھا قول یہ ہے ایسا کرنا جائز ہے لیکن مخصوص مدت کے لیے ہے۔

پانچواں قول یہ ہے ایسا کرنا مسافر شخص کے لیے جائز ہے، مقیم شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

چھٹا قول اس کے برعکس ہے۔

اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ، حاکم رحمہ اللہ اور حماد رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: پاؤں دھونے کے مقابلے میں ان پر مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں، امام احمد سے ایک روایت یہی منقول ہے۔

شیخ ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں، امام احمد سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے مسح کرنے کے مقابلے میں (پاؤں کو) دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ سنت سے منہ موڑتے ہوئے مسح کو ترک نہ کرے اور اس کے جواز کے بارے میں شک نہ کرے۔

شیخ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق فقہاء میں سے کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے صرف امام مالک رحمہ اللہ سے ایک روایت منقول ہے تاہم ان سے مستند طور پر جو روایت منقول ہیں وہ اس کے برخلاف ہیں۔

(علامہ عینی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے، کیونکہ مصنف ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ میں یہ بات تحریر ہے مجاہد سعید بن جبیر اور عکرمہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

ابو الحسن نامی راوی نے امام محمد الباقر رحمہ اللہ کے حوالے سے شیخ ابواسحاق سبعی اور قیس بن ربیع کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے، قاضی ابوطیب نے ابوبکر بن داؤد خارجیوں اور اہل تشیع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔

میمونی نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس بارے میں سینتیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

حسن بن محمد رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے اس بارے میں چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ نے اپنی ”مسند“ میں یہی بات نقل کی ہے۔

شیخ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اکتالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے۔

الاشراف نامی کتاب میں حسن بصری رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: اس بارے میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

شیخ ابو عمرو نے یہ بات تحریر کی ہے غزوہ بدر میں شرکت کا شرف رکھنے والے صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف رکھنے والے مہاجرین اور انصار بلکہ دیگر تمام صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اور تمام مسلمان فقہاء کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

(علامہ عینی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:) ہم نے ”معانی الآثار“ کی اپنی شرح میں پچاس کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے جو شخص اس بارے میں واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اس کتاب کی طرف رجوع کر لے۔

علامہ ابن حجر کا بیان

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

نقل بن المنذر عن بن المبارک قال لیس فی المسح علی الخفین عن الصحابة اختلاف لان کل من روى عنه منهم انكاره فقد روى عنه اثباته وقال بن عبد البر لا اعلم روى عن احد من فقهاء السلف انكاره الا عن مالك مع ان الروایات الصحيحة عنه مصرحة باثباته وقد اشار الشافعی فی الامر الی انكار ذلك علی المالكیة والمعروف المستقر عندهم الآن قولان الجواز مطلقا ثانيهما للمسافر دون المقيم وهذا الثاني مقتضى ما فی البدونة وبه جزم بن الحاجب وصحح الباجی الاول ونقله عن بن وهب وعن بن نافع فی المبسوطة نحوه وان مالكا انما كان يتوقف فيه فی خاصة نفسه مع افتائه بالجواز وهذا مثل ما صح عن ابی ایوب الصحابی وقال بن المنذر اختلف العلماء ایها افضل المسح علی الخفین او نزعها وغسل القدمین

قال والذي اختاره ان المسح افضل لآجل من طعن فيه من اهل البدع من الخوارج والروافض قال واحياء ما طعن فيه المخالفون من السنن افضل من تركه اه وقال الشيخ محیی الدین وقد صرح جمع من الاصحاب بان الغسل افضل بشرط ان لا يترك المسح رغبة عن السنة كما قالوه فی تفصیل القصر علی الاتیام وقد صرح جمع من الحفاظ بان المسح علی الخفین متواتر وجمع بعضهم رواته فجاءوا الثانیین ومنهم العشرة وفي بن ابی شیبة وغيره عن الحسن البصری حدثنی سبعون من الصحابة بالمسح علی الخفین ۱

شیخ ابن المذر نے حضرت عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: 'موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی اختلاف منقول نہیں ہے' کیونکہ جس شخص نے جس صحابی کے بارے میں اس کا انکار نقل کیا ہے اسی صحابی کے حوالے سے اس کے اثبات کے بارے میں بھی روایات منقول ہیں۔

شیخ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اسلاف سے تعلق رکھنے والے فقہاء میں سے کسی ایک کے حوالے سے اس کا انکار منقول نہیں ہے صرف امام مالک رحمہ اللہ سے روایت منقول ہے تاہم امام مالک کے حوالے سے مستند طور پر یہ روایات ثابت ہیں جن میں اس بات کی صراحت ہے ایسا کرنا درست ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الام" میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے امام مالک سے اس کا انکار منقول ہے تاہم اہل علم کے نزدیک معروف اور مستند طور پر اس بارے میں ان کے دو اقوال منقول ہیں ایک یہ ہے ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے اور دوسرا یہ ہے: ایسا کرنا مسافر کے لیے جائز ہے، مقیم کے لیے جائز نہیں ہے۔

دوسرا قول اس سے ثابت ہوتا ہے جو "المدونہ" میں تحریر ہے۔

ابن حجب نے اس کو جزم کے ساتھ بیان کیا ہے اور شیخ باجی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

انہوں نے اسے ابن وہب کے حوالے سے اور ابن ناسق کے حوالے سے "المبسوط" میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے بذات خود اس کے بارے میں توقف سے کام لیا کرتے تھے اگرچہ وہ اس کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

اور یہ بالکل اس کی مانند ہوگا جس طرح حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مستند طور پر مشہور ہے۔

شیخ ابن المذر نے یہ بات بیان کی ہے علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے موزوں پر مسح کرنا یا موزے اتار کر دونوں پاؤں کو دھو لینا۔

شیخ فرماتے ہیں: جسے علماء نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے: مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے اہل بدعت جو خارجیوں اور اہل تشیع سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اس بارے میں طعن کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جن سنتوں کے بارے میں مخالفین طعن کرتے ہوں انہیں زندہ کرنا انہیں ترک کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ محی الدین (نوی) رحمہ اللہ نے یہ بات تحریر کی ہے کئی مشائخ نے اس بات کی صراحت کی ہے دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے آدمی سنت سے منہ موڑتے ہوئے مسح کو ترک نہ کرے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان حضرات نے مکمل دھونے پر اکتفاء کرنے کو زیادہ فضیلت والا قرار دیا ہے۔

حفاظ کے ایک گروہ نے اس بات کی صراحت کی ہے موزوں پر مسح کرنے کی روایت تواتر کے ساتھ منقول ہے بعض حضرات نے اس کے راویوں کو جمع کیا ہے تو ان کی تعداد 80 سے زیادہ تھی جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ (کی مصنف) اور دیگر کتابوں میں حسن بصری رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں روایات سنائی ہیں۔

امام نووی کا بیان

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام نووی تحریر کرتے ہیں:

اجمع من یعتقد بہ فی الاجماع علی جواز المسح علی الخفین فی السفر والحضر سواء کان لحاجة او لغيرها حتی یجوز للمرأة اللزامة بیتها والزمن الذی لا یشی وانما انکرته الشیعة والخوارج ولا یعتقد بخلافهم وقد روى عن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ روایات فیہ والمشہور من مذهبہ کمذهب الجہاہیر وقد روى المسح علی الخفین خلایق لا یحصون من الصحابة قال الحسن البصری رحمہ اللہ تعالیٰ حدثنی سبعون من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسح علی الخفین وقد بینت اسماء جماعات کثیرین من الصحابة الذین رووه فی شرح المہذب وقد ذكرت فیہ جملاً نفیسة مما یتعلق بذلك وباللہ التوفیق واختلف العلماء فی ان المسح علی الخفین افضل ام غسل الرجلین فذهب اصحابنا الی ان الغسل افضل لکونه الاصل وذهب الیہ جماعات من الصحابة منهم عمر بن الخطاب وابنہ عبد اللہ وابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہم وذهب جماعات من التابعین الی ان المسح افضل وذهب الیہ الشعبي والحکم وحماة وعن احمد روايتان اصحہما المسح افضل والثانیة ہما سواء واختاره بن المنذر واللہ اعلم

جن لوگوں کا قول ”اجماع“ میں قابل اعتبار شمار ہوتا ہے ان کا اس بات پر اتفاق ہے سفر اور حضر کے درمیان موزوں پر مسح کرنا جائز ہے خواہ یہ کسی ضرورت کے پیش نظر ہو یا ضرورت کے بغیر ہو یہاں تک کہ جو عورت گھر میں رہ رہی ہے اس کے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے اور وہ شخص جو چل نہیں سکتا (اس کے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے)۔

اہل تشیع اور خارجیوں نے اس کا انکار کیا ہے لیکن اُن کا انکار کرنا قابل اعتبار شمار نہیں ہوگا۔ اس بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے مختلف روایات نقل کی گئی ہیں تاہم اُن کا مشہور مذہب وہی ہے جو جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔

کئی صحابہ کرام رحمہم اللہ کے حوالے سے موزوں پر مسح کرنے کی روایت نقل کی گئی ہے حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے 70 اصحاب نے یہ بات سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

میں نے اپنی کتاب ”شرح المہذب“ میں ان صحابہ کرام رحمہم اللہ کے اسماء کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور میں نے اس میں اس بارے میں ایک نفیس جملہ ذکر کیا ہے باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

اہل علم کے درمیان اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے: موزوں پر مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا پاؤں کو دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ہمارے اصحاب اس بات کے قائل ہیں دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ یہ اصل ہے اور صحابہ کرام رحمہم اللہ

کی ایک جماعت بھی اسی بات کی قائل ہے جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور (دیگر اصحاب شامل ہیں) تابعین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے، مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ، حاکم رحمہ اللہ اور حماد رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں، اس بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دو روایات منقول ہیں، ان میں سے زیادہ مستند یہ ہے، مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے جبکہ دوسری روایت یہ ہے، ان دونوں کا حکم برابر ہے، شیخ ابن المنذر رحمہ اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

731- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرًا تَوَضَّأَ مِنْ مَطْهَرَةٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ تَمَسَّحُ عَلَى خُفَيْكَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمَسُّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ . فَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کے برتن سے وضو کیا اور پھر اپنے موزوں پر مسح کر لیا، اُن سے دریافت کیا گیا: آپ اپنے موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو بہت پسند تھی۔

وہ یہ فرمایا کرتے تھے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

732- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

--- -- -- -- --

راویان حدیث کا تعارف:

○ ضمرہ بن حبیب بن صہیب زبیدی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۷۴) (۲۵)۔

733- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ فَرَأَيْتُهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے آنے کو دیکھا کہ آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تھا۔

734- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنِي
رَاهِمُ بْنُ أَدَهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ قَالُوا بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ إِنَّمَا اسْلَمْتُ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے لوگوں نے دریافت کیا ہے آپ نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد یہ دیکھا تھا انہوں نے کہا میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد سلام قبول کیا تھا۔



ادیان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ادہم بن منصور عجمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”162“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۱) (۱۶۶)۔

○ مقاتل بن حیان، نبٹی ابو بسطام بلخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ہفٹھ طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”149ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۷۲) (۱۳۳۶)۔

735- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ
بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَزَاعِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ مِنْذُ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ
سُورَةُ الْمَائِدَةِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ فاطمہ بیان کرتی ہیں: سورہ مائدہ نازل ہو جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ اپنے موزوں پر مسح کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔



ادیان حدیث کا تعارف:

○ عبدہ بن ابولبابہ، اسدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، (اور ایک قول کے مطابق:) مولی قریش، علم حدیث

۷- أخرجه الترمذي (۱۵۷-۱۵۶/۱) كتاب الطهارة: باب المسح على الخفين: الحديث (۹۱) من طريق شهر: به- صححه الشيخ احمد شاكر
في شرح الترمذي (۱۵۷/۱) وقد تابعه شهر: عليه ابو زرعة- رواه ابو داود (۲۹/۱) كتاب الطهارة: باب المسح على الخفين: الحديث
۱۵۰ وابن خزيمة (۹۵-۹۶/۱) والحاكم (۱۶۹-۱۷۰) والبيهقي (۲۷۰/۱) وابن الجارود في المستدرک رقم (۸۲) من طريق بكير بن
اسمر عن ابي زرعة قال: قال جرير- رضي الله عنه- مسح على الخفين: فصاب عليه قوام: فقالوا: ان هذا كان قبل المائدة: قال: ما اسلمت
بعد ما نزلت المائدة: وما رايت النبي صلى الله عليه وسلم مسح الا بعد ما نزلت-

۷- أخرجه الطبراني في الكبير كما في المجموع (۲۵۷/۱) قال السجستاني: (وفيه ابو بكر ابن ابي مریم: وهو ضعيف: لسوء حفظه)-

حدیث علی عن النبی علیہ الصلاة والسلام انه قال "جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة ايام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم" خرجه مسلم. والثاني حديث ابي بن عمارة "انه قال يا رسول الله امسح على الخف؟ قال: نعم قال: يوما؟ قال: نعم ويومين؟ قال: نعم قال: وثلاثة؟ قال: نعم حتى بلغ سبعا ثم قال: امسح ما بدا لك" خرجه ابو داود والطحاوي. والثالث حديث صفوان بن عسال قال: كنا في سفر فامرنا ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ايام ولياليهن الا من جنابة ولكن من بول او نوم او غائط (هكذا رواية الترمذي ورواية النسائي "ثلاثة ايام بلياليهن" من غائط وبول ونوم الا من جنابة). قلت: اما حديث علي فصحيح خرجه مسلم. واما حديث ابي بن عمارة فقال فيه ابو عمر بن عبد البر انه حديث لا يثبت وليس له اسناد قائم ولذلك ليس ينبغي ان يعارض به حديث علي. واما حديث صفوان بن عسال فهو وان كان لم يخرج به البخاري ولا مسلم فانه قد صححه قوم من اهل العلم بحديث الترمذي وابو محمد بن حزم وهو بظاهره معارض بدليل الخطاب لحديث ابي كحديث علي وقد يحتمل ان يجمع بينهما بان يقال: ان حديث صفوان وحديث علي خرجا مخرجا السؤال عن التوقيت وحديث ابي بن عمارة نص في ترك التوقيت لكن حديث ابي لم يثبت بعد فعلى هذا يجب العمل بحديثي علي وصفوان وهو الاظهر الا ان دليل الخطاب فيها يعارضه القياس وهو كون التوقيت غير مؤثر في نقض الطهارة لان النواقض هي الاحداث!

مدت کے تعین کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی حد متعین نہیں ہے موزے کو پہننے والا شخص اس پر مسح کرتا رہے گا جب تک وہ خود اسے اتار نہیں دیتا یا اسے جنابت لاحق نہیں ہو جاتی۔ جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے لیے مدت متعین کی ہے اس بارے میں اختلاف کی وجہ اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف ہے اس بارے میں تین احادیث منقول ہیں ایک حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے وہ یہ بات بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر شخص کے لیے تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم شخص کے لیے ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح کی مدت) مقرر کی ہے۔

اس روایت کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے جبکہ دوسری روایت حضرت عمارہ کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے یہ دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: ایک دن تک؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: دو دن تک؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: تین دن تک؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یہاں تک کہ سات دن تک کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اجازت عطاء فرمائی، پھر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تک تمہیں مناسب لگے تم مسح کرتے رہو۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے۔

(ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

”ہم لوگ سفر کر رہے تھے کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا: اپنے موزے نہیں اتاریں گے البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے تاہم پیشاب کرنے یا خانہ کرنے یا سو جانے کی وجہ سے (وضو ٹوٹ جانے پر وضو کرتے ہوئے) ہم انہیں نہیں اتاریں گے۔“
میں یہ کہتا ہوں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت مستند ہے

کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے نقل کیا ہے جہاں تک حضرت عبید بن عمارہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے تو امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے اور اس کی سند مستند نہیں ہے اس لیے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا جہاں تک حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کا تعلق ہے تو اگرچہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے تاہم محدثین کے ایک گروہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے جن میں امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام ابن حزم رحمہ اللہ ظاہری شامل ہیں۔

اپنے ظاہری مفہوم کے اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح یہ روایت بھی حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مقابلے میں ہے ان دونوں طرح کی روایات میں جمع اور تطبیق کی صورت اس طرح ہو سکتی ہے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت مدت کا تعین کرتی ہے جبکہ حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں اس تعین کے ترک پر دلالت پائی جاتی ہے لیکن چونکہ حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ثابت نہیں ہے اس لیے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت پر عمل کرنا ہوگا اور یہی زیادہ واضح تاویل ہے لیکن کیونکہ ان دونوں روایات میں خطاب کی دلیل اور قیاس میں تردد پایا جاتا ہے اور قیاس یہ کہتا ہے طہارت کے ختم ہونے میں وقت کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ طہارت کو ختم کرنے والی چیز تو حدث ہوتا ہے (وقت حدث نہیں ہوتا)۔

737- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ مِثْلَهُ

سَوَاءٌ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

738- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حٍ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ
الْعَطَّارُ - وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ - قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَزَادَ حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمَغِيرَةِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَمْسَحُ عَلَى خُفَيْكَ قَالَ إِنِّي أَذْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

☆ ☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنے

۷۳۸- أخرجه مسلم في صحيحه (۱/۱۶۹) كتاب الطهارة باب المسح على الخفين رقم (۲۷۶/۷۸۰) من طريق النصبی عن عروہ بن المغيرة

عن أبيه - وانظر تخریج الحديث رقم (۷۲۶) -

موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان دونوں (پاؤں کو ان موزوں) میں اس حالت میں داخل کیا تھا کہ وہ دونوں پاک تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”261ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۴/۲) (۲۵۳)۔

○ عروۃ بن مغیرۃ بن شعبۃ ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”90ھ“ کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۵) (۱۹/۲)۔

739- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى ظَهْرِ الْخَفَيْنِ خَطَطٌ بِالْأَصَابِعِ.

☆☆ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کیا جائے گا جیسے انگلیوں کے ذریعہ لکیریں بنائی جائیں گی۔

740- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ مِثْلَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن خضر بن عبد اللہ سیوطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”361ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲۶۳/۱)، والعبر (۳۲۴/۲)۔

○ محمد بن احمد بن جعفر بن حسن الذہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”300ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۴۲/۲)۔

741- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ حَيَّوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ وَضَّأْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

۷۳۰- أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف (۱۶۹/۱) رقم (۱۹۶۲) عن فضيل بن به - ولفظه: (خطا بالأصابع) -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ.

☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے موقع پر وضو کروایا تو آپ نے موزے کے اوپر والے حصے پر اور نیچے والے حصے پر مسح کیا۔

— — — — —

روایان حدیث کا تعارف:

○ وراہ ثقفی، ابوسعید ابوالورد، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۰/۲)۔

742- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ الْمُغِيرَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے جس میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں تھا۔

743- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى ظُهُورِ الْخُفَّيْنِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

— — — — —

۷۴۱- أخرجه أحمد (۲۵۱/۶) وأبو داود (۴۲/۱) كتاب الطهارة: باب كيف مسح الحديث (۱۶۵) والترمذي (۱۶۲/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على الخفين اعلاه واسفله الحديث (۹۷) وابن ماجه (۱۸۲-۱۸۳) كتاب الطهارة: باب مسح أعلى الخف وأسفله الحديث (۵۵۰) وأحمد (۲۵۱/۶) وابن الجارود في المنتقى (۸۱) والبيهقي (۲۹۰/۱) وابن الجوزي في التحقيق (۱۶۲/۱) رقم (۲۶۹) من طريق الوليد بن مسلم: به- قال الترمذي: (هذا حديث معلول) -ه- والوليد بن مسلم وان كان مدلسا إلا أنه صرح بالتحديث: كما مباني رقم (۷۴۱) -وبباني مرسل من طريق ابن المبارك ذكره كذلك الترمذي في سننه بعد الحديث رقم (۹۷) -وعنه الشيخ أحمد شاكر للإمام أحمد في مسائل أبي داود ومعه ابن حزم في المحلى (۱۱۴/۲)۔

۷۴۲- أخرجه أبو داود (۴۲-۴۱/۱) كتاب الطهارة: باب كيف مسح الحديث (۱۶۱) والترمذي (۱۶۵/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على الخفين الحديث (۹۸) والطيالسي رقم (۲۹۲) وأحمد (۲۹۶/۶) والبخاري في تاريخه الأوسط: كما في تلخيص المحرر (۱۵۹/۱) وابن الجارود رقم (۸۵) والبيهقي (۲۹۱/۱) من طريق ابن أبي الزناد عن أبيه عن عروة عن المغيرة: به- قال البيهقي: (كذا رواه أبو داود الطيالسي عن عبد الرحمن بن أبي الزناد -وكذلك رواه اسماعيل بن موسى عن ابن أبي الزناد- ومعه سليمان بن داود الهاشمي ومعه بن الصباح وعلي بن حجر عن ابن أبي الزناد عن أبيه -ه-

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، ابویوب بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”219ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۳/۱)۔

744- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَعْدُ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى ظَهْرِ الْخُفِّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے (جو مسافر کے لئے) تین دن اور تین راتیں ہیں جبکہ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ خالد بن ابوبکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب عدوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لیث الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”162ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۱/۱)۔

745- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

۷۴۴- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۵۸/۱-۱۵۹) من طريق أبي بكر النيسابوري عن علي بن حرب به- ورواه البزار كما في المتصف (۱۵۶/۱) رقم (۲۰۶): حدثنا سلمة بن شبیب وبشر بن آدم قال: حدثنا يزيد بن العباب باسناده نحوه- قال البزار: (لا يروى عن عمر في التوفيق شيئا من هذا الوجه- ورواه عن عمر جماعة فلم يذكرنا توفيقاً- وخالد بن العبد- وقد روى عنه جماعة من أهل العلم)-

۷۴۵- أخرجه الحاكم (۱۸۱/۱) من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير عن الفضل بن فضالة به- وكذا البيهقي في السنن (۲۸۰/۱)- ورواه الحاكم (۱۸۱-۱۸۰/۱) من طريق بشر بن بكر ثنا موسى بن علي عن أبيه عن عقبة بن عامر به- ومن طريقه البيهقي (۲۸۰/۱) ورواه ابن الجوزي في التحف (۱۶۰/۱) رقم (۲۶۲) من طريق ابن وهب قال: أخبرني حيوة قال: سمعت يزيد بن أبي حبيب به- قال الترمذي في نصب الرتبة (۱۸۰/۱): (وفي الامام وأخرجه النسائي ولم أجده في اطراف ابن عساكر ثم رواه من حديث يزيد بن حبيب: حدثني عبد الله بن الحكم عن علي بن رباح ان عقبة بن عامر حدثه انه قدم على عمر فذكره وصكت عنه- وذكر الدارقطني في (كتاب العلل) ان عمرو بن الحارث ورحبي بن ايوب ووليت بن سعد روه عن يزيد فقالوا فيه: (اصبت) ولم يقولوا: (السنة) وهو المحفوظ- قال: ورواه جرير بن حازم عن يحيى بن ايوب عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن رباح عن عقبة واسط من الامام عبد الله بن الحكم البلوي وقال فيه: (اصبت السنة) كما قال ابن لريجة والمفضل- انتهى كلامه)-

الْحَارِثُ وَابْنُ لَهَيْعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ سَأَلْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ الْبَلَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَدَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَامًّا قَالَ عُقْبَةُ وَعَلَى خُفَّانِ مِنْ تِلْكَ الْخُفَّافِ الْغِلَاطِ فَقَالَ لِي عُمَرُ مَتَى عَهْدُكَ بِذَٰسِيهِمَا فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْيَوْمَ الْجُمُعَةَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَصَبْتَ السَّنَةَ وَقَالَ يُؤْنَسُ فَقَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَقُلِ السَّنَةَ.

☆ ☆ مفصل بن فضالہ نے بیان کرتے ہیں: میں نے یزید بن ابوصیب سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: عبد اللہ بن حکم نے علی بن رباح کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عقبہ نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ وہ وفد میں شامل ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عقبہ فرماتے ہیں: اُس وقت میں نے موزوں سے پہنے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے یہ کب سے پہنے ہوئے ہیں؟ میں نے بتایا: میں نے جمعہ والے دن پہنے تھے جب کہ اُس دن جمعہ ہی تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم نے ٹھیک کہا ہے اُس میں لفظ سنت منقول نہیں ہے۔

746 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِمَصْرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي مَتَى أَوْلَجْتَ خُفَّيْكَ فِي رِجْلَيْكَ قُلْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا قُلْتُ لَا قَالَ أَصَبْتَ السَّنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَهُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. ☆ ☆ حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے دن مدینہ منورہ جانے کے لیے شام سے روانہ ہوا اور جمعہ کے دن ہی مدینہ منورہ پہنچا میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے اپنے پاؤں میں موزوں سے پہنے ہیں؟ میں نے جواب دیا: (گزشتہ) جمعہ کے دن انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے انہیں اتارا تھا؟ میں نے جواب دیا: نہیں! تو انہوں نے فرمایا: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔

شیخ ابوبکر فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: اس کی سند مستند ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن شعیب بن سلیمان بن سلیم بن کیسان الکلسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا

۷۴۶-۱۸۵/۱۸۱ (من طریقہ بشر بن بکر بہ) و کنذا ابن المنذر فی اللوامط (۱۸۷/۱-۱۸۸) رقم (۱۶۱) و رواہ ابن ماجہ

(۱۸۵/۱) کتاب الطہارۃ باب ما جاء فی المسح بطیرة نو قبت الحدیث (۵۵۸) و البیہقی فی الکبریٰ (۲۸۰/۱)۔

انتقال ”273ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۱۲۳/۵)۔

747- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُوقِفُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَتًا.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میعاد مقرر نہیں کی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن بکر بن حبیب سہمی باہلی، ابو وہب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”208ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۴/۱)۔

748- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُعَدَّلِ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ الْغَزَوِيُّ أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتُ امْسَحِ مَا لَمْ تَخْلَعْ.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی میعاد نہیں ہے، تم اس وقت تک مسح کرو جب تک تم انہیں اتار نہ دو۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن متوکل بن عبدالرحمن ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”238ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۰۴/۲)۔

749- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعٌ وَاسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا لَمْ يَخْلَعْهُمَا.

۷۴۷- أخرجه البيهقي (۲۸۰/۱) كتاب الطهارة: باب ما ورد في ترك التوقيت، رواه عبد الرزاق (۲۰۸/۱) رقم (۸۰۴) عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال: امسح على الخفين مالم تخلعهما: كان لا يوقت لهما وقتاً ومن طريقه أخرجه ابن المنذر في الأوسط (۴۳۸/۱) رقم (۱۶۶۲) ومباني عند المصنف من طريق عبد الله بن رجاء عن عبيد الله عن نافع به وقد علقه البيهقي في السنن (۲۰۸/۱) من أفراد الطريق، فقال: (وسمناه رواه عبد الله بن رجاء عن عبيد الله ابن عمر ...) -۱-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان فرماتے ہیں: مسافر شخص موزوں پر اُس وقت تک مسح کرتا رہے جب تک وہ انہیں اتار نہیں دیتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن رجاء مکی، ابو عمران بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”190ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۴۱۴/۱)۔

750- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ جِئْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ فَقُلْتُ جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ . قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنَحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ . قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ نَعَمْ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طَهْرٍ ثَلَاثًا إِذَا سَافَرْنَا وَيَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا أَقْمْنَا وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ بَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَا نَوْمٍ وَلَا نَخْلَعُهُمَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ مَسِيرَتُهُ سَبْعُونَ سَنَةً لَا يَغْلُقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ .

☆☆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے دریافت کیا: کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں، تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص علم کے حصول کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اُس کے اس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔ زر نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں، تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں اُس لشکر میں شامل تھا جسے نبی اکرم ﷺ نے (ایک مہم) پر بھیجا تھا اور ہمیں یہ ہدایت کی تھی: تم اپنے موزوں پر مسح سفر کے دوران تین دن تک مسح کر سکتے ہو اور قیام کے دوران ایک دن اور ایک رات تک کر سکتے ہیں جبکہ ہم نے اسے

۷۵۰- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۸۱/۱-۲۸۲) من طريق دارقطني، به- والعديد أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۰۵/۱) رقم (۷۹۲) ومن طريقه المصنف وابن حبان في صحيحه (۱۵۷/۱) رقم (۱۳۱۹) وقد رواه عبد الرزاق في المصنف (۲۰۵/۱) رقم (۷۹۲) وفي (۲۰۵/۱) رقم (۷۹۵) والنسائي في المسند (۳۲/۱) وأحمد (۲۴۱/۱) وابن أبي شيبة (۱۷۷/۱) والبيهقي رقم (۸۸۱) والطحاوي (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) والترمذي (۱۵۹/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، الحديث (۹۶) وأيضاً رقم (۲۵۲۵-۲۵۲۶) وابن ماجه (۱۶۱/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء من النوم، الحديث (۱۷۸) وابن خزيمة رقم (۱۹۲) (۱۹۷) والطحاوي في شرح المعاني (۸۲/۱) والبيهقي (۱۱۶/۱) (۱۱۵/۱) (۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰) والخطيب في تاريخه (۲۲۲/۹) (۲۷۸/۱۲) وأبو نعیم في الحلیة (۲۰۷/۷) والطبرانی في المعجم (۹۱/۱)۔

باوضو حالت میں موزوں میں داخل کیا ہو اور ہم پیشاب کرنے کے بعد پاخانہ کرنے کے بعد یا سونے کے بعد (اٹھ کر وضو کرتے ہوئے نہیں اتاریں گے) ہم انہیں صرف جنابت کی حالت میں اتاریں گے۔

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مغرب میں ایک دروازہ ہے جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے یہ اُس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ زہیر بن محمد بن قمر مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۲/۱)۔

751- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ خُزَيْمَةَ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِّيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ هَذَا فَقَالَ لِي حَدَّثَ بِهِ أَصْحَابُنَا فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ أَقْوَى مِنْ هَذَا. يَعْنِي قَوْلَهُ إِذَا نَحْنُ أَذْخَلْنَاهُمَا عَلَى طَهْرٍ.

☆☆ علی بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابوبکر بن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے عبدالرزاق کی روایت امام مزنی سے ذکر کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہمارے ساتھیوں نے بھی یہ روایت بیان کی ہے کیونکہ امام شافعی کی اس سے مستند دلیل اور کوئی نہیں ہے۔ (مصنف فرماتے ہیں:) یعنی روایت کے یہ الفاظ: جب ہم نے باوضو حالت میں انہیں ان میں داخل کیا ہو۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابراہیم بن عیسیٰ، ابوحسن مستملی المعروف بالنجاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”253ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۳۸/۱۱)۔

○ محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابوبکر نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۹۶/۷)۔

752- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

الْمُغِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْمَسَحُ أَحَدُنَا عَلَى خُفِّهِ قَالَ نَعَمْ إِذَا أَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اُس شخص نے ان دونوں (پاؤں کو موزوں میں) با وضو حالت میں داخل کیا ہو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن محمد بن مسیب بن ضریس، ابو حفص، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”221ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۲۶/۱۱)۔

753- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً .

☆☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پر مسح کرنے کی ہدایت کی تھی، مسافر شخص کو تین دن تین راتوں تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک کے لئے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابو عبد اللہ الاغور القطان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”334ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳۸/۸)۔

○ داؤد بن عمرو ازدی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۳/۱)۔

۷۵۲ امرجہ المسبیدی (۲/۲۳۵) رقم (۷۵۸) ومنظر بقعة المصنف قنات والحديث امرجہ البخاری (۱/۱۱۳) کتاب الوضوء: باب اذا ادخل رجلا رجلا ولمسا طاهران الحديث (۲۰۶) قال: حدثنا ابو نعیم: حدثنا زكريا عن عامر عن عروہ بن المغيرة عن ابيه قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فالتصيت: لا نزع خفيه فقال: (وعروها) فاني ادخلتوها طاهرتين وهو عند مسلم رقم (۲۷۶) وقد تقدم حديث المغيرة من طرق عنه - انظر (۷۲۶)۔

ملاحظہ ہو: المیزان (۳۶۹/۶)۔

○ ایوب بن قطن کندی فلسطینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۰/۱)۔

○ عبادۃ بن نسی کندی، ابو عمرو الشامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”118ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹۵/۱)۔

○ ابی بن عمارۃ علی الاصح، مدنی، انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی، ایک قول کے مطابق: یہ صحابی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مضطرب الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۸/۱)۔

755- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بِفَتْحٍ دِمَشْقَ قَالَ وَعَلَى خُفَّانٍ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَمْ لَكَ يَا عُقْبَةُ مِنْذُ لَمْ تَنْزِعْ خُفَّيْكَ فَتَذَكَّرْتُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ مِنْذُ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ قَالَ أَحْسَنْتَ وَأَصَبْتَ السَّنَةَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ دمشق کی فتح کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے موزے پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عقبہ! تم نے کتنے دنوں سے اپنے موزے نہیں اتارے؟ تو مجھے یاد آیا میں نے پچھلے جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک پہنے ہوئے تھے میں نے بتایا: آٹھ دنوں سے تو انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے اور سنت کے مطابق کیا ہے۔

756- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بِهَذَا وَقَالَ أَصَبْتَ السَّنَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَ يَزِيدَ وَعَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَحَدًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے اس روایت کی سند میں یزید اور علی نامی راوی کے درمیان کسی اور کا تذکرہ نہیں ہے۔

757- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ

۷۵۵ - أخرجه الضياء في المختارة رقم (۲۵۱) من طريق الدارقطني به - وهو الهبتوني في السنن (۲۸۰/۱) من طريق علي بن رباح به - وانظر الحديث رقم (۷۶۵) -

۷۵۶ - أخرجه الضياء في المختارة رقم (۲۵۲) من طريق الدارقطني به - وانظر رقم (۷۶۵) (۷۵۵) -

يَسَارُ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابًا لِعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَعَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَتْ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلَّ سَاعَةٍ يَمْسَحُ الْإِنْسَانُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَا يَخْلَعُهُمَا قَالَ نَعَمْ.

☆☆ عمر بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن یسار کی کتاب میں پڑھا جو عطاء بن یسار کے پاس تھی وہ فرماتے ہیں: میں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ تھیں ان سے (موزوں پر) مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ہمیشہ اپنے موزوں پر مسح کر سکتا ہے ان دونوں کو اتارے ہی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں!



راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن مکرم بن یعقوب بن ابراہیم، ابو فضل الدوری التاجر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”264ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بـ ”خطیب بغدادی“ (۱۷۸/۷)۔

○ عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابو عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”بارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”190ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۱/۱)۔

○ عمر بن اسحاق بن یسار مخزومی، ان سے ابوبکر حنفی نے روایات نقل کی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۱۹/۵)۔

758- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبْلَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَوْ كَانَ دِينُ اللَّهِ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْخُفَّيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَلَكِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا. وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَخْلَدٍ.

۷۵۷- أخرجه الإمام أحمد في المسند (۲۲۲/۶) ومن طريقه رواه المصنف لفنا وأخرجه أبو يعلى (۹/۱۳) رقم (۷۰۹۴) من طريق أبي بكر المنفي: حدثنا عمر بن اسحاق قال: قرأت لعطاء كتاباً معه فإذا فيه: حدثني ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت: يا رسول الله! يغسل الرجل خفيه كل ساعة! قال: (لا ولكن يمسحهما ما بدا له) - (ال) - وأوردته العافظ في المطالب رقم (۱۱۲) قال البيهقي في المجموع (۲۶۲/۱): (وفيه عمر بن اسحاق بن يسار: قال الدارقطني: ليس بالقوي وذكره ابن حبان في الثقات) - (ال) - ويشهد له حديث أبي بن عمارة تقدم رقم (۷۵۴)۔

۷۵۸- أخرجه ابن أبي شيبة (۱۸۱/۱) وأبو داود (۱۱۶/۱) كتاب الطهارة: باب كيف الممسح: الحديث (۱۶۲) والدارمي (۱۸۱/۱) كتاب الطهارة: باب المسح على النعلين والبيهقي (۲۹۲/۱) كتاب الطهارة: باب الاكتفاء بالمسح على ظاهري الخفين - قال البيهقي: (المرجع فيه إلى عبد خير: ولم يلم يحنج به صاحبها الصحيح) - (ال) - والحديث صححه العافظ في التلخيص ۱۶۰/۱۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ کے دین کے (احکام) رائے کے مطابق ہوتے تو موزوں کا نیچے والا حصہ مسح کرنے کا اوپر والے حصے کے مطابق زیادہ حق دار ہوتا، لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس (اوپر والے حصے پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

روایت کے الفاظ ابن مغلہ نامی راوی کے ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن سکین، ابوبکر قطعی، یعرف بابی خراسان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”268ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۰۵/۱)۔

○ ابراہیم بن زیاد بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”253ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵/۱)۔

759- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْخُفَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا .

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ موزوں کا نیچے والا حصہ اوپر والے حصے کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہے، لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اوپر والے حصے پر مسح کیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن وکیع بن جراح، ابومحمد الرواسی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۲/۱)۔

73- باب الْوُضُوءِ وَالتَّيْمُمِ مِنْ اِنْيَةِ الْمُشْرِكِينَ .

باب: مشرکین کے برتن میں سے وضو کرنا یا تیمم کرنا

760- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو

۷۵۹- أخرجه ابن الجوزي في النعمان (۱/۱۶۲) - رقم (۲۶۷) من طريق الدارقطني - به - وانظر الحديث السابق -

الْوَلِيدُ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ زَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَذْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ مَنَامِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ارْتَحِلُوا . فَسَارَ شَيْئًا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فَلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرُهُ أَنْ يَتِمَّمَ الصَّعِيدُ ثُمَّ يُصَلِّيَ فَعَجَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رُكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ أَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رَجُلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ قُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَيُّهَاتْ أَيُّهَاتْ لَا مَاءَ . قُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ . قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . فَقَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نُمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتَمَةٌ قَالَ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَجَّ فِي الْعَرَلَاوِينَ فَشَرِبْنَا عَطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَادَاوِيَةً وَغَسَلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَتَصَدَّعُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ قَالَ لَنَا هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ . فَجَمَعَ لَهَا مِنَ الْكُسْرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى صَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ اذْهَبِي فَأَطْعِمِي عِيَالَكَ وَأَعْلِمِي أَنَا لَمْ نَرُزَا مِنْ مَائِكَ شَيْئًا . فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَاسْلَمْتُ وَأَسْلَمُوا . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الدَّارِمِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ سَلَمِ بْنِ زَرِيرٍ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صبح کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا، لوگوں کی آنکھ لگ گئی تو وہ سو گئے، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا، سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، نبی اکرم ﷺ کو کوئی نیند سے بیدار نہیں کرتا تھا جب تک آپ خود بیدار نہیں ہوتے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو وہ نبی اکرم ﷺ کے سر ہانے بیٹھ گئے اور بلند آواز میں تکبیر کہنے لگے، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے، جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ سورج بلند ہو گیا ہے، تو آپ وہاں سے

۷۸- أخرجه البخاري (۲۷۷/۷-۲۷۸) كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، الحديث (۲۵۷۱) ومسلم (۱۹۹/۲) كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة، الحديث (۶۸۲) من طريق سلم بن زرير الطنطاوي عن أبي رجاء عن عمران بن وهب، معناه البخاري (۵۹۱/۱) كتاب النيسم، باب الصبيد الطيب وضوء المسلم، الحديث (۲۴۴) وطريقه في (۲۴۸) ومسلم (۲۰۰/۲) كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، الحديث (۶۸۲) والنسائي (۱۷۱/۱) كتاب الطهارة، باب النيسم بالصبيد، وأحمد (۴۳۴/۴) وابن خزيمة رقم (۲۱۱۳) (۲۳۷) (۹۸۷) (۹۹۷) من طريق عوف بن أبي جيلة اللعربي عن أبي رجاء، به-

روانہ ہوئے آپ نے کچھ سفر کیا یہاں تک کہ سورج اچھی طرح چمکدار ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔ حاضرین میں سے ایک شخص الگ رہا اُس نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے حکم دیا: وہ مٹی کے ذریعے تیمم کر کے نماز ادا کر لے پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ سواروں کے ساتھ مجھے آگے بھیج دیا تاکہ ہم پانی تلاش کریں کیونکہ ہم شدید پیاسے تھے ہم سفر کر رہے تھے وہاں ہمیں ایک عورت نظر آئی جس کے پاس دو مشکیزے تھے ہم نے اُس سے دریافت کیا: پانی کہاں ہے؟ اُس نے بتایا: یہاں کہیں پانی نہیں ہے ہم نے دریافت کیا: ہمارے اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اُس نے جواب دیا: ایک دن اور ایک رات کا ہم نے کہا: تم اللہ کے رسول کے پاس چلو! اُس نے کہا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ تو ہم اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے نبی اکرم ﷺ کو بھی وہی بات بتائی جو اس نے ہمیں بتائی تھی تاہم اُس نے یہ بات اضافی بتائی تھی کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے مشکیزوں کے بارے میں حکم دیا جن کا منہ نیچے کی طرف سے کھول دیا گیا تو ہم چالیس پیاسے لوگوں نے اُس میں سے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے ہم نے اپنے پاس موجود ہر برتن اور پیالے کو بھر لیا ہم نے اپنے ساتھی کو غسل کے لیے پانی دیا البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اُسے لے آؤ! پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے لیے پروٹی کے ٹکڑے کھجور وغیرہ اکٹھے کروائے اور اس کو ایک توڑا باندھ دیا اور ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے گھروالوں کو کھلاؤ اور یہ بات جان لو کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی جب وہ اپنے گھر گئی تو اُس نے بتایا: میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ لوگوں نے بیان کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) اُس عورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے قبیلے والوں کو ہدایت نصیب کی وہ عورت بھی مسلمان ہو گئی اور اس کے قبیلے والے بھی مسلمان ہو گئے۔

امام بخاری نے اس روایت کو ابوالولید کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے جبکہ امام مسلم نے اس روایت کو احمد بن سعید الدارمی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الکریم بن یثیم بن زیاد بن عمران، ابو یحییٰ القطان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”278ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۷۸/۱)۔

○ سلم بن زریری عطاردی، ابو بشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”160ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۳/۱)۔

پانی تلاش کرنے کا حکم

پانی تلاش کرنے کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں

یشترط لجواز التیمم باتفاق المذاهب الاربعة طلب الماء ما لم يتيقن عدم وجوده؛ لانه لا يسمى فاقد الماء (او غیر واجدہ او عادمہ) الا اذا طلب الماء، فلم يجده. لكن الفقهاء اختلفوا في تقدير المسافة التي يلزم طلب الماء فيها، وقد اشرت اليها سابقاً في بحث اسباب التيمم، واذكرها هنا تفصيلاً:

مذهب الحنفية (1): على المقيم في البلد طلب الماء قبل التيمم مطلقاً، سواء ظن قربه او لم يظن، اما المسافر او خارج المصر الذي يريد التيمم، فليس عليه طلب الماء اذا لم يغلب على ظنه ان بقربه ماء؛ لان الغالب عدم الماء في الفلوات.

وان غلب على ظنه وجود الماء، لم يجز له التيمم حتى يطلبه بنفسه او برسوله، به مقدار غلوة سهم من كل جانب، ولا يبلغ ميلاً (2)، وظاهره انه لا يلزمه الشئ، بل يكفيه النظر في الجهات الاربع، لئلا ينقطع عن رفقته، ودفعاً للحرج عن نفسه، لقوله تعالى اثر آية التيمم: (ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج، ولكن يريد ليطهركم) (البائدة 6/5)، ولا حرج فيها دون الميل، قال الكاساني: اقرب الاقوال اعتبار الميل؛ لان الجواز لدفع الحرج، ثم قال: والاصح انه يطلب قدر ما لا يضر بنفسه ورفقته بالانتظار.

فان قصر في طلب الماء، وصلى ولم يطلبه، وجبت عليه الاعادة عند ابي حنيفة ومحمد.

وان كان مع رفيقه ماء طلب منه قبل ان يتيمم، لعدم النعم غالباً، فان منعه منه تيمم لتحقيق العجز. لكن لو تيمم قبل الطلب من رفيقه اجزاه عند ابي حنيفة رحمه الله؛ لانه لا يلزمه الطلب من ملك الغير. وقال صاحبان: لا يجزيه؛ لان الماء مبذول عادة. ولو ابي ان يعطيه الابشن البشل، وعنده ثمنه، لا يجزئه التيمم، لتحقيق القدرة، ولا يلزمه تحمّل الغبن الفاحش (3).

وان لم يغلب على ظنه قرب الماء لا يجب طلبه، بل يندب ان رجا وجود الماء.

وان كان بينه وبين الماء ميل فاکثر، تيمم.

ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے تيمم کے جائز ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے انسان کو جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ پانی آس پاس موجود نہیں ہے اس وقت تک وہ پانی تلاش کرے کیونکہ جب تک پانی تلاش کرنے کے باوجود نہیں

(1) البدائع 46/1 وما بعدہا، فتح القدیر 98، 84/1، الدر المختار 227/1 وما بعدہا، المہاب 36/1.

لـ الفقه الاسلامي وأصوله (الباب الأول: الطهارة الفصل السادس: التيمم المطلب الخامس - شروط التيمم: الشرط الثالث - طلب الماء:

ملا، اُس وقت تک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہاں پانی دستیاب نہیں ہوگا۔

البتہ فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کتنے فاصلے تک پانی کی تلاش ضروری ہے؟ تیمم کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے اب ہم یہاں اس بات کی مزید وضاحت کریں گے۔

حنفی فقہاء کا مسلک یہ ہے جو شخص شہر میں مقیم ہو اُس پر تیمم کرنے سے پہلے پانی تلاش کرنا فرض ہے خواہ اُسے پانی قریب ہونے کا گمان ہو یا نہ ہو البتہ سفر کرنے والا شخص یعنی جو شہر سے باہر ہو اور تیمم کرنا چاہتا ہو جب تک اُسے غالب گمان نہ ہو کہ آس پاس پانی نہیں مل سکے گا، اُس پر پانی کو تلاش کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عام طور پر غیر آباد جگہوں پر پانی کے ملنے کا امکان نہیں ہوتا ہے لیکن اگر انسان کو یہ غالب گمان ہو کہ آس پاس کہیں پانی مل جائے گا تو اُس کے لیے اُس وقت تک تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا جب تک وہ خود پانی کو تلاش نہیں کرتا یا کسی شخص کو پانی کی تلاش میں بھیجتا نہیں ہے ایسا شخص اتنی دور تک پانی کو تلاش کرے گا جہاں تک تیر جاسکتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار ایک میل ہوگی بظاہر اتنے سے فاصلے کے لیے خود چل کے جانا ضروری نہیں ہے بلکہ نگاہ دوڑالینا کافی ہوگا تاکہ انسان اپنے ساتھ سفر کرنے والے لوگوں سے پچھڑ نہ جائے اور کسی دوسری پریشانی کا شکار نہ ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ دینی معاملات میں تمہیں تنگی کا شکار نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے تمہیں پاک کر دے۔“

ایک میل سے کم فاصلے میں پانی تلاش کرنے میں تنگی کا پہلو نہیں پایا جاتا ہے۔ شیخ کاسانی نے یہ بات بیان کی ہے بہتر رائے یہ ہے ایک میل کے فاصلے کو معتبر سمجھا جائے کیونکہ تیمم کو تنگی دور کرنے کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے۔ شیخ کاسانی نے یہ بات بھی تحریر کی ہے صحیح رائے یہ ہے انسان اتنے فاصلے تک پانی تلاش کرے جس میں انسان کو خود بھی کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ان کے ہم سفر ساتھیوں کو کسی تکلیف یا انتظار کا سامنا نہ کرنا پڑے اگر کوئی شخص پانی تلاش کیے بغیر یا پانی کی تلاش میں کوتاہی کا ارتکاب کرتے ہوئے نماز ادا کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے شخص پر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہوگا۔

اگر انسان کے کسی ساتھی کے پاس پانی موجود ہو تو وہ تیمم کرنے سے پہلے اُس شخص سے پانی مانگے گا کیونکہ عام طور پر اس نوعیت کی صورتحال میں ہر شخص پانی دے دیا کرتا ہے اگر اُس کا ساتھی پانی نہیں دیتا تو پھر پانی کا موجود نہ ہونا ثابت ہو جائے گا تو وہ شخص تیمم کرے گا اگر وہ اپنے ساتھی سے پانی مانگے بغیر تیمم کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیمم درست شمار ہوگا کیونکہ جو چیز دوسرے کی ملکیت ہو اُسے مانگنا لازم نہیں ہوتا جبکہ صاحبان یہ کہتے ہیں: ایسا تیمم درست نہیں ہوگا کیونکہ ایسی صورت حال میں عام طور پر پانی دے دیا جاتا ہے اگر اس کا ساتھی پانی کی مناسب قیمت طلب کرتا ہے اور اگر اُس شخص کے پاس ادا کرنے کے لیے قیمت موجود ہو تو اب اُس کے لیے تیمم کرنا درست نہیں ہوگا کیونکہ پانی کے حصول پر قدرت موجود ہے لیکن اگر اس کا ساتھی عام قیمت سے زیادہ قیمت طلب کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اپنا نقصان برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر انسان کو قریب میں پانی موجود ہونے کے بارے میں غالب گمان موجود نہ ہو تو اب اُس کے لیے پانی کو تلاش کرنا ضروری نہیں ہوگا یہ اُس وقت لازم ہے جب انسان کو کہیں آس پاس پانی ملنے کی اُمید ہو اگر انسان اور پانی کے درمیان ایک

میل سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو اب اس صورت میں ایسا شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے گا۔

761- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ رَاشِدٍ سَمِعْتُ
أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ سَأَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ
لَيْلَةٍ ثُمَّ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَاسْتَقِظَ مِنَّا سِتَّةٌ قَدْ نَسِيتُ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ اسْتَقِظَ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَقُولُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ
اِخْتِبَاسُهُ فِي حَاجَتِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ فَاسْتَقِظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمْ ارْتَحِلُوا مِنْ هَذَا الْمَكَانِ .
فَارْتَحَلْ فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى فَقَالَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ آتَمَ صَلَاتَكُمْ . فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ فَلَانَا لَمْ يُصَلِّ
مَعَنَا . فَقَالَ لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ . قَالَ فَتَيَمَّمِ الصَّعِيدَ وَصَلِّهِ فَإِذَا قَدَرْتَ
عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ . وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلِيًّا فِي طَلَبِ الْمَاءِ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنَّا
إِدَاوَةٌ مِثْلُ أُذُنِي الْأَرْنَبِ بَيْنَ جِلْدِهِ وَثَوْبِهِ فَإِذَا عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ابْتَدَرْنَاهُ بِالْمَاءِ
فَانْطَلَقَ حَتَّى ارْتَفَعَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَإِذَا شَخْصٌ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَانَكُمْ حَتَّى نَنْظُرَ مَا
هَذَا . قَالَ فَإِذَا امْرَأَةٌ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَقِيلَ لَهَا يَا أَمَةَ اللَّهِ آيِنِ الْمَاءُ قَالَتْ لَا مَاءَ وَاللَّهِ لَكُمْ اسْتَقَيْتُ أَمْسِ
فَسِرْتُ نَهَارِي وَلَيْلَتِي جَمِيعًا وَقَدْ أَصْبَحْنَا إِلَى هَذِهِ السَّاعَةِ قَالُوا لَهَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
وَسَلِّمْ قَالَتْ وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَتْ مَجْنُونٌ قُرَيْشٍ . قَالُوا
إِنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ وَلَكِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ يَا هَؤُلَاءِ دَعُونِي فَوَاللَّهِ لَقَدْ تَرَكْتُ صَبِيَّةً
لِي صِفَارًا فِي غَنِيمَةٍ قَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا أُدْرِكَهُمْ حَتَّى يَمُوتَ بَعْضُهُمْ مِنَ الْعَطَشِ فَلَمْ يَمْلِكُوها مِنْ نَفْسِهَا شَيْئًا
حَتَّى آتَوْا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَا فَأَمَرَ بِالْبُعِيرِ فَأَنِيخَ ثُمَّ حَلَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ
عَظِيمٍ فَمَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْجُنُبِ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ . قَالَ وَآيُمُ اللَّهِ مَا تَرَكْنَا مِنْ إِدَاوَةٍ وَلَا قُرْبَةٍ
وَلَا إِنَاءٍ إِلَّا مَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ وَهِيَ تَنْظُرُ - قَالَ - ثُمَّ شَدَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَبَعَثَ بِالْبُعِيرِ وَقَالَ يَا هَذِهِ دُونَكَ
مَاءٌ لَكَ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ زَادَ فِيهِ مَا نَقَصَ مِنْ مَائِكَ قَطْرَةً . وَدَعَا لَهَا بِكِسَاءٍ فَبَسَطَ ثُمَّ قَالَ لَنَا مَنْ كَانَ
عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَأْتِ بِهِ . فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِخَلْقِ النَّعْلِ وَخَلْقِ الثَّوْبِ وَالْقَبْضَةِ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ
وَالْفَلَقَةِ مِنَ الْخُبْرِ حَتَّى جَمَعَ لَهَا ذَلِكَ ثُمَّ أَوْكَاهُ لَهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قَوْمِهَا فَأَخْبَرَتْهُ - قَالَ - فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى آتَيْتُ
قَوْمَهَا قَالُوا مَا حَبَسَكَ قَالَتْ أَخَذَنِي مَجْنُونٌ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَا أَحَدَ الرَّجُلَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَسْحَرَ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ
وَهَذِهِ - تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا . قَالَ فَجَعَلْتُ خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
وَسَلِّمْ تُغِيرُ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمْ وَهُمْ آمِنُونَ قَالَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِقَوْمِهَا أَيُّ قَوْمٍ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا الرَّجُلَ إِلَّا قَدْ
شَكَرَ لَكُمْ مَا أَخَذَ مِنْ مَائِكُمْ إِلَّا تَرَوْنَ أَنَّهُ يُغَارُ عَلَى مَنْ حَوْلَكُمْ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ لَا يُغَارُ عَلَيْكُمْ هَلْ لَكُمْ فِي خَيْرٍ

قَالُوا وَمَا هُوَ قَالَتْ نَاتِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتُسَلِّمُ قَالَ فَجَاءَتْ تَسُوقُ بِثَلَاثِينَ أَهْلَ بَيْتٍ حَتَّى بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاسْلَمُوا -

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ ہمیں ساتھ لے کر سفر کرتے رہے پھر ہم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا (اور سو گئے) تو ہم سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے ہم میں سے چھ لوگ بیدار ہوئے ان کے نام میں بھول گیا ہوں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کو بیدار کرنے سے منع کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کو یہاں ٹھہرایا ہو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے لوگوں نے عرض کی: ہماری نماز قضا ہو گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز رخصت نہیں ہوئی تم لوگ روانہ ہو جاؤ پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور سفر کرتے رہے ایک جگہ آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا اور نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تمہاری نماز مکمل ہو گئی ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اُس شخص نے عرض کیا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم منیٰ سے تیمم کر کے نماز ادا کر لو جب تم پانی پر قادر ہو جاؤ گے تو غسل کر لینا پھر نبی اکرم ﷺ نے پانی کی تلاش میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا ہم میں سے ہر ایک شخص کے پاس خرگوش کے کانوں جتنا برتن تھا جو اُس کے کپڑوں اور جسم کے درمیان تھا جب نبی اکرم ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی تو ہم تیزی سے آگے بڑھے نبی اکرم ﷺ سفر کرتے رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا ایک شخص نظر آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ یہاں ٹھہرو! میں دیکھتا ہوں کہ یہ کون ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایک عورت تھی جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے اُس سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کی بندی! پانی کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہاں کوئی پانی نہیں ہے اللہ کی قسم! میں گزشتہ کل پانی کی تلاش میں نکلی تھی میں نے پورا دن اور پوری رات سفر کیا ہے اب یہ وقت آ گیا ہے تو اُن لوگوں نے کہا: تم اللہ کے رسول کے پاس چلو! تو اُس نے کہا: اللہ کا رسول کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت محمد رضی اللہ عنہ جو اللہ کے رسول ہیں اُس نے کہا: جو مجنون ہیں جو قریش سے تعلق رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ مجنون نہیں ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں اُس عورت نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں اپنے چھوٹے بچے بکریوں کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں مجھے ڈر ہے اُن میں سے کوئی ایک پیاس کی وجہ سے مر نہ جائے لیکن اُن لوگوں نے اُس کی ایک نہ چلنے دی اور اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق اُس کا اونٹ بٹھا دیا گیا پھر اُس کے مشکیزے کو اوپر کی طرف سے کھولا نبی اکرم ﷺ نے ایک بڑا برتن منگوایا اسے پانی سے بھر دیا وہ جنبی شخص کو دیا گیا آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور غسل کر لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم نے وہاں موجود ہر برتن ہر مشکیزہ ہر برتن کو پانی سے بھر لیا وہ عورت دیکھتی رہی پھر اُس کے مشکیزے کا منہ اوپر کی طرف سے بند کر دیا گیا پھر اونٹ کو کھڑا کر دیا گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عورت! یہ تمہارا پانی تمہارا ہوا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا ہے۔ تمہارے پانی میں سے ایک قطرہ بھی کم نہیں ہوا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُس عورت کے لئے ایک چادر کو لایا گیا آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس جو بھی چیز ہو وہ لائے کوئی شخص جو تالے کر آیا کوئی شخص کپڑا لے آیا کوئی شخص مٹی بھر لے آیا کوئی شخص مٹی بھر گندم لے آیا یہاں تک کہ وہ سب کچھ اُس کے لیے لایا گیا اور اُسے ہاندھ کر دے دیا گیا نبی

اکرم ﷺ نے اُس سے اُس کی قوم کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا: راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ عورت چلی گئی اور اپنی قوم میں چلی گئی ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئی تھیں؟ اُس نے بتایا: مجھے قریش سے تعلق رکھنے والے مجنون نے پکڑ لیا تھا! اللہ کی قسم! اُس میں ایک چیز ہے یا تو وہ اس اور اس کے درمیان جادوگر ہے! اُس عورت کی مراد آسمان اور زمین تھی! یا وہ واقعی ہی اللہ کے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بھیجے ہوئے فوجی دستے اُس کی قوم کے آس پاس کے لوگوں پر حملے کرتے رہے! لیکن وہ محفوظ لوگ رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس عورت نے اپنی قوم سے کہا ہے: اے قوم! اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے یہ صاحب تمہارے شکریہ کے طور پر ایسا کر رہے ہیں! جو انہوں نے تمہارا پانی استعمال کیا تھا! کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تمہارے آس پاس کے لوگوں پر حملہ کیا جا رہا ہے اور تم لوگ محفوظ ہو! تم پر حملہ نہیں کیا جاتا! کیا تم لوگ بھلائی چاہتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اُس عورت نے کہا: ہم اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ تیس خاندانوں کو لے کر آئی! انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔

762- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَوْفُ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ وَأَنَا سَرِينَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي الْخَيْرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةً عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلَى مِنْهَا فَمَا أَبْقَطْنَا إِلَّا حَرَّ الشَّمْسِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا فُلَانُ مَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ مَعَنَا . قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا مَاءَ . فَقَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوْ السَّطِيحَتَيْنِ ثُمَّ تَمَضَّمْ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي أَفْوَاهِهِمَا وَأَوْكَاهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِي وَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنْ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ اسْتَقَى وَآخِرُ ذَلِكَ أَنْ أَعْطَى الرَّجُلَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ أَفْرِغْهُ عَلَيْكَ . وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُصْنَعُ بِمَانِهَا وَابْنُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا حِينَ أَقْلَعَ وَانَّهُ لَيَخِيلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلَّةً مِمَّا كَانَتْ حَيْثُ ابْتَدَأَ فِيهَا . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں ہمراہ تھے ہم رات بھر چلتے رہے جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہم اُس وقت سو گئے اُس وقت سونے سے زیادہ لطف انگیز چیز کوئی نہیں ہے سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا۔

انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے فلاں شخص! تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا کی ہے؟ اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مٹی استعمال کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہوگی۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے برتن منگوا یا! مشکیزوں کے منہ کے ذریعے برتنوں میں پانی ڈالا پھر

آپ ﷺ نے کلی کی برتن میں دوبارہ اُس پانی کو ڈال دیا، پھر آپ نے وہ برتن والا پانی دوبارہ ان مشکیزوں میں ڈال دیا اور اُن کا منہ اوپر سے بند کر دیا اور نیچے کی طرف سے کھول دیا، پھر لوگوں میں یہ اعلان کیا: وہ خود بھی پانی پی لیں اور اپنے جانوروں کو بھی پلا دیں، جس نے خود پینا تھا خود پی لیا، جس نے جانوروں کو پلانا تھا اُن کو بھی پلا دیا۔ آخر میں اُس شخص کو پانی دیا تھا جسے جنابت لاحق ہوئی تھی، اسے پانی کا ایک برتن دیا اور فرمایا: اسے اپنے جسم پر بہاؤ وہ عورت کھڑی ہوئی اور دیکھتی رہی کہ اُس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! جب اُن کے منہ کو بند کیا گیا، تو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں، جتنے آغاز میں تھے۔

انہوں نے باقی حدیث اسی کی مانند نقل کی ہے۔

763- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كُرْخَوَيْهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي السَّفَرِ فَتُصِيَّهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ يَخَافُ أَنْ يَعْطَشَ قَالَ يَتِيمَمُ وَلَا يَغْتَسِلُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو سفر کر رہا ہو اور اُسے جنابت لاحق ہو جائے اور اس کے پاس پانی بھی موجود نہ ہو، جس کی وجہ سے اُسے پیاسے رہنے کا اندیشہ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص تیمم کر لے گا، وہ غسل نہیں کرے گا۔

764- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتِيمَمَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ جنازہ لایا گیا، وہ اس وقت وضو کی حالت میں نہیں تھے، انہوں نے تیمم کر کے نماز جنازہ ادا کی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نمیر ہمدانی، ابو ہشام کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”199ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از

۷۶۳- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۳۶/۱) كتاب الطهارة: باب الجنبة أو المحدث بجمد ماء لفلسه، وهو يخاف العطش؛ فتيمم من طريق أبي الأحوص عن عطاء عن زاذان عن علي قال: (إذا جنب الرجل في أرض فلاة، ومعه ماء يسير - فليوتر نفسه بالماء، وليتيمم بالصعيد) - ومعه أيضًا من طريق شعبة عن عطاء عن زاذان عن علي قال: (إذا أصابك جنابة، فادرت أن تتوضأ - أو قال: تغتسل - وليس معك من الماء إلا ما تشرب، وأنت تخاف - فتيمم) -

۷۶۴- أخرجه البيهقي في المعرفة (۲۰۲/۱) رقم (۲۵۰) من طريق الدارقطني به، ومعه ابن المنذر في الأوسط (۷۰/۲) رقم (۵۶۲) من طريق محمد بن عيسى، ثنا محمد بن عمرو به، وعلفه أيضًا البيهقي في الكبرى (۲۳۶/۱) وقال: (والذي روي عنه في التيمم لفلسه الجنابة بجمد أن يكون في السفر عند عدم الماء - وفي إسناده حديث ابن عمر في التيمم ضعف ذكرناه في كتاب المعرفة) -

حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۵۷)۔

○ سماعیل بن مسلم کی ابو اسحاق یہ بصرہ کے رہنے والے تھے بعد میں انہوں نے مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کر لی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۷۴)۔

765- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدْ سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِي مَا غَلَبَهُ مِنْهُ فَلَمَّا غَلَبَهُ أَرْسَلَهُ وَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ.

☆☆ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیشاب کے قطرے خارج ہونے کی بیماری تھی اور وہ اس طرح نماز ادا کر لیتے جبکہ قطرے خارج ہو رہے ہوتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عباد بن موسیٰ ثعلبی ابو محمد، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”230ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹۳)۔

○ طلحہ بن یحییٰ بن نعمان بن ابو عیاش زرقی انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۰)۔

766- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَبُرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَتَّى سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِيهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ تَوَضَّأَ وَصَلَّى.

☆☆ حضرت خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تبسیر کاں بھ ان کے پیشاب کے قطرے خارج ہونے لگے جہاں تک وہ کر سکتے تھے انہوں نے روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ ان پر غالب آیا تو انہوں نے وضو کر کے نماز ادا کر لی۔

767- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

۷۶۵- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۵۶/۱) كتاب العيضة: باب الرجل يبطل بالمني أو البول من طريق سليمان بن زيد عن يونس بن يزيد: به۔

۷۶۶- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۵۶/۱) كتاب العيضة: باب الرجل يبطل بالمني أو البول من طريق عبد الرزاق: بهذا الإسناد - وهو أيضا في المعرفة (۲۸۵/۱) رقم (۱۹۷) كما في الكبرى تمامًا۔

سَعِيدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَوْ سَأَلَ عَلَى فَيَحْذِي مَا أَنْصَرَفْتُ. قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْبَوْلَ إِذَا كَانَ مُبْتَلًى. ☆☆ سعيد بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ میرے زانوں پر بہہ رہا ہو تو پھر میں نماز ختم نہیں کروں گا۔ سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد پیشاب ہے یعنی جب آدمی بیماری میں مبتلا ہو۔

74- باب مَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِغَيْرِ تَوَقُّفٍ.

باب: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مخصوص مدت نہیں ہے

768- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ وَلَيْسَ خُفَّهُ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا وَلَا يَخْلَعْهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ. قَالَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَسَدَ بْنَ مُوسَى.

☆☆ زبید بن صلت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص وضو کر کے موزے پہنے تو ان پر مسح کر کے نماز ادا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے تو انہیں نہ اتارے البتہ جنابت کی حالت میں حکم مختلف ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ ابن صاعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس حدیث کو صرف اسد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن ولید بن عبد الملک بن داؤد اموی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”212ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۳/۱)۔

769- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمَّةٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

— — — — —

۷۶۸- اسر عمیر: اخرجہ البیہقی فی الکبریٰ (۲۷۹/۱) کتاب الطہارۃ: باب ما ورد فی ترك التوقیف: وفي المعرفة (۲۶۶/۱) رقم (۶۴۱) من طريق الدارقطني: به - واما حديث انس: فخرجہ ابن الجوزي فی التحف (۱۶۰/۱) رقم (۳۶۲) من طريق الدارقطني: به - وخرجہ الحاكم فی المستدرک (۱۸۱/۱): حدثنا ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله البغدادي: ثنا المقدم بن داود عن طلحة الرعيني: ثنا عبد الغفار بن داود: ثنا حماد بن عمة - فذكره ومن طريق الحاكم اخرجہ البیہقی فی السنن (۲۷۹/۱) کتاب الطہارۃ: باب ما ورد فی ترك التوقیف - وسباني عند المصنف رقم (۷۷۰) - قال الحاكم: (اسناد صحيح على شرط مسلم) - قال الزيلعي في نصب الراية (۱۷۹/۱):

اِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ وَلَبَسَ خُفَّهُ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا وَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا ثُمَّ لَا يَخْلَعُهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .
 ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص وضو کرے اور اپنے موزے پہن لے تو وہ ان میں نماز پڑھ سکتا ہے وہ ان پر مسح کرے پھر اگر وہ چاہے تو انہیں اتارے ہی نہیں البتہ جنابت کی صورت میں حکم مختلف ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الغفار بن داؤد بن مہران ابو صالح حرانی، نزہل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”224ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۳/۱)۔
 ○ عبید اللہ بن ابوبکر بن انس بن مالک ابو معاذ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۱/۱)۔

770- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالُوا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبَسَ خُفَّهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَرَّمُ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَصْحَابُ بُنْدَارٍ عَنْهُ وَأَصْحَابُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ عَنْهُ بِمُتَابَعَةِ ابْنِ خُزَيْمَةَ عَلَى قَوْلِهِ فَلَبَسَ خُفَّهُ .

☆☆ عبد الرحمن بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک اجازت دی ہے جب وہ با وضو ہو کر موزوں کو پہنے (اجازت یہ ہے وہ وضو کے درمیان) دونوں موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔
 یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ بشر بن معاذ عقدی ابوہل بصری الضریر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”240ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۱/۱)۔

○ محمد بن ابان بن وزیر بلخی ابو بکر بن ابراہیم مستملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”244ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۴۰/۱)۔

71- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفِّهِ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر دین کے احکام کا تعلق رائے کے ساتھ ہوتا تو موزے کا نیچے والا حصہ اوپر والے کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوتا، لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

72- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

★★ امام زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کی ہدایت کی تھی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن حماد طائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجهول“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۵۰/۳)۔

○ عمرو بن خالد قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو خالد کوفی، (یہ مسند امام زید کے مرتب ابو خالد واسطی ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹/۲)۔

○ زید بن علی بن حسیب بن نئی بن ابوطالب ہاشمی، ابو حسین مدنی (یہ امام زید ہیں) مسند امام زید جن کی طرف منسوب ہے، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”12۷ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۶/۱)۔

۷۷۲- فی مسند ابو خالد (عمرو بن خالد وهو (متروک) - والحديث ضعيف الفسافي في (تخریج الاحادیث الضعفاء) ص (۸۸-۸۹) رقم (۶۱۹) والحديث أخرجه ابن ماجه (۲۱۵/۱) کتاب الطہارۃ: باب المسح علی الجہائر: الحديث (۶۵۷) من طريق حسين بن حماد عن ابي خالد عن زید بن علی بن حسیب بن نئی بن ابوطالب (المتروک) الحديث (۶۵۷) فامروني ان المسح علی الجہائر (۶۵۷) - الحديث (۶۵۷) فی باب جواز المسح علی الجہائر -

773- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَارَةَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمَهْدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُوسُ بْنُ مَالِكٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَمَسُّحُ عَلَى الْجَبَائِرِ لَا يَصْخُ مَرْفُوعًا. وَأَبُو عُمَارَةَ ضَعِيفٌ جَدًّا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پٹی پر مسح کر لیا کرتے تھے۔ یہ روایت مرفوع ہونے کے حوالے سے مستند نہیں ہے اس کا راوی ابوعمارہ بہت ضعیف ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن مہدی ابوعمارہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۴/۶)۔

774- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ خَلْدُونَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا قَالَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ.

☆☆ ابراہیم نخعی علقمہ اور اسود کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (ایسے شخص کے بارے میں) جو وضو کر کے اپنے موزوں پر مسح کر لیتا ہے پھر انہیں اتار دیتا ہے ان دونوں نے فرمایا: وہ اپنے پاؤں دھوئے گا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن ابوانسہ جزری ابواسامہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”119“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۲/۱)۔

○ حماد بن ابوسلمان مسلم اشعری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابواسامہ عیسیٰ کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”124ھ“ کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۷)۔

۷۷۲- أخرجه ابن الموزي في التحف (۱۶۶/۱) رقم (۲۷۱) وفي العلل المتناوبة (۲۵۹/۱) رقم (۵۹۵) من طريق الدارقطني سرحا السنن ورواه الخطيب (۱۱۵/۱) من طريق محمد بن احمد الميموني به وذكروا الفسافي في التخریج الاصابه الصفاح رقم (۱۲۰) وقال: (ابو عماره لهذا منرك)۔

۷۷۳- أخرجه البيهقي في سننه (۲۹۰/۱) كتاب الطهارة باب من خلع خفيه بعد ما مسح عليه من طريق الدارقطني به ثم قال: ورواه ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم نفسه وروى عن الحكم وغيره عن ابراهيم بصلبي ولا يغسل قدميه ولم يوقول الحسن)۔ الہ۔ ثم روى عن ابراهيم انه قال: (اذا مسح على خفيه ثم خلعها خلع وضوء)۔ الہ۔

کتاب الحيض

حيض کا بیان

1-باب

باب: بلا عنوان

775- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحَمِينُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَلَادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَدْرِ قَالَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے، یہ حیض نہیں ہے جب تمہیں حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو جب اُس کی مدت گزر جائے تو تم اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کر لو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن خلاد باہلی ابو عمرو بصری ابن اخی ابی بکر بن خلاد یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”257ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات

۷۷۵- اخرجہ مالک فی الموطأ (۶۱/۱) کتاب الطہارة: باب المستحاضة: الحديث رقم (۱۰۸) ومن طريقه المصنف لصاحب البخاري (۵۶۲/۱) كتاب الحيض: باب الاستحاضة: الحديث (۲۰۶) وابو داود (۷۶/۱) كتاب الطہارة: باب من روي ان الحيضة اذا ادرت لا تسع الصلوة: الحديث (۲۸۲) - قال مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة - فذكره - وخرج البخاري (۵۶۵/۱) كتاب الحيض: باب اذا صاحبت في شهر ثلاث حيضات: الحديث رقم (۲۲۵) من طريق ابي اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة وسباني رقم (۷۷۶) - والحديث اخرجہ عبد الرزاق (۲۰۲/۱) رقم (۱۱۶۵) والبخاري رقم (۲۲۸) (۲۲۰) (۲۲۱) ومسلم رقم (۲۳۲) والدارمي (۱۹۹/۱) وابو داود رقم (۲۸۲) والترمذي رقم (۱۱۲۵) والطحاوي في شرح المعاني (۱۰۲/۱) وابن الجارود رقم (۱۱۲) وابن حبان (۱۸۲/۵) رقم (۱۲۵۰) والبيهقي (۲۲۲/۱) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) من طريق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة -

کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۰۵)۔
 ○ معن بن عیسیٰ بن یحییٰ اشجعی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابویحییٰ مدنی القرزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”198ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۶۷)۔
 ○ عبید اللہ بن عبد الصمد مہدی باللہ ابو عبد اللہ ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”323ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۰/۳۵۱)۔

○ محمد بن بدر ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”364ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲/۱۰۸)۔
 ○ بکر بن سہل بن اسماعیل بن نافع ابو محمد ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) الدمیاطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۳/۴۲۵)۔



حیض کے احکام

لفظ ”حیض“ کا لغوی معنی کسی چیز کا بہنا ہے۔

حیض کے احکام کے بارے میں اہل علم نے مختلف حوالوں سے اختلاف کیا ہے۔

حیض کے احکام کے بارے میں ”اصل“ قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔“

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ احادیث بھی منقول ہیں۔

اس بات پر تمام اہل ایمان کا اتفاق ہے کہ حیض کی وجہ سے چار چیزیں منع ہو جاتی ہیں:

(۱) نماز کی ادائیگی، حیض والی عورت پر نماز فرض ہی نہیں ہوتی، یعنی یہ مخصوص مدت گزر جانے کے بعد وہ عورت اس دوران رہ جانے والی نمازوں کی قضاء ادا نہیں کرے گی۔

(۲) روزہ رکھنا، حیض والی عورت کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے البتہ بعد میں وہ رمضان کے روزوں کی قضاء ادا کرے گی اس کی دلیل مستند طور پر منقول یہ حدیث ہے جسے امام احمد بن حنبل، امام دارمی، امام مسلم، امام نسائی، امام ابوداؤد، امام ترمذی رحمہم اللہ اور دیگر محدثین نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم خواتین کو روزے کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا، نمازوں کی قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

(۳) حیض والی عورت کے لیے تیسری ممنوع چیز بیت اللہ کا طواف ہے اس کی دلیل بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے

منقول ایک روایت ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ حج کے دوران (حیض آنے کی وجہ سے) بیت اللہ کے طواف کے علاوہ دیگر تمام ارکان ادا کر لیں۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مالک رحمہما اللہ سمیت کئی جلیل القدر محدثین نے نقل کیا ہے۔
(۴) حیض والی عورت کے لیے چوتھی ممنوع چیز صحبت کرنا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
”خواتین (کے) حیض کے دوران تم ان سے الگ رہو۔“

حیض کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
مشہور قول کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی کوئی مخصوص حد نہیں ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی کم از کم حد ایک دن اور ایک رات ہے۔
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں۔
اسی طرح حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں بھی اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔
دو مرتبہ حیض آنے کے درمیانی عرصے کو طہر کہا جاتا ہے۔

طہر کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ طہر کی کم سے کم مدت دس دن ہے۔
امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک یہ مدت پندرہ دن ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے اہل بغداد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اسی طرح طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔
عام فقہاء کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔
نفاس اس خون کو کہا جاتا ہے جو بچے کی پیدائش کے بعد کچھ دنوں تک خارج ہوتا ہے۔
نفاس کی کم از کم مدت کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مدت پندرہ دن ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مدت گیارہ دن ہے۔
اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ ساٹھ دن ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر اہل علم کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

استحاضہ کی تعریف

حیض یا نفاس کے مخصوص اوقات کے علاوہ جو خون عورت کی شرم گاہ سے کسی بیماری یا خرابی کی بدولت خارج ہوتا ہے اسے استحاضہ کہا جاتا ہے۔

اس کی درج ذیل چھ صورتیں ہوں گی:

- (i) ایسی کم سن بچی کا خون نکلنا جو ابھی حیض کی عمر تک نہ پہنچی ہو۔
- (ii) کسی بالغ لڑکی یا عورت کو حیض کی کم از کم مدت سے کم خون آنا۔
- (iii) کسی بالغ لڑکی یا عورت کو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد بھی خون آنا۔
- (iv) کسی بالغ لڑکی کی مخصوص عادت کے بعد بھی اتنے دن تک خون آئے جو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت سے تجاوز کر جائے۔

(v) بچے کی پیدائش کے بعد نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد خون آنا۔

(vi) حاملہ عورت کا خون خارج ہونا یہ صرف احناف اور حنابلہ کے نزدیک استحاضہ شمار ہوگا۔
استحاضہ کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(1) بلوغت کے آغاز میں استحاضہ شروع ہو جائے اس کی مزید دو قسمیں ہیں:

(i) اس کا آغاز حیض کے ذریعے ہو۔ (ii) اس کا آغاز حمل کے دوران ہو۔

(2) بلوغت کے بعد لڑکی کی ماہانہ عادت بن جائے اور اس کے بعد استحاضہ شروع ہو جائے اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(i) استحاضہ کا آغاز حیض کی مخصوص عادت سے متعلق ہو۔

(ii) استحاضہ کا آغاز نفاس کی مخصوص عادت سے متعلق ہو۔

پہلی قسم کا حکم

جو استحاضہ بلوغت کے آغاز میں حیض کے بعد شروع ہو یعنی لڑکی کو خون آنا شروع ہو پھر مسلسل جاری رہے ایسی صورت میں خون کی آمد کے ابتدائی دس دن جو احناف کے نزدیک حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہیں، حیض شمار ہوں گے اور ان کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اور اس کے بعد اگر مسلسل یہی شکایت باقی رہ گئی ہے تو ہر ماہ میں اسی حساب سے دس ایام کو حیض اور بقیہ بیس ایام میں استحاضہ قرار دیا جائے گا۔

یہ حکم بیان کرنے کی حکمت یہ ہے کہ عورت کو لگاتار خون آتا رہے گا لیکن خون کی اس آمد کے دوران جو دس دن حیض کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں ان میں عورت کو نماز ترک کرنا ہوگی اور اس پر حائضہ کے مخصوص احکام جاری ہوں گے یعنی قرآن کو چھوٹا مسجد میں داخل ہونا وغیرہ لیکن بقیہ بیس دنوں میں وہ عورت نماز پڑھے گی وضو کرے گی، مسجد میں داخل ہو

سکے گی وغیرہ۔ اگرچہ خون کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری رہے۔

دوسری قسم کا حکم

دوسری قسم یہ ہے کہ حیض میں کسی عورت کی عادت مخصوص ہو جائے اس کی دو صورتیں ہیں:

(i) وہ عادت حیض کے زیادہ سے زیادہ ایام کے مطابق ہو۔

(ii) وہ عادت زیادہ سے زیادہ ایام سے کم ہو۔

شرعی طور پر حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت احناف کے نزدیک دس دن ہے بالفرض کسی عورت کی عادت پانچ دن ہو اور اسے یہ پانچ دن گزرنے کے بعد بھی خون آتا رہے تو اگر خون کی آمد کا یہ سلسلہ دس دن تک جاری رہے اور پھر ختم ہو جائے تو یہ دس دن حیض شمار ہوں گے لیکن اگر خون کی آمد کا سلسلہ دس دن کے بعد بھی جاری رہے تو پھر ابتدائی پانچ دن حیض شمار ہوں گے جو اس کی مخصوص عادت ہوگی اور بقیہ تمام ایام استحاضہ شمار ہوں گے۔

استحاضہ والی عورت کے مخصوص احکام

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: مستحاضہ عورت جسے پیشاب کے قطرے آنے کی تکلیف ہو جس کی نکیر پھوٹی رہتی ہو اور جس کے زخم سے خون نکلتا بند نہ ہو یہ سب ہر نماز کے لیے وضو کریں گے اور پھر اس وضو کے ذریعے اس وقت میں جتنے چاہیں فرائض یا نوافل ادا کر سکتے ہیں۔

776 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ - وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبِي - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضِ فَإِذَا أَقْبَلْتَ حَيْضُكَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَإِذَا أَذْبَرْتَ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ اغْتَسِلِي . هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ يَحْيَى وَابْنُ أُسَامَةَ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِالْحَيْضِ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلْتَ الْحَيْضَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَإِذَا أَذْبَرْتَ فَاغْتَسِلِي وَصَلِي . وَقَالَ يَحْيَى وَإِذَا أَذْبَرْتَ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِي . زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ هِشَامٌ قَالَ أَبِي ثُمَّ تَوَضَّعْتُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو استحاضہ میں مبتلا ہے میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ

۱۔ حصکفی 'علاء الدین' "در مختار" (224) 'شرنبلالی' حسن بن عمار "مرآتی الفلاح" (25) 'المالکی' احمد بن محمد درود "الشرح الکبیر" (207/1)

شریبنی 'محمد الخطیب' "مغنی المحتاج" (108/1) 'کشاف القناع' (226/1)

۲۔ الرمنانی 'برہان الدین علی بن ابوبکر' "الہدایہ" (27/1)

نے فرمایا: نہیں! یہ ایک (دوسری) رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔

جب حیض آئے تو نماز پڑھنا ترک کر دو جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا (کرنا شروع) کرو۔

یہی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: جب وہ رخصت ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کر لو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہشام بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: پھر تم ہر نماز کے لیے

وضو کرو یہاں تک کہ وہ وقت آجائے۔

III- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْتَحَاضُ

فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ

الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت ابو حیش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا تھی نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا تھا: جب

حیض کا خون آئے تو وہ زیادہ ہوگا جو پہچانا جائے گا جب ایسی صورت حال ہو تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو لیکن جب دوسری

صورت حال ہو تو تم وضو کر کے نماز ادا کیا کرو کیونکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے۔

— ❦ — ❦ — ❦ — ❦ — ❦ —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

”چھنے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”145ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۶/۲)۔

778- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ بِهَذَا إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ بَعْدُ مِنْ

حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ

تَسْتَحَاضُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي

عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابو حیش استحاضہ میں مبتلا تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حیض کا

خون سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے جب وہ ہو تو تم نماز کو ترک کر دو اور جب دوسری رنگت کا ہو تو وضو کر کے نماز ادا کر لو۔

۷۷۷- أخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۹۶/۱) رقم (۳۲۹) من طريق الدارقطني به- وأخرجه أبو داود (۷۵/۱) كتاب الطهارة: باب من

قال: إذا قبلت العجفة نزع الصلوة الحديث (۲۸۶) وفي (۸۲/۱) كتاب الطهارة: باب من قال: توضأ لكل صلاة الحديث (۲۰۶) ومن

طريقه البيهقي في السنن (۲۲۵/۱) والحاكم (۱۷۶/۱) من طريق محمد بن المنصور بن عبد الله بن وهب في الحديث القادم عن عروة

عن عائشة أن فاطمة..... الحديث-

۷۷۸- أخرجه النسائي (۱۸۵/۱) كتاب الميض والامتناع: باب الفرق بين دم الميض والامتناع: وابن حبان في صحيحه (۱۸۰/۴) رقم (۱۲۶۸) من طريق ابن أبي عمير به- وفي إسناده والذي قبله (محمد بن عمرو): صدوق له إمام: كما في التقریب (۱۹۶/۲)۔

779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ. قَالَ أَبُو مُوسَى هَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ وَحَدَّثَنَا بِهِ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَطْ.

☆☆ عروہ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئیں نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا: جب حیض کا خون ہوگا تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا جب یہ خون ہو تو تم نماز پڑھنے سے باز آ جاؤ اور جب دوسری رنگت کا خون ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے۔ ایک روایت میں یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے فاطمہ بنت ابوحبیش نے (اس کے بعد حسب ثابت حدیث ہے)۔

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ منقول ہیں: خون جب دوسری طرح کا ہو تو تم وضو کر کے نماز ادا کر لیا کرو۔ 780- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ دَمًا أَسْوَدَ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ الْعِرْقُ.

☆☆ عروہ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: جب حیض کا خون ہوگا وہ سیاہ ہوگا جو پہچانا جائے گا تو تم نماز سے رک جاؤ جب دوسری طرح کا ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے۔

— — — — —

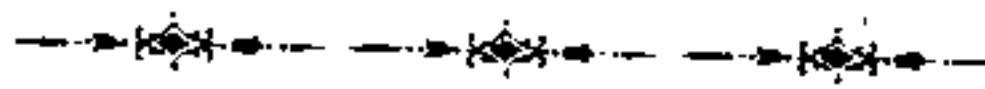
راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن اسحاق، ابو جعفر بجلی حلوانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”296ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۲/۵)۔

○ خلف بن سالم مخزومی ابو محمد مہلسی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”231ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۵/۱)۔

781- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِنْتَظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ وَقَدَرَهُنَّ مِنَ الشُّهُورِ فَلَتَرُكِ الصَّلَاةَ لِذَلِكَ فَإِذَا خَلَفْتَ ذَلِكَ فَلَتَغْتَسِلْ وَلَتَبَوِّضْ وَلَتَسْتَفِرُّ ثُمَّ تُصَلِّي .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ہیں بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش کو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں استحاضہ کی شکایت ہوئی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے مہینوں میں جتنے دن تک اُسے حیض آیا کرتا تھا وہ اس تعداد کا شمار کرے اور اس دوران نماز کو ترک کرے جب وہ وقت گزر جائے تو وہ غسل کرے وضو کر لیا کرے اور کپڑا رکھ کے نماز ادا کر لیا کرے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبد الرحمن بن حسان، ابوسعید، ابو عبد اللہ مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”249ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۰/۱)۔

782- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِفَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ فَقَالَ تَدْعُ الصَّلَاةَ قَدَرِ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي . وَرَوَاهُ وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهِذَا وَقَالَ تَنْتَظِرُ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَتَدْعُ الصَّلَاةَ .

☆☆ سلمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت ابوحبیش کے لیے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ حیض کی مخصوص میعاد کے دوران نماز ترک کرے گی اور اس کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے تاہم اُس میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے حیض کے ایام کا انتظار کرے گی اور نماز ترک کر دے گی۔

۷۸۱- أخرجه أبو داود (۷۲/۱) كتاب الطهارة: باب في المرأة تستحاض ومن قال: تدع الصلاة الحديث (۲۷۸) وأحمد (۲۲۲/۶) والمصنف (۱۶۶/۱) رقم (۲۰۲) والطبراني في الكبير (۲۷۰/۲۳) رقم (۵۷۵) من طريق أبيوب عن سليمان بن يسار به - وقد رواد مالك في الموطأ (۶۲/۱) كتاب الطهارة: باب المستحاضة الحديث (۱۰۵) ومن طريقه أحمد في المسند (۳۲۰/۶) وأبو داود (۷۱/۱) كتاب الطهارة: باب في المرأة تستحاض ومن قال: تدع الصلاة في عدة الأيام الحديث (۲۷۶) والنسائي (۱۸۲/۱۱۹) ورواد أحمد (۲۹۲/۶) وابن ماجه (۲۰۶/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المستحاضة الحديث (۶۲۳) وغيرهما من طريق عبيد الله بن عمر قال: أخبرني نافع عن سليمان به -

783- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحِيضَتْ حَتَّى كَانَ الْمِرْكَنُ يُنْقَلُ مِنْ تَحْتِهَا وَأَعْلَاهُ الدَّمُ قَالَ فَأَمَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَسْأَلُ لَهَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَسْتَغْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي.

☆ ☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی یہاں تک کہ اُن کے لیے ایک بڑا برتن رکھا جاتا تھا جس میں خون ہی خون ہو جاتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: وہ حیض کے ایام کے دوران نماز ترک کرے گی، پھر غسل کر کے کپڑا باندھ کر نماز ادا کیا کرے گی۔

784- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ فَاطِمَةَ

بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحِيضَتْ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْ قَالَ فَسُئِلَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَرَهَا أَنْ تَدْعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا وَأَنْ تَغْتَسِلَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَتَسْتَغْفِرَ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي. فَقِيلَ لِسُلَيْمَانَ أَيْغَشَاهَا زَوْجَهَا فَقَالَ إِنَّمَا نَقُولُ فِيمَا سَمِعْنَا.

☆ ☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (راوی کو شک ہے یہ الفاظ ہیں) اُن کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کرے اس کے علاوہ غسل کر لیا کرے گی اور کپڑا باندھ کر نماز ادا کر لیا کرے گی۔

سلیمان نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا اُن کے شوہر اُن سے صحبت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم وہی بات بیان کریں گے جو ہم نے سنی ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منیع بن عبد الرحمن، ابوجعفر بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”244ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبد ید“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱)۔

785- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ

۷۸۵- أخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۱/۱) وفي الكبرى (۳۲۱/۱) من طريق دارقطني: به- وأخرجه البيهقي أيضا في السنن (۳۲۱/۱) كتاب العیض: باب اکثر العیض من طریق ابن الدریس عن مفضل: به- ورواه في الخلافيات (۵۱۱/۱) من طریق الربیع عن عطاء: قال: (وفت العیض خمسة عشر: فان زاد فوهي مستحاضة)۔

۷۸۶- أخرجه ابن الجوزي في التمهيد (۱۹۲/۱) رقم (۳۲۸) من طريق دارقطني: به- وانظر: العیض (۷۸۱)۔

☆ ☆ عطاء بیان کرتے ہیں (حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت) پندرہ دن ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

مفضل بن مہمل سعدی ابو عبد الرحمن کوفی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”167ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۷۱)۔

786- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ الرَّهْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ مُفَضَّلٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف، ابو ابراہیم زہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”273ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۸۱/۴)۔

787- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْخَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: (حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت) پندرہ دن ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ربیع بن صبیح سعدی بصری یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”160ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۴۵)۔

788- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ

٧٨٦- أخرجه البيهقي في الكبرى (١/٢٢١) كتاب الحيض: باب أكثر الحيض من طريق الدارقطني به- وانظر السابق-

٧٨٧- في إسناده الربيع بن حبيب: صدوق سي. الحفظ: كما قال الحافظ في التفریب (٢٤٥/١) - وانظر تخریج الحديث (٧٨٥) -

٧٨٨- أخرجه البيهقي في الخلافيات (٥١١/١-٥١٢) من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث رقم (٧٨٥)-

عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَكْثَرَ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن عبد الملك حمرانی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”146ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۰/۱)۔

789- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا النَّفِيلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ أَدْنَى وَقْتُ الْحَيْضِ يَوْمٌ.

قال أبو إبراهيم إلى هذين الحديثين كان يذهب أحمد بن حنبل وكان يحتج بهما.

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان فرماتے ہیں: حیض کا کم از کم وقت ایک دن ہے۔

ابو ابراہیم بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور ان کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل ابو جعفر، نفيلي حمراني، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”234ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۴۸/۱)۔

○ معقل بن عبید اللہ جزری، ابو عبد اللہ عیسیٰ، بالموحدة، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”166ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۴/۲)، سقط فی (۱)۔

790- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ عِنْدَنَا

۷۸۹- أخرجه الدارقطني (۲۹۱/۱): أضرنا الحكم بن المبارك: أنا مغلله بن يزيد عن معقل ابن عبدة الله عن عطاء: قال: (أدنى وقت الحيض يوم) -

وأخرجه البيهقي (۲۲۰/۱) كتاب الحيض: باب أقل الحيض من طريق النفيلي: قال: قرأت على معقل عن عطاء: قال: (أدنى وقت الحيض يوم) -

۷۹۰- أخرجه البيهقي (۲۲۲-۲۲۳/۱) كتاب الحيض: باب أكثر الحيض: وفي الطائفة (۵۱۲/۱) من طريق الدارقطني: به-

امْرَأَةٌ تَحِيضُ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ حَيْضًا مُسْتَقِيمًا صَحِيحًا.

☆☆ شریک بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی جسے ہر مہینے پندرہ دن حیض آیا کرتا تھا اور وہ حیض بالکل درست اور ٹھیک تھا۔

791- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ عِنْدَنَا هَاهُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غَدْوَةً وَتَطْهَرُ عَشِيَّةً.

☆☆ اوزاعی بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی جسے صبح کے وقت حیض آتا تھا اور شام کے وقت وہ پاک ہو جاتی تھی۔

792- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ شَرِيكِ وَحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَكْثَرَ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ حسن بن صالح بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

793- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ زِيَادٍ الْقُسَيْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٌ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ فَإِنْ زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. لَمْ يَرَوْهُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ هَارُونَ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ وَلَيْسَ لِهَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْكُوفِيِّينَ أَصْلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: حیض (کم از کم) تین دن ہو سکتا ہے یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو یا دس دن تک ہو سکتا ہے اس سے زیادہ ہو تو وہ مستحاضہ ہوگا۔

اس روایت کو اس سند کے ہمراہ اعمش کے حوالے سے ہارون بن زیاد کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا اور یہ راوی ضعیف ہے۔ اور اعمش سے منقول ہونے کے اعتبار سے اہل کوفہ کے نزدیک اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن عبد الرحمن بن محمد بن یزید، ابو محمد الکاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”327ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب

791- أخرجه ابن الجوزي في التحف (١٩٦/١) رقم (٢٢٢) وأخرجه البيهقي (٢٢٠/١) كتاب الحيض: باب أقل الحيض من طريق محمد بن يعقوب الأصم ثنا العباس بن محمد الدوري به۔

792- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٢٢/١) كتاب الحيض: باب أكثر الحيض - وفي الخلافيات (٥١٢/١) من طريق الدارقطني به۔

793- أخرجه ابن حبان في المجروحين (٩٥-٩٤/٢) في ترجمة هارون بن زياد القسيري قال: أخبرنا ابن زهير بنسنت قال: حدثنا أبو سعيد اللاتج به قال ابن حبان في هارون لهذا: (شيخ بروي عن الأعمش روى عنه خالد بن حبان الرقي كان ممن يضع الحديث على الثقات لا يحمل كتابه حديثه ولا الرواية عنه إلا على سبيل الاعتبار) - قال الذهبي في الميزان (٦١/٧) بعد أن نقل كلام ابن حبان: (قال اللزدي: ضعيف - وقال أبو هانم: متروك الحديث) - اله۔

بغدادی“ (۳۵۵/۱۳)۔

○ خالد بن حیان رقی، ابو زید کندی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”191ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۲/۱)۔

○ ہارون بن زیاد قشیری، ابن حبان نے ان کا تذکرہ مجروحین میں کیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ایضاً ”لسان المیزان“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۵/۶)۔

794 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُليَّةَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْقُرُوءُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٌ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض یا تین دن ہو سکتا ہے یا چار دن یا پانچ دن یا چھ دن یا سات دن یا آٹھ دن یا نو دن یا دس دن ہو سکتا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ جلد بن ایوب بصری، عن معاویہ بن قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک اور ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۵۲/۲)۔

795 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ النَّهْدِيُّ الْمَلَائِيُّ حَدَّثَنَا الْجَلْدُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٌ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو دس (دن تک ہو سکتا ہے)۔

796 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَأَقْصَاهُ عَشْرَةٌ. قَالَ وَكِيعٌ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ إِلَى عَشْرِ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحْضَةٌ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض کی مدت کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہو سکتی ہے۔

۷۹۴ - أخرجه البيهقي في السنن (۲۲۲/۱) كتاب العیض: باب أكثر العیض وفي المعرفة (۲۸۲/۱) كتاب العیض: باب أقل العیض من طریق ابن علیة عن الجلد بن ایوب به - وانظر التالي -
۷۹۵ - أخرجه ابن عدي (۱۷۷/۲) في ترجمة جلد بن ایوب من طریق عبد السلام بن حرب عن الجلد به - وأخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۲/۱) من طریق صناد بن زید عن الجلد بن ایوب عن معاویة عن انس بن مالك قال: (المستحاضة تنظر: ثلاثاً خمساً سبعاً عشراً)۔

وکیج بیان کرتے ہیں: حیض تین دن سے لے کر دس دن تک ہو سکتا ہے جو اس سے زیادہ ہو تو وہ عورت مستحاضہ ہے۔

797- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ

عَنْ مَنْ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ لَا يَكُونُ الْحَيْضُ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

798- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ سُفْيَانَ

قَالَ أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَأَكْثَرُهُ عَشْرٌ .

☆☆ سفیان ثوری فرماتے ہیں: حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

--- -- -- -- --

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن ابوعثمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

ہو: الجرح والتعديل (۳۸۹/۵)۔

799- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

أَنَسٍ قَالَ هِيَ حَائِضٌ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَشْرَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت اُس وقت تک حائض شمار ہوگی جب تک حیض دس دن تک ہو اُس سے

سے زیادہ دن ہو جائیں تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

--- -- -- -- --

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن داؤد بن عبد اللہ بن مخراق، محرقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے

مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۶۷/۲)۔

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید دراوردی، ابو محمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”187ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۲/۱)۔

800- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ رَأَيْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُنْكِرُ

حَدِيثَ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ هَذَا وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَوْ كَانَ هَذَا صَحِيحًا لَمْ يَقُلْ ابْنُ سِيرِينَ

اسْتَحْيَضْتُ أُمَّ وَلَدٍ لَأَنَسَ بْنِ مَالِكٍ فَأَرْسَلُونِي أَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۸۰۰- أخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۲/۱) من طريق دارقطني به -

☆☆ شیخ ابوزرعہ دمشقی فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا، انہوں نے جلد بن ایوب کی اس روایت کو تسلیم نہیں کیا، میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند مان لی جائے تو ابن سیرین نے یہ نہیں کہا ہوگا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اُم ولد کو استحاضہ ہو گیا تو اُن لوگوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں یہ مسئلہ دریافت کروں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن عمرو بن عبداللہ بن صفوان نصری ابوزرعہ دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”281ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۹۳/۱)۔

801- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ إِلَى الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا خَمْسًا سَبْعًا عَشْرًا فَلَذَهَبْنَا نُوَقِّفُهُ فَإِذَا هُوَ لَا يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالْإِسْتِحَاضَةِ.

☆☆ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں اور جریر بن حازم جلد بن ایوب کے پاس گئے تو انہوں نے مستحاضہ عورت کے بارے میں یہ روایت سنائی: مستحاضہ عورت تین دن پانچ دن یا سات دن یا دس دن تک انتظار کرے گی (یعنی ان ایام کو حیض سمجھے گی)۔ پس ہم گئے اور ہم نے انہیں منع کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے حیض اور استحاضہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن رشیق عسکری، مصری مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳۸/۲)۔

802- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ وَسَعِيدٌ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْحَائِضُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً أَوْ خَمْسَةً إِلَى عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَإِذَا جَاوَزَتْ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حائضہ عورت تین دن چار پانچ دن سے لے کر دس دن تک انتظار کرے گی اگر دس دن سے زیادہ خون آئے تو وہ مستحاضہ ہوگی اور وہ غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دے گی۔

803- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ

الْحَسَنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ لَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ مُسْتَحَاضَةً فِي يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى تَبْلُغَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرَةَ أَيَّامٍ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً.

☆ عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں: ایک یا دو یا تین دن کی وجہ سے عورت مستحاضہ شمار نہیں ہوگی، یہاں تک کہ وہ دس دن تک پہنچ جائے جب دس دن تک پہنچ جائے تو اس کے بعد عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم، ابوبکر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”249ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۴۲/۸)۔

○ اشعث بن سوار کوفی، کندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۲۷/۱)۔

○ عثمان بن ابوالعاص ثقفی، طائفی، ابو عبد اللہ، یہ مشہور صحابی رسول ہیں ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰/۲)۔

804 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ قَالَ الْحَائِضُ إِذَا جَاوَزَتْ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆ عثمان بن ابوالعاص ثقفی بیان فرماتے ہیں: جس حائضہ عورت کو دس دن کے بعد (خون آتا رہے) تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

805 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

☆ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حیض (کی زیادہ سے زیادہ مدت) تیرہ دن ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن مسور ابن مخرمة، زہری، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”256ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد

۸۰۵- أخرجه الدارمي في سننه (۲۰۹/۱) كتاب الصلوة والظہارة: باب ما جاء في انحر العیض: أخبرنا ابو نعیم: ثنا حماد بن سلمة برئنا المصنف والفظه: (العیض الی ثلاث عشرة فما زاد فہی مستحاضة)۔

بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۴۷)۔

○ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب العمری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۴۰۴)، وقال حافظ فی ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۶۲)۔

806- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرٍ أَمْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا ذَاكَ عِرْقٌ فَانْظُرِي أَيَّامَ أَقْرَانِكَ فَإِذَا جَاوَزَتْ فَاغْتَسِلِي وَاسْتَنْقِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ -

تَفَرَّدَ بِهِ عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ - وَهُوَ ضَعِيفٌ - عَنْ أَبِي يُونُسَ وَالَّذِي عِنْدَ النَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْفُورًا الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں استحاضہ کا شکار عورت ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے تو تم اپنے حیض کے ایام کا حساب رکھو جب اُس سے زیادہ دن ہو جائیں تو غسل کر کے صفائی کر کے نماز ادا کر لیا کرو۔ اس روایت کو نقل کرنے میں عمار نامی راوی منفرد ہے یہ ضعیف ہیں۔ جبکہ محدثین کے نزدیک اسماعیل سے منقول ہونے کے اعتبار سے یہ روایت موقوف ہے۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:) استحاضہ کا شکار عورت اپنے حیض کے ایام شمار کرے گی اُس کے بعد وہ غسل کر لے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عبد الصمد بن ابو خدّاش اسدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”255ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۲۳) (۳۴۶۵)۔

○ عمار بن مطر، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں انہیں ثقة قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳/۳۱۷)۔

○ قمر بنت عمرو کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۸۰۶- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۶۶/۱) كتاب الميضي باب النفاس من طريق عبيد الله بن عتبة ثنا عبد الله بن عبد الصمد روى أيضا في الخلافيات (۵۲۸/۱) من طريق عبد الملك بن مبصرة ومجالد وبيان أسوم سموا الشعبي بحدوث عن قمر بن - والصبوح روى أبو داود (۸۰/۱) كتاب الطهارة باب من قال: نلتسل من طهر إلى طهر الحديث رقم (۲۰۰)۔

”تقریب العزیز“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۷۶۳)۔

807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْهَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحِضْتُ فَمَا أَطْهَرُ فَقَالَ ذَرِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

تَابِعَهُ وَكِيعٌ وَالْخُرَيْبِيُّ وَقُرَّةُ بْنُ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَرَقْعُوهُ وَوَقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَأَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُمْ أَثْبَاتٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیشؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں تو میں کیسے پاک ہوں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے حیض کے ایام شمار کر لو اس میں نماز کو ترک کر دو اس کے بعد غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ راوی بھی مستند ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ہاشم بن برید عابدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوحسن کوفی، ان کا انتقال ”180ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۵۸)۔

808- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ تَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک انصاری عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو ہدایت کی کہ وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز ادا نہ کرے پھر اس کے بعد غسل کر لے اور ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز ادا کر لیا کرے اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

۸۰۷- أخرجه أبو داود (۸۰/۱) كتاب الطهارة: باب من قال: تغتسل منظر إلى طهر العبد (۲۹۸) - وابن ماجه (۲۰۴/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المستحاضة التي قد عرفت أيام أفراستها العبد (۶۲۴) - واحمد (۱۴۲/۶) والطحاوي (۱۰۲/۱) والبيهقي في الخلافيات (۵۳۶/۱) وانظر الحديث (۷۷۵)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علاء بن سالم طبری، ابوحسن الحذاء، نزل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۶۰) (۵۲۷۵)۔

809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحیش نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو استحاضہ میں مبتلا ہے میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم حیض کے ایام کے دوران نماز پڑھو اس کے بعد غسل کر لیا کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

810 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ دَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ . وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ وَكِيعٍ وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحیش نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نماز کو اپنے حیض کے ایام کے دوران ترک کر دو اس کے بعد غسل کرو اور نماز پڑھنا شروع کر دو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو۔

811 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ہیں: تم پھر غسل کر لو پھر

ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اور نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

812- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ

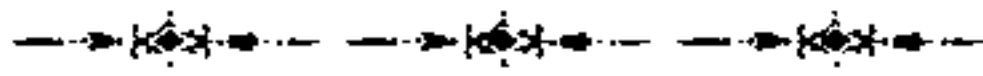
الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ قَطْرًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوجہشؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حیض کے ایام کو شمار کر لو اور ان کے دوران نماز نہ پڑھو پھر اس کے بعد غسل کر لو پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

813- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ الثَّقَفِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَإِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن محمد وراق ثقفی، ابو حسن کوئی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۸۷)، (۲۴۰۰)۔

814- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيِّ إِلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ قُلْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ قُلْنَا حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ الْحَدِيثِ فَقَالَ يَحْيَى أَمَا إِنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا زَعَمَ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا.

☆☆ عبدالرحمن بن بشر بیان کرتے ہیں: ہم عبداللہ بن داؤد کے پاس سے اٹھ کر یحییٰ بن سعید کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: عبداللہ بن داؤد کے پاس سے آ رہے ہیں انہوں نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں سے حدیث سنائی؟ تو ہم نے جواب دیا: انہوں نے اعمش کے حوالے سے حبیب کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنائی تو یحییٰ بولے: اس بارے میں سفیان ثوری کو سب

سے زیادہ علم ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ حبیب نامی راوی نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

815- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيَّ يَقُولُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ

الْأَعْمَشِ هَذَا أَنَّ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ وَقَفَهُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا وَقَفَهُ أَيْضًا سَبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا أَوْلَهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَدَلَّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا أَنَّ الزُّهْرِيَّ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ هَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي دَاوُدَ.

☆☆ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اعمش سے منقول حدیث ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے: حفص نامی راوی نے اُسے موقوف روایت کے طور پر اعمش سے نقل کیا ہے اور اس بات کا انکار کیا ہے یہ روایت مرفوع ہے اور اس بات کا بھی انکار کیا ہے اس میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا ذکر ہے حدیث کی عروہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے ضعیف ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے۔ زہری نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ اور اُس میں یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی۔

یہ تمام بیان امام ابوداؤد کا ہے۔

816- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تُصَلِّيُ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى حَصِيرِهَا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ لَمْ يَرْفَعْهُ حَفْصٌ وَتَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی اگرچہ اُس کے خون کے قطرے چٹائی پر گر

رہے ہوں۔

حفص نامی راوی نے اس حدیث کو مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا جبکہ اُسامہ نامی راوی نے اس کی متابعت کی

ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن غیاث نخعی کوئی، ان کا انتقال "222ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة

(۲۶۷/۲)۔

○ حفص بن غیاث ابن طلق بن معاویہ نخعی، ابو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا

انتقال "194ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۳۱/۱)۔

817- حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ

۸۱۵- اضرجه ذلك البیهقی فی السنن (۲۶۵/۱) کتاب العیض: باب النفاس عن ابی داؤد نحوه۔

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَتْ لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ. تَابَعَهُمَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے مستحاضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ نماز ترک نہیں کرے گی، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ وَذَكَرَ حَدِيثَ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. فَقَالَ وَكِيعٌ يَرْفَعُهُ وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ وَحَفْصُ بْنُ يُوْقَفَانِهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

وکیع نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ علی بن ہاشم اور حفص نامی راوی نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ادریس بن مبارک بن یثیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”301ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۱۳/۱۴)۔

819- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ حَدِيثَيْنِ وَلَيْسَ هُمَا بِشَيْءٍ.

☆☆ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حبیب بن ثابت نامی راوی نے عروہ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں، لیکن ان دونوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن معین بن عون، غطفانی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوزکریا بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”233ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵۸/۲)۔

۸۱۹- قال المزني في تهذيب الكمال (۳۶۲/۵): (قال احمد بن محمد بن ابي مرجم عن يحيى بن معين: ثقة حجة قبل يحيى: حبيب بن ثابت؛ قال نعم: اسما روى عنه يحيى بن سعيد: منكرين: حبيب: (نعلي المستحاضة وان قطر الدم) وحديث: (القبلة للصائم) ولم يسمع ذلك من عروة) - ۵۱ -

820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُسَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصُومِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ لَا يَنْقُطِعُ الدَّمُ عَنِّي. قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَذْبَرَ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِّي.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحیش آئی اور بولی: مجھے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز ادا نہ کرو اس کے بعد غسل کرو اور پھر روزے بھی رکھو نماز بھی پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

اُس خاتون نے عرض کی: میں استحاضہ میں مبتلا ہوں میرا خون نہیں رکتا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے یہ حیض کا خون نہیں ہے جب حیض آجائے تو تم نماز کو ترک کر دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن فرج بن عبد اللہ بن عبید، ابوعلی جشمی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۴۱/۴)۔

821- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ فرمایا کرتی تھیں: قراء سے مراد طہر ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ایوب بن بادی علاف، خوانانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "289ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۳/۲)۔

○ سعید بن حکم بن محمد بن سالم بن ابومریم جمحی بالولاء، ابومحمد مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "244ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۵) (۲۲۹۹)۔

○ عبد الرحمن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق، تیمی، ابو محمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”126ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۹۵/۱)۔

822- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً شَدِيدَةً كَثِيرَةً فَجِئْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَسْتَفْتِيهِ فَأَخْبَرَهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا فَقَدْ مَنَعْتَنِي الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ قَالَ أَنْعْتُ لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلَجِمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَتُجُّ نَجًّا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأْمُرُكَ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهُمَا فَعَلْتِ فَقَدْ أَجَزَا عَنْكَ مِنَ الْآخِرِ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هَذِهِ رَكُضَةٌ مِنْ رَكُضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحْيِضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَيْتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضَتِهِنَّ وَطَهْرَتِهِنَّ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلِينَ حَتَّى تَطْهُرِي ثُمَّ تُصَلِّيَنَّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَصَلِّي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ.

۸۲۲- أخرجه الشافعي في المسند (۱/۴۷) كتاب الطهارة: الباب العاشر في أحكام العیض والاستحاضة: الحديث (۱۴۱) واحد (۶/۴۲۹) وابو داود (۱/۱۹۹-۲۰۱) كتاب الطهارة: باب من قال: (إذا أقبلت العیضة نزع الصلوة) الحديث (۲۸۷) والترمذي (۱/۲۲۱-۲۲۵) كتاب الطهارة: باب ما جاء في الاستحاضة أنها تجمع بين الصلواتين بغسل واحد: الحديث (۱۲۸) وابن ماجه (۱/۲۰۵) كتاب الطهارة: باب ما جاء في البكر إذا ابتدئت مستحاضة: الحديث (۱۲۷) والهاكم (۱/۱۷۲-۱۷۳) كتاب الطهارة: والبيهقي كتاب الطهارة: باب البتة لا تجزئ بين الأمرين: من طريق عبد الله بن محمد بن عقیل عن إبراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه: عمران بن طلحة عن أمه: حمنة: به- قال ابو داود: (رواه عمرو بن ثابت عن ابن عقیل قال: فقالت حمنة: هذا اعجب الأمرين الي- لم يجعله من قول النبي صلى الله عليه وسلم: جعله كلام حمنة)- قال ابو داود: (وكان عمرو بن ثابت رافضيا- قال: وسمعت احمد يقول: حديث ابن عقیل في نفسي منه شيء)- قال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح) ورواه محمد بن اسماعيل- يعني: البخاري- عنه فقال: حديث حسن: وهكذا قال احمد بن حنبل: (هو حديث حسن صحيح)- وقال الهاكم: (وعبد الله بن محمد بن عقیل بن ابي طالب من اشرف قريش واكثرهم رواية غير انهم لم يعجبوا به- لكن له نوافل- ثم ذكرها)- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/۱۶۳): وقال ابن منده: (حديث حمنة لا يصح عندنا من وجه من الوجوه: لأنه من رواية ابن عقیل وقد اجمعوا على ترك حديثه)- ونعقبه ابن الترمذاني في الجوهر النقي (۱/۳۲۹): (بان احمد واسماعيل والحميري كانوا يعجبون بحديثه وحسن البخاري حديثه وصححه ابن حنبل والترمذي: كما تقدم) ونعقبه ابن دقيق العيد: كما في (التلخيص) (۱/۱۶۳) واستنكر منه هذا الاطلاق: وذكره ابن ابي حاتم في العلل (۱/۵۱) رقم (۱۲۳) وانه قال اباه عنه: فوافقه ولم يقبله انما هو-)

☆☆ سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں انتہائی استخاضہ میں مبتلا تھی، میں اس کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، نبی اکرم ﷺ اُس وقت میری بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھے وہ خاتون بیان کرتی ہے: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں انتہائی استخاضہ میں مبتلا ہوں اور زیادہ شکایت ہے اس کے بارے میں آپ ﷺ کیا رائے دیتے ہیں؟ اس چیز نے مجھے نماز سے روک دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم روٹی رکھ لیا کرو، خون رک جائے گا اُس خاتون نے عرض کی: زیادہ ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پٹی باندھ لیا کرو، اس نے عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کپڑا رکھ لیا کرو، عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کی ہدایت کرتا ہوں، ان میں سے جو بھی کر لو وہ دوسرے کی جگہ کافی ہے اگر تم دونوں کی قوت رکھتی ہو تو تمہیں زیادہ پتہ ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا ہے اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق تمہارے حیض کے ایام چھ یا سات دن ہیں پھر اُس کے بعد تم غسل کر لو پھر تم دیکھو کہ اب تم پاک ہو گئی ہو تو تم اُس جگہ کو صاف کر لو پھر تم چوبیس دنوں تک یا تیس دنوں تک نماز ادا کرتی رہو اور روزہ رکھتی رہو ایسا کرنا تمہارے لیے جائز ہوگا ہر مہینے میں اسی طرح کرو جیسا کہ عام طور پر عورتیں حیض اور طہر کے حوالے سے اپنے حیض اور طہر کی مخصوص مدت بسر کرتی ہیں اور اگر تم اس بات کی طاقت رکھتی ہو تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرو اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کرو پھر غسل کر کے پھر ظہر اور عصر کو ایک ساتھ ادا کر لو پھر تم مغرب کو مؤخر کر دو اور عشاء کو جلدی پڑھ لو اور غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرو تو تم ایسا بھی کر سکتی ہو تم فجر کے لیے الگ سے غسل کرو اس طرح تم نمازیں ادا کرو روزہ رکھو اگر تم اس بات کی طاقت رکھتی ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن عمرو قیسی، ابو عمر العقدری علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”204ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۲۵) (۴۲۲)۔

○ ابراہیم بن محمد بن طلحہ تیمی، ابواسحاق مدنی، وقیل کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”110ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۴) (۲۳۶)۔

○ عمران بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی، مدنی، (ایک قول کے مطابق انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۵۱) (۵۱۹۲)۔

823 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

824- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ثابت، وہو ابن ابو مقدم کوفی، مولیٰ بکر بن وائل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”172ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶/۲)۔

ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”184ھ“ میں ہوا۔

اسحاق بن شاہین بن حارث واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔

825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن احمد بن مالک، ابو بکر اسکافی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”352ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۹/۳)۔

○ حارث بن محمد بن ابو اسامۃ، ابو محمد تمیمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”281ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۸/۸)۔

○ زکریا بن عدی بن صلت تمیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو یحییٰ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”212ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۸/۸)۔

لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۸) (۲۰۳۵)۔

826- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي

يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ، الاسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”184ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۵) (۲۲۳)۔

827- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بَشِيرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحْيَضَتْ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ. فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى رَأَتْ الصُّفْرَةَ فَوْقَ الْمَاءِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَوَضَّأُ بَيْنَ ذَلِكَ.

☆☆ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابوحبیش کو اتنے عرصے سے استحاضہ کی شکایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے! یہ شیطان کی طرف سے ہے اُسے کسی بڑے برتن میں بیٹھنا چاہیے۔ وہ خاتون اس پر بیٹھی تو اس کے حیض کی زردی غالب آگئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ظہر اور عصر کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے پھر فجر کے لیے الگ سے غسل کرے اور اس کے درمیان میں وضو کر لیا کرے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن شاہین بن حارث واسطی، ابو بشر بن ابوعمران، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۹) (۳۶۲)۔

— — — — —

رجہ ابو داؤد (۲۰۷/۱-۲۰۸) کتاب الطہارۃ: باب من قال: نجمع بین الصلواتین وتغتسل لیسوا غسلا واحدا: الحديث (۲۹۶)

والطحاوی فی معانی الآثار (۱۰۸/۱-۱۰۹) کتاب الطہارۃ: باب المستحاضۃ: کیف تنظفہ للصلوة والہیوۃ (۲۵۲/۱-۲۵۳) کتاب المبیض:

باب غسل المستحاضۃ: وابن حزم (۲۱۲/۲-۲۱۳)۔

828- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُسْلِمٍ الصَّيرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لَمْ تُصَلِّ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا . قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَذَكَرَ كَلِمَةً بَعْدَهَا أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ وَتَغْتَسِلُ لَهَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ وَتَغْتَسِلُ لَهَا غُسْلًا وَتُصَلِّي .

☆☆ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابوحبیش نے اتنے عرصے سے نماز ادا نہیں کی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کسی اور رگ کا خون ہے، پھر اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے حیض کے ایام کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرمائی، پھر فرمایا: وہ ظہر کو مؤخر کرے، عصر کو جلدی کرے، پھر اُن کے لیے غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ نماز ادا کرے، مغرب کو مؤخر کرے، عشاء کو جلدی کرے اور اُن دونوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کر کے نماز ادا کرے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد الواحد بن زیاد بن مسلم، صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲/۳۵۵)۔

829- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحِيضَتْ فَلَبِثَتْ زَمَانًا لَا تُصَلِّي فَآتَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ خَافَتْ أَنْ تَكُونَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَا يَكُونُ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ حَظٌّ أَلَبْتُ زَمَانًا لَا أَقْدِرُ عَلَى صَلَاةٍ مِنَ الدَّمِ . فَقَالَتْ لَهَا امْكُثِي حَتَّى يَدْخُلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَسْأَلِينَهُ عَمَّا سَأَلْتِنِي عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ ذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ وَتَلْبُثُ الزَّمَانَ لَا تَقْدِرُ عَلَى الصَّلَاةِ وَتَخَافُ أَنْ تَكُونَ قَدْ كَفَرَتْ أَوْ لَيْسَ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ فِي الْإِسْلَامِ حَظٌّ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُولِي لِفَاطِمَةَ تُمْسِكُ فِي كُلِّ شَهْرٍ عَنِ الصَّلَاةِ عِدَّةَ قُرْنِهَا فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ فَلَتَغْتَسِلْ غُسْلَةً وَاحِدَةً تَسْتَدْخِلُ وَتَنْظِفُ وَتَسْتَتِيرُ ثُمَّ

۸۲۹- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۵۵-۲۵۶) من طريق دارقطني به- والعديد أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۷۵) والبيهقي

(۱/۲۵۶) كتاب الميضي باب غسل المستحاضة وهو عند الامام احمد في المسند بنحوه (۶/۲۶۶) كلهم من طريق عثمان بن سعد

القرشي حدثنا ابن ابي مليكة به- قال الحاكم: (هذا حديث صحيح) ولم يخرجه بهذا اللفظ، وعثمان بن سعد الكاتب: بهري ثقة عزيز

الحديث، يجمع حديثه (-) اله- تعقبه الذهبي بقوله: (قلت صورته مرسل) (-) اله- وفي إسناده عثمان بن سعد النخعي: قال العافظ في التقریب

(۹/۲): (ضعيف) - وقال الذهبي في الكاشف (۲/۲۵۰): لينة غير واحد-

الطُّهُورُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ فَإِنَّ الَّذِي أَصَابَهَا رَكْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ أَوْ دَاءٌ عَرَضَ لَهَا .
 قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ فَسَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي بِنَحْوِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ . وَقَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ فِي
 الْإِسْنَادِ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ خَالَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ .

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوئی انہوں نے اتنے عرصے سے نماز ادا نہیں کی کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اے ام المؤمنین! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں جہنمی نہ ہو جاؤں اور ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہ رہے ایک بڑا عرصہ گزر چکا ہے جس میں میں نے نماز نہیں پڑھی مجھے استحاضہ کا خون خارج ہوتا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم ٹھہرو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح دریافت کرنا جس طرح مجھ سے کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت ابو حبیش ہے اس نے مجھ سے ذکر کیا ہے اس کو استحاضہ کی شکایت ہے اور یہ کافی عرصے سے نماز ادا کرنے پر قادر نہیں ہو سکی اسے یہ اندیشہ ہے کہ میں یہ کافر نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہ رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فاطمہ سے کہو کہ وہ ہر مہینے میں اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دے جب وہ مخصوص ایام گزر جائیں تو وہ ایک مرتبہ غسل کر کے اپنی شرم گاہ پر روئی رکھ کر اس پر ایک چوڑی پٹی باندھ لے تاکہ (خون باہر نہ نکلے) پھر ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے اسے جو چیز لاحق ہوئی ہے وہ شیطان کا ٹھونگا ہے یا کوئی رگ ہے جو منقطع ہو گئی ہے یا کوئی بیماری ہے جو اسے لاحق ہو گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

830 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضِيلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَتْ خَالَتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَقَعَ فِي النَّارِ إِنِّي أَدْعُ الصَّلَاةَ سَتَيْنِ أَوْ سِنَيْنِ لَا أَصَلِّي . فَقَالَتْ أَنْتَظِرِي حَتَّى يَجِيءَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَاءَ فَقَالَتْ هَذِهِ فَاطِمَةُ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُولِي لَهَا فَلْتَدْعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامَ قُرْنِهَا ثُمَّ لَتَغْتَسِلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ الطُّهُورُ بَعْدَ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَتَنْظِفَ وَلَتَحْتَشِي فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ عَرَضَ أَوْ رَكْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ .

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں جہنم میں چلی جاؤں گی کیونکہ میں نے دو برس سے (راوی کو شک ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:) کئی برس سے نماز ادا نہیں کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم انتظار کرو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو (ان سے دریافت کرنا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: یہ فاطمہ ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دیا کرو پھر روزانہ ایک مرتبہ غسل کر لیا کرو اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اور اپنی شرم گاہ کو ڈھانپ کر رکھو کیونکہ یہ ایک بیماری ہے جو لاحق ہوئی ہے یا یہ شیطان کا ٹھونگا ہے یا کوئی رگ

ہے جو منقطع ہو گئی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن سعد کاتب، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶۲) (۴۵۰۳)۔

831- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ دَعِيَ قَدَرُ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسَلِي وَاسْتَفْرِي وَصَلِّي.

★★ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میں استحاضہ کا شکار ہوں میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم ان مخصوص ایام میں نماز پڑھنا ترک کرو جن میں تمہیں حیض آتا تھا پھر اس کے بعد تم غسل کرو اور کپڑا باندھ لو اور نماز پڑھ لیا کرو۔

832- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا فَسَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَتَنْظُرُ عَدَّةَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ ذَلِكَ وَعَدَّةَهُنَّ فَلَتَرْكِي الصَّلَاةَ قَدَرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَتَغْتَسِلِ وَتَسْتَفْرِ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي.

★★ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون کا خون بہتا تھا وہ رکتا نہیں تھا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورت مخصوص ایام کا جائزہ لے گی جس میں پہلے اسے حیض آتا تھا وہ اتنے دن تک نماز ترک کرے گی پھر جب نماز کا وقت ہوگا تو وضو کر کے کپڑا باندھ کر نماز ادا کر لے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صخر بن جویریہ، ابونافع، مولیٰ بنی تمیم او بنی بلال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۵۰) (۲۰۹۲)۔

833- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَكُونُ الْحَيْضُ لِلْجَارِيَةِ وَالثَّيْبُ الَّتِي قَدْ
 آيَسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ أَقْلٌ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَا أَكْثَرُ مِنْ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ فَوْقَ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ
 فَمَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَانِهَا قَضَتْ وَدَمُ الْحَيْضِ أَسْوَدُ خَائِرٌ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ أَصْفَرُ رَقِيقٌ فَإِنْ
 غَلَبَهَا فَلَتْ حَتَّى كُرْسُفًا فَلِنْ غَلَبَهَا فَلْتَعْلِيهَا بِأُخْرَى فَإِنْ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ . لَا
 يَثْبُتُ . عَبْدُ الْمَلِكِ وَالْعَلَاءُ ضَعِيفَانِ وَمَكْحُولٌ لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ .

☆ ☆ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کم سن لڑکی اور وہ عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو اس کا حیض تین دن سے کم نہیں ہوگا اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوگا، اگر دس دن کے بعد بھی اسے خون نظر آئے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی، اس کے ایام مخصوص سے زیادہ جو دن ہوں گے ان کی (نمازوں کی وہ) قضاء کرے گی۔ (نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) حیض کا خون سیاہ اور گاڑا ہوتا ہے، جس میں سرخی غالب ہوتی ہے جبکہ استحاضہ کا خون زرد اور پتلا ہوتا ہے، اگر زیادہ خون خارج ہو رہا ہو تو وہ روئی رکھ لیا کرے، اگر اور زیادہ ہو تو کوئی پٹی وغیرہ رکھ لے، اگر وہ نماز کے دوران بھی خارج ہو رہا ہو تو وہ عورت نماز نہ چھوڑے، اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے اس کے دور راوی عبد الملک اور علاء دونوں ضعیف ہیں، جبکہ مکحول نامی راوی کا سماع ثابت نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عون واسطی، دھوا بن عون بن اوس، ابو عثمان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۶/۲۵۲)۔

○ حسان بن ابراہیم بن عبد اللہ کرمانی، ابو ہشام عنزی قاضی کرمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۱)۔

○ علاء بن کثیر دمشقی، ابوسعید، انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن مدینی نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۱۲۹)۔

○ مکحول شامی، ابو عبد اللہ، یہ شام کے مشہور فقیہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”یانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”110ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

٨٣٣- أخرجه الطبراني في الكبير (١٥٢/٨) رقم (٧٥٨٦) وفي الأوسط كما في مجمع البحرين (٢٩١/١) رقم (٥٠٢) من طريق حسان بن إبراهيم عن عبد الملك بهذا الأسناد لكن بلفظ: (أقل العيص ثلاث وأكثره عشر) - قال السهيلي في المجمع (٢٨٥/١): (رواه الطبراني في الكبير والأوسط وفيه عبد الملك الكوفي عن العلاء بن كثير اللخمي عن حماد) - قلت: بل العلاء هو ابن كثير الدمشقي - قال ابن المديني: ضعيف - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال أحمد وغيره: ليس بشيء - وقال ابن عدي: له عن مكحول نسخ عن الصحابة كسوا عمر محفوظه: كذا في الميزان (١٢٩/٥) - وسباني مره أخرى عند المصنف -

”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن جر عستانی (۹۶۹) (۶۹۲۳)۔

834 - حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصْبِصِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقَلُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَحِيضِ لِلْجَارِيَةِ الْبُكَرِ وَالشَّيْبِ ثَلَاثٌ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَحِيضِ عَشْرَةُ أَيَّامٍ فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِي مَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَانِهَا وَدَمُ الْحَيْضِ لَا يَكُونُ إِلَّا دَمًا أَسْوَدَ غَبِيظًا تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ رَقِيقٌ تَعْلُوهُ صُفْرَةٌ فَإِنْ كَثُرَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ فَلْتَحْتَشِي كُرْسُفًا فَإِنْ ظَهَرَ الدَّمُ عَلَيْهَا بِأُحْرَى فَإِنْ هُوَ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعْ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ . عَبْدُ الْمَلِكِ هَذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَالْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي أُمَامَةَ شَيْئًا.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کنواری لڑکی یا شیبہ کی حیض کی مقدار کم از کم تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے اگر وہ دس دن کے بعد بھی خون دیکھتی ہے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہو گی وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام سے زیادہ دنوں کی قضاء کرے گی حیض کا خون صرف سیاہ ہوتا ہے اور گاڑھا ہوتا ہے اور اس پر سرخی غالب ہوتی ہے جبکہ مستحاضہ عورت کا خون پتلا ہوتا ہے جس پر زردی غالب ہوتی ہے اگر نماز کے دوران خون بکثرت خارج ہو تو وہ روئی رکھ لے اگر پھر بھی خون باہر نکل رہا ہو تو کوئی دوسرا کپڑا یا پٹی رکھ لے اگر اس پر نماز کے دوران غالب ہو تو نماز نہ چھوڑے اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں مرد اس سے صحبت بھی کر سکتا ہے اور وہ عورت روزے بھی رکھے گی۔

اس روایت کا راوی عبد الملک مجہول ہے جبکہ علاء نامی راوی ملاء بن کثیر ہے اور یہ حدیث میں ضعیف ہے جبکہ مکحول نامی راوی نے حضرت ابوامامہ سے کوئی بھی حدیث نہیں سنی ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن مہدی مصیعی، بغدادی الاصل، ہم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 124 ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن جر عستانی (۱۱۶) (۱۲۵۱)۔

835 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۸۲۵- أخرجه ابن الجوزي في التلخيص (۱/ ۱۹۷) رقم ۲۴۵۱ وفي العلل المسامدة (۱/ ۲۸۲) رقم ۶۸۲ من طريق الدارقطني ۱۵- والخط الحديث السابق -

۸۲۵- أخرجه ابن الجوزي في التلخيص (۱/ ۱۹۷) رقم ۲۴۵۱ وفي العلل المسامدة (۱/ ۲۸۲) رقم ۶۸۲ من طريق الدارقطني ۱۵- ومحمد بن راشد قال ابن هبان في المجروحين (۲/ ۲۵۲) ان من العلل المسامدة (۱/ ۲۸۲) رقم ۶۸۲ من طريق الدارقطني ۱۵- والخط الحديث السابق -

الْمِنْهَالِ الْبَصْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَأَكْثَرُهُ عَشْرَةُ أَيَّامٍ . حَمَادُ بْنُ مِنْهَالٍ مَجْهُولٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

اس روایت کا راوی حماد بن منہال مجہول ہے جبکہ محمد بن احمد بن انس ضعیف ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حماد بن منہال۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۰/۲)۔

○ محمد بن راشد مکحولی خزاعی، دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”161ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: القریب (۱۶۰/۲)۔

836- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا قَطْنُ بْنُ نُسَيْرٍ أَبُو عَبَّادٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَعُدُّ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ وَتُصَلِّي . تَفَرَّدَ بِهِ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَلَا يَصِحُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَهُمْ فِيهِ وَإِنَّمَا هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فاطمہ بنت قیس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ میں عورت کا مسئلہ دریافت کیا کہ اُسے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کا شمار کرے پھر جب وہ پاک ہو جائے تو غسل کر لے اور نماز ادا کیا کرے۔

اس روایت کو نقل کرے میں جعفر بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے ابن جریر کے حوالے سے جو روایت نقل ہے وہ درست نہیں ہے اس میں راوی نو و تم ہوا ہے کیونکہ اُس خاتون کا نام فاطمہ بنت ابو حبیش تھا۔

— — — — —

۸۴۶- أخرجه البيهقي في السنن (۲۵۵/۱) كتاب الحيض باب غسل المستحاضة من طريق الدارقطني به - وقد روى ابو يعقوب الكاظمي الراية (۲۰۴/۱ - ۲۰۵) قال: فرى على بشر بن الوليد البجلي واما حاصر قبل له: (حدثكم ابو يوسف القاضي عن عبد الله بن عيسى ابوب الدارقطني عن عبد الله بن محمد بن عوف عن حاصر ان النبي صلى الله عليه وسلم امر المستحاضة بالوضوء لكل صلاة وادعى طريقه ابو يعقوب البيهقي في معرفة السنن ۲۸۱ - ۲۸۲ رقم (۱۸۸۹) قال البيهقي: وادعى يوسف نفع اذا كان يروي عن نفع الدارقطني لم ينج به صاحب الصحيح - وابن عوف معتل في موارد الاستحاضة به -

راویان حدیث کا تعارف:

○ قطن بن نسیر - ابو عباد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۰۲) (۵۵۹۱)۔

○ جعفر بن سلیمان ضبعی ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۹) (۹۵۰)۔

837- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ مَطْرِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتْ الْحَامِلُ لَا تَحِيضُ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: ایسی حاملہ عورت جس کو خون نظر آئے، اُس کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: اس کو حیض نہیں آ سکتا، وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن احمد بن عتاب بن محمد بن ابو الورقاء، فاید بن عبد الرحمن، ابو بکر عبدی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقتہ“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”344ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۵/۴۵۲)۔

○ یعقوب بن قعقاع بن العلم از دی، ابوحسن خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱۰۸۹) (۷۸۸۲)۔

838- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

٨٢٧- أخرجه المارمى في سنة (١٢٧) كتاب القملود والظلمات في العنقلى الادارات الدم من طريقه سعيد عن مظرفه - ورواد مراد
اخرى من طريقه امام عن مظرفه - والحديث رواد ايضا ابن المنذر فى الأوسط (٢) ٢٢٩ رقم (١٢٠)

٨٢٨ أخرجه ابن أبي شيبة (٩٢/١) والطبراني في المعجم (٦٤: ٢٥١) رقم ١١٥٣ وابن المنذر في الأوسط (٢٣٦: ٢) رقم (٨١٨) عن طريق
 أنس بن مالك عن حمزة بن عبد المطلب - وأخرجه أبو داود (١٢: ١٢١) كتاب الضرائر - باب في المراءى النذرة والصفرة الحديث (٢٠٧) عن

حَسَّانٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ غَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَرَى التَّرِيَّةَ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا وَهِيَ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ.

☆ ☆ سیدہ ام عطیہؓ بھی بتایاں رتی ہیں: ہم خواتین شروع ہو جانے کے بعد نظر آنے والی تری کی پروا نہیں کرتے تھیں جو زور رنگ کی یا مٹیالی رنگ کی ہوتی تھیں۔

839- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ غِيلَانَ

بْنِ جَامِعِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرِ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ يُجَامِعَ الْمُسْتَحَاضَةُ زَوْجُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند کیا ہے استخاضہ کی شکار عورت کے ساتھ اُس کا شوہر صحبت کرے۔

— ❶ — ❷ — ❸ — ❹ — ❺ — ❻ — ❼ — ❽ — ❾ — ❿ —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن میسرۃ ہلالی، ابوزید عامری، کوفی زراد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۲۸) (۴۲۴۹)۔

840- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ سَلَامِ بْنِ سَلَمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقْتُ النِّفَاسِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الظُّهَرَ قَبْلَ ذَلِكَ . لَمْ يَرَوْهُ عَنْ حُمَيْدٍ غَيْرُ سَلَامٍ هَذَا وَهُوَ سَلَامُ الطَّوِيلِ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفاس کی (زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے البتہ عورت اس سے پہلے طہر دیکھ لے) (تو حکم مختلف ہوگا)۔

اس روایت کو حمید نامی راوی کے حوالے سے صرف سلام نامی راوی نے نقل کیا ہے یہ سلام طویل ہے اور یہ حدیث

ضعیف ہے۔

٨٣٩ أخرجه إسماعيل بن (٢٠٨/١) كتاب الصلوات الطهارة باب من قال: لا يجامع المسحاة روجها من طريق نفعه عن عبد الملك
ميسرة عن الشعبي عن فسير عن عائشة قالت: المسحاة لا يأنسها روجها - ورواه ابن أبي شيبة في المصنف (٢٧٨/٢) من طريق
الشعبي عن فسير عن عائشة وعقبة ابن المنذر في الأوسط (٢١٨/٢) فقال: روي عن عائشة أنها قالت: المسحاة لا يأنسها روجها -
٨٤٠ أخرجه ابن الموردي في المحقق (٢٠٤/١) رقم (٢٤٠) وفي العلل المسماة ١ رقم ٢٤٦ من طريق الدارقطني - وأخرجه
ابن ماجه (١٠٣/١) كتاب الطهارة باب التمساح كمن تجلس الحديث ١٤٩ - وأبو يعنى ١٢٢/٦ رقم (٢٧٩) من طريق عبد الله بن
أبو سعيد الأشج يروى عنه إسماعيل بن علقمة: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت تيممنا أربعين يوما إلا أن نرى الطهر قبل ذلك
وقال أبو سعيد يروى في الرواة (٢٢٢/١) هذا إسماعيل يروى عنه رجاء بن عطاء بن أبي رباح - وصنفه ابن الموردي في المحقق (٢٠٥/١) وقال في
الحاشية: سألته عن كتاب حديثه - وقال النسائي والدارقطني - ذلك الحديث - وقال عبد الرحمن بن يوسف بن خراش: أورد
وقال ابن مسكان يروى عن الثقات الموضوعات أنه كان السجدة لرجاء - والحديث إسماعيل بن عدي في الكامل (٢٠١/٢) من طريق
أبي سعيد الأشج - وللبن مولى عبد الرزاق (٢١٢/١) رقم (١١٩٩) أخرجه معمر بن عمار عن حديثه عن ابن قال: ينظر الفراء أوله
ويعاود بها الدم أربعين ليلة ثم يغسل - ومن طريقه أخرجه ابن السكيت في الأوسط (٢٠٢/١) رقم (١٩٢) - وسجاني رقم (١٨٤٨)

841- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِسَانِي لَا تَشَوَّفُنِي دُونَ الْأَرْبَعِينَ وَلَا تُجَاوِزَنِ الْأَرْبَعِينَ يَغْنَى فِي النَّفَاسِ .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے یہ کہا کرتے تھے: چالیس دن گزرنے سے پہلے تم میرے سامنے آراستہ نہ ہو چالیس دن سے تجاوز نہ کرو ان کی مراد نفاس کی حالت تھی۔

842- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ الْهَذَلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ امْرَأَةً عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ لَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفَاسِهَا تَرَيَتْ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَنَا أَنْ نَعْتَزِلَ النَّفْسَاءَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَفَعَهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْهُ وَخَالَفَهُ وَكَيْعٌ .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی زوجہ بیان کرتی ہیں جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو انہوں نے زیب و زینت کی تو حضرت عثمان بن ابوالعاص نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی: ہم نفاس والی عورتوں سے چالیس دن تک الگ رہیں۔

عمر بن ہارون نامی راوی نے اس کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ وکیع نامی راوی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

843- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِسَانِي إِذَا نَفَسْتُ امْرَأَةً مِنْكُنَّ فَلَا تَقْرَبِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ .

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَهَشَامٌ وَاخْتَلَفَ عَنْ هِشَامٍ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ مَوْقُوفًا وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے یہ کہا کرتے تھے: جب تم میں سے کسی عورت کو نفاس آجائے تو وہ چالیس دن تک میرے قریب نہ آئے البتہ اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا حکم مختلف ہے۔

۸۸۱- أخرجه الحاكم (۱۷۶/۱) من طريق أبي بلال الأسعري ثنا أبو شهاب عن هشام بن عثمان بن الحسن عن عثمان بن - وسباني عن العارظي رقم (۸۸۱) وأخرجه عبد الرزاق (۲۱۳/۱) رقم (۱۲۰۱) والبيهقي (۲۲۹/۱) وابن الجارود رقم (۱۱۸) - من طريق عثمان التورثي عن يونس عن الحسن بن عثمان بن أبي العاص به - رواد البيهقي (۲۶۱/۱) كتاب الميضي باب النفاس من طريق أبي هريرة عن الحسن بن عثمان بن أبي العاص به - قال الحاكم: (لهذه سنة عزيزة) فان سلم لهذا الإسناد من أبي بلال فإنه مرسل صحيح: فان الحسن لم يسمع من عثمان بن أبي العاص - وافقه الذهبي - قال النسب شاكر في تعليقه على المعلى (۲۰۵/۲): (و المرسل لا يكون صحيحاً ولا جهة) ومراسيل الحسن اضعف من مراسيل غيره (۱) -

اس روایت کو نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے بعض راویوں نے اسے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اسی طرح یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اُن کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

844- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِي نَفَاسِهِنَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

☆ ☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورتوں کی مدت چالیس دن مقرر کی ہے۔

ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد ربہ بن نافع کنانی حناط نزیل المدائن، ابوشہاب الاصغر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”172ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۶۸) (۳۸۱۳)۔

845- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَلَالٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. أَبُو بَلَالٍ الْأَشْعَرِيُّ هَذَا ضَعِيفٌ وَعَطَاءٌ هُوَ ابْنُ عَجَلَانَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کا ایک راوی ابوبلال اشعری ضعیف ہے۔

جبکہ دوسرا راوی عطاء بن عجلان متروک الحدیث ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبان بن موسیٰ بن سوار سلمی، ابو محمد مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”233ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

۸۴۴- أخرجه ابن الجوزي في التمهيد (۲/۱) رقم (۲۶۱) وفي العلل المتناهیة (۲۸۶/۱) رقم (۶۶۷) من طريق الدارقطني بسند

الاسناد وانظر رقم (۸۱۱)۔

۸۱۵- أخرجه ابن الجوزي في التمهيد (۲/۱) رقم (۲۶۲) وفي العلل المتناهیة (۲۸۶/۱) رقم (۶۶۸) من طريق الدارقطني بسند

الاسناد وانظر رقم (۸۵۲)۔

الہندیہ "از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی" (۲۱۷) (۱۰۸۵)۔

846- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَاتَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَنْتَظِرُ النَّفْسَاءُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ رَأَتْ الطُّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ فَهِيَ طَاهِرَةٌ وَإِنْ جَاوَزَتْ الْأَرْبَعِينَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ - عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَابْنُ عَلَاتَةَ ضَعِيفَانِ مَتْرُوكَانِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی اگر وہ پہلے طہر دیکھ لے پاک ہوگی اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی مستحاضہ عورت کی طرح وہ بھی غسل کر کے نماز ادا کرے گی اگرچہ خون زیادہ جاری ہو رہا ہو تو وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

اس روایت کا راوی عمرو بن حصین اور ابن علاشہ دونوں ضعیف اور متروک ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن زکریا تبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵۴۱/۶)۔

847- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَتَهُ نَفَسَتْ وَأَنَّهَا رَأَتْ الطُّهْرَ بَعْدَ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ أَتَتْ فِرَاشَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ قَدْ طَهَّرْتُ قَالَ فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ وَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَلَسْتُ بِأَلْتِي تُغْرِينِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمْضِيَ لَكَ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً .

وَقَالَ هِشَامُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ غَيْرُ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

۸۴۶- أخرجه ابن الجوزي في التقييد (۲۰۵/۱) رقم (۲۶۳) وفي التحقيق (۲۸۶/۱) رقم (۶۷۹) من طريق الدارقطني بهذا الإسناد وأخرجه الحاكم في المستدرک (۱۷۶/۱) من طريق أبي بكر محمد بن عبد الله بن الجنييد ثنا موسى بن زكريا بهذا الإسناد - وقال الحاكم: (عمرو بن الحصين ومحمد بن علانة ليسا مشرط السبخين وإنما ذكرت هذا الحديث تالفاً منجياً) - اه - وانظر نصب الرتبة (۲۰۵/۱)۔

۸۴۷- أخرجه ابن المنذر في الأوسط (۲۶۹/۲) رقم (۸۲۹) من طريق حماد ثنا الجلد ابن أيوب به - ورواه الدارمي (۲۳۰/۱) من طريق حماد عن معاوية بن قرة عن امرأة لعائذ بن عمرو نفست فجاءت بعدما مضت عشرين ليلة فدخلت في لعافه فقال: من لعافه؟ قالت: أنا فلانة: أتت قد طهرت فركضها برجله فقال: لا تغريني عن ديني حتى تمضي أربعين ليلة -

☆☆ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ان کی اہلیہ کو نفاس آ گیا، انہوں نے بیس دن کے بعد طہرہ دیکھ لیا وہ پاک صاف ہو کر ان کے بستر پر آئی تو انہوں نے کہا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اُس نے کہا: میں پاک ہو چکی ہوں تو انہوں نے اُس خاتون کو اپنے پاؤں سے مارا اور کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ! تم ایسی چیز نہیں ہو جو مجھے میرے دین سے الگ کر سکے جب تک چالیس دن نہیں گزر جاتے (تم میرے قریب نہیں آ سکتی ہو)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔

اس روایت کو جلد بن ایوب کے حوالے سے صرف معاویہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عائذ بن عمرو بن ہلال مزنی، ابو ہبیرۃ بصری، یہ صحابی رسول ہیں، ان کا انتقال "71ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی: (۱/۳۹۰)۔

848- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَجَلَسُ النَّفْسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نفاس والی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

849- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَمِصِيُّ وَلَقَبَهُ سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا مَضَى لِلنَّفْسَاءِ سَبْعٌ ثُمَّ رَأَتْ الطَّهْرَ فَلْتُغْتَسِلْ وَلْتَصَلِّ.

قَالَ سُلَيْمٌ فَلَقِيتُ عَلِيَّ بْنَ عَلِيٍّ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ

۸۴۸- أخرجه ابن المنذر في الأوسط (۲/۲۴۹) رقم (۸۲۶) من طريق يحيى بن إسرائيل عن جابر عن عبد الله بن يسار عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب - ورواه عبد الرزاق في المصنف (۱/۲۱۲) (۱۱۹۷) قال: أخرنا معمر بن جابر الحمصي - قد كره نحوه - وأما انس: فقد روى عبد الرزاق (۱/۲۱۲) رقم (۱۱۹۸) ومن طريقه ابن المنذر في الأوسط (۲/۲۵۰) رقم (۸۲۰) وقد تقدم في الحديث رقم (۸۱۰)۔

۸۴۹- أخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۴۲) من طريق الدارقطني - به - وأخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۷۶) - أخرنا ابو سيرر احمد بن محمد بن زياد النهوي ببغداد - ثنا ابو اسماعيل محمد بن اسماعيل السلمي - ثنا عبد السلام بن محمد الحمصي - قد كره - ومن طريق البيهقي أيضا في السنن (۱/۲۴۲) ثم قال الحاكم: (وفد استشهد مسلم ببغية بن الوليد - وأما الأسود بن نضلة: فانه شامي معروف - والحديث مرسل في الباب ۱ - ا -

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ - الْأَسْوَدُ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ شَامِيٌّ -

— — — — —

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب نفاس والی عورت کو سات دن گزر جائیں اور پھر وہ طہر دیکھ لے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دے۔
اس کے راوی سلیم بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات علی بن علی محدث سے ہوئی، انہوں نے اسود عبادہ اور عبد الرحمن کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی روایت کی مانند سنائی۔
اس روایت کے راوی اسود یہ ابن ثعلبہ شامی ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول اور منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۱۷۷)۔

○ اسود بن ثعلبہ کنذی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۵) (۵۰۴)۔

○ عبد الرحمن بن غنم اشعری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”78ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۹۵) (۴۰۰۴)۔

850- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّفْسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقْعُدُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِي وَجُوهَنَا بِالزُّرْسِ مِنَ الْكَلْفِ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نفاس والی عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چالیس دن تک بیٹھی

۸۵۰- أخرجه أحمد (۳۰۰/۶) وابو داود (۸۳/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في وقت النفساء الحديث (۳۱۱) والترمذي (۲۵۶/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في كم نكثت النفساء! الحديث (۱۳۹) وابن ماجه (۲۱۳/۱) كتاب الطهارة: باب النفساء كم تجلس! الحديث (۶۴۸) والحاكم (۱۷۵/۱) والبغوي رقم (۳۳۳) والبيهقي (۲۶۱/۱) كتاب العیض: باب النفساء وابن الموزني في التحفيم (۲۰۴/۱) رقم (۳۳۹) وابن المنذر في اللوامع (۲۵۰/۲) رقم (۸۴۱) من طريق علي بن عبد الله عن أبي سريال عن مسة الأزدية عن أم سلمة: قال الترمذي: لهذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث أبي سريال عن مسة الأزدية عن أم سلمة واسم أبي سريال: (كنير بن زياد) قال محمد بن اسماعيل: (علي بن عبد الله عن ثقة وابو سريال ثقة) ولم يعرف محمد لهذا الحديث إلا من حديث أبي سريال (أ) - (ب) - قال العافظ في التلخيص (۲۰۴/۱): (وابو سريال وثقه البخاري وابن معين وضعفه ابن حبان) وأم مسة: مسة مجسولة الحال - قال الدارقطني: لا تقوم بها حجة - وقال ابن القطان: لا يعرف حالها - وأغرب ابن حبان فضعه بكنير بن زياد فلم يصح (أ) -

ہتی تھیں، ہم نشلی کی وجہ سے چہرے پر درس مل لیا کرتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث

○ علی بن عبد الاعلیٰ ثعلبی کوئی الاحول، حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۰۰) (۴۷۹)۔

○ کثیر بن زیاد، ابوہل برسائی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۰۷) (۵۶۳۵)۔

851 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو غَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ أَبُو خَيْثَمَةَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَهْلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَقَعُدُ بَعْدَ نَفَاسِهَا - أَبُو سَهْلٍ هَذَا هُوَ كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ الْبُرْسَانِيُّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے نفاس کے بعد بیٹھتی تھی۔

اس روایت کا راوی ابوہل اس کا نام کثیر بن زیاد برسائی ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ مالک بن اسماعیل نہدی، ابو غسان کوئی، سبط حماد بن ابوسلیمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”217ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۱۳) (۶۳۶۳)۔

○ زہیر بن معاویہ بن حدج، ابوخیثمہ، جعی کوئی، نزیل جزیرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”174ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی۔

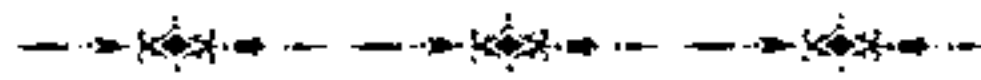
852 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ النَّفْسَاءِ كُنَّ تَقْعُدُ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ .

☆☆ عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا ان سے نفاس والی عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: اگر وہ خون دیکھ لے تو کتنا عرصہ بیٹھی رہے تو انہوں نے جواب دیا: چالیس دن تک اس کے بعد وہ غسل کرے گی۔

853- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّفْسَاءِ فَقَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تُمْسِكَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَطْهَرُ فَتُصَلِّيَ عَطَاءٌ مَتْرُوكَ الْحَدِيثِ .

☆☆ عبد اللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفاس والی عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا: چالیس دن تک ٹھہری رہے گی، پھر غسل کر کے پاک ہو کر نماز ادا کرنا شروع کرے گی۔

اس روایت کا راوی عطاء مٹروک الحدیث ہے۔



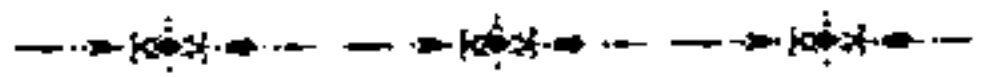
راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن زید بن سلمۃ بن ربیع بن جابر تمیمی ابو عثمان معدل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”340ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ اصہبان (۱/۲۶۵) (۴۳۹)۔

○ سعد بن صلت بن برد بن اسلم، القاضی الامام محدث، ان کا انتقال ”196ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۹/۳۱۷) (۱۰۰)۔

854- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُرْزَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مَسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهَا سَأَلَتْهُ كَمْ تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ إِذَا وَلَدَتْ قَالَ تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهَرَ قَبْلَ ذَلِكَ .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بیان کرتی ہیں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: جب عورت بچے کو جنم دیتی ہے تو وہ کتنا عرصہ بیٹھی رہے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہے گی اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو (اس کا حکم مختلف ہوگا)۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن اسماعیل بن جریر، بجلی کو فی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی

۸۵۱- علفہ البیہقی فی السنن (۱/۲۶۲) فقال: (ورواد العزمی محمد بن عبید اللہ بن ماسد له عن مسة عن أم سلمة) - قال العلامة النبی محمد شاکر فی تعلیقه علی الترمذی (۱/۲۵۷): (هذا إسناد ضعيف: لضعف محمد بن عبید اللہ العزمی) - ال - وانظر المعین رقم (۸۵۰)۔

بن حجر عسقلانی (۷۵۵۴)۔

○ عبد الرحمن بن محمد بن عبید اللہ عززی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۱۲/۴) (۴۹۵۶)۔

○ محمد بن عبید اللہ بن میسرۃ عززی کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲۴۷/۶) (۷۹۱۱)۔

855- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُسَيْرِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلنِّسَاءِ إِذَا رَأَتْ الطُّهْرَ إِلَّا أَنْ تَضَنَّى.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نفاس والی عورت طہر دیکھ لے تو اب اس کے لیے نماز کو ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

(۱) عمر بن عبد اللہ بن یعلیٰ بن مرۃ ثقفی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۹/۲) (۴۶۸)۔

2- باب مَا يَلْزَمُ الْمَرْأَةَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا طَهَرَتْ مِنَ الْحَيْضِ.

باب: جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر کون سی نماز لازم ہوگی؟

856- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَنِ الْحَائِضِ تَطَهَّرَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ بِقَلِيلٍ قَالَ تُصَلِّي الْعَصْرَ. قُلْتُ قَبْلَ ذَهَابِ الشَّفَقِ قَالَ تُصَلِّي الْمَغْرِبَ. قُلْتُ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَالَ تُصَلِّي الْعِشَاءَ. قُلْتُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَالَ تُصَلِّي الصُّبْحَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْمُرُنَا أَنْ نُعَلِّمَ نِسَاءَنَا. لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ عبد الرحمن بن غنم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایسی حائضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا جو سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے پاک ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ عصر کی نماز ادا کرے گی میں

۸۵۵ أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۱۲/۱) كتاب الحيض باب النفساء من طريق الدارقطني به وفي إسناده عمر بن يعلى الثقفي قال المافظ في التفریب (۵۹/۲) (ضعیف) - ونسخه عرفجة بن عبد الله قال المافظ في التفریب (۱۹/۲) (مقبول) - قلت: أي عند المتابعة والاد (فلين) كما هو معروف عن المافظ -

نے دریافت کیا: جو شفق غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے انہوں نے فرمایا: وہ مغرب کی نماز ادا کرے گی میں نے دریافت کیا: اگر وہ صبح صادق ہونے سے پہلے پاک ہو گئی؟ انہوں نے فرمایا: وہ عشاء کی نماز ادا کرے گی۔ میں نے دریافت کیا: جو سورج طلوع ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو انہوں نے فرمایا: وہ صبح کی نماز ادا کرے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہی ہدایت کی تھی: ہم عورتوں کو یعنی اپنی خواتین کو اس بات کی تعلیم دیں۔

اس روایت کو محمد بن سعید نامی راوی نے نقل کیا ہے: یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

— ❦ — ❦ — ❦ — ❦ — ❦ —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن حسان حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجهول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آنھویں طبع“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۴/۲) (۶۴۹)۔

3- باب جَوَازِ الصَّلَاةِ مَعَ خُرُوجِ الدَّمِ السَّائِلِ مِنَ الْبَدَنِ.

باب: جسم سے خون بہہ رہا ہو تو اس کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز ہے

857- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَافِلًا أَتَى رَوْجَهَا وَكَانَ غَائِبًا فَلَمَّا أُخْبِرَ الْخَبَرُ حَلَفَ أَنْ لَا يَنْتَهِيَ حَتَّى يُهْرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ يَتَّبِعُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْزِلًا - وَقَالَ الْقَاضِي فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْزِلًا - قَالَ مَنْ رَجُلٌ يَكْلُونَا لَيْسَتْنَا هَذِهِ - قَالَ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بَعْمَ الشَّعْبِ - وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هُوَ وَأَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوا الشَّعْبَ مِنَ الْوَادِي فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلَى بَعْمِ الشَّعْبِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ أَيُّ اللَّيْلِ تُحِبُّ أَنْ أَكْفِيكَ أَوَّلَهُ أَوْ آخِرَهُ قَالَ بَلِ اكْفِيْنِي أَوَّلَهُ - قَالَ فَاصْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ قَنَامَ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي وَاتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيبَةُ الْقَوْمِ

857- أخرجه أبو داود (۵۰/۱) کتاب الطہارۃ: باب الوضوء من الدم الحديث (۱۹۸) وأحمد (۲۱۲/۲) وابن حبان في صحيحه (۲۶۱) وابن حبان في صحيحه (۲۷۵/۲) (۲۷۶) رقم (۱۰۹۶) وأبو داود في الوضوء من الدم (۲۵۰) والبيهقي في الشری (۱۶۰/۱) کتاب الطہارۃ: باب ترك الوضوء من خروج الدم من غير مخرج المعتد - الحديث - من طريق محمد بن اسحاق به - والحديث علقه البخاري (۲۷۵/۱) کتاب الوضوء: باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين: القبل والبر - قال: (وقال جابر بن عبد الله - في قوله - الا

فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَاَنْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتْ قَائِمًا ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اُخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَاَنْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتْ قَائِمًا ثُمَّ عَادَ لَهُ بِالثَّالِثِ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ اَهْبَ صَاحِبَهُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَقَدْ اَتَيْتُ فَوُثِّبَ فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ اَنْ قَدْ نَذَرُوا بِهٖ فَهَرَبَ فَلَمَّا رَاى الْمُهَاجِرِىَّ مَا بِالْاَنْصَارِىِّ مِنَ الدِّمَآءِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَفَلَا اَهْبَيْتَنِى وَقَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَفَلَا اَنْبَهَيْتَنِى اَوَّلَ مَا رَمَاكَ قَالَ كُنْتُ فِى سُوْرَةٍ اَقْرُؤُهَا فَلَمَّ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا حَتّٰى اُنْفِذَهَا فَلَمَّا تَابَعَ عَلٰى الرَّمٰى رَكَعْتُ فَاَذْنُتُكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ لَا اَنْ اُصْبِحَ ثَغْرًا اَمَرَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِحِفْظِهِ لَقُطِعَ نَفْسِى قَبْلَ اَنْ اَقْطَعَهَا اَوْ اُنْفِذَهَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں شریک ہوئے اس دوران ایک شخص نے ایک مشرک عورت کے ساتھ صحبت کر لی جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لارہے تھے تو اس کا شہر بھی آگیا جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا اس نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اس وقت تک باز نہیں آئے گا جب تک نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کا خون نہیں بہائے گا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے روانہ ہوا جہاں کہیں بھی نبی اکرم ﷺ پڑاؤ کرتے۔ (قاضی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات کو ہماری پہرے داری کون کرے گا تو ایک انصاری اور ایک مہاجر شخص آگے بڑھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں گھائی کے کنارے پر رہنا پھر نبی اکرم ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے وادی کی گھائی میں پڑاؤ کیا جب یہ دونوں حضرات گھائی کے سرے پر پہنچے تو انصاری شخص نے مہاجر سے کہا: تم رات کے کون سے حصے میں (سونا پسند کرو گے پہلے حصے میں یا آخری حصے میں) اس نے کہا: پہلے حصے میں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ مہاجر شخص ہٹ کر سو گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ وہی شخص (مشرک) آیا جب اس نے ایک شخص کا چہرہ دیکھا تو اسے پتہ چل گیا کہ یہ لوگوں کی حفاظت کے لیے ہے تو اس نے اس انصاری کو تیر مارا جو اسے لگا اس انصاری نے اس تیر کو نکالا کھڑا رہا پھر اس شخص نے دوسرا تیر مارا جو اسے لگا تو انصاری نے اسے بھی نکال دیا اور خود نماز پڑھتا رہا اس شخص نے تیسرا تیر مارا جو اس انصاری کو لگا تو اس انصاری نے اسے نکال کر رکھ دیا پھر وہ انصاری رکوع میں گیا پھر سجدے میں گیا پھر اس نے اپنے ساتھی کو اٹھا دیا اور اس سے کہا اٹھ جاؤ! کیونکہ میرا بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے۔ جب اس مشرک شخص نے ان دونوں حضرات کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اب یہ اسے ماریں گے جب مہاجر نے انصاری کا خون بہتا ہوا دیکھا تو بولا: سبحان اللہ! تم نے مجھے پہلے بیدار کیوں نہیں کیا! ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب اس نے تمہیں پہلے تیر مارا تھا تم نے اس وقت مجھے کیوں نہیں بتایا تو اس انصاری نے کہا: میں ایک ایسی سورت پڑھ رہا تھا اسے ختم کرنے سے پہلے مجھے درمیان میں چھوڑنا اچھا نہیں لگا لیکن اب اس شخص نے مسلسل میری طرف تیر اندازی کی تو پھر میں رکوع میں چلا گیا۔ (نماز ختم کرنے کے بعد) پھر میں نے تمہیں بیدار کیا اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے مجھے جس چیز کی حفاظت کی ہدایت دی تھی اگر میں اس کو ضائع کرنے والا نہ ہوتا تو (میرے یہ نوکریں تھیں) اس کو ختم کرنے سے پہلے میں مر جاتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد الجبار بن محمد عطار دی، ابو عمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”272ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۳) (۶۴)۔

○ صدقہ بن یسار جزری، نزیل مکتہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۶/۱) (۹۲)۔

○ عقیل ابن جابر بن عبد اللہ انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹/۲) (۲۶۳)۔

858- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ يَعْنِي الرَّمْلِيَّ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى وَجُرْحُهُ يَتَعَبُ دَمًا.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے رہے جب کہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

859- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مسور بن مخرمہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شاذب خراسانی، ابو عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”157ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۰۸)۔

4-باب فِي بَيَانِ الْعَوْرَةِ وَالْفَحْذِ مِنْهَا.

باب: ستر عورت کا بیان، ان اس کا حصہ ہے

860- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

حَدَّثَنِي أَبُو جَرَّهْدٍ عَنْ جَرَّهْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنْهُ بُرْدَةٌ قَدْ انْكَشَفَتْ فَخِذُهُ فَقَالَ إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ.

☆☆ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت مسجد میں تھے انہوں نے اس وقت ایسی چادر لی ہوئی تھی جس میں سے ان کی ران ظاہر ہو رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ران پردے کی چیز ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ بسر بن مطر بن ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۳۶۸/۲)۔

○ جرہد بن رزاح سلمی مدنی ایک قول کے مطابق یہ صحابی رسول ہیں اور اہل صفہ میں سے ہیں۔ ان کا انتقال ”61ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۶/۱) (۵۰)۔

861- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن جرہد سلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول الحال“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۵/۱) (۸۹۷)۔

862- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفُ فَخِذَكَ فَإِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ.

۸۶۰۔ اخرجہ ابو داؤد الطائسی ص (۱۶۲-۱۶۳) الحديث (۱۱۷۶) واهمد (۱۶۷۸، ۴) والدارمی (۲۸۱/۲) کتاب الاستئذان باب فی ان التخصیص عورۃ والبعار فی الماریج الکبیر النرجیة (۲۳۵۶) وابو داؤد (۲۰۲/۶) کتاب الحمام باب النرجی عن العربی الحديث (۱۵۰۱۵) والترمذی (۱۱۰/۵) کتاب الاربع باب ما جاء ان الفخذ عورۃ الحديث (۲۷۹۵) والبیہقی (۲۲۸/۲) کتاب السنن باب عورۃ الرجل مسندہ حدیث جریج بن حبیب بن ابی ثابت عن عاصم بن ضمیرۃ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریۃ ولم یکن تلت من فخذ فقال اما علیت ان الفخذ عورۃ؟ اخرجہ اس حبان (۲۵۲) والمعبدی (۲۶۹/۲) رسم (۱۸۵۷) وابن ابی شیبہ (۱۱۸/۹) والحاکم (۱۸۰/۶) من طرق عن جرہد بن

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی ران پر پردہ رکھنا، کیونکہ ران پردے کی چیز ہے۔

863- حَدَّثَنَا أَبُو عُسْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفُ عَنْ فَيْحِكَ وَلَا تَنْظُرَ إِلَى فَيْحِكَ حَتَّى وَلَا مَيِّتٍ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی ران کو بے پردہ نہ کرنا، اور کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف نہ دیکھنا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد المجید بن عبد العزیز بن ابورواد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”206ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۵۱۷/۱) (۱۲۸۹)۔

5- باب جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ.

باب: پٹی پر مسح کرنا جائز ہے

864- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِفُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَهُوَ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

8۶۲- أخرجه أبو داود (۱۹۶/۲) كتاب الجنائز، باب في ستر الميت عند غسله الحديث (۳۶۰) وفي (۱۰/۱) كتاب اللباس، باب النسوي عن الثوري الحديث (۱۰۱۵) وابن ماجه (۱۶۹/۱) كتاب الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت الحديث (۱۱۶۰) وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند (۱۱۶/۱) والحاكم (۱۸۰/۱) والبزار كما في تلخيص الحبير (۵۰۴/۱) من طريق ابن جريج عن حبيب بن أبي ثابت في رواية: أخبرني عن حبيب بن أبي ثابت (وفي أخرى: أخبرني حبيب بن أبي ثابت عن عاصم بن ضمرة) به وقال أبو داود: هذا الحديث فيه تكرار - قال الحافظ في التلخيص (۵۰۴/۱): وفيه ابن جريج عن حبيب - وفي رواية أبي داود من طريق هجاج بن محمد عن ابن جريج قال: أخبرني عن حبيب بن أبي ثابت - وقد قال أبو هاتم في العلل: ان الوساطة بينهما هو الحسن بن زكوان - قال: ولا يثبت لحبيب رواية عن عاصم، فوجدت علة أخرى - وكذا قال ابن معين: ان حبيباً لم يسمعه من عاصم وان بينهما رجل ليس بشقة وبين البزار: ان الوساطة بينهما هو عمرو بن خالد الواسطي، ووقع في زيادات المسند وفي المارقطني، ومسند الربيعين كليب - نصح ابن جريج بإخبار حبيب له وهو وهم في نقدي، وقد تكلمت عليه في اللاملاء على إحدائيت مختصر ابن العاجب -

8۶۵- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۶۷/۱) رقم (۲۷۵) من طريق المارقطني بروا الأئمة وعلفه البيهقي في السنن (۱۲۲۸/۱) فقال: (ومرواد أبو الوليد خالد بن يزيد الكوفي بائناً آخر عن يزيد بن علي عن علي مرسلًا، وأبو الوليد ضعيف ولا يثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء) - قال ابن الجوزي: لخالد بن يزيد ضعيف - وقال أبو هاتم الرازي: يحيى بن معين: (كتاب) - الله - وفاقه ابن عبد البر في التلخيص - وانظر نصب الراية (۱۸۷/۱-۱۸۸) -

عَنْهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجَبَائِرِ تَكُونُ عَلَى الْكَسِيرِ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ صَاحِبُهَا وَكَيْفَ يَغْتَسِلُ إِذَا أَجْنَبَ قَالَ يَمْسَحَانِ بِالْمَاءِ عَلَيْهَا فِي الْجَنَابَةِ وَالْوُضُوءِ . قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِي بَرْدٍ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِذَا اغْتَسَلَ قَالَ يُمِرُّ عَلَى جَسَدِهِ . وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) يَتِمُّ إِذَا خَافَ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اُس پٹی کے بارے میں دریافت کیا جو کسی زخم وغیرہ پر باندھی جاتی ہے ایسا شخص کس طرح وضو کرے گا؟ اگر وہ جنبی ہو جائے تو وہ غسل کس طرح کرے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص جنابت کی حالت میں پانی کے ذریعے اُس پر مسح کر لے گا میں نے عرض کی: اگر سردی ہو یا اپنی جان کا اندیشہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے پورے جسم پر مسح کر لے گا پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں رحم کرنے والا ہے۔“ (تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کو جب اندیشہ ہو تو وہ تیمم کر لے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابوطالب، ابو محمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں“ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”168ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۶) (۲۷۵)۔

○ زید بن حسن بن علی بن ابوطالب، ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”120ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۷۴) (۱۷۲)۔

865 - حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . أَبُو الْوَلِيدِ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ ضَعِيفٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے اس کا راوی ابوالولید خالد بن یزید مکی ضعیف ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن ابوالموالی زید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں“ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”173ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۵۰۰)۔

866- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَرَ إِحْدَى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ. عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ مَتْرُوكٌ.

☆☆ امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اپنے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرا ایک جوڑ ٹوٹ گیا، اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی: میں پٹی پر مسح کر لوں۔
اس روایت کا راوی عمرو بن خالد واسطی، متروک ہے۔

867- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ
عِمْرَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن خالد واسطی سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد وراق واسطی۔ سکن بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”265ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۷۹/۷) (۳۶۲۵)۔

6- باب بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَمَا يَجُوزُ فِيهِ مِنَ النَّيَابِ.

باب: اُس جگہ کا بیان جس میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

868- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ

٨٦٦- أخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١٦٧/١) رقم (٢٧٦) من طريق الدارقطني به- وأخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٦١/١) رقم (٦٢٢) ومن طريقه المصنف لقنأ وابن ماجه (٢١٥/١) كتاب الطهارة: باب المسح على الجبائر الحديث (١٥٧) وأبو الحسن الفطان في نقاشه على ابن ماجه: درواه البيهقي (٢٢٨/١) كتاب الطهارة: باب المسح على العصائب والجبائر: من طريق سعيد بن سالم القداح: حديثي إسرائيل به- قال البيهقي: وقد تابع عمرو بن خالد عليه عمر بن موسى بن وهيب: فرواه عن زيد بن علي مثله- وابن وهيب: منسوبة إلى الواقفي (ال)- قال الزيلعي في نصب الراية (١٨٧/١): (قال ابن أبي حاتم في (علله): سألت أبي عن حديث رواد عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن أبيه..... الحديث فقال: فهذا حديث باطل لا أصل له- وعمرو بن خالد منسوبة الحديث- انتهى- وقال ابن القلان في كتابه: قال: إسماعيل بن ربيعة: عمرو بن خالد كان يضع الحديث- وقال ابن معين: فهو كذاب غير ثقة- وله مامون- ورواه السفياني في صفاته وأعله بعمرو بن خالد وقال: لا يتابع عليه- ولا يعرف إلا به- ونقل تكذيبه عن جماعة (ال)- وانظر الحديث رقم (٧٧٢)-

الْأَبَارُ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْحَائِطِ تُلْقَى فِيهِ الْعَذْرَةُ وَالتَّنُّ قَالَ إِذَا سُقِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلَّ فِيهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایسی جگہ جہاں پر گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اُس جگہ کو تین مرتبہ سیراب کر لیا جائے (یعنی دھویا جائے) تم اس میں نماز ادا کرلو۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، ابوشیبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”326ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۵۳/۱۰) (۵۶۱۶)۔

○ عمر بن عبدالرحمن بن قیس الابارکونی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۹/۲) (۴۷۳)۔

869 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ هَذِهِ الْحَيْطَانِ الَّتِي تُلْقَى فِيهَا هَذِهِ الْعَذْرَاتُ وَهَذَا الزَّبَلُ أَيُّصَلِّي فِيهَا قَالَ إِذَا سُقِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلَّ فِيهَا وَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . اِخْتَلَفَا فِي الْإِسْنَادِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی جگہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: جہاں گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہے کیا وہاں نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تین مرتبہ اسے سیراب کر لو تو تم وہاں نماز ادا کر لو۔ انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم اس روایت کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے واللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے!



راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک بالسکون، ابوالقاسم کونی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۵۳/۱۰) (۵۶۱۶)۔

۸۶۸ - أخرجه ابن ماجه (۲۶۵/۱) كتاب المساجد والجماعات باب ابن جهور بناء المساجد الحديث (۷۶۱) من طريق محمد بن اسحاق - نافع عن ابن عمر - ومنه عن العبطان تلقى فيها العذرات! فقال: (إذا سقيت مرارا فصلوا فيها) - يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم - قال ابو بصير في الزوائد (۲۶۳/۱): (اشارة ضعيف: لنديس ابن اسحاق) - اه - وهو الذي بعد هذا -

کتاب الصلوة

نماز کا بیان

۱- باب

باب: بلا عنوان

871- قُرءَ عَلٰی اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا

۸۷۱- اخرجہ ابو داؤد (۲۶۱/۴) کتاب الادب: باب الردي في الكلام: حديث (۴۸۴۰) وابن ماجه (۶۱۰/۱) کتاب النکاح: باب خطبة النکاح: حديث (۱۸۹۴) واحمد (۲۵۹/۲) والنسائي في (عمل اليوم والليلة) رقم (۴۹۴) وابن حبان (۳۵۷۸) موارد (۶) ویرقم (۲۱) الاحسان (۲۰۹-۲۰۸/۳) کتاب الجمعة: باب ما يستعمل به على وجوب التعميد في خطبة الجمعة: كسوم من طريق اللوزاعي عن قرة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة: به- قال ابو داؤد: رواه يونس وعقيل وشبيب وسعيد بن عبد العزيز عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا - الله - وكذا قال البيهقي: ورجع المرسل ايضا الدارقطني في (العلل) (۲۹/۸-۲۰) فقال: يرويه اللوزاعي واختلف عنه: فرواه عبيد الله بن موسى وابن ابي العثيمين والوليد بن مسلم وابن المبارك وابو المغيرة عن اللوزاعي عن قرة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - ورواه محمد بن كثير عن اللوزاعي عن الزهري كذلك لم يذكر قرة - ورواه وكيع عن اللوزاعي عن قرة - ورواه وكيع عن اللوزاعي عن قرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرسلًا - الله -

اما الحاكم - رحمه الله - فقد صحح لقرة بن عبد الرحمن - على شرط مسلم - حديث: (حذف السلام سنة) وواقفه الذهبي - قلت: وهذا من اولها مرسلًا - رحمه الله - فان قرة بن عبد الرحمن لم يرو له مسلم احتجاجاً ولكن روى له في المتابعات فلا نستطيع مثلاً ان نصحح لقطن بن نسير او غيره ممن روى له مسلم في المتابعات على شرط مسلم - والعجب من الذهبي في موافقته للمحكم اكثر: لانه اورد قرة بن عبد الرحمن في ميزانه (۴۷۰/۵) بتحقيقنا وقال: خرج له مسلم في الشواهد - الله - قلت: ودار الحديث على قرة بن عبد الرحمن فالبك اقوال الائمة فيه: قال ابو هانم: ليس بقوي - وقال ابو زرعة: الاحاديث التي يروونها منا كبر - وقال احمد: منكر الحديث جدا - وقال ابن معين: ليس بقوي الحديث - وقال المجلي: يكتب حديث - وقال ابن تاليفين لم يحمي: ليس به باس عدي - وقال الفوري: ثقة - وقال ابن عدي: له باس به - وقد اخفى الحافظ لقده الاقوال فقال: صدوق له منا كبر - بنظر: السمع والتفصيل (۱۳۲/۷) واحوال الرجال ص (۱۶۵) سوات ابن طوسمان (۶۲۹) وثقات المجلي (۱۲۸۵) وثقات ابن تاليفين (۱۱۶۴) والمعرفة والتاريخ (۴۶۰/۲) والكمال (۲۰۷۷/۶) والتفريب (۱۳۵/۲) - قلت: وعلى افتراض ان قرة ثقة فقد خالفه اكثر من اصحاب الزهري ولهم يونس وعقيل وشبيب وسعيد بن عبد العزيز ولهم بلا شك اكثر واكثر من قرة بن عبد الرحمن وهذا الذي رجحه الدارقطني وابو داؤد والبيهقي - نعم ان قرة قد اضطراب في لفظ هذا الحديث: مرة يرويه بلفظ: (ابن) مرة بلفظ: (اجزم) مرة بلفظ: (قطع) - ومع كل ما تقدم فقد حكم النوري في (المجموع) (۷۲/۱) بانه حديث حسن وكذلك ابن الصلاح فيما نقله عنه السبكي في (طبقات الانصافية الكبرى) (۹/۱) - وقد حكم السبكي ايضا بصحته: تبعاً لابن حبان - اما الطريق الآخر الذي ذكره المصنف وهو طريق صدقة عن محمد بن سعيد عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه فقد اشار اليه - رحمه الله - في (العلل) (۲۰/۸) فقال: ورواه محمد بن سعيد - يقال له: الوصيف - عن الزهري عن ابن كعب بن مالك عن ابيه - والصحيح عن الزهري المرسل - الله - قلت: وللحديث اسناد آخر: اخرج الطبراني في (الكبير) (۷۲/۱۹) رقم (۱۴۱) من طريق صدقة بن عبد الله عن محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم - ومن طريق الطبراني اخرج السبكي في (الطبقات) (۱۴/۱) - وفي هذا الحديث نرى ان صدقة بن عبد الله خالف قرة في اسناد هذا الحديث: فلا نعد هذه المخالفة طريقاً لتفوية الحديث - والحديث من هذا الطريق ذكره البيهقي في (المجموع) (۱۹۱/۲) وقال: وفيه صدقة بن عبد الله بن ضمعة احمد والبخاري ومسلم وغيرهم ووثقه ابو هانم ورجحهم في رواية -

الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ أَقْطَعُ .

تَفَرَّدَ بِهِ قُرَّةٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) - وَقُرَّةٌ لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ . وَرَوَاهُ صَدَقَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) - وَلَا يَصِحُّ الْحَدِيثُ . وَصَدَقَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ضَعِيفَانِ وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ذی حیثیت کام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کی جائے وہ نامکمل ہوتا ہے۔

اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کرنے میں قرہ نامی راوی منفرد ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے اسے مرسل روایت کے طور پر بیان کیا ہے اور قرہ نامی راوی اس حدیث میں مستند نہیں ہے۔
اس روایت کو دیگر راویوں نے عبدالرحمن بن کعب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔ صدقہ اور محمد بن سعید نامی راوی دونوں ضعیف ہیں اس روایت کا مرسل طور پر منقول ہونا ہی درست ہے۔



نماز کی اہمیت اور اسے ترک کرنے کا گناہ

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو نماز ادا نہیں کرتا اس کو کس طرح خوف دلایا گیا ہے کس طرح ڈرایا گیا ہے اس بات کو سمجھنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کافی ہے:
”جو شخص نماز ادا نہیں کرتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔“
اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

”انسان اور کفر کے درمیان بنیادی فرق کفر کو ترک کرنا ہے (یعنی انسان نماز ترک کرنے کے نتیجے میں کفر تک پہنچ جاتا ہے)۔“

اس حدیث میں مسلمانوں کو اس بات پر سخت تنبیہ کی گئی ہے جو سستی کا شکار ہو جاتے ہیں انہیں یہ بتایا گیا ہے نماز کی ادائیگی کفر سے علیحدہ ہونے کی علامت ہے تاکہ وہ اپنی اس کاہلی کو ترک کر دیں۔
بعض مالکی فقہاء نے تو یہاں تک بات بیان کی ہے: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے نماز اسلام کا بنیادی ستون ہے اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو گویا وہ اسلام کے بنیادی ستون کو ڈھانے کا ارتکاب کرتا ہے۔

آدمی کو یہ بات پتہ ہونی چاہیے نماز کا بنیادی مقصد یہ ہے انسان کے ذہن پر اس کائنات کے خالق کی عظمت کے نقش کو پختہ کر دیا جائے اور وہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات کی تعمیل کرے اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرے۔ اسی میں تمام بنی نوع انسان کا فائدہ ہے کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہو اور برائیوں سے لاتعلقی اختیار کرے اس سے صرف بھلائی اور نفع کا عمل سرزد ہوگا اس کے برعکس جو شخص نماز پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل خدا سے غافل ہوتا ہے اور وہ نفسانی اور جسمانی خواہشات کی پیروی میں مشغول رہتا ہے تو بعض علماء بقول اس شخص کے ذمے سے فرض ادا ہو جائے گا لیکن درحقیقت مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہوگا اصل نماز وہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اہل ایمان فلاح پا گئے وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔“

نماز کا بنیادی مقصد یہ ہے انسان نیاز مندی کے ساتھ اس زمین اور آسمان کے خالق کی عظمت کا اعتراف کرے اور اس کی اس عظیم عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے اپنے سر کو جھکا دے اس لیے کوئی بھی شخص درحقیقت اس وقت تک نمازی قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک اس کا ذہن مکمل طور پر حاضر نہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے معمور نہ ہو اور باطل وسوسوں اور نقصان پہنچانے والے خیالات سے خالی نہ ہو اور نجات کا طلبگار نہ ہو اس لیے جب انسان اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایسی حالت میں کھڑا ہوتا ہے اس کا دل خشوع اور خضوع سے معمور ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کو زبردست قدرت رکھنے والا زبردست طاقت رکھنے والا عظیم بادشاہی کا مالک بے پناہ قدرت رکھنے والا سمجھتا ہے اور پھر اس کے سامنے عاجزی اور انکساری کے ساتھ حاضر ہوتا ہے تو وہی شخص ایسا شخص ہوگا جس اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا ہوگا اور اپنے پروردگار کی طرف مائل ہوگا اور اسی کے نتیجے میں اس شخص کے ظاہری اور باطنی اعمال کی درستگی ہو سکے گی چونکہ اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان دین کے مقرر کردہ حدود پر قائم رہے گا اور ان تمام امور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔“

حقیقی معنی میں مسلمان ہونے کی صورت یہی ہے۔

سابقہ امتحان میں نماز کی فرضیت

قرآن مجید کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے نماز ادائیگی کا حکم سابقہ انبیاء کی شرائع میں موجود تھا جیسا کہ سورت مبارکہ ابراہیم میں قرآن مجید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اے میرے پروردگار! تو مجھے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد کو بھی (نماز قائم کرنے والا) بنادے۔“

اسی طرح قرآن مجید میں سورہ مریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے:

”اور وہ اپنے اہل خانہ کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیا کرتا تھا۔“

اسی طرح قرآن مجید فرقانِ حمید نے سورۃ طہ میں یہ بات ذکر کی ہے:
”تم میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔“

بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے یہاں پہ خطاب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے۔
اسی طرح سورۃ مریم میں قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
”اور اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔“

احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ کی امت کی یہ امتیازی خصوصیت ہے اُن پر دن اور رات پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں بنی اسرائیل پر صرف دو نمازیں فرض کی گئی تھیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے عشاء کی نماز کی فرضیت نبی اکرم ﷺ کی امت کی خصوصیت ہے یہ صرف ان پر فرض ہوئی ہے اور انہوں نے اپنے اس موقف کی تائید میں وہ روایت نقل کی ہے جسے امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم اس نماز (عشاء) کو تاخیر سے ادا کرو کیونکہ تمہیں اس نماز کے حوالے سے سابقہ امتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔“

نماز کی فرضیت کی تاریخ

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے امت محمدیہ پر نمازوں کی فرضیت کا حکم واقعہ معراج میں نازل ہوا تھا لیکن احادیث کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے نبی اکرم ﷺ کے معراج پر تشریف لے جانے سے پہلے بھی مسلمان نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

اس کی پہلی دلیل یہ ہے سورۃ مزمل جو مکہ مکرمہ میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی اس میں نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے:

”اے چار اوڑھنے والے اٹھو اور رات کے وقت قیام کرو لیکن تھوڑی دیر کے لیے نصف حصہ یا اس سے بھی کم کر لو یا اس سے تھوڑا بڑھا لو اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو۔“

لیکن ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ واقعہ معراج سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں یہ سوال سامنے آتا ہے کیا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب بھی معراج کے واقعہ سے پہلے نمازیں ادا کیا کرتے تھے یا نہیں؟ تو اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کی وجہ سے کفار بہت پریشان ہوتے تھے کہ ان کی قرأت کی آواز سن کر کچھ لوگ مسلمان نہ ہو جائیں۔ انہوں نے آپ کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے روانہ ہو گئے۔

اس روایت میں بڑا لمبا واقعہ منقول ہے۔

اسی طرح علامہ ابن ہشام رحمہ اللہ نے ”سیرت ابن ہشام“ میں یہ بات نقل کی ہے۔

ابن اسحاق نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب مختلف گھاٹیوں میں چھپ کر نمازیں ادا کر رہے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران کچھ کفار وہاں آئے اور انہوں نے نماز کی بُرائی کرنا شروع کی اور مسلمانوں کے ساتھ اس بارے میں تکرار شروع کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی ایک بڑی ہڈی پکڑ کر ایک کافر کو ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) اسلام کی راہ میں کسی کافر کا بہایا جانے والا یہ پہلا خون تھا۔

ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب واقعہ معراج سے پہلے بھی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

872- حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَغْيَنَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِذِكْرِ اللَّهِ أَقْطَعُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ذی حیثیت کام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے وہ نامکمل ہوتا ہے۔

→ → → → →

راویان حدیث کا تعارف:

○ حافظ امام شہب احمد بن نصر بن طالب بغدادی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”323ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تذکرہ حافظ (۸۳۲/۳)۔

○ عمرو بن عثمان بن سیار الکلامی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، الرقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”219ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۴/۲)۔ (۶۳۳)۔

۸۷۲- نفرد الدارقطنی بهذا الطريق - وينظر: طرق الحديث ونخرجها في الحديث السابع - والعرب لنا لفظه: (افطع) مما يدل على

اضطراب قرة في لفظ الحديث: كما اشتهاه النأ - والله الموفق -

○ موسیٰ بن اعمین جزری، مولیٰ قریش، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”177ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۱) (۱۴۳۲)۔

2- باب الصَّلَوَاتِ الْفَرَايِضِ وَأَنَّهُنَّ خَمْسٌ .

باب: فرض نمازوں کا بیان وہ پانچ ہیں

873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْمَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ . قَالَ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ قَالَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا . فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللَّهِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اس نے دریافت کیا: کیا اس سے پہلے اور ان کے بعد بھی کوئی فرض کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں تو اُس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں جائے گا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ نوح بن قیس بن رباح ازدی، ابوروح بصری، اخو خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”184ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۸۷۲- أخرجه أحمد (۲/۲۶۷) والنسائي (۱/۲۲۸) كتاب الصلوٰۃ: باب كم فرضت في اليوم والليلۃ: حديث (۴۵۹) وابو يعلى (۵/۲۱۶) رقم (۲۹۳۹) وابن حبان (۲۵۱- مولد ۲) والحاكم (۱/۲۰۱) من طريق نوح بن قيس بهذا الاسناد - وقال الحاكم: صحيح على الصحيحين - وصححه ابن حبان - قلت: واصل الحديث في الصحيحين مطولاً من طريقين مختلفين عن انس بن مالك - رضي الله عنه - فأخرجه البيهقي (۱/۲۰۱) كتاب العلم: باب ما جاء في العلم: حديث (۶۳) وابو داود (۴۸۶) والنسائي (۴/۱۲۲-۱۲۳) وأحمد (۲/۱۶۸) وابن ماجه (۱۶۰۲) من طريق الليث بن سعد عن سعيد القفري عن شريك بن أبي نمر عن انس مطولاً وفيه: سؤال الاعرابي للنبي صلى الله عليه وسلم: (أشرك بالله الله امرك ان تعطي الصلوات الخمس في اليوم والليلۃ؟ قال: اللهم نعم) - وأخرجه مسلم (۱/۱۲۶-۱۲۷) والبيهقي (۱/۱۶۶) كتاب اليمان: باب السؤال عن اركان الاسلام: حديث (۱۲/۱۰) والترمذي (۶۱۹) والنسائي (۴/۱۲۲-۱۲۳) والدارمي (۱/۱۶۶) وأحمد (۲/۱۶۴) وابو عوانة (۱/۲-۳) والبخاري (۱/۲-۳) في (شرح السنة) (۶۲/۱-۶۳) بنهقيتنا (۱/۶۲-۶۳) طريق سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس وفيه: ان اعرابياً قال للنبي صلى الله عليه وسلم: (فرغم رسولك ان علينا خمس صلوات في يومنا وليلتنا؟ قال: صدق) قال: فبالذي لم يملك الله امرك يومنا؟ قال نعم الى آخر الحديث.

”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۰۸) (۱۶۸)۔

○ خالد بن قیس بن ربیع ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۱۷) (۶۸)۔

نماز کے مشروع قرار دیئے جانے کی حکمت

مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمان جزیری بیان کرتے ہیں:

ما تقدم من مباحث الطهارة انما هو وسيلة للصلاة وقد علمت ان هذه الوسائل كلها منافع للمجتمع الانساني لان مدارها على نظافة الابدان وطهارة اماكن العبادة من الاقدار التي تنشأ عنها الامراض والروائح القذرة نعم ان في بعض الوسائل ما قد يخلو عن هذا المعنى ولكن ذلك لحكمة ظاهرة: وهي ان الغرض من العبادات انما هو الخشوع لله سبحانه باتباع اوامره واجتناب نواهيه اما الصلاة فهي اهم اركان الدين الاسلامي فقد فرضها الله سبحانه على عباده ليعبدوه وحده ولا يشركوا معه احدا من خلقه في عبادته قال تعالى: (ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا) اي فرضا محدودا باوقات لا يجوز الخروج عنها وقال عليه الصلاة والسلام: "خمس صلوات كتبهن الله على العباد فمن جاء بهن ولم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد ان يدخله الجنة" وقد وردت احاديث كثيرة في تعظيم شأن الصلاة والحث على ادائها في اوقاتها: والنهي عن الاستهانة بامرها والتكاسل عن اقامتها فمن ذلك قوله صلى الله عليه وسلم: "مثل الصلوات الخمس كمثل نهر عذب غمر بباب احدكم يقتحم فيه كل يوم خمس مرات فما ترون ذلك يبقى من درنه؟ قالوا: لا شيء قال صلى الله عليه وسلم: "فان الصلوات الخمس تذهب الذنوب كما يذهب الباء الدرن" ومعنى ذلك ان الصلوات الخمس تطهر النفوس وتنظفها من الذنوب والآثام كما ان الاغتسال بالباء النقي خمس مرات في اليوم يطهر الاجسام وينظفها من جميع الاقدار وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل؟ قال: "الصلاة لمواقيتها" فالصلاة هي افضل اعمال الاسلام واجلها قدرا واعظمها شانا

(الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الصلاة حكمة مشروعيته)

اس سے پہلے طہارت کا ذکر کیا جا چکا ہے جو نماز کی ادائیگی کا وسیلہ ہے اور یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تمام وسائل انسانی

معاشرے کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے اس کا بنیادی مقصد جسم کو صاف ستھرا رکھنا ہے اسی طرح عبادت کی جگہ کو بھی پاک و صاف رکھنا ہے کیونکہ اگر وہ گندی ہوگی تو اس سے امراض اور تعفن پیدا ہو سکتا ہے البتہ نماز میں بعض ایسے امور بھی شامل ہیں جن کا بظاہر ان فوائد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ان میں سے بھی ایک حوالے سے حکمت شامل ہے جسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے اس کا بنیادی مقصد یہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر تسلیم خم کر دے اور اس کا طریقہ یہ ہے انسان کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی پیروی کرے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے اس سے اجتناب کرے۔

نماز کو اسلام کے تمام ارکان میں سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اس عبارت میں کسی مخلوق کو شامل نہ کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بے شک نماز (کی ادائیگی) اہل ایمان پر مقررہ اوقات میں لازم قرار دی گئی ہے۔“

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے جو شخص انہیں ادا کرے گا اور ان میں سے کوئی بھی چیز ضائع نہیں کرے گا، یعنی ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے (ضائع نہیں کرے گا) تو اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔“

نماز کی خوبیاں نماز کو مقررہ اوقات میں ادا کرنے کی ترغیب اس حکم کی بجا آوری میں کوتاہی اور اسے بخوبی سرانجام دینے میں کامیابی کا ارتکاب کرنے کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث منقول ہیں جن کو مختلف محدثین نے نقل کیا ہے۔ ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

”پانچ نمازوں کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص کے دروازے پر میٹھے پانی کی نہر بہہ رہی ہو اور وہ شخص روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو تمہارا کیا خیال ہے اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا لوگوں نے عرض کی: اس کا میل کچیل بالکل نہیں رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پانچ نمازیں گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی (انسانی جسم یا کسی بھی چیز) کے میل کو ختم کر دیتا ہے۔“

(مصنف فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے پانچ نمازیں انسانی نفس کو پاکیزہ بنا دیتی ہیں اور اسے نافرمانی اور گناہ سے اس طرح پاک کر دیتی ہیں جس طرح صاف ستھرے پانی میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرنے سے جسم پر لگی ہوئی میل دور ہو جاتی ہے اور وہ صاف ستھرا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بعض روایات میں یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا۔

مختصر یہ کہ نماز انسان کے اعمال میں سب سے بہترین عمل ہے اور اس کا رتبہ دیگر تمام اعمال پر فوقیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان

والصلوات المكتوبات خمس في اليوم واللييلة، ولا خلاف بين المسلمين في وجوبها، ولا يجب غيرها الا بنذر، للاحاديث السابقة، ولحديث الاعرابي: خمس صلوات في اليوم واللييلة قال الاعرابي مهمل على غيرها؟ قال: لا، الا تطوع (1) ولقوله صلى الله عليه وسلم لمعاذ حين بعثه الى اليمن: اخبرهم ان الله تعالى فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم ولييلة (2).

وقال ابو حنيفة رحمه الله: الوتر واجب، لقوله صلى الله عليه وسلم: ان الله قد زادكم صلاة،

وهي الوتر (3) وهذا يقتضي وجوبه، وقال عليه السلام: الوتر واجب على كل مسلم (4).

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں ان کی فرضیت کے بارے میں مسلمان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے ان کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا لازم نہیں ہے البتہ اگر کوئی شخص نوافل ادا کرنے کی نظر مان لے تو اب ان کی ادائیگی ان پر لازم ہو جائے گی اس کی دلیل یہ حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے (ایک دیہاتی سے) یہ فرمایا تھا:

”دن اور رات میں پانچ نمازیں (پڑھنا فرض ہے) تو اس نے عرض کی: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا بھی مجھ پر فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفل طور پر پڑھنا چاہو تو (تمہاری مرضی ہے)۔“

اس طرح ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا تو ان سے یہ فرمایا تھا:

”تو تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنا فرض قرار دیا ہے۔“
البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں وتر کی نماز پڑھنا واجب ہے انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

”اور اللہ تعالیٰ نے ایک مزید نماز عطاء کی ہے جو وتر کی نماز ہے۔“
وہ یہ کہتے ہیں: ان الفاظ کا تقاضا یہ ہے اس کو واجب قرار دیا جائے ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ”وتر ہر مسلمان پر لازم ہیں۔“

(2) متفق علیہ عن ابن عباس: وكانت تلك البعثة سنة عشر قبل حج النبي صلى الله عليه وسلم (سبل السلام 120/2).

(3) ورواه ثمانية من الصحابة: خارجة بن حذافة، وعمرو بن العاص، وعقبة بن عامر، وابن عباس، وابو بصرة الففاري، وعمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، وابو سعيد الخدري، وكلها معلولة (نصب الراية 109/1).

(4) رواه ابو داود والنسائي وابن ماجه واحمد وابن حبان والحاكم عن ابي ايوب (نصب الراية 112/1).

۱۔ راجع: الفقه الاسلامي وادلتہ: الباب الثانی: الصلوة الفصل الأول: تعريف الصلوة، ومشروعيتها وحكمة تشريعها فرضيتها وفرائضها، حكم تارك الصلوة

3- باب الأمر بتعليم الصلوات والضرب عليها وحيد العورة التي يجب سترها

باب: نماز کی تعلیم دینے کا حکم اس (کو چھوڑنے کی وجہ سے) مارنے کا حکم

اور ستر کا حکم جس کا چھپانا لازم ہے

874- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا بَلَغَ أَوْلَادُكُمْ سَبْعَ سِنِينَ فَفَرِّقُوا بَيْنَ فُرْشِهِمْ وَإِذَا بَلَغُوا عَشَرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ.

☆ ☆ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو ان کے بستر الگ کر دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز (چھوڑنے) کی وجہ سے ان کی پٹائی کرو۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن ربیع بن سبرہ بن معبد جہنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۹/۱) (۱۳۰۹)۔

نماز نہ پڑھنے پر بچوں کی پٹائی کرنا

ڈاکٹر وہبہ تحریر کرتے ہیں:

وهي فرض عين على كل مكلف (بالغ عاقل) ، ولكن تؤمر بها الاولاد لسبع سنين، وتضرب عليها لعشر، بيدي، لا بخشبة، لقوله صلى الله عليه وسلم: «مروا صبيانكم بالصلاة لسبع سنين»

۸۷۴- اخرجہ ابو داؤد (۳۳۲/۱)؛ کتاب الصلوة؛ باب منی یومر الفلادم بالصلوة؛ حدیث (۴۹۴) والترمذی (۲۵۹/۲) کتاب الصلوة؛ باب ما جاء منی یومر الصبی بالصلوة؛ حدیث (۴۰۷) والدارمی (۲۷۳/۱) وابن ابی شیبہ (۳۴۷/۱) واحمد (۲۰۱/۳) وابن الجارود (۱۴۷) وابن خزيمة (۱۰۲/۲) والطحاوي في (مشكل الآثار) (۲۳۶/۲) والحاكم (۲۰۱/۱) والبیهقي (۱۴/۲) من طریق عبد الملک بن الربیع بن سبرہ عن ابيه عن جده به - وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح - وقال الحاكم: صحیح علی شرط مسلم - ووافقه الذہبی وصححه ابن خزيمة - قلنا: اما علی شرط مسلم فلان عبد الملک بن الربیع لم یرو له مسلم الا فی موضع واحد فی النکاح: متابعة وليس احتجاجاً - وقال ابو الحسن بن القطان: لم تثبت عدالته وان كان مسلم اخرج له فبیر محتج به - وقال ابن مبین: احادیث عبد الملک بن الربیع عن ابيه عن جده ضفاف - بنظر: (التہذیب) (۳۹۳/۶) والنفیس (۵۱۹/۱) والکاشف (۱۸۴/۲) لكن للحدیث نوافذ یخفی بها - وبنظر الحدیث الآتی -

واضربوهم علیہا لعشر سنین، وفرقوا بینہم فی المضاجع

نماز ہر مکلف (یعنی عاقل اور بالغ) پر فرض ہے بچہ جب تک سات سال کا نہ ہو جائے اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا (لیکن اس بارے میں اس کے ساتھ سختی نہیں کی جائے گی) لیکن جب وہ دس سال کا ہو جائے اور پھر بھی نماز ادا نہ کرے تو اس پر اس کی پٹائی کی جملے کی البتہ اسے ہاتھ کے ذریعے مارا جائے گا چھڑی کے ذریعے نہیں مارا جائے گا۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال ہو جائے تو اگر وہ نماز نہیں پڑھتا تو اس کی پٹائی کرو اور ان کے بستر الگ کر دو۔“

875- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ رَأَى حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ الصَّيْرَفِيُّ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا تَنْظُرُ الْأَمَةُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ عَوْرَتِهِ فَإِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ مِنَ الْعَوْرَةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کہ سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو اس وجہ سے (یعنی نماز ترک کرنے کی وجہ سے) ان کی پٹائی کرو اور ان کے بستر الگ کر دو اور جب کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم کی شادی اپنی کنیز سے کر دے تو وہ کنیز اس کے ستر کی طرف نہ دیکھے کیونکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ستر ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سوار بن داؤد ابو حمزہ - وقیل: داؤد بن سوار - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المعیزان (۳/۳۳۱)۔ (۳۶۱۶)۔

876- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الشَّيْلَمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

لے رواہ احمد و ابو داؤد و الحاكم و الترمذی و الدارقطنی عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده (نیل الاوطار 298/1)۔

۸۷۵- اخرجه ابو داؤد (۱۴۲/۱) کتاب الصلوة: باب منی یومر الغلام بالصلوة: حدیث (۱۹۵) و احمد (۱۸۷/۲) و ابن ابی شیبہ (۲۸۷/۱) و السیوطی (۱۵۹/۱) و العقیلی (۱۶۸-۱۶۷/۲) و العاکم (۱۹۷/۱) و ابو نعیم (۱) حلیۃ الاولیاء (۱۶۱/۱) و البیہقی (۱) السنن الکبریٰ (۸۶/۲) و (۹۴/۷) و الخطیب (۱) تاریخ بغداد (۲۷۸/۲) کلہم من طریق سوار بن داؤد ابی حمزہ الصیرفی بہ - وقال العقیلی: سوار لا یتابع علی هذا الحدیث - قلت: لا یضر انفراجه ما دام قد وثق - فقال ابو طالب عن احمد بن حنبل: شیخ بصری لا بأس بہ - روی عنه و کعب فقلب اسہ و هو شیخ یوثق بالبصرة لم یرو عنه غیر هذا الحدیث: یعنی: حدیثہ عن عمر بن شعیب عن ابيه عن جده: (علموا اولادکم الصلوة و لقم ابناء سبع سنین) - وقال ابن معین: ثقة - وقال المصنف: بصریہ - و ذکر ابن حبان فی (الثقات) و كذلك ابن ثالمین - وقال العافظ فی (التقریب): صدوق - فحدیثہ حسن ان شاء اللہ - ينظر: (الملل) للغلام احمد (۲۵۷-۲۵۹-۱۳/۱۲) و (تقریب الکمال) (۲۲۷-۲۳۶/۱۲) و (تقریب التوضیح) (۱/۵) و (تقریب) (۲۳۹/۱) و الخلاصة (۲۸۲-۵/۱)۔

۸۷۶- اخرجه الخطیب فی (تاریخ بغداد) (۲۷۸/۲) اخبرنا القاضي ابو الطیب طاهر بن عبد اللہ الطہری قال: انبأنا علي بن عمر العاصم بہ - وينظر: تعریف الحدیث السابق -

دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران آپ ﷺ نے اپنے زانوں مبارک سے کپڑا ہٹا دیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند زیادہ مضبوط ہے جبکہ حضرت جبرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: (مرد کے) ستر میں پیچھے والی اور آگے والی شرمگاہ اور زانوں شامل ہوں گے۔

عورت کے ستر کی حدود

وهي حد العورة في المرأة فاكثر العلواء على ان بدنها كله عورة ما خلى الوجه والكفين وذهب ابو حنيفة الى ان قدمها ليست بعورة وذهب ابو بكر بن عبد الرحمن واحمد الى ان المرأة كلها عورة. وسبب الخلاف في ذلك احتمال قوله تعالى (ولا يبدين زينتهن الا ما ظهر منها) هل هذا المستثنى المقصود منه اعضاء محدودة ام انما المقصود به ما لا يملك ظهوره؟ فمن ذهب الى ان المقصود من ذلك ما لا يملك ظهوره عند الحركة قال: بدنها كله عورة حتى ظهرها واحتج لذلك بعموم قوله تعالى (يا ايها النبي قل لازواجك وبناتك ونساء المؤمنين) الآية ومن راي ان المقصود من ذلك ما جرت به العادة بانه لا يستر وهو الوجه والكفان ذهب الى انها ليسا بعورة واحتج لذلك بان المرأة ليست تستر وجهها في الحج.

اکثر اہل علم کی یہ رائے ہے عورت کا پورا جسم ستر ہے صرف چہرہ اور دونوں ہاتھ اس میں شامل نہیں ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں عورت کے پاؤں بھی ستر میں داخل نہیں ہوں گے۔

شیخ ابو بکر بن عبد الرحمن رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں عورت کا پورا جسم ستر ہوگا۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا سبب یہ آیت ہے:

”اور وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اس حصے کے جو ویسے ہی ظاہر ہوتا ہے۔“

(اس آیت کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے) کیا یہاں مراد یہ ہے؟ متعین اعضاء کو مستثنیٰ قرار دیا جائے یا یہاں یہ

مراد ہے صرف ان کو مستثنیٰ قرار دیا جا رہا ہے جن کے ظاہر ہونے کو روکنا عورت کے بس میں نہ ہو۔

جن فقہاء نے آیت سے یہ مفہوم قرار لیا ہے اس سے مراد وہ اعضاء ہیں حرکت کے وقت جسے چھپانا ممکن نہ ہو اور

یہاں ان اعضاء کا استثنیٰ کیا گیا ہے۔

ان فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے عورت کا پورا جسم ستر ہے یہاں تک کہ اس کی پیٹھ بھی ستر میں شامل ہوگی۔

ان حضرات نے دلیل کے طور پر درج ذیل آیت کو پیش کیا ہے جس کے حکم میں عموم پایا جاتا ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

ل بدایة المجتہد کتاب الصلاة الباب الرابع من الجملة الثانية الفصل الاول

”اے نبی! تم اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں، یہ زیادہ مناسب ہے تاکہ اس طرح ان کی شناخت ہو جائے اور انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

جن فقہاء نے آیت کے یہ الفاظ ”ماسوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو“ سے یہ مراد لیا ہے عام طور پر عام معمول میں جسم کے جو حصے کھلے رہتے ہیں، انہیں مستثنیٰ کیا گیا ہے، یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ۔ ان حضرات کی یہ رائے ہے، یہ دونوں حصے ستر میں شامل نہیں ہوں گے۔ ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے حج میں بھی ان کو چھپانا لازم نہیں ہے بلکہ کھلا رکھنا لازم ہے۔

877- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَبَلِيُّ الصَّرَّابِ رَفِيقُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَنْوَبِ - قَالَ مُوسَى اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ - قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رُكْبَةٌ مِنَ الْعَوْرَةِ . أَبُو الْجَنْوَبِ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھٹنا ستر کا حصہ ہے۔
اس روایت کا راوی ابوالجہوب، ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نصر بن منصور ذہلی ابو عبد الرحمن کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۰۳) (۱۰۲)۔

878- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

٨٧٧- تفرد به المصنف وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (٢٩٧/١) من طريق المصنف وقال: قال شيخنا الذهبي في ميزانه: النظر بن منصور واه قال ابن حبان: لا يحتج به - وعقبه بن علقمة لهذا ضعفه الدارقطني وأبو هاتم الرازي - وفي (الامام) قال أبو هاتم الرازي: عقبه ضعيف الحديث والنظر بن منصور مجرول انتهى - اه - والحديث ذكره العافظ ابن حجر في (الدرية) (١٢٢/١) وقال: الدارقطني تنصبت على بائنا ضعيف -

٨٧٨- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢٢٩/٢) كتاب الصلوة: باب عورة الرجل من طريق المارقطني وعند البيهقي: سعيد بن أبي رستم- وضعفه البيهقي وأعله بسعيد- وذكره العافظ في (التلخيص) (٥٠٥/١) وقال: (واسناده ضعيف فيه عباد بن كثير وهو متروك)- وفاته أنما جعله أيضا بسعيد بن رستم وهو: أبو محمد المازني البصري السماك- قال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي والمارقطني: متروك- وكذا قال أبو هاتم وقال مرة: ضعيف الحديث- وذكره أبو زرعة في (الضعفاء)- وقال يعقوب بن سفيان: ضعيف ليس حديثه بشيء- ينظر: (التاريخ الكبير) (٢/١٥٧٢) و(التاريخ الصغير) (٢/١٨٥) و(الضعفاء الصغير) (١٣٣) و(الضعفاء والمتروكين) للنسائي (٢٨٠) والمارقطني (٢٧٥) وسواللات البرقاني (١٧٩) و(علل الحديث) (٢٣٦) وإمامي الضعفاء (١١٩) والمعرفة والتاريخ (٢/١٢٣-١٦٦)-

يَقُولُ مَا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْعَوْرَةِ وَمَا آسْفَلَ مِنَ السَّرَّةِ مِنَ الْعَوْرَةِ .

☆☆ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھٹنوں کے اوپر کا حصہ ستر ہے، ناف کے نیچے کا حصہ ستر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن راشد مازنی سماک۔ امام بخاری نے انہیں ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الحمیزان (۱۹۸/۳) (۳۱۷۲)۔

نماز کے دوران ستر کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے یہ بات تحریر کی ہے:
 علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے ستر کو چھپانا مطلق طور پر فرض ہے۔

اتفق العلماء على ان ستر العورة فرض باطلاق واختلفوا هل هو شرط من شروط صحة الصلاة ام لا ؟ وكذلك اختلفوا في حد العورة من الرجل والمرأة وظاهر مذهب مالك انها من سنن الصلاة وذهب ابو حنيفة والشافعي الى انها من فروض الصلاة وسبب الخلاف في ذلك تعارض الآثار واختلافهم في مفهوم قوله تعالى (يا بني آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد) هل الامر بذلك على الوجوب او على الندب ؟ فمن حمله على الوجوب قال : المراد به ستر العورة واحتج لذلك بان سبب نزول هذه الآية كان ان المرأة كانت تطوف بالبيت عريانة وتقول :

اليوم يبدو بعضه او كله ... وما بدا منه فلا احله

فانزلت هذه الآية "وامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان" ومن حمله على النذب قال: المراد بذلك الزينة الظاهرة من الرداء وغير ذلك من الملابس التي هي زينة واحتج لذلك بما جاء في الحديث من انه كان رجال يصلون مع النبي عليه الصلاة والسلام عاقدي ازرهم على اعناقهم كهيئة الصبيان ويقال للنساء لا ترفعن رؤوسكن حتى يستوى الرجال جلوسا قالوا: ولذلك من لم يجد ما به يستر عورته لم يختلف في انه يصلي واختلف فيمن عدم الطهارة هل يصلي ام لا يصلي ؟!

البتہ اہل علم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے نماز کے درست ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے، نہیں ہے؟
اسی طرح اہل علم کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے مرد اور عورت کے ستر کی حدود کیا ہیں؟

١. بداية المجتهد: كتاب الصلاة الباب الرابع من الجملة الثانية

امام مالک رحمہ اللہ کا بظاہر یہ مسلک سامنے آتا ہے ان کے نزدیک نماز میں ستر کو چھپانا سنت ہے۔ جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے فرض قرار دیا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں منقول احادیث میں تعارض پایا جاتا ہے اور قرآن کی درج ذیل آیت کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے:

”تم ہر نماز کے وقت زیب و زینت اختیار کرو“۔

(اختلاف یہ ہے) آیت کا حکم واجب ہے یا مستحب ہے؟

جن لوگوں نے اسے واجب قرار دیا ہے انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے نماز میں قابل ستر اعضاء کو چھپانا لازم ہے اور انہوں نے اپنے اس موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: اس آیت کا شان نزول یہ ہے پہلے زمانے میں خواتین برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھیں اور یہ کہا کرتی:

”آج جسم کا کچھ حصہ کھل جائے یا پورا کھل جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے حالانکہ ان دنوں میں اس کا بے پردہ ہونا مجھے گوارا نہیں ہوگا“۔

تو اس فعل کو روکنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی یہی وجہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا:

”آج کے بعد کوئی مشرک شخص حج نہیں کر سکے گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کرے گا“۔

جن فقہاء نے آیت کے الفاظ کو استحباب پر محمول کیا ہے ان کا یہ کہنا ہے: یہاں آیت میں اضافی لباس اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ظاہری زیب و زینت کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔

ان حضرات نے اپنے اس موقف کی تائید میں دلیل کے طور پر وہ حدیث پیش کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کچھ لوگ نماز ادا کرتے ہوئے اپنے تہبند گردن پر اس طرح باندھ لیا کرتے تھے جیسے چھوٹے بچے باندھتے ہیں تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ سجدے سے اپنے سر کو اس وقت اٹھائیں جب مرد پوری طرح بیٹھ چکے ہوں۔

ان فقہاء کا یہ کہنا ہے: اگر کسی شخص کو ستر کے لیے کپڑا نہیں ملتا تو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے وہ شخص نماز پڑھے گا البتہ اگر کسی شخص کو (نماز کے لیے وضو کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا تو اس شخص کے نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ (اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے نماز کے دوران زیب و زینت اختیار کرنے یا ستر کو چھپانے کا حکم اضافی طور پر ہے۔)

لباس کے بارے میں مزید تحقیق

کیونکہ بعض روایات میں بعض مخصوص قسم کے لباس کو پہن کر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے اس لئے اس موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

اما اللباس فالاصل فيه قوله تعالى (خذوا زينتكم عند كل مسجد) والنهي الوارد عن هيئات

بعض الملابس فی الصلاة وذلك انهم اتفقوا فیما احسب علی ان الهيئات من اللباس التي نهى عن الصلاة فيها مثل اشتمال الصباء وهو ان يحتبى الرجل فی ثوب واحد ليس علی عاتقه منه شيء وان يحتبى الرجل فی ثوب واحد ليس علی فرجه منه شيء وسائر ما ورد من ذلك ان ذلك كله سد ذريعة الا تنكشف عورته ولا اعلم ان احدا قال لا تجوز صلاة علی احدى هذه الهيئات ان لم تنكشف عورته وقد كان علی اصول اهل الظاهر يجب ذلك واتفقوا علی انه یجزئ الرجل من اللباس فی الصلاة الثوب الواحد لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد سئل ایضاً فی الرجل فی الثوب الواحد ؟ فقال "او لکلکم ثوبان ؟" واختلفوا فی الرجل یصلی مکشوف الظهر والبطن فالجمهور علی جواز صلاته لكون الظهر والبطن من الرجل لیساً بعورة وشذ قوم فقالوا : لا تجوز صلاته لنهیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی الرجل فی الثوب الواحد لیس علی عاتقه منه شيء وتبسك بوجوب قوله تعالی (خذوا زینتکم عند کل مسجد) لباس کے بارے میں قرآن کی آیت ہے:

"ہر نماز کے وقت زینت کو اختیار کرو۔"

اس بارے میں دوسری بنیاد وہ روایات ہیں جو جس میں نماز کے دوران مختلف قسم کے لباس کو پہننے کی ممانعت کیب ارے میں ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جس مخصوص قسم کے لباس کو نماز کے دوران پہننے سے منع کیا گیا ہے جیسے چادر کو جسم پر لپیٹ لینا یعنی مرد کا چادر کو جسم پر اس طرح لپیٹنا کہ اس کے کندھے پر کچھ بھی موجود نہ ہو یا مرد کا چادر کو اس طرح لپیٹنا کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی چیز نہ ہو اور اس نوعیت کی دیگر تمام احادیث جو ہیں ان میں بنیادی مقصد یہ ہے ستر کے بے پردہ ہونے سے بچا جائے۔ میرے علم کے مطابق کوئی بھی شخص اس بات کا قائل نہیں ہے اگر ایسی صورت میں انسان کا ستر پردہ میں رہتا ہے تو کسی شخص نے نماز کو ناجائز قرار دیا ہو البتہ اہل ظاہر کے اصول کے مطابق ایسا کرنا واجب شمار ہوگا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے اگر مرد صرف ایک لباس پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا (کیونکہ حدیث میں یہ بات منقول ہے)۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا: کیا کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے ہر ایک کے پاس دو لباس ہوتے ہیں؟

اہل علم نے ایسے مرد کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس کے پیٹ اور پیٹھ پر کپڑا موجود نہ ہو۔ جمہور کے نزدیک ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ مرد کے لیے اس کی پیٹھ اور اس کا پیٹ ستر میں داخل نہیں ہے البتہ بعض کے نزدیک رائے یہ ہے ایسے لوگوں کی نماز نہیں ہوگی۔

چونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کو جسم پر ایسے لپیٹ کر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے جب کندھے پر کچھ بھی موجود نہ

ہو ان حضرات میں قرآن کی مذکورہ بالا آیت:

”ہر نماز کے وقت میں زینت اختیار کرو۔“

کے حکم کو وجوب کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

879- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرُّهُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِينَ أَضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لثَلَاثَ عَشْرَةَ.

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: انہیں سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور تیرہ سال کی عمر میں (نماز ترک کرنے) کی وجہ سے ان کی پٹائی کرو۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن ثنی بن عبد اللہ بن انس بن مالک انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۴۵) (۵۸۴)۔

○ ثمامہ بن عبد اللہ بن انس بن مالک، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”110ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۲۰) (۳۵)۔

4- باب تَحْرِيمِ دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ إِذَا يَشْهَدُوا بِالشَّهَادَتَيْنِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ.

باب 3. خون اور اموال کا قابل احترام ہونا جب لوگ دونوں شہادتوں کی گواہی دیں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں

۸۷۹- هذا الحديث اختلف في اسناده اختلافاً غريباً، وهو عند المصنف: داود بن المحبر عن عبد الله بن المثني عن ثمامة عن أنس - وأخرجه الطبراني في (الموسم) (۷۸/۵-۷۹) رقم (۱۱۱۱) من طريق أبي بكر بن الدعين: ثنا داود بن المحبر: قال: حدثنا أبي عن ثمامة بن عبد الله بن أنس عن أنس بن مالك: به - قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ثمامة إلا المحبر ابن قهزم: تفرد به ابنه - قلت: أما تفرد المحبر بن قهزم به: فلا: فقد رواه أيضاً عبد الله بن المثني: كما عند المصنف - والحديث ذكره البيهقي في (المجموع) (۲۹۹/۱) وقال: رواه الطبراني وفيه داود بن المحبر: ضعفه أحمد والبخاري وجماعة: وثقه ابن معين: وذكره العافظ ابن حجر في (المطالب المالية) (۹۷/۱) رقم (۳۱۹) وعزاه للحديث بن أبي امامة: وقال: فيه داود متروك - وقال السخاوي في (المقاصد الحسنة) (۲۸۱): رواه الطبراني وفي اسناده داود بن المحبر: وهو متروك: وقمتنفرد به: فيما قاله الطبراني: وهو في نسخة سمان بن السدي عن أنس بلفظ: (مرروا الصبيان بالصلوة إذا بلغوا سبع سنين) -

880- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ قَدْ حُرِّمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . وَكَذَلِكَ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں اُس وقت تک جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو پھر اُن کے خون اور مال مجھ پر حرام ہو جائیں اُن حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جبکہ ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالِ بْنِ اسَدٍ، الامام حافظ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”273ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۵۱) (۳۸)۔

○ سعید بن کثیر بن عبید تیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۴/۱) (۲۴۳)۔

○ کثیر بن عبید بن نمیر مدنی، ابوحسن حمصی الحذاء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”260ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۲/۲) (۱۸)۔

— — — — —

۸۸۰- أخرجه أحمد (۲۱۵/۲) والبخاري في (التاريخ الكبير) (۲۵/۷) وابن خزيمة (۸/۶) رفيع (۲۲۸) والحاكم (۱/۲۸۷) كلهم طريقه سعيد بن كثير بن عبدة بن - وسعيد بن كثير ثقة ونفع ابن معين والمصنف وابن حبان - وقال ابو حاتم: صالح الحديث - والمصنف في (التقريب): ثقة - ومنظر: (توضيح التوضيح) (۷۲/۶) (والتقريب) (۱/۲۰۵) - قول المصنف (و كذلك رواه ابو جعفر الرازي عن يونس عن الحسن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم) - قلت: هذا الطريق المصنف في كتاب الزكاة واخرجه ابو نعيم في (الحلية) (۱۵۹/۲) (۲۵/۲)

کفار شرعی احکام کے پابند ہیں؟

اس ترجمۃ الباب کے تحت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں ان سب میں صرف ایک ہی بات کا ذکر ہے اور وہ یہ کہ کفار کا جان و مال اس وقت محفوظ شمار ہوگا جب وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یعنی وہ کفار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور ساتھ میں نماز بھی ادا کریں اور زکوٰۃ بھی دیں۔

اس سے ضمنی طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے اگر کوئی شخص نماز کا انکار کر دیتا ہے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیتا ہے تو اس کی جان اور مال محفوظ نہیں رہیں گے۔ ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔ جس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والوں کے خلاف جنگ کی تھی۔

اس حدیث میں اہل علم نے ایک ضمنی مسئلے پر بحث کی ہے اور وہ یہ کہ کیا کفار شریعت کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے پابند ہیں یا نہیں؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اے ایمان والو! تم اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔“

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور مفسر امام بیضاوی نے یہ بات تحریر کی ہے۔

اس آیت میں اگرچہ کفار کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن یہ حکم کفار کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے عبادت کرنے کا حکم اس میں عبادت کا آغاز عبادت میں اضافہ اور ہمیشہ عبادت کرنا یہ تینوں مفہوم پائے جاتے ہیں تو کفار سے صرف اس بات کا تقاضا کیا جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس کی عبادت شروع کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے عبادت کے درست ہونے کے لیے ایمان لانا بنیادی شرط ہے جب آپ کسی چیز کو واجب قرار دیتے ہیں تو جو چیز اس کا مقدمہ ہوتی ہے اور جس پر وہ چیز موقوف ہوتی ہے وہ بھی واجب ہو جاتا ہے جس طرح کسی شخص کا بے وضو ہو جانا اس پر نماز کے واجب ہونے کے منافی نہیں قرار دیا جائے گا اسی طرح اگر کوئی شخص کافر ہے تو یہ بات اس پر عبادت کے وجوب کے منافی نہیں ہوگی بلکہ اس پر ایسا کرنا واجب ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس کی بندگی اختیار کرنا شروع کر دے جبکہ اہل ایمان سے یہ تقاضا کیا گیا ہے وہ عبادت کرنے کے کام میں ثابت قدم رہیں اور اس میں مزید اضافہ کریں۔

اسی موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ آلوسی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس مسئلے کے بارے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صراحت کے ساتھ کوئی رائے منقول نہیں ہے لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے یہ بات واضح ہوتی ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں صراحت کے ساتھ اس لیے بیان نہیں کی ہے کیونکہ اس اختلافات کا دنیاوی معاملات کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ جب وہ لوگ کافر ہیں تو وہ لوگ اسلام کے فروعی احکام پر عمل نہیں کر سکتے ہیں اسی طرح اگر وہ بعد میں مسلمان ہو جاتے ہیں تو اب آپ ان سے یہ تقاضا نہیں کریں گے کہ وہ ان فروعی

احکام کی قضاء ادا کریں اس اختلاف کا تعلق صرف آخرت کے ساتھ ہے۔

(آلوسی کہتے ہیں:) یعنی جن حضرات کے نزدیک کفار شریعت کے فروعی احکام کے مخاطب اور پابند ہیں ان کے نزدیک آخرت میں کفار کو ان احکام پر اعتقاد نہ رکھنے اور ان پر عمل نہ کرنے دونوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا اور جن حضرات کے نزدیک کفار شریعت کے فروعی احکام کے مخاطب نہیں ہیں یعنی ان پر عمل کرنے کے مخاطب نہیں ہیں صرف ان پر عقیدہ رکھنے کے پابند ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک کفار کو اس اعتقاد سے انکار کرنے کی وجہ سے آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔

881- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَآكَلُوا ذَبَائِحَنَا حُرِّمَتْ عَلَيْنَا أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں مشرکین کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، وہ ہماری طرح نماز ادا کریں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ بھی کریں، ہمارے ذبائح کو کھائیں، تو ان کے اموال اور خون ہم پر حرام ہو جائیں گے، البتہ ان کا حق برقرار رہے گا، ان کو ہر وہ چیز ملے گی جو مسلمان کو حاصل ہوگی، ان پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو مسلمان پر لازم ہوتی ہے۔

882- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم ﷺ سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

— — — — —

۸۸۱- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٢/٢٦٥): حدثنا يونس بن عبد الأعلى به وأخرجه أبو داود (٢/٤٤) كتاب الجهاد باب علام بقتال المشركين حديث (٢٦٤٢): حدثنا سليمان بن داود السجستاني أخبرنا ابن وهب به - وقال البخاري في (صححه) (٢/٥٤٦) حديث (٢٩٢): وقال ابن أبي عمير: أخبرنا يحيى بن عبد الله بن عيسى: حدثنا أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم - قلت: وهذا التعليل قد وصله البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٩٢) من طريق يحيى بن أيوب عن سعيد ابن أبي مريم عن يحيى بن أيوب عن حميد الطويل عن أنس بن مالك به - وهذا الحديث رواه ابن المبارك عن حميد عن أنس: وينظر: الحديث الآتي -

۸۸۲- أخرجه البخاري (٢/٥٢) كتاب الصلوة: باب فضل استقبال القبلة: حديث (٢٩٢) وأحمد (٢/٢٢٥-٢٢٦) وأبو داود (٢/٤٤) كتاب الجهاد: باب علام بقتال المشركين: حديث (٢٦٤١) والترمذي (٥-٤/٥) كتاب اليمان: باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: (أمرت بقتالهم) حديث (٢٦٠٨) والنسائي (٧٦/٧) كتاب نحرهم الدم: حديث (٢٩٦٧) وفي (١٠٩/٨) كتاب اليمان: باب علام بقتال الناس: حديث (٥٠٠٢) وابن حبان (٥٨٩٥) وأبو نعيم في (الحلية) (١٧٢/٨) والخطيب في (تاريخه) (١٠/٤٦٦) كلهم من طريق ابن المبارك به - وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحمر بن بشر خراسانی مروزی، روی عن ابن مبارک، وذكره ابن ابوحاتم في المجرى والتعديل (۳۱۳/۹) (۱۳۵۳)۔

883- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلْمِيُّ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

884- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرْمِيسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْعَنَسِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سَمِيعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن حسن، ابواسحاق مقرئ قرمیسینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”358ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳/۶) (۳۰۴۴)۔

○ یثیم بن مروان بن یثیم عنسی۔ بنون ابوالحکم دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۳۱) (۷۴۲۷)۔

○ محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن سمیع اموی، ان کا انتقال ”104ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۴۷/۲) (۶۵۷۴)۔

885- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَادٍ حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سَمِيعٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۸۸۲- أخرجه البخاري (۵۲/۲) كتاب الصلوة: باب فضل استقبال القبلة: حديث (۲۹۲): حدثنا نعيم به- وينظر الحديث السابق- قال المحافظ ابن حجر في (الفتح) (۵۲/۲): نعيم هو ابن همام الغزاعي: ووقع في رواية: همام بن ثاكر عن البخاري (قال نعيم بن همام) وفي رواية كريمة والاصيلي (وقال ابن المبارك) بنير ذكر نعيم: وبذلك جزم ابو نعيم في (المستخرج) وقد وقع لنا من طريق نعيم موصول في سنن المارقطني: وتابع همام بن موسى وسعيد بن يعقوب وغيرهما عن ابن المبارك- اهـ-

۸۸۶- أخرجه النسائي (۷۵/۷-۷۶) كتاب نهزم الدم: حديث (۲۹۶۶): أخبرنا قارون ابن محمد بن بكار بن بلال عن محمد بن عيسى: وهو ابن سبيع بن وهب الزناد-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

886- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

عَرْعَرَةَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے، البتہ اسلام کے حق کا حکم مختلف ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن عرعرة، بمہملات، سامی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”231ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

○ واقد بن محمد بن زید بن عبداللہ عدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳/۱۲۷) (۷۷۸۵)۔

887- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

888- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ

حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸۸۶- أخرجه ابن حبان (۲۱۹/۱۷۵): أخبرنا أحمد بن علي بن المنني بالموصل: حدثنا إبراهيم بن محمد بن عرعرة: به- وأخرجه البخاري

(۱۰۶/۱) كتاب اللبمان: باب (فان تابوا وأقاموا الصلوة وأنوا الزكوة فخلوا سبيلهم) حديث (۲۵) وابن منير في (اللبمان) رقم (۲۵)

والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۶۷/۲) و(۱۷۷/۸) والبيهقي في (شرح السنة) (۹۵/۱) بنحيفنا: من طريق عبد الله بن محمد البغدادي

عن حرمي بن عمار به- وأخرجه مسلم (۵۳/۱) كتاب اللبمان: باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله: حديث (۲۲/۳۶)

والبيهقي في (السنن الكبرى) (۹۲/۲) من طريق عبد الملك بن الصباح عن شعبة به- وقال ابن حبان: تفرد به شعبة- قلت: هذا للبيان

وليس للاعلال: كما بظن البعض: فالتفرد لا يفتر ما دام المنفرد ثقة- وقد نقل الحافظ في (الفتح) (۱۰۷/۱) كلام ابن حبان: وقال: وهو

عن شعبة عن يزيد بن عمار بن عمار بن عبد الملك تفرد به عنه ابو غسان مالك بن عبد الواحد بن جعفر مسلم: فانفق الشبان على

الماكم بصحته مع غرابته: وليس هو في مسند أحمد على صفته-

۸۸۸- أخرجه أحمد (۲۵۵/۵) مطولاً: وابن ماجه (۲۸/۱) المقدمة: باب في اللبمان: حديث (۷۲) من طريق عبد الحميد بن بسيرام به: وقال

البوصيري في (الزوائد) (۵۶/۱) هذا اسناد حسن: ۵- قلت: شهر بن حوشب مختلف في الاحتجاج به فيمنع من وثقه ومنع من

ضعفه-

وَمَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَيَشْهَدُوا . مِثْلَهُ سَوَاءٌ .
 ☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں سے اُس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اور گواہی دیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ منصور بن ابو مزاحم ترکی، مولیٰ ازد، ابو نصر بغدادی الکاتب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”235ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۵۸/۳) (۷۲۱۶)۔
 ○ عبد الحمید بن بھرام فزاری مدائنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۷۸/۲) (۳۹۶۸)۔

5- باب فِي ذِكْرِ آذَانِ أَبِي مَحْذُورَةَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کا تذکرہ اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

889- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصْبِصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ - وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ - قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ أَيَّ عِمٍّ إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ أَسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبِرَنِي قَالَ نَعَمْ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا فِي بَعْضِ طَرِيقٍ حُنَيْنٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّلَاةِ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُونَ فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ وَنَسْتَهْزِئُ بِهِ فَسَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا إِلَى أَنْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُّكُمْ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدْ ارْتَفَعَ . فَأَشَارَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ إِلَيَّ وَصَدَّقُوا فَأَرْسَلَ كُلُّهُمْ

۸۸۹- أخرجه احمد (۶۰۹/۳) والشافعي في (السند) (۵۹/۱) كتاب الصلوة: باب في الاذان حديث (۱۷۷) وابو داود (۱۳۷/۱) كتاب الصلوة: باب كيف الاذان حديث (۵۰۴) والنسائي (۶-۵/۲) كتاب الاذان: باب كيف الاذان: حديث (۶۳۳) وابن ماجه (۲۳۵-۲۳۶/۱) كتاب الاذان: باب الترجيع في الاذان: حديث (۷۰۸) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۰/۱) وابن خزيمة (۱۹۶/۱) رقم (۳۷۹) وابن حبان رقم (۱۶۸۰) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹۳/۱) كتاب الصلوة: باب الترجيع في الاذان: وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۲۴-۴۲۳/۱) كتاب الصلوة: باب حكاية الاذان حديث (۵۵۵) والبخاري في (شرح السنة) (۵۸-۵۹) كلهم من طريق ابن جرير بهذا الاسناد - وعبد العزيز بن عبد الملك بن ابي معنفة: قال العافظ في (التقريب) (۵۱۰/۱): مقبول يعني عند المتابعة واللفظين الحديث ومع ذلك فقد صححه ابن خزيمة وابن حبان -

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے دوبارہ پڑھو! اور اپنی آواز کو پھیلاؤ! پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اب تم یہ پڑھو:
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جب میں نے اذان مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور ایک تھیلی عطاء کی جس میں تھوڑی سی چاندی تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت ابو محمد زورہ کی پیشانی پر رکھا پھر ہاتھ اُن کے چہرے پر پھیرا اُن کے سینے پر پھیرا پھر اُن کے جگر پر پھیرا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ کی ناف تک پھیرا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اندر برکت نصیب کرے اور تمہارے اوپر برکتیں نازل فرمائے! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے مکہ مکرمہ میں اذان دینے کی اجازت دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں اس وقت نبی اکرم ﷺ کے لیے میرے من میں جتنی بھی ناپسندیدگی تھی وہ سب ختم ہو گئی اور وہ سب نبی اکرم ﷺ کی محبت میں تبدیل ہو گئی پھر میں حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جو نبی اکرم ﷺ کے مقرر کردہ گورنر تھے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اذان دینا شروع کر دی۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سے اسی طرح یہ روایت سنی ہے جس طرح ابن محیرز نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی یہ روایت ربیع نامی راوی کی نقل کردہ ہے اس کے الفاظ بھی انہی کے ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ مسلم بن خالد مخزومی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”179ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۳۸) (۶۶۶۹)۔

○ عبدالعزیز بن عبد الملک بن ابو محمد زورہ جمحی مکی الموزن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۰/۱) (۱۲۳۶)۔

○ عبد اللہ بن محیرز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۹۸/۲) (۳۸۰۵)۔



اذان کا مفہوم اور اس کی فضیلت

ڈاکٹر وہبہ تحریر کرتے ہیں:

الاذان لغة: الاعلام، ومنه قوله تعالى: (واذان من الله ورسوله الى الناس) (التوبة 9/3)، اي اعلام (واذن في الناس بالحج) (الحج 22/27) اي اعلامهم. وشرعاً: قول مخصوص يعلم به وقت الصلاة المفروضة (1). او هو الاعلام بوقت الصلاة بالفاظ مخصوصة (2).

مشروعيته وفضله:

دل القرآن والسنة والاجماع على شرعية الاذان؛ لان فيه فضلاً كثيراً واجراً عظيماً.

فمن القرآن: قوله تعالى: (واذا ناديتهم الى الصلاة ...) (البائدة 5/58).

ومن السنة: احاديث كثيرة، منها خبر الصحيحين: اذا حضرت الصلاة، فليؤذن لكم احداكم،

وليؤمكم اكبركم (3)، ودل حديث عبد الله بن زيد على كيفية الاذان المعروف بالرؤيا التي

ايدها فيها عمر بن الخطاب في حديث طويل، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: انها لرؤيا حق

ان شاء الله، فقم مع بلال فالتق عليه ما رايت، فانه اندي صوتاً منك (4).

وليس مستند الاذان الرؤيا فقط، بل وافقها نزول الوحي، فقد روى البزار: ان النبي صلى الله

عليه وسلم اُرى ليلة الاسراء، واسبعه مشاهدة فوق سبع سموات، ثم قُتِمه جبريل، فأمّ اهل

السبأ، وفيهم آدم ونوح عليهم افضل الصلاة والسلام، فأكمل له الله الشرف على اهل

السموات والارض، لكنه حديث غريب، والخبر الصحيح ان بدء الاذان كان بالمدينة كما

اخرجه مسلم عن ابن عمر (5). وعلى هذا كانت رؤيا الاذان في السنة الاولى من الهجرة،

وايده النبي صلى الله عليه وسلم.

(1) وفي الاذان ثواب كبير، بدليل قوله صلى الله عليه وسلم: لو يعلم الناس ما في النداء،

والصف الاول، ثم لم يجدوا الا ان يستهوا عليه، لاستهوا عليه (6) وقوله عليه السلام: اذا

(مغنى المحتاج 1/133):

(2) نيل الاوطار 2/31، المهاب شرح الكتاب 1/62، كشف القناع 1/266:

(3) من رواية مالك بن الحويرث (نيل الاوطار 2/32):

(4) رواه احمد والبوداؤد (نيل الاوطار 2/35: وما بعد).

(5) انظر نصب الراية 1/260: وما بعد.

(6) متفق عليه عن ابي هريرة، والنداء: هو الاذان، والقف الاول: يراوچ المهادرة الى الجماعة، والاستهام: الاقتراع.

كنت في غيبك او باديتك، فاذنت بالصلاة، فارفع صوتك بالنداء، فانه لا يسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء، الا شهد له يوم القيامة (1).

وفي حديث آخر: المؤذنون اطول الناس اعناقًا يوم القيامة (2).

واعتبر الاذان مع الاقامة عند الشافعي في الاصح والحنابلة افضل من الامامة، لقوله تعالى: (ومن احسن قولاً ممن دعا الى الله وعمل صالحاً) (نصت 33/41): قالت عائشة: هم المؤذنون، وللأخبار السابقة في فضيلته، ولقوله عليه الصلاة والسلام: الامام ضامن، والمؤذن مؤتمن، اللهم ارشد الائمة، واغفر للمؤذنين (3) والامانة اعلى من الضمان، والمغفرة اعلى من الارشاد، ولم يتوله النبي صلى الله عليه وسلم ولا خلفاؤه لضيق وقتهم عنه (4).

وقال الحنفية: الاقامة والامامة افضل من الاذان؛ لان النبي صلى الله عليه وسلم وخلفاءه

تولوا الامامة، ولم يتولوا الاذان.

لغت میں ”اذان“ کا مطلب کسی چیز کا اعلان کرنا ہے۔

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لیے اعلان ہے۔“

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔“

شریعت کی اصطلاح میں اذان سے مراد وہ مخصوص الفاظ ہیں جو فرض نماز کا وقت بتانے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں یا اس

سے مراد وہ مخصوص الفاظ ہیں: جن کے ذریعے نماز کے وقت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اذان کی حجیت کتاب و سنت سے ثابت ہے اور اجماع سے بھی ثابت ہے اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور بہت زیادہ

اجر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور جب تم نماز کے لیے بلاؤ۔“

(یہاں نماز کے لیے بلانے سے مراد اذان دینا ہے لہذا اس کی حجیت قرآن سے ثابت ہوگئی۔)

اس طرح اس بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ دونوں نے یہ روایت

(1) أخرجه البخاري عن أبي سعيد الخدري.

(2) رواه مسلم واحمد وابن ماجه عن معاوية (نيل الاوطار 33/2). عن ابن ماجه عن ابن عباس مرفوعاً: من اذن سبع سنين خست بها، كتبت له براءة من النار.

(3) رواه الشافعي واحمد وابو داود والترمذي وابن حبان وابن خزيمة عن أبي هريرة (المصدر السابق) وروى الحاكم باسناد صحيح: ان خيار عباد الله الذين يراهم الشمس والقمر والنجوم واللائلة لذكر الله.

(4) المغني 403/1، كشف القناع 267/1، مخني المحتاج 138/1.

راجع: الفقه الاسلامي وادلته: الباب الثاني: الصلاة الفصل الثالث: الاذان والاقامة

نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہے جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

اذان کی کیفیت کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سے ہوتا ہے جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے: انہوں نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تھا اور پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کر دی تھی۔ اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:

”اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ سچا خواب ہوگا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے خواب میں دیکھا ہے اسے بتاتے جاؤ کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے (اس لیے اذان وہ دے گا)۔“

(تاہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے) اذان کا دار و مدار صرف خواب پر نہیں ہے بلکہ اس کے بارے میں اس کی تائید میں وحی بھی نازل ہوئی تھی جیسا کہ ”مسند بزار“ کی روایت میں یہ بات ہے: نبی اکرم ﷺ نے معراج کی رات اذان سنی اسی طرح آپ ﷺ کو سات آسمانوں کے اوپر اذان سنوائی گئی پھر حضرت جبرائیل نے آپ کو آگے کر دیا اور آپ نے آسمان میں سکونت پذیر افراد کو نماز پڑھائی جن میں حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام بھی شامل تھے تو اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان دونوں پر آپ کی عظمت کا سکہ قائم کر دیا۔

(ڈاکٹر وہبہ کہتے ہیں: یہ روایت غریب ہے۔)

صحیح روایت وہ ہے جس کے مطابق اذان کا آغاز مدینہ منورہ میں ہوا تھا جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس بنیاد پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں اذان کو خواب میں دیکھنے کا واقعہ ہجرت کے اگلے سال پیش آیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اس خواب کی تائید کر دی تھی۔

اذان دینے میں بہت ثواب پایا جاتا ہے یہ بھی احادیث میں مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر لوگوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر (نماز باجماعت ادا کرنے) میں کیا فضیلت ہے تو اگر ان لوگوں کو اس کام کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ بھی کر لیں گے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جب تم بکریاں چرا رہے ہو اور جنگل میں موجود ہو تو بلند آواز میں اذان کہہ کر پھر نماز ادا کرو کیونکہ جو بھی چیز جو بھی جن جو بھی انسان اس اذان کی آواز کو سنے گا وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گا۔“

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے:

”قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔“

(یعنی وہ بلند تر حیثیت کے حامل ہوں گے)

امام شافعی رحمہ اللہ اور حنابلہ کے نزدیک اذان دینا اور اقامت کہنا امامت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔
امام شافعی رحمہ اللہ سے صحیح روایت یہی منقول ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اس شخص سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے یہ آیت اذان دینے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اسی طرح پہلے جو احادیث ذکر کی گئی ہیں ان سے بھی اذان دینے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار ہوتا ہے اے اللہ! اماموں کو راہ راست پر ثابت قدم رکھنا اور اذان

دینے والوں سے درگزر کرنا۔“

(علماء یہ کہتے ہیں:) کیونکہ امانت کا درجہ ذمہ داری سے زیادہ ہوتا ہے اور مغفرت راہ راست پر ثابت قدم رہنے سے اگلا

بہ ہے۔ (تو اس لیے اذان دینا امامت کرنے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔)

(لیکن اس پر یہ اشکال پیش کیا جاسکتا ہے اگر یہ زیادہ فضیلت والا عمل ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کو

امت کرنے کی بجائے اذان دینی چاہیے تھی اس کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ نے یہ بات بیان کی ہے امام شافعی رحمہ اللہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے) چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اپنی مصروفیات کی زیادتی اور

تنگی کی وجہ سے خود یہ عمل نہیں کر سکتے تھے اس لیے ان حضرات نے ایسا نہیں کیا۔

تاہم احناف کے نزدیک امامت کرنے کو زیادہ فضیلت حاصل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے امامت

کا اذان نہیں دی۔

890- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ وَآذَرَكَتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ

بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يُؤَذِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُحَيْرِيزٍ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ

ابْنِ مُحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَعْنَى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَسَمِعْتُهُ يَقِيْمُ فَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ

الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَحْسَبُهُ يَحْكِي الْإِقَامَةَ خَبَرًا كَمَا يَحْكِي الْآذَانَ.

☆☆ ربی بیان کرتے ہیں: امام شافعی نے یہ بات بتائی ہے: میں نے ابراہیم بن عبد العزیز کو پایا انہوں نے اسی

طرح اذان دی جس طرح ابن محیریز نے بیان کیا ہے میں نے انہیں اپنے والد کے حوالے سے ابن محیریز کے حوالے سے

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے جیسی ابن

۸۹۰- لمخرجه الشافعي في (السند) (۶۱/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب الاذان: حديث (۱۷۷) وفي (اللام) (۸۵/۱) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹۲/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب الترجيع في الاذان: وفي (المعرفة) (۱۲۶/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب حكاية الاذان: حديث

جرتج نے بیان کی ہے میں نے انہیں اقامت کہتے ہوئے سنا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

میرا یہ خیال ہے انہوں نے اس اقامت کو اسی روایت کے طور پر بیان کیا ہے جس طرح انہوں نے اذان کا واقعہ بیان کیا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابو محذورة جلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹) (۲۳۶)۔



اذان کے بارے میں فقہی اختلافات

اذان کے کلمات کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد اندلسی تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في الاذان على اربع صفات مشهورة: احداها تشنية التكبير فيه وتربيع الشهادتين وباقيه مثنى وهو مذهب اهل المدينة مالك وغيره واختار المتأخرون من اصحاب مالك الترجيع وهو ان يثنى الشهادتين اولا خفيا ثم يثنيهما مرة ثانية مرفوع الصوت. والصفة الثانية اذان المكيين وبه قال الشافعي وهو تربيع التكبير الاول والشهادتين وتشنية باقى الاذان والصفة الثالثة اذان الكوفيين وهو تربيع التكبير الاول وتشنية باقى الاذان وبه قال ابو حنيفة. والصفة الرابعة اذان البصريين وهو تربيع التكبير الاول وتثليث الشهادتين وحى على الصلاة وحى على الفلاح ويبدأ بأشهد ان لا اله الا الله حتى يصل الى حى على الفلاح ثم يعيد كذلك مرة ثانية: اعنى الاربع كلمات تبعا ثم يعيدهن ثالثة وبه قال الحسن البصرى وابن سيرين. والسبب في اختلاف كل واحد من هؤلاء الاربع فرق اختلاف الآثار في ذلك واختلاف اتصال العمل عند كل واحد منهم وذلك ان المدنيين يحتجون لمذهبهم بالعمل المتصل بذلك في المدينة والمكيون كذلك ايضا يحتجون بالعمل المتصل عندهم بذلك وكذلك الكوفيون والبصريون ولكل واحد منهم آثار تشهد لقوله. اما تشنية التكبير في اوله على مذهب اهل الحجاز فردى من طرق صحاح عن ابي محذورة وعبد الله بن زيد الانصارى وتربيعة ايضا مروى عن ابي محذورة من طرق اخر وعن عبد الله بن زيد. قال الشافعي: وهى زيادات

يجب قبولها مع اتصال العمل بذلك بركة. واما الترجيع الذي اختاره المتأخرون من اصحاب مالك فروى من طريق ابي قدامة: قال ابو عمر: وابو قدامة عندهم ضعيف. واما الكوفيون فبحديث ابي ليلى وفيه "ان عبد الله بن زيد راى فى المنام رجلا قام على خرم حائط وعليه بردان اخضران فاذن مثنى واقام مثنى وانه اخبر بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بلال فاذن مثنى واقام مثنى" والذى خرجه البخارى فى هذا الباب انها هو من حديث انس فقط وهو "ان بلالا امر ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة الا قد قامت الصلاة فانه يشيها" وخرج مسلم عن ابي محذورة على صفة اذان الحجازين ولمكان هذا التعارض الذى ورد فى الاذان راى احمد بن حنبل ودانود ان هذه الصفات المختلفة انها وردت على التخيير لا على ايجاب واحدة منها وان الانسان مخير فيها لـ

اذان کے بارے میں چار حوالے سے اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، تکبیر کے کلمات کو دہرانا شہادت کے کلمات کو چار مرتبہ ادا کرنا اور بقیہ کلمات کو دو مرتبہ ادا کرنا۔ امام مالک رحمہ اللہ اور اہل مدینہ کے نزدیک یہ اذان دینے کا طریقہ ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے متاخر اصحاب نے ترجیح کو اختیار کیا ہے، یعنی شہادت کے الفاظ کو پہلی مرتبہ پست آواز میں دہرانا اور دوسری مرتبہ بلند آواز میں ادا کرنا۔

اذان کا دوسرا طریقہ اہل مکہ کا ہے، جس کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ نے فتویٰ دیا ہے، یعنی پہلی تکبیر اور شہادت کے کلمات کو چار مرتبہ ادا کرنا اور پھر اذان کے بقیہ کلمات کو دو مرتبہ ادا کرنا۔

اذان کا تیسرا طریقہ اہل کوفہ کا ہے، یعنی پہلے چار مرتبہ تکبیر کہنا اور پھر اذان کے کلمات کو دو مرتبہ ادا کرنا، یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

چوتھا طریقہ اہل بصرہ کا ہے، یعنی پہلی مرتبہ تکبیر کو چار مرتبہ کہتا، پھر اس کے بعد شہادت کے کلمات اور بعد والے کلمات کو تین مرتبہ دہرانا، یعنی مؤذن پہلے ایک مرتبہ شہادت کے کلمات سے لے کر اذان کے آخر تک کلمات کو ادا کر لے، پھر اس کے بعد ان چار جملوں کو دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ دہرائے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ اور شیخ ابن سیرین رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان چاروں مکاتب فکر میں اختلاف کی وجہ احادیث میں منقول ہونے والا فرق اور ان یک نزدیک ان کے علاقوں کے تعامل کا اختلاف ہے۔

اہل مدینہ نے اپنے موقف کی تائید میں مدینہ منورہ کے رواج کو پیش کیا ہے، اہل مکہ نے اپنے ہاں کے رواج کو پیش کیا ہے، کوفہ اور بصرہ والوں کا بھی یہی حال ہے، اور ان میں ہر گروہ کی تائید میں احادیث موجود ہیں۔

لـ بدایة المجتهد کتاب الصلاة الباب الثانی فی معرفة الاذان والاقامة

پہلی تکبیر کو دہرانے کے بارے میں اہل حجاز کا جو موقف ہے وہ مستند اسناد کے ساتھ حضرت ابو محذورہ اور حضرت عبد بن زید انصاری رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

پہلی تکبیر کو چار مرتبہ دہرانا دوسری اسناد کے ساتھ حضرت ابو محذورہ اور حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

ان کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے روایت کے الفاظ میں یہ وہ اضافہ ہے جسے قبول کرنا ضروری ہے۔ مزید یہ کہ اہل مکہ کا عمل بھی اس کے مطابق ہے (یعنی ان کا رواج بھی اس کے مطابق ہے)۔ امام مالک رحمہ اللہ کے متاخرین اصحاب نے ترجیح کا جو مسلک اختیار کیا ہے وہ ابو قدامہ سے مروی ہے۔ مشہور مالکی فقہی شیخ ابو عمرو بن عبد البر رحمہ اللہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

اہل کوفہ کے مسلک کی تائیدی روایت وہ ہے جو ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے منقول ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: ”حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا تھا ایک آدمی ایک دیوار کی منڈیر پر کھڑا تھا اس کے جسم پر دو چادریں تھیں اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کیے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے پھر اگلے دن صبح حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو حضرت بلال کھڑے ہوئے اور انہوں نے اذان کے کلمات دو مرتبہ ادا کیے اور بعد میں اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے۔“

اس بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے جو حدیث نقل کی ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں ادا کریں البتہ ”قد قامت الصلوة“ کا حکم مختلف ہے۔“

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس سے اہل حجاز کے رواج کی ثابت ہوتی ہے۔

اذان کے کلمات کے سلسلے میں منقول احادیث میں مذکور اس تعارض کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ابو داؤد رحمہ اللہ نے یہ رائے پیش کی ہے یہ مختلف صفات ایجاب کے طور پر نہیں ہیں بلکہ اختیار دینے کے حوالے سے ہیں ان بارے میں انسان کو یہ اختیار حاصل ہے (کہ وہ ان میں سے کسی ایک کے مطابق اذان دے)۔

اذان کا حکم

مشہور مالکی فقیہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في حكم الاذان هل هو واجب او سنة مؤكدة وان كان واجبا فهل هو من فروض الاعيان او من فروض الكفاية ؟ فقييل عن مالك ان الاذان هو فرض على مساجد الجماعات وقيل سنة مؤكدة ولم يره على المنفرد لا فرضا ولا سنة . وقال بعض اهل الظاهر هو واجب على الاعيان . وقال بعضهم : على الجماعة كانت في سفر او في حضر . وقال بعضهم :

فی السفر . واتفق الشافعی وابو حنیفة علی انه سنة للمنفرد والجماعة الا انه أكد فی حق الجماعة . قال ابو عمر : واتفق الكل علی انه سنة مؤكدة او فرض علی المصری لما ثبت " ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا سمع النداء لم یفر واذا لم یسمعه اغار . " والسبب فی اختلافهم معارضة المفهوم من ذلك لظواهر الآثار وذلك انه ثبت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لمالک بن الحویرث ولصاحبه " اذا کنتما فی سفر فاذا واقیما ولیؤمکما اکبرکما " وكذلك ما روى من اتصال عمله به صلی الله علیه وسلم فی الجماعة فمن فهم من هذا الوجوب مطلقا قال انه فرض علی الاعیان او علی الجماعة وهو الذی حکاه ابن المغلس عن دائود ومن فهم منه الدعاء الی الاجتماع للصلاة قال انه سنة المساجد او فرض فی المواضع التي یجتمع الیها الجماعة . فسبب الخلاف هو تردده بین ان یشکل قولاً من اقوال الصلاة المختصة بها او یشکل المقصود به هو الاجتماع

اذان کے حکم کے بارے میں اہل علم کے درمیلن اختلاف پایا جاتا ہے: یہ واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے۔

اگر اس کو لازم قرار دیا جائے تو یہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت منقول ہے: ان کے نزدیک جن مساجد میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہو وہاں اذان دینا فرض ہے البتہ ان کا دوسرا قول یہ منقول ہے: ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

جو شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو اس کے لیے اذان دینا نہ تو فرض ہے اور نہ ہی سنت ہے۔

بعض اہل ظاہر نے یہ موقف پیش کیا ہے یہ واجب عین ہے۔

بعض دیگر حضرات نے یہ موقف پیش کیا ہے جب لوگ جماعت کی شکل میں ہوں تو ان پر اذان دینا واجب ہوگا خواہ وہ سفر کی حالت میں ہوں یا قیام کی حالت میں ہوں۔

بعض اہل ظاہر نے صرف سفر کے دوران جماعت کے لیے اذان دینے کو واجب قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ دونوں اس بات پر متفق ہیں اذان دینا تنہا شخص اور زیادہ لوگوں دونوں کے لیے سنت ہے البتہ زیادہ لوگوں کے لیے (یعنی جب انہوں نے باجماعت نماز ادا کرنا ہو) یہ سنت مؤکدہ ہوگا۔

شیخ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے اس بات پر سب کا اتفاق ہے یہ سنت مؤکدہ ہے یا پھر یہ ہے: یہ فرض ہے اس کی دلیل یہ ہے احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ سے اذان کی آواز سنتے تو وہاں حملہ نہیں کرتے تھے اور جب اذان کی آواز نہیں آتی تھی تو وہاں حملہ کر دیتے تھے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں تعارض پایا جاتا ہے۔

ایک مستند طور پر منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن حویرث اور ان کے ساتھی سے

892 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلَى لَهُمْ عَنْ أَبِيهِ السَّائِبِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مُحَدُّوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ أَبِي مُحَدُّوْرَةَ قَالَا قَالَ أَبُو مُحَدُّوْرَةَ خَرَجْتُ فِي عَشْرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى حُنَيْنٍ وَهُوَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيْنَا فَقُمْنَا نُوْذِنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اتُّوْنِي بِهَؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ . فَقَالَ آذِنُوا فَآذِنُوا فَكُنْتُ أَحْرَهُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَعَمْ هَذَا الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ أَذْهَبَ فَآذِنُ لَاهِلِ مَكَّةَ وَقُلْ لِعَتَّابِ بْنِ أَبِي إِسِيدٍ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أُؤْذِنَ لَاهِلِ مَكَّةَ . وَمَسَحَ عَلَيَّ نَاصِيَتِي وَقَالَ قُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ارْجِعْ فَاشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَآذِنِ أَذْنَتْ بِالْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ فَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ انْبَعَثُ . قَالَ فَكَانَ أَبُو مُحَدُّوْرَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَيْهَا .

☆ ☆ حضرت ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دس نوجوانوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حنین کے لیے روانہ ہوا، اُس وقت آپ ﷺ ہمارے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخصیت تھے، ہم اُٹھ کر اذان دینے لگے، ہم (دراصل ان لوگوں کا) مذاق اڑا رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان نوجوانوں کو میرے پاس لاؤ، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اذان دو! ان لوگوں نے اذان دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! یہ وہ شخص ہے جس کی میں نے اذان سنی تھی، تم جاؤ اور اہل مکہ کے لیے اذان دیا کرو۔ اور تم عتاب سے کہو کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے: میں اہل مکہ کے لیے اذان دوں، پھر نبی اکرم ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور کہا: تم یہ کہو۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

یہ کلمات دو مرتبہ ہیں

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

تم دوبار یہ پڑھو

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ دَوْمَرْتِه

٨٩٢- أخرجه عبد الرزاق (٤٥٨-٤٥٧/١) رقم (١٧٧٩) ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أبو داود (١٣٦/١) كتاب الصلاة باب كيف
الاذان حديث (٥٠١) وأحمد (٤٠٨/٢) وابن خزيمة (٢٨٥) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢٩٣-٢٩٤) كتاب الصلاة باب التردد
في الاذان-

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ دُورْتَبَه
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 جب تم صبح کی پہلی اذان دو تو یہ کہو
 الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ
 یہ کلمات دو مرتبہ ہیں جب تم اقامت کہو
 تو ان کلمات کو دو مرتبہ کہو قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
 کیا تم نے بات سن لی ہے؟

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
ان کی اقامت کے الفاظ یہ ہیں: اقامت کے الفاظ ایک ایک ہو گئے اسی طرح یہ جملہ بھی ایک مرتبہ کہا جائے گا۔
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: اے سعد! جب تم بلال کو میرے ساتھ نہ دیکھو تو تم اذان دے دیا کرو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرا اور ارشاد فرمایا: اے سعد! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے! جب تم بلال کو میرے ساتھ نہ دیکھو تو اذان دے دیا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قباء میں نبی اکرم ﷺ کے لیے تین مرتبہ اذان دی۔
راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (اس وقت کے خلیفہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے بلال! اب میں اذان کا کام کس کے سپرد کروں؟ تو انہوں نے جواب دیا: سعد کے کیونکہ انہوں نے قباء میں نبی اکرم ﷺ کے لیے اذان دی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اذان دینے کا کام تمہارے سپرد ہے اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کے سپرد ہوگا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ نیزہ عطاء کیا جسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے لیے اٹھا کر لے جایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم اسے لے کر میرے آگے چلا کرو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے آگے چلا کرتے تھے اور اسے عید گاہ میں گاڑ دیا کرتے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

- عبد اللہ بن محمد بن عمار بن سعد القرظ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقہ" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸۲/۴) (۳۵۵۵)۔
- عمار بن حفص بن عمر بن سعد قرظ المؤذن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۹/۵) (۵۹۹۰)۔
- عمار بن سعد مؤذن، عن ابی عبیدہ بن محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۹/۵) (۵۹۹۴)۔

اذان کا حکم

اذان کے حکم پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

الاذان والاقامة عند الجمهور (غير الحنابلة) ومنهم الخرقى الحنبلى: سنة مؤكدة للرجال جماعة في كل مسجد للصلوات الخمس والجمعة، دون غيرها، كالعيد والكسوف والتراويح

وصلاة الجنابة، ويقال فيها عند ادائها جماعة: الصلاة جامعة لها روى البخارى ومسلم عن عبد الله بن عمرو وقال: لما انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، نودي: الصلاة جامعة ۱۔

اما الاذان والاقامة، فلان المقصود منهما الاعلام بدخول وقت الصلاة المفروضة، والقيام اليها. ولاتسن للنافلة والمندورة. ودليلهم على السنية الحديث السابق: لو يعلم الناس ما فى النداء والصف الاول، لاستهوا عليه ولانه صلى الله عليه وسلم لم يأمر بهما فى حديث الاعرابي، مع ذكر الوضوء والاستقبال واركان الصلاة. وبناء عليه: لم ياتم اهل بلدة بالاجتماع على ترك الاذان اذا قام به غيرهم ولم يضربوا ولم يحبسوا.

واضاف الشافعية والبالكية انه يستحب الاقامة وحدها لا الاذان للمرأة او جماعة النساء، منعاً من خوف الفتنة برفع المرأة الصوت به. وقال الحنفية: انه تكره الاقامة كالاذان للنساء؛ لما روى عن انس وابن عمر من كراهتها لهن، ولان مبنی حالهن على الستر، ورفع صوتهن حرام. جمهور فقهاء کے نزدیک اذان اور اقامت پانچوں نمازوں کے لیے اور جمعہ کے دن باجماعت نماز کے لیے مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔

جبکہ دوسری نمازوں جیسے نماز عید سورج گرہن کی نماز تراویح یا نماز جنازہ کے لیے اذان نہیں دی جائے گی البتہ ان مواقع پر اعلان کیا جاسکتا ہے جیسے یہ کہا جاسکتا ہے (نماز ہونے والی ہے)۔

اس کی دلیل یہ ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا تو یہ اعلان کیا گیا: نماز ہونے والی ہے۔“ جہاں تک اذان اور اقامت کا تعلق ہے تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہے فرض نماز کا وقت شروع ہونے اور فرض نماز کی جماعت کا وقت قریب ہونے کے بارے میں اعلان کیا جائے۔ اس لیے نفل نماز یا نذر (یعنی منت) کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جائے گی اور اقامت نہیں کی جائے گی۔

اذان اور اقامت کے مسنون ہونے کی دلیل وہ حدیث ہے جو پہلے ذکر کی جا چکی ہے یعنی اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر (نماز باجماعت ادا کرنا) کی فضیلت کا پتہ چل جائے اور اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ یہ بھی کر لیں گے۔

۱۔ طرح ایک دیہاتی کے بارے میں منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے وضو کرنے اور قبلہ کی طرف رخ کرنے اور نماز ادا کرنے کے ارکان کی تعلیم دی لیکن نبی اکرم ﷺ نے اسے اذان دینے یا اقامت کہنے کے بارے میں نہیں فرمایا۔

(۱) فتح القدیر ۱/۱۶۷، ۱۷۲، ۱۷۸، الدر المختار ۱/۳۵۶، البدائع ۱/۱۴۶، وما بعدہا، المہذب ۱/۶۳-۶۲، الشرح الصغیر ۱/۱۳۳، وما بعدہا، المہذب ۱/۵۵، بدایۃ المجتہد ۱/۱۰۳، نہایۃ المحتاج ۱/۳۰۰، المجموع ۳/۸، ۱۳۱۔

یہی وجہ ہے اگر شہر کے سارے لوگ مل کے اذان دینا چھوڑ دیں، لیکن وہ دیگر اسلامی فرائض اور احکام اور اعمال کو سرانجام دیتے ہوں تو ان کو تعزیر کے طور پر مارا نہیں جائے گا اور قید نہیں کیا جائے گا۔
 فقہاء شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک خواتین کے لیے صرف اقامت کہنا مستحب ہے۔ اذان دینے کا حکم ان کے لیے نہیں ہے خواہ اکیلی خاتون ہو یا ایک سے زیادہ خواتین ہوں اس کی وجہ یہ ہے: خاتون کی آواز بلند کرنے کے نتیجے میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

احناف کے اس بات کے قائل ہیں خواتین کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں مکروہ ہیں۔
 کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے خواتین کے لیے اذان دینے اور اقامت کہنے کو مکروہ قرار دیا ہے ویسے بھی خواتین کے لیے پردے کا اہتمام ضروری ہے اور ان کا آواز بلند کرنا جائز نہیں ہے۔

7- باب ذکر الإقامة واختلاف الروایات فیہا

باب: اقامت کا تذکرہ اس بارے میں روایات کا اختلاف

895- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَدْرَكْتُ جَدِّي وَابِي وَآهْلِي يُقِيمُونَ فَيَقُولُونَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆ ☆ ابراہیم بن عبدالعزیز یہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے جد امجد اپنے والد اور اپنے دیگر رشتہ داروں کو یہ کہتے ہوئے پایا ہے: وہ ان الفاظ میں اقامت پڑھا کرتے تھے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

اقامت کے بارے میں فقہی اختلافات

علامہ ابن رشد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

اختلفوا في الإقامة في موضعين في حكمها وفي صفتها . اما حكمها فانها عند فقهاء الامصار في حق الاعيان والجماعات سنة مؤكدة اكثر من الاذان وهي عند اهل الظاهر فرض ولا ادري هل هي فرض عندهم على الاطلاق او فرض من فروض الصلاة ؟ والفرق بينهما ان على القول

بأن الفقه الاسلامي وادلتہ

۸۹۵- أخرجه البيهقي في (معركة السنن والائثار) (۱/۴۳۸) كتاب الصلوة باب حكاية الإقامة حديث (۵۷۹): أخبرنا ابو سعيد الدمشقي أخبرنا ابو جعفر البريوطي: حدثنا بشر بن موسى: به -

الاول لا تبطل الصلاة بتركها . وعلى الثاني تبطل . وقال ابن كنانة من اصحاب مالك : من تركها عامدا بطلت صلاته . وسبب هذا الاختلاف اختلافهم هل هي من الافعال التي وردت بيانا لمجمل الامر بالصلاة فيحمل على الوجوب لقوله عليه الصلاة والسلام "صلوا كما رايتهموني اصلي" ام هي من الافعال التي تحمل على النيب ؟ وظاهر حديث مالك بن الحويرث يوجب كونها فرضا اما في الجماعة واما على المنفرد . واما صفة الاقامة فانها عند مالك والشافعي . اما التكبير الذي في اولها فمثنى . واما ما بعد ذلك فمرة واحدة الا قوله قد قامت الصلاة فانها عند مالك مرة واحدة وعند الشافعي مرتين . واما الحنفية فان الاقامة عندهم مثنى مثنى وخير احمد بن حنبل بين الافراد والتثنية على رايه في التخيير في النداء . وسبب الاختلاف تعارض حديث انس في هذا المعنى وحديث ابي ليلى المتقدم وذلك ان في حديث انس الثابت امر بلال ان يشفع الاذان ويفرد الاقامة الا قد قامت الصلاة . وفي حديث ابي ليلى انه عليه الصلاة والسلام امر بلالا فاذن مثنى واقام مثنى . والجمهور انه ليس على النساء اذان ولا اقامة . وقال مالك : ان اقمن فحسن وقال الشافعي : ان اذن واقمن فحسن وقال اسحاق : ان عليهن الاذان والاقامة . وروى عن عائشة انها كانت تؤذن وتقيم فيما ذكره ابن المنذر والخلاف آيل الى هل تؤم المرأة او لا تؤم ؟ وقيل الاصل انها في معنى الرجل في كل عبادة الا ان يقوم الدليل على تخصيصها ام في بعضها هي كذلك وفي بعضها يطلب الدليل ؟

اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

اس کے حکم کے بارے میں فقہاء کی یہ رائے ہے آدمی تنہا ہو یا جماعت کی شکل میں ہوں اذان کے مقابلے میں اقامت کہنا زیادہ مؤکد سنت ہے۔

اہل ظاہر نے اسے فرض قرار دیا ہے البتہ ہمیں یہ علم نہیں ہو سکا اہل ظاہر کے نزدیک یہ مطلق طور پر ایک فرض ہے یا نماز کے فرائض میں شامل ایک فرض ہے۔

ان دونوں کے درمیان فرق اس اعتبار سے ہوگا اگر پہلا قول مراد لیا جائے تو اقامت نہ کہنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی لیکن اگر دوسرے موقف کو اختیار کیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے شیخ ابن کنانہ نے یہ بات کہی ہے : جو شخص جان بوجھ کر اقامت نہیں کہتا اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کیا اقامت ان افعال میں شامل ہے جو نماز کے حکم کی اجمال کی وضاحت کے لیے منقول ہوئے ہیں تو یوں اسے وجوب پر محمول کیا جائے کیونکہ یہ نبی

اکرم ﷺ کا حکم ہے:

”تم اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

یا پھر اقامت کو ان افعال میں سے ایک قرار دیا جائے جنہیں استحباب پر محمول کی گيا ہے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کا ظاہری مفہوم یہی ہے چاہے انسان اکیلا ہو یا جماعت کی شکل میں ہو

اقامت کو ہر ایک کے لیے لازم قرار دیا جائے۔

اقامت کے طریقے کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے پہلی تکبیر دو دو مرتبہ کہی جائے

گی اس کے بعد کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کیے جائیں گے صرف قدامت الصلوٰۃ کے کلمات کو دو مرتبہ ادا کیا جائے گا

البتہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کلمے کو بھی ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا لیکن امام شافعی کے نزدیک دو مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے جائیں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس بارے میں اختیار دیا ہے آدمی چاہے تو ایک مرتبہ ادا کرے چاہے تو دو مرتبہ ادا کرے

جس طرح اذان کے بارے میں بھی ان کی یہی رائے ہے (مختلف طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کے مطابق اذان دینے کا

انسان کو اختیار ہے)۔

اس اختلاف کا سبب وہ روایت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور وہ روایت ہے جو حضرت ابو یعلیٰ

کے حوالے سے منقول ہے جن میں بظاہر تعارض پایا جاتا ہے (جو اس سے پہلے ذکر کی جا چکی ہیں)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: وہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک

ایک مرتبہ ادا کریں البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةَ کا حکم مختلف ہے۔“

جبکہ حضرت ابو یعلیٰ رحمہ اللہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو

بھی دو دو مرتبہ ادا کریں۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں خواتین پر اذان دینا یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ اقامت کہہ لیتی ہیں تو یہ بہتر ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ رائے پیش کی ہے: اگر وہ اذان دیں اور اقامت بھی کہہ لیں تو یہ بہتر ہوگا۔

امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے: ان پر اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں لازم ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ اذان بھی دیتی تھیں اور اقامت بھی کہا کرتی تھیں جیسا

کہ شیخ ابن منذر نے اس کو روایت کیا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی اصول یہ ہے کیا کوئی خاتون امامت کر سکتی ہے یا نہیں کر سکتی ہے؟

اس بارے میں یہ بات کہی گئی اصول تو یہ ہے وہ ہر عبادت میں مرد کے حکم میں ہے ماسوائے ان احکام کے جس میں

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقَامَةُ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى لَا يَعُودُ مِنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ.

☆☆ حضرت ابو محمد زورہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اقامت کے انیس کلمات سکھائے تھے اذان کے الفاظ یہ ہیں:

اسی طرح اقامت کے الفاظ دو مرتبہ ادا کیے جائیں گے اور اور دہرائے نہیں جائیں گے۔

898- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَأَذْنْتُ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ حُنَيْنٍ الْفَجْرَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَقُّ فِيهَا الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کم سن لڑکا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے فجر کی اذان دی یہ حنین کا واقعہ ہے جب میں ان کلمات پر پہنچا ”حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں یہ جملہ شامل کرلو: ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ (نماز نیند سے بہتر ہے)۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابو حسن صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”322ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۲۸/۲)۔

○ عباد بن ولید بن خالد غمری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۸۳) (۳۱۶۸)۔

○ ابوبکر بن عیاش بختانیہ و معجمہ، ابن سالم، اسدی کوئی مقبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”194ھ“ کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹۹/۲) (۶۵)۔

— — — — —

۸۹۸- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۲۷/۸) كتاب الصلوة باب قول المودن في اذان الصبح: الصلوة خير من النوم والطبراني في (المعجم) (۲۰۹/۷) رقم (۶۷۲۹) وابو نعيم في (الحلية) (۳۰۹/۸) ۳۱۰ من طريق أبي بكر بن عياش بهذا اللفظ - وفاز أبو نعيم: لم يرو عنه عبد العزيز بن عبد الله بن بكر - فيما أعلم -

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنے کا حکم

واختلفوا في قول المؤذن في صلاة الصبح الصلاة خير من النوم هل يقال فيها ام لا ؟ فذهب الجمهور الى انه يقال ذلك فيها . وقال آخرون : انه لا يقال لانه ليس من الاذان المسنون وبه قال الشافعي . وسبب اختلافهم هل قيل ذلك في زمان النبي صلى الله عليه وسلم ؟ او انما قيل في زمان عمر ؟

فجر کی نماز میں یہ کلمہ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنے کے بارے میں بھی فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے اسے ادا کیا جائے گا یا نہیں۔

جمهور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

کچھ اہل علم نے یہ رائے پیش کی ہے اس کلمے کو نہ کہا جائے کیونکہ وہ مسنون اذان کا حصہ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ کلمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کیا جانے لگا تھا یا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت

میں اس کا آغاز ہوا تھا۔

899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ يَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا فَكَلَّمُوهُ يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوًّا مِثْلَ بُوِّ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تَبْعَثُونَ رِجَالًا يَنَادُونَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو نماز کے وقت اکٹھے ہو جایا کرتے

تھے انہیں اس کے لیے (باقاعدہ طور پر) بلایا نہیں جاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو کسی نے کہا: تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس بجایا کرو کچھ نے کہا: یہودیوں کی طرح بوق بجایا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم لوگ کچھ لوگوں کو بھیجتے کیوں نہیں؟ تاکہ وہ نماز کے لیے اعلان کر دیا کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے

ابتداءً المجتہد کتاب الصلوة الباب الثانی فی معرفۃ الاذان والاقامۃ

۸۹۹- أخرجه البخاري (۲۷۸/۲) كتاب الاذان: باب بدء الاذان: حديث (۶۰۶) ومسلم (۲۸۵/۱) كتاب الصلوة: باب بدء الاذان: حديث

(۲۷۷/۱) واحمد (۱۸۸/۲) من طريق عبد الرزاق وهو في مصنفه (۵۵۷-۵۵۸/۱) رقم (۱۷۷۶) بسند الاثر: وأخرجه الترمذي

(۳۶۲-۳۶۳/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في بدء الاذان: حديث (۱۹۰) والنسائي (۲/۲) كتاب الاذان: باب بدء الاذان: حديث (۶۲۶)

وابن خزيمة (۲۶۱) من طريق حجاج بن محمد عن ابن جريج: به - وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر

وأخرجه مسلم (۲۸۵/۱) كتاب الصلوة: باب بدء الاذان: حديث (۲۷۷/۱) واحمد (۱۸۸/۲) من طريق محمد بن بكر عن ابن جريج: به -

وأخرجه ابن خزيمة (۲۶۱) من طريق أبي عاصم عن ابن جريج بسند الاثر: -

بلال! تم اٹھو اور اذان دو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”257ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲/۳۳۵) (۸۳۸)۔

900- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ يَغْنِي الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُ يَا أَبَا مَحْذُورَةَ ثِنِّي الْأُولَى مِنَ الْأَذَانِ مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ وَقُلْ فِي الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

★★ عبد الملک اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو محذورہ ہر نماز کی اذان میں کلمات دو مرتبہ پڑھو۔ اور صبح کی اذان میں کہو ”نماز نیند سے بہتر ہے“۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابراہیم واسطی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”274ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزین“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۸۹) (۴۷۲۰)۔

901- حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْهَمَصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْهَمَصِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ أَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ مُخَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْأَذَانَ بِسَعَةِ عَشَرَ كَلِمَةً بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَ كَلِمَةً

★★ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اذان کے انیس کلمات سکھائے تھے یہ مکہ فتح ہونے کے بعد کی بات ہے جب کہ اقامت کے سترہ کلمات تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الغافر بن سلامة بن احمد بن عبد الغافر بن سلامة بن ازہر۔ ان کا انتقال ”303ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۱/۱۳۶) (۵۸۲۹)۔

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابو جعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”274ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۷/۲) (۵۹۹)۔

902- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ مُؤَذِّنَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ أَبَا مَحْذُورَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔

903- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ التَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْمُرُنَا أَنْ نُرْقِلَ الْأَذَانَ وَنَحْذِفَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہدایت کیا کرتے تھے: ہم اذان ٹھہر ٹھہر کر دیا کریں اور اقامت کے کلمات تیزی سے ادا کیا کریں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن حکم بن کثیر عرنی ابو احمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”280ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۶/۲) (۱۱)۔

○ عمران بن مسلم جعفی کوفی الاعمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۴/۲) (۷۴۱)۔

904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جَاءَنَا عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِذَا أَذْنَتْ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدِمْ بِرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ مَرْحُومٍ.

☆☆ بیت المقدس کے مؤذن ابو زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر دو جب تم اقامت کہو تو تیزی سے کہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مرحوم بن عبد العزیز بن مہران عطار اموی، ابو محمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”188ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۳۷) (۹۹۷)۔

905- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُؤَذِّنٌ يُطَرِّبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْإِذَا نُ سَمِعَ سَهْلٌ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَهْلًا سَمِعًا وَلَا فَلَا تُؤَذِّنُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مؤذن تھا جو تیزی سے اذان دیتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان نرمی اور آسانی کا راستہ ہے اگر تم نے نرمی اور آسانی کے ساتھ اذان دینی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ نہ دیا کرو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن معبد بن شداد رقی، نزیل مصر، فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۳۷)۔

○ اسحاق بن ابویحییٰ کعمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البحر والتعذیل (۱/۶۵)۔

906- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ أَبُو

۹۰۵- أخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۱۳۷/۱): حدثنا مكحول ببغروت ثنا يونس بن عبد الأعلى عن علي بن معبد بهذا الإسناد ومن طريق ابن حبان أخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (۲/۸۷) قال ابن حبان: (وليس لهذا الحديث أصل من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم) وقال: اسحاق بن أبي يحيى الكعمي بروي عن ابن جريج بروي عنه علي بن معبد ينفرد عن الثقات بما ليس من حديث الثقات ويأتي عن الأئمة المرضيين ما لم يرو عن الضعفاء والكذابين لا يهل للاحتجاج به ولا الرواية عنه إلا على سبيل الاعتبار) - قال السيوطي في (اللآلئ المصنوعة) (۱۱/۲): (ودرجع ابن حبان وذكره في الثقات) - قلت: لم يرجع ابن حبان لكنه نقل ذكره في (الثقات) واسحاق له ترجمة مقلدة في (الميزان) (۱/۳۶۰) وأورد له الذهبي (۱/۲۶۱) لهذا الحديث من أوابده - وقال ابن عمير: (بروي نحو عشرة أحاديث مناكير) -

۹۰۶- إسناده ضعيف جدا: خالد بن عبد الرحمن بن خالد بن سلمة المخزومي: قال البخاري: ذاهب الحديث - وقال أبو حاتم: تركوا حديثه - وقال العافظ ابن حجر: متروك - ينظر: (الميزان) (۲/۱۶۶) و (التقریب) (۱/۲۱۵) -

مَحْذُورَةٌ أَنْ يُشْفَعَ الْأَذَانُ وَيُوتَرَ الْإِقَامَةُ وَيُسْتَدِيرَ فِي إِقَامَتِهِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کی گئی تھی: وہ اذان کے کلمات جہت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں اقامت کہتے ہوئے دائیں بائیں مڑ کر پکاریں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الصمد بن فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے
ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۳۵۵)۔

○ خالد بن عبد الرحمن بن خالد بن سلمۃ مخزومی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”212ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۱۵)۔

○ کامل بن علاء تمیمی، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن عسقلانی، (۱۳۱/۲)۔

907- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّهْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
الْمُغِيرَةِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ
الْهَيْثَمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الصِّيَادُ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَ الْإِذَاانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ ہوتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن مغیرہ صیاد، ابو عثمان مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسو طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”220ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجذیب“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۰۶)۔

908- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِيرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

٩٠٧- أخرجه أبو حنيفة في (المسند) (٢٢٩/١) عن طريق سعيد بن العجرة بن الصماد بهذا اللفظ - قال الحافظ في (التلخيص) (١/١) (والله سعيد وأسم فيه) - قلت؛ ولبيان هذا الوصف ينظر: تخریج الحديث الآتي -

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن حرب ازدی واثقی بصری، القاضی بمکة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”224ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۲/۱)۔

○ سماک بن عطیہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۲/۱)۔

910- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُثْنِي الْأَذَانَ وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھا کرتے تھے البتہ ”قد قامت الصلوة“ (دو مرتبہ پڑھا کرتے تھے)۔

911- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد پڑھیں۔

912- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھے۔

— — — — —

۹۱۰- أخرجه ابو عوانة (۲۲۸/۱) وابن خزيمة (۱۹۶/۱) رقم (۲۷۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۳/۱) كتاب الصلوة: باب تنبيه قوله: (قد قامت الصلوة) وافراد ما قبلها والبخاري في (شرح السنة) (۵۶/۲) كل يوم من طريق عبد الرزاق وهو في (المصنف) (۱۷۹۶) بسند الاستاذ-

۹۱۱- أخرجه ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۵۹) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۲/۱) كتاب الصلوة: باب الإقامة: كيف هي من طريق فضيل بن يسار الاستاذ-

۹۱۲- أخرجه مسلم (۲۲۷/۲-الاب) كتاب الصلوة: باب الامر بشفع الاذان واشاره الإقامة حديث (۲۷۸/۵) والنسائي (۲/۲) كتاب الاذان: باب تنبيه الاذان واحمد (۱۰۴/۲) وابو عوانة (۲۲۸/۱) والبيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱۲۹/۱) كتاب الصلوة: باب مكاة الإقامة حديث (۵۸۲) كل يوم من طريق عبد الوهاب بسند الاستاذ-

وأخرجه الترمذي (۳۶۹/۱-۳۷۰) كتاب الصلوة: باب ما جاء في ايراد الإقامة حديث (۱۹۲) حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّفْعِيِّ وَرَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ بِهِ - وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح) -

بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶/۱)۔

915- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِسِيُّ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُشَيِّ الْأَذَانَ وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ

پڑھا کرتے تھے البتہ ”قد قامت الصلوة“ کے الفاظ (دو مرتبہ پڑھا کرتے تھے)۔

916- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْغَزَالِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا

خَارِجَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات دو

مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عثمان بن جبلة ابن ابورواد عتقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”221“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۳۲/۱)۔

○ خارجہ بن مصعب بن خارجہ، ابو حجاج، سرخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”168ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۰/۱)۔

917- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ

916- للمحدث انس طبري لم يمتري لهما المصنف: فخره مسلم (۲۳۷/۲- الابي) كتاب الصلوة: باب الامر بشفع الاذان

واينار الاقامة: حديث (۲۷۸/۵) وابو يعلى (۲۸۰/۶) والبسوقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۱) من طريق عبد الوارث بن سعيد عن ايوب

عن ابي قلابة عن انس به- واخرجه ابو داود (۱۶۱/۱) كتاب الصلوة: باب في الاقامة: حديث (۵۰۸) وابو يعلى (۲۷۹۲) وابو عوانة

(۲۲۷/۱) من طريق وهيب عن ايوب به- واخرجه ابو عوانة (۲۲۷/۱- ۳۲۸) وابن عبان (۱۶۷۵) من طريق شعبه عن ايوب به- واخرجه

الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۲۲/۱) من طريق عبيد الله بن عمرو الجزولي عن ايوب به-

917- اخرجه الحاكم (۲۰۵/۱) ومن طريقه البسوقي في (السنن الكبرى) (۱۲۲/۱) كتاب الصلوة: باب الترويح في الاذان: من طريق ابن

طاهر وابي الربيع قال: ثنا ابن وهب... به: قلت: وهذا اسناد رجاله رجال الصحيح: طاهر عبد الله بن لويحة: فقد امتنع به مسلم- ك-

الحاكم: ووافقه الذهبي- لكن هذا الحديث من طريق ابن لويحة: لان عبد الله بن وهب قد روى عنه قبل الاختلاف: وفيه

-... هـ: وهو ابن الميمون وابي يزيد السمرقاني وعليه فوات من صحيح حديث ابن لويحة- والله اعلم- وانما نخرجه: بط-

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ أَذَانٍ سِتُونَ حَسَنَةً وَبِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے گا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی ہر ایک اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن ابوجعفر مصری، ابوبکر فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”132ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المجتہدین“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۱/۱)۔

918- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ سِتُونَ حَسَنَةً وَبِإِقَامَتِهِ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے گا اُس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اُس کے اذان دینے کی وجہ سے ہر اذان کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

— — — — —

۹۱۸- أخرجه ابن ماجه (۲۶۱/۱) كتاب الاذان: باب فضل الاذان ونواب الموثقين حديث (۷۲۸) والحاكم (۲۰۵/۱) وابن عدي في (الكامل) (۱۵۳۲/۶) وابن حبان في (المجروحين) (۶۲/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۶۲۲/۱) كتاب الصلوة: باب الترغيب في الاذان وابن الجوزي في (العلل المتناهي) (۲۹۶-۲۹۷) رقم (۶۶۸) كترجم من طريقه عبد الله بن صالح: كاتب اللبث بهذا الاسناد - قال ابن عدي: (لا اعلم روى عن ابن جريج غير يحيى بن ايوب ولا عن يحيى بن ايوب) وقال الحاكم: (صحيح على شرط البخاري) ووافقه الذهبي - وقال المنذري في (الترغيب) (۲۵۱/۱): (وهو كما قال الحاكم: فان عبد الله بن صالح كاتب اللبث وان كان فيه كلام فقد روى عنه البخاري في الصحيح) - اهـ وقد خالفهم ابن الجوزي في (العلل) (۲۹۷/۱) فقال: (هذا حديث لا يصح) - قال احمد بن حنبل: (ابو صالح ليس بشيخ) وقال النسائي: (ليس بثقة) وقال البغوي في (شرح السنة) (۷۲/۲): (عبد الله بن صالح ابو صالح الجعفي مصري: كاتب اللبث صدوق غير انه وقع في حديثه من اكبر) - وقال السنائي في (فيض القدير) (۱۶۶/۶): (اخرجه السبوطي في رمز لهجته واورده الذهبي في (الميزان) من من اكبر عبد الله كاتب اللبث) - اهـ - والحديث ضعفه ايضا ابو مسيري في (الزوائد) والمصنف ابن حجر في (التلخيص) (۲۷۲/۱) فقال: (وفيه عبد الله بن صالح عن يحيى بن ايوب عن ابن جريج عن نافع عنه وهذا الحديث احمد ما انكر عليه) - اهـ - وللحديث عدة اخرى: وهي عن عبد الله بن جريج: فقد كان مدلساً فرواه يحيى بن السنوكل عن ابن جريج عن من من نافع عن ابن عمر به - وقال البخاري: هذا شبه - بنظر: (التاريخ الكبير) (۲۰۶/۸) و(تلخيص العبير) (۲۷۲/۱) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن داؤد بن یزید قنطری الآدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”272ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶/۲)۔

919- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةُ فَرْدًا.

☆☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ ہوتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ادریس منذر حنظلی، ابو حاتم رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”حافظ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”277ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۴۳/۲)۔

○ عمر بن علی بن ابوبکر کندی، اسفندی رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۲۵/۶)۔

○ محمد بن سعدان بن حیان، انہوں نے یزید بن ابوعبید کے حوالے سے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان کے حوالے سے محمد بن عمر اور علی بن ابوبکر الکتانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: کتاب الثقات از ابن حبان صفحہ نمبر 432/7۔

○ یزید بن ابوعبید اسلمی، مولی سلمہ بن اکوع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۸/۲)۔

○ سلمہ بن عمرو بن اکوع اسلمی، ابو مسلم، مشہور صحابی رسول ہیں۔ انہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ ان کا انتقال ”74ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۸/۱)۔

920- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُبَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا لَمْ يُذْرِكِ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ أَذَّنَ وَأَقَامَ وَيُسَبِّحُ الْإِقَامَةَ . مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب وہ باجماعت ادا نہیں کر پاتے تھے تو وہ (خود نماز پڑھنے کے لئے) اذان دیتے تھے اور اقامت کہتے تھے وہ اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہتے تھے۔
یہ روایت موقوف ہے۔

921- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ صَالِحٍ الْمَخْزُومِيُّ بِالْمَدِينَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْإِقَامَةِ مُفْرِدًا وَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْإِذَانَ مَثْنِي مَثْنِي.

☆☆ امام محمد بن علی اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل اقامت کے کلمات الگ سے لے کر نازل ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں کلمات دو دو مرتبہ پڑھنا مسنون قرار دیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۶۷)۔
○ عثمان بن عبد الرحمن بن عمر بن سعد بن ابودقاص زہری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۱۷)۔

922- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنِي بِهِ أَبِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنِي مَثْنِي وَيُقِيمُ فَرَادَى.

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے وہ (اذان کے کلمات) دو دو مرتبہ کلمات پڑھتے تھے جبکہ اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھتے تھے۔

۹۲۰- ابن الجندی: لقوا ابراهيم بن عبد الله بن الجندی الغنلي ثقة روى عن سليمان بن حرب وريحي بن بكير ويوسف بن عدي وغيرهم ولم يذكر المزني في (تزيين الكمال) في ترجمة ابي عاصم النبيل ان ابن الجندی روى عنه لكن روايته عنه ممكنة: روى عن سليمان بن حرب ولقوا من الناسة على تفسير الحافظ ابن حجر وابو عاصم النبيل ايضا من هذه الطبقة والله اعلم - والاشهر خرجه ابن المنذر في (الوسط) (۶۱/۲) من طريق يحيى قال: ثنا ابو عاصم عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع به - قلت: وقد ورد لهذا النص في نسخة الاوسط مرفقا بخرجا فاهنا فقد ورد هكذا: ثنا عاصم بن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع: (انه كان اذا قاته الصلوة اذن واقام بيني الاقامة) هكذا -

۹۲۲- خرجه ابن ماجه (۲۶۲/۱) كتاب الاذان باب افراد الاقامة حديث (۷۲۲) من طريق معمر بن محمد بن عبيد الله بن ابي رافع بزياد الامثار - قال ابو حنيفة في (الزوائد) (۲۵۸/۱): لهذا اسناد ضعيف لا يثقونهم على ضعف معمر بن محمد بن عبيد الله وابيه محمد - انه - والعميت ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۷۱/۱) وقال: قال في الامام: ومعمر لهذا متكلم فيه -

راویان حدیث کا تعارف:

○ معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابورافع، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۷۲/۱)۔

○ محمد بن عبید اللہ ابن ابی رافع، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۸۷/۲)۔

○ ابورافع قبلی، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور مشہور صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۳۳/۱) (۸۱۵۰)۔

923- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُورَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالنَّاقُوسِ أَطَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَأَلْقَى عَلَيَّ فَذَكَرَ الْآذَانَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُمَ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِ مَا رَأَيْتُ فَإِنَّهُ أُنْدَى صَوْتًا مِنْكَ . فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلِلَّهِ الْحَمْدُ .

☆☆ محمد بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے (نماز کے لئے) ناقوس کا حکم دیا تو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو میرے پاس آیا اُس نے مجھے یہ چیز سکھائی اُس نے اذان کے کلمات کو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک مرتبہ ذکر کیا صبح کی نماز کے وقت میں نبی

۹۲۳- أخرجه أحمد (۶۲/۶) وأبو داود (۱۳۵/۱) كتاب الصلوة: باب كيف الاذان: حديث (۱۹۹) وابن ماجه (۲۲۲/۱) كتاب الاذان: باب بدء الاذان: حديث (۷۰۶) والدارمي (۲۶۹/۱) كتاب الصلوة: باب في بدء الاذان: وعبد الرزاق (۱۶۰/۱) رقم (۱۷۸۷) وابن خزيمة (۱۹۲/۱) رقم (۳۷۱) وابن حبان (۲۸۷-موارد) وابن المنذر في (الوسط) (۱۲/۲-۱۳) والبخاري في (خلق افعال العباد) ص (۲۶) وابن الجارود في (المنتقى) (۱۵۸) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹۱-۲۹۰/۱) كتاب الصلوة: باب بدء الاذان: وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۴۵/۱-۱۴۶) كتاب الصلوة: باب حكاية الاقامة: حديث (۵۹۲) وفي (السنن الصغرى) (۹۷-۹۸) كتاب الصلوة: باب موافقة الصلوات الخمس: حديث (۱۲۹/۲۴۸) كل يوم من طريق محمد بن اسماعيل بسند الاثر: وأخرجه الترمذي برقم (۱۸۹) من طريق ابن اسحاق: ولكن مختصراً وقال: (حسن صحيح) - وقال ابن خزيمة: (سمعت محمد بن يحيى يقول: ليس في اخبار عبد الله بن زيد في قصة الاذان خبر اصح من هذا: لان محمد بن عبد الله بن زيد سمعه من ابيه) - وقال ايضاً: (هذا حديث صحيح ثابت من جهة النقل: لان محمد بن اسمعيل سمع من ابيه وابن اسحاق سمع من النبي وليس لهذا ما دلالة) - والحدیث صحیحہ ایضاً ابن حبان وقال البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹۱/۱): وفي كتاب (العلل) لا يبي عيسى الترمذي قال: سألت محمد بن اسماعيل البخاري عن هذا الحديث فقال: (هو عنده صحيح) - وقال ابن المنذر: (وليس في اسناد اخبار عبد الله بن زيد اسناد اصح من هذا الاثر) -

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس خواب کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ خواب سچ ثابت ہوگا۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور بلال کو وہ چیز سکھاؤ جو تم نے دیکھی ہے کیونکہ اُس کی آواز تمہارے مقابلے میں زیادہ بلند ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو وہ بولے: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح کا اس نے دیکھا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح حمد مخصوص ہے (جس نے ہمیں توفیق دی ہے)۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن عبد ربہ انصاری، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۶۱) (۶۰۵۸)۔

○ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ انصاری، خزر جی، یہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۸) (۳۳۵۲)۔

924- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ نَسِءُ الْحِفْظِ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَالْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ. وَلَا يَثْبُتُ. وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مُرْسَلًا. وَحَدِيثُ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ مُتَّصِلٌ وَهُوَ خِلَافٌ مَا رَوَاهُ الْكُوفِيُّونَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان اور اقامت کے کلمات جفت ہوتے تھے۔

اس روایت کے راوی ابن ابی لیلیٰ، قاضی محمد بن عبد الرحمن ہے، علم حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے تھے کیونکہ ان کا حافظہ کمزور تھا اسی طرح ابن ابی لیلیٰ کا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

۹۲۴- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۶/۱) من طريق عبد الله بن داود عن الأعمش عن عمرو بن مرة بهذا السناد - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۴۶/۱) من طريق حصين بن نصير ثنا ابن أبي ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن عبد الله بن زید - وقال البيهقي: وكذلك رواد شريك وعبد بن العوام عن حصين بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن عبد الله بن زید قال: استأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس في الأذان - فقلت: أما حديث معاذ: فسباني تخريجه في الحديث الثاني -

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یہ بات بھی ثابت نہیں ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ثوری اور شعبہ نے اپنی سند کے ہمراہ ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ جبکہ ابن اسحاق نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ متصل ہے اور اس روایت کے خلاف ہے جسے کوفہ والوں نے نقل کیا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عقبہ بن خالد بن عقبہ سکونی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”188ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۸۳) (۴۶۷۰)۔

925- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ يَعْنِي إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَحْضَرَانِ نَزَلَ عَلَى جِذْمٍ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَذَنَ مَشْنَى مَشْنَى ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَشْنَى مَشْنَى - قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَلَى نَحْوِ مَنْ أَذَانَا الْيَوْمَ - قَالَ عَلِمَهَا بِلَالًا . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي.

☆☆ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک انصاری شخص عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہوا، اُس نے دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، وہ مدینہ منورہ کی ایک دیوار پر اُترا، اُس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے پھر وہ بیٹھ گیا، پھر وہ کھڑا ہوا، پھر اُس نے وہ کلمات دو دو مرتبہ کہے۔

ابوبکر بن عیاش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ اُسی کی مانند ہے جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ بلال کو سکھا دو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس

۹۲۵- اخرجہ احمد (۲۲۲/۵): حدَّثَنَا اسود بن عامر قال: انبا ابو بكر بن عياش بسند الاسناد: واخرجہ احمد (۲۲۲/۵) وابو داؤد (۱۶۰/۱) کتاب الصلوة: باب كيف الاذان احدث (۵۰۷) وابن خزيمة (۲۸۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۱۶۱-۱۶۲) کتاب الصلوة: باب ما روي في تشييع الاذان والاقامة: كسوم من طريق المسعودي: ثنا عمرو بن مرة بسند الاسناد: ولفظه: (احبلت الصلوة ثلاثة احوال ... الحديث) - وفيه: ثم ان رجلاً من الانصار يقال له: عبد الله بن زيد اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله اني رايت فيما يرى الناس ... فذكره - وقال ابن خزيمة: (فهذا خبر المراقبين الذين اجتجوا به عن عبد الله بن زيد في تشييع الاذان والاقامة وفي اسنادهم من التخلط ما بينته - وعبد الرحمن بن ابي ليلي لم يسمع من معاذ بن جبل ولا من عبد الله بن زيد بن عبد ربه صاحب الاذان: فغير جائز ان يفتح بغير خبر ثابت على اخبار ثابتة) - قال البيهقي: والسميت مع الاختلاف في اسناده مرسل: لان عبد الرحمن بن ابي ليلي لم يسمع من معاذ ولا من عبد الله بن زيد ولم يسمع من عبد الله بن زيد عن عبد الله بن زيد.

شرح اس نے دیکھا ہے لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔



اویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن یونس بن مہران، ابوعلی الزیات، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵۵/۷)۔

926- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا يَزَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالَ أَذَّنَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَنْى بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَأَقَامَ مِثْلَ ذَلِكَ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دی جس میں کلمات دو دو مرتبہ کہے پھر اسی طرح اقامت بھی کہی۔

927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيَانِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالَ كَانَ يُؤْذِنُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنِي مَثْنِي وَيُقِيمُ مَثْنِي مَثْنِي. وَقَالَ أَبُو عَوْنٍ صَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَأَقَامَ مِثْلَ ذَلِكَ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دی جس کے کلمات دو دو مرتبہ تھے اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ تھے۔

ابوعون نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت بھی اس کی مانند تھی۔

928- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ بِلَالَ كَانَ يُثْنِي الْأَذَانَ وَيُثْنِي الْإِقَامَةَ وَأَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالتَّكْبِيرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيرِ.

☆☆ ابراہیم نخعی اسود کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ پڑھتے تھے اور اقامت

۹۲۶- أخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۲۰۲/۱) والطبراني في (الكبير) (۱۰۱-۱۰۰/۲۲) رقم (۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵) وفي (اللوحة) (۱۰۱/۸) رقم (۷۸۱۶) من طريق زياد بن عبد الله البكائي بهذا الإسناد وقال ابن حبان: ما أقام مثل ذلك قط إنما كان اذنه منثنى واقامته فراثى. وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن إدريس إلا زياد بن عبد الله. والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۶۹/۱)

۹۲۷- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۰۱-۱۰۰/۲۲) رقم (۲۴۶، ۲۴۵) وفي (اللوحة) (۷۸۱۶) وابن حبان في (المجروحين) (۲۰۲/۱) كلهم من طريق زكريا بن يحيى بهذا الإسناد - وينظر علته في الحديث السابق -

۹۲۸- أخرجه عبد الرزاق (۱-۱/۴۶۲-۴۶۳) رقم (۱۷۹۰) ومن طريقه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۴/۱) كتاب الصلوٰۃ باب الإقامة كيف يصلي قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۶۹/۱): (قال ابن الجوزي في التحف: والاسود لم يمدك بلالاً قال صاحب (التنقيح): وفيما قاله نظر وقد روى النسائي للاسود عن بلال حديثاً) - انتهى -

کے الفاظ دو دو مرتبہ پڑھتے تھے وہ تکبیر کے ذریعے اذان دیا کرتے تھے تکبیر کے ذریعے ہی ختم کرتے تھے۔

929- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ آذَانُهُ وَاقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کی اذان اور ان کی اقامت کے کلمے دو دو مرتبہ

ہوتے تھے۔

930- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

زِيَادِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بِلَالٍ مِثْلَهُ. قَالَ الرَّمَادِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ سُفْيَانُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

رمادی کہتے ہیں: سفیان نے ان سے سماع نہیں کیا۔

931- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ حِينَ أَرَى الْآذَانَ أَمَرَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِإِلَّا فَاذَنْ وَأَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ فَأَقَامَ.

☆☆ عبد اللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جب انہوں نے خواب میں اذان کا طریقہ دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عتبہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی

بن حجر عسقلانی (۶۵۸) (۴۶۳)۔

932- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السَّنَةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي آذَانِ الْفَجْرِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنْ

۹۳۹- أخرجه عبد الرزاق (۱/۱۶۲) رقم (۱۷۹۱) وذكره ابن النوكاني في (الجواهر النقي) (۱/۱۲۵) من طريق عبد الرزاق وقال: هذا

سنن جيد-

۹۳۱- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۱۲) كتاب الصلوة باب الرجلين يوزن احداهما برقيم الآخر والمذاوي في

(الاعتبار) ص (۱۹۱) من طريق المعلى بن منصور به- وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۱۲) والبيهقي في (السنن

الكبرى) (۱/۲۹۹) كتاب الصلوة باب الرجل يوزن برقيم غيره كلاهما من طريق محمد بن سعيد اللخمي قال: حدثنا عبد السلام

بن حرب به- وقال البيهقي: هكذا رواه أبو العباس- وأخرجه أيضا ابن شاذان في (كتاب الأذان) كما في (نصب الراية) (۱/۲۷۰) من

طريق محمد بن سعيد اللخمي ثنا عبد السلام بن حرب بهذا الإسناد-

النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے جب مؤذن فجر کی اذان دے تو اس میں ”حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ کے بعد ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ دو مرتبہ کہے اور پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہہ دے۔

933- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ التَّوْبُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فَلْيَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تہویب صبح کی نماز میں ہوگی جب مؤذن فجر کی اذان میں ”حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ کہے گا تو ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کہے گا۔

934- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمُؤَذِّنِهِ إِذَا بَلَغْتَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فِي الْفَجْرِ فَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے مؤذن سے یہ کہا تھا: تم فجر کی اذان میں ”حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ“ پر پہنچو تو یہ کہو: ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“۔

935- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ أَبُو مَسْعُودٍ الزَّجَّاجُ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أَتُوبَ فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِي أَنْ أَتُوبَ فِي الْعِشَاءِ.

☆☆ عبدالرحمن بن ابولیلیؓ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی: میں فجر کی اذان میں تہویب کہوں آپ نے مجھے عشاء کی اذان میں تہویب کہنے سے منع کیا تھا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح بن عمیر، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین

۹۳۲- اخرجہ الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۱۳۷) کتاب الصلوة: باب قول المؤذن فی اذان الصبح: (الصلوة خیر من النوم) وابن خزيمة (۲/۱۲۰) رقم (۲۸۶) والبیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۱/۱۲۳) کتاب الصلوة: باب التہویب فی اذان الصبح: کلسم من طریق محمد ابن سیرین: بہ۔ وخرجہ البیہقی ایضا فی (المعرفة) (۱/۱۱۹) رقم (۵۹۷) وقال البیہقی: رواه جماعة عن ابی امامة وهو اسناد صحيح۔ وصححه ایضا ابن خزيمة۔

۹۳۳- اخرجہ الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۱۳۷) کتاب الصلوة: باب قول المؤذن فی اذان الصبح: (الصلوة خیر من النوم) من طریق نسیم بننا الاسناد۔ وينظر الحديث السابق۔

۹۳۴- اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۱/۱۲۳) کتاب الصلوة: باب التہویب فی اذان الصبح: من طریق الدارقطني: بہ۔ وخرجہ الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۱۳۷) من طریق ابی نسیم الفضل بن دکیں: ثنا سفیان عن محمد بن عجلان: بہ۔

نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”239ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۲۹) (۳۵۱۷)۔

○ عبد الرحمن بن حسن، ابومسعود موصلی الزجاج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المعیزان (۲۷۲/۳)۔

○ سعید بن مرزبان عبسی مولیٰ حذیفہ، ابوسعید کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”140ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۸۹/۱)۔

936- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ صَعِدْتُ إِلَى ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ مَا أَذَّنَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ يَبْدَأُ فَيَكْبِرُ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى الْخَيْرِ الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ دَاوُدُ.

☆☆ مالک بن دینار بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اذان دے کر فارغ ہوئے تو میں بھی ان کے پیچھے مسجد حرام (کے مینار) تک چڑھا اور میں نے ان سے کہا: مجھے اس اذان کے بارے میں بتائیں جو آپ کے والد نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے دی تھی تو انہوں نے جواب دیا: انہوں (یعنی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے) اذان کے آغاز میں تکبیر کہی پھر یہ کلمات پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ
یہ ایک مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد دوبارہ یہ کلمات پڑھے
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ
رَسُولُ اللَّهِ

یہاں تک کہ اذان کے آخر میں یہ کلمات پڑھے:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

اس روایت کو نقل کرنے میں داؤد نامی راوی منفرد ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبد العزیز بن مرزبان بن سابور، ابوحسن بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔

۹۳۶- اخرجہ الطبرانی فی (المعجم الکبیر ۲۰۸/۷۸) رقم (۶۷۳۶)؛ حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِسُوءِ الْإِسْنَادِ -

ان کا انتقال ”286ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۲۸/۱۳)۔

○ مسلم بن ابراہیم ازدی فراہیدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو عمرو بصری حافظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”122ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۳/۳)۔

○ داؤد بن ابو عبد الرحمن، ابوسلیمان قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۲۸۸/۶)۔

○ مالک بن دینار، یہ مشہور صوفی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۶)۔

937- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحْمِلِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُوكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَهُ هَذَا الْإِذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو محمد ذرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اذان کے یہ کلمات سکھائے تھے۔
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

پھر انہوں نے دوبارہ یہ کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ کلمات دو مرتبہ تھے

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

یہ کلمات بھی دو مرتبہ تھے

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ

یہ کلمات بھی دو مرتبہ تھے

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن قاسم بن جعفر بن محمد بن خالد بن بشر، ابوعلی کوبی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ان کا انتقال "327" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بـ "خطیب بغدادی" (۸۶/۸)۔

○ عبد الرحمن بن محمد بن منصور حارثی کریمان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۱۴/۴)۔

938- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ إِخْرُ أَذَانِ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆ ☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا اختتام ان کلمات پر ہوتا تھا۔
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

939- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ بِلَالَ قَالَ إِخْرُ الْأَذَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆ ☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات کہتے تھے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

940- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ إِخْرُ أَذَانِ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆ ☆ حضرت بلال کے بارے میں اسود نے یہ بات بیان کی: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

941- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ إِخْرُ الْأَذَانِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆ ☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ

۹۳۸- أخرجه النسائي (۱۴/۲) كتاب الاذان باب آخر الاذان حديث (۶۵۰) وابن أبي شيبة (۱۸۸/۱) كتاب الاذان والاقامة باب قالوا: آخر الاذان ما لقوا كلاً فصلاً من طريق سفیان بن عيينة -

۹۳۹- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۷/۱) رقم (۱۷۷۸) عن معمر بن - وأخرجه النسائي (۱۴/۲) كتاب الاذان باب آخر الاذان حديث (۶۵۹) طريق زهیر وابن أبي شيبة (۱۸۷/۱) من طريق أبي معاوية كلاً فصلاً عن الأعمش -

۹۴۰- أخرجه ابن أبي شيبة (۱۸۸/۱) كتاب الاذان باب ما قالوا آخر الاذان ما لقوا حديث (۶۵۹) من طريق وكيع -

۹۴۱- أخرجه النسائي (۱۴/۲) كتاب الاذان باب آخر الاذان حديث (۶۵۹) من طريق الحسن بن عيينة قال: حدثنا زهير بن عيينة -

۹۴۲- أخرجه أبو داود (۱۴۶/۱-۱۴۷) كتاب الصلوة باب في الاذان قبل دخول الوقت حديث (۵۲۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار)

(۱۲۹/۱) كتاب الصلوة باب التناوين للفجر وعبد بن حميد في (المستدرك) رقم (۷۸۲) والبيهقي في (السنن الكبری)

(۲۸۲/۱) كتاب الصلوة باب رواية من روى النسائي عن الاذان قبل الوقت وابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۲۹۲/۱) رقم (۶۶۱)

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالَ أَدَّاهُ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ إِلَّا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَرَجَعَ فَنَادَى إِلَّا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ زُرَيْبٍ وَكَانَ ضَعِيفًا عَنْ أَيُّوبَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا: وہ واپس جا کر تین مرتبہ یہ اعلان کریں: خبردار! بندہ سو گیا تھا (یعنی اس سے غلطی ہو گئی) وہ واپس گئے اور بلند آواز میں یہ کہا: خبردار! بندہ سو گیا تھا۔ یہ کلمات انہوں نے تین مرتبہ کہے۔ ایک اور راوی نے اس کی متابعت کی ہے تاہم یہ راوی ضعیف ہے۔

نماز کے وقت سے پہلے اذان دینے کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

فاتفق الجميع على انه لا يؤذن للصلاة قبل وقتها ما عدا الصبح فانه اختلفوا فيها فذهب مالك والشافعي الى انه يجوز ان يؤذن لها قبل الفجر ومنع ذلك ابو حنيفة وقال قوم: لا بد للصبح اذا اذن لها قبل الفجر من اذان بعد الفجر لان الواجب عندهم هو الاذان بعد الفجر . وقال ابو محمد بن حزم: لا بد لها من اذان بعد الوقت وان اذن قبل الوقت جاز اذا كان بينهما زمان يسير قدر ما يهبط الاول ويصعد الثاني . والسبب في اختلافهم انه ورد في ذلك حديثان متعارضان: احدهما الحديث المشهور الثابت وهو قوله عليه الصلاة والسلام "ان بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم وكان ابن مكتوم رجلا اعمى لا ينادي حتى يقال له اصبحت اصبحت . والثاني ما روى عن ابن عمر "ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامرہ النبي صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادي: الا ان العبد قد نام" وحديث الحجازيين اثبت وحديث الكوفيين ايضا خرجه ابو داود وصححه كثير من اهل العلم فذهب الناس في هذين الحديثين اما مذهب الجمع واما مذهب الترجيح فاما من ذهب مذهب الترجيح فالحجازيون فانهم قالوا: حديث بلال اثبت والمصير اليه اوجب . واما من ذهب مذهب الجمع فالكوفيون وذلك انهم قالوا: يحتمل ان يكون نداء بلال في وقت يشك فيه في طلوع الفجر لانه كان في بصره ضعف ويكون نداء ابن ام مكتوم في وقت يتيقن فيه طلوع الفجر ويدل على ذلك ما روى عن عائشة انها قالت "لم يكن بين اذانيهما الا بقدر ما يهبط هذا ويصعد هذا" واما من قال انه يجمع بينهما: اعني ان يؤذن قبل الفجر وبعده فعلى ظاهر

الادلة المجتهد ونهاية المقصد

ماروی من ذلك في صلاة الصبح خاصة اعني انه كان يؤذن لها في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنان بلال وابن امر مكتوم

اس بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے نماز کا (شرعی وقت) شروع ہونے سے پہلے اذان نہیں دی جائے گی البتہ فجر کی اذان کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں فجر کا (شرعی وقت) شروع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کے لیے اذان دینا جائز ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

ایک گروہ نے یہ رائے پیش کی ہے جب فجر کی نماز کے لیے اذان دی جائے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ہو کیونکہ جب صبح صادق ہو جائے گی تو اس کے بعد ہی اذان دینا لازم ہوگا (کیونکہ فجر کی نماز کا وقت ہی تب شروع ہوگا)۔

شیخ ابن حزم کہتے ہیں: یہ بات ضروری ہے نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اذان دی جائے۔

البتہ وقت سے پہلے اگر اذان دے دی جاتی ہے تو یہ جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ شرط ہے کہ ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ ہو جو اتنا معمولی ہو کہ جیسے ہی اذان ختم ہو وقت شروع ہو چکا ہو۔

اس بارے میں اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں دو متعارض احادیث منقول ہیں۔

ایک مستند طور پر منقول مشہور حدیث ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تم لوگ کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔“

(ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت ابن ام مکتوم نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب

تک ان سے یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا کہ جناب صبح صادق ہو چکی ہے۔

جبکہ دوسری روایت میں یہ بات منقول ہے:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: وہ واپس جا کر یہ اعلان

کریں: ”خبردار! بندہ سو گیا تھا (یعنی اس نے نیند میں وقت سے پہلے اذان دے دی)۔“

اہل حجاز کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے ویسے اہل کوفہ کی بھی روایت مستند ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور بہت سے اہل علم نے اسے مستند قرار دیا ہے۔

بعض فقہاء نے ان دونوں روایات کے حوالے سے جمع و تطبیق کا طریقہ عمل اختیار کیا ہے جبکہ بعض فقہاء نے ترجیح کا پہلو

اختیار کیا ہے۔

ترجیح کے طریقہ کو اہل حجاز نے اختیار کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث زیادہ مستند

ہے اس لیے اس پر عمل کرنا زیادہ واجب ہوگا۔

جس میں اہل کوفہ نے جمع و تطبیق کی رائے اختیار کی ہے ان کا یہ کہنا ہے اس بات کا احتمال موجود ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسے وقت میں اذان دی ہو جس میں صبح صادق کا شبہ موجود ہو کیونکہ ان کی بصارت کچھ کمزور تھی (تو انہیں پتہ نہ چل سکا ہو)۔ جبکہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان ایسے وقت میں ہوئی ہو جس میں صبح صادق کا یقین ہو۔

اس پر دلالت اس روایت سے ہوتی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ یہ کہتی ہیں:

”ان دونوں اذانوں میں اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک خاموش ہوتے تھے تو دوسرے شروع ہو جاتے تھے“۔

جن فقہاء نے ان دونوں روایات کو جمع کیا ہے، یعنی صبح صادق سے پہلے دی جانے والی اذان اور صبح صادق کے بعد دی جانے والی اذان تو وہ اس روایت کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں، جو بطور خاص صبح کی نماز کے بارے میں روایت کی گئی ہے، یعنی نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو مرتبہ اذان دی جاتی تھی، ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے (جو صبح صادق سے پہلے ہوتی تھی) اور ایک حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے (جو صبح صادق ہو جانے کے بعد ہوتی تھی)۔

943- حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَدَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ نَحْوَهُ.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مؤذن جس کا نام مسروح تھا، اس نے صبح صادق ہو جانے سے پہلے اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الواحد بن غیاث، ابو بحر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”240ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۵/۱۱)۔

○ محمد بن یحییٰ بن محمد بن مرداس بن عبد اللہ بن دینار، ابو جعفر الطیب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳/۴۲۶)۔

○ ایوب بن منصور کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۱) (۶۲۹)۔

○ شعیب بن حرب مدائنی، ابو صالح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویس

٩٤٢- أخرجه أبو داود (١٤٧/١) كتاب الصلوة، باب في اللذان قبل دخول الوقت حديث (٥٣٣) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى)

”طبقة“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”197ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۳۷) (۲۸۱۲)۔

○ عبد العزیز بن ابورواد واسمہ میمون، عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”159ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۱۲) (۴۱۲۴)۔

944- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ أَذَّنَ بِلَالٌ مَرَّةً بَلِيلٍ هَذَا مُرْسَلٌ.

☆ ☆ ایوب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت اذان دیدی یہ روایت مرسل ہے۔

945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ أَنَّ بِلَالَ أَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَقَامِهِ فَيُنَادِيَ إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ فَرَجَعَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْتَ بِلَالَ كَمْ تَلِدُهُ أُمُّهُ وَبُلٌّ مِنْ نَضَحِ دَمٍ جَبِينِهِ.

☆ ☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت ہی اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ اپنی جگہ پر واپس جا کر بلند آواز میں یہ اعلان کریں: خبردار! بے شک بندہ سو گیا تھا (یعنی اس سے غلطی ہو گئی) تو وہ واپس گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: کاش! بلال کی ماں نے اسے جنم نہ دیا ہوتا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یونس بن عبید عبدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو عبد اللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”140ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۹۳/۳)۔

946- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالَ أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . فَوَجَدَ بِلَالَ وَجَدًا شَدِيدًا . وَهَمَّ فِيهِ عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ وَالصَّوَابُ قَدْ تَقَدَّمَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ .

۹۴۶- أخرجه عبد الرزاق (۲۸۲/۱) حديث (۱۸۸۸) وقال العافظ في (الفتح) (۳۱۱/۲): ورواه عبد الرزاق عن معمر عن أيوب لكنه اعترضه فلم يذكره نفقا ولا ابن عمر -

۹۴۵- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۸۵-۲۸۶/۱) كتاب الصلوة: باب رواية من روى النسي من الأذان قبل الوقت من طريقه بن موسى: ثنا المقرئ أنا سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال: به - وقال البيهقي: هكذا رواه جماعة عن حميد بن هلال مرسل -

۹۴۶- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۰۸/۱) وفي (العلل المتناهية) (۲۹۲/۱-۲۹۳) من طريق الدارقطني: به - وذكره البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۸۲/۱) وقال: ضعيف لا يصح - وعاصم بن مسلمة ليس الحديث - وعبد العزيز صدوق عابد ربما وهم - بنظر (التقريب) (۲۸۹/۱) (۵۰۹) -

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی اکرم ﷺ ناراض ہو گئے آپ ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا: وہ یہ اعلان کریں: بے شک بندہ سو گیا تھا تو اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوا۔

اس روایت میں عامر نامی راوی کو وہم ہوا ہے صحیح روایت وہ ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔ وہ ابن حرب نامی راوی کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن کے بارے میں منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ معمر بن سل بن معمر اھوازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متقن“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۱۹۶/۹)۔

○ عامر بن مدرک بن ابوالصفیراء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۸) (۳۱۲۵)۔

947- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بِلَالَ أَدْنَقَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَضَعَهُ فَيَنَادِي إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . فَفَعَلَ وَقَالَ لَيْتَ بِلَالَ كَمْ تَلِدُهُ أُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ . تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَغَيْرِهِ يُرْسِلُهُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا: واپس جا کر یہ اعلان کریں: بے شک بندہ سو گیا تھا تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ کہا: کاش! بلال کی ماں نے اسے جنم نہ دیا ہوتا اور ان کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابویوسف نامی راوی منفرد ہیں دیگر راویوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جو قتادہ سے منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبد السميع بن ہارون بن سلیمان بن ابوجعفر المنصور، ابوفضل ہاشمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“

۹۴۷- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۰۸/۱) وفي (المجلد) (۲۹۶/۱) رقم (۶۶۲) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: (و اما حديث أبي يوسف فنفرده برفعه وغيره برويه عن قتادة مرسلًا) - قال الشيخ الفساري في (المعجم) (۲۵۹/۲): (أبو يوسف موثق والحدیث الصحيح - بضراف الدارقطني - إذا ورد موصول من وجه آخر ولو ضعيفاً كان حجة بانفصال -

قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "331ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۵۸/۱۲)۔

○ محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادہ، ابو جعفر عوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "276ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۲۲/۵)۔

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد، عوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۲۶/۹)۔

948- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ بِلَالَ أَدَّنَ . وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَسًا . وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ .

☆☆ قنادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، اس کی سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے اس کا مرسل ہونا درست ہے۔

949- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُقَاسِمٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَدَّنَ بِلَالٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُعِيدَ فَرَقَى بِلَالٌ وَهُوَ يَقُولُ لَيْتَ بِلَالًا تَكَلَّمَتْهُ أُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمٍ جَبِينِهِ يَرُدُّهَا حَتَّى صَعِدَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ مَرَّتَيْنِ . ثُمَّ أَدَّنَ حِينَ أَضَاءَ الْفَجْرُ . مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ضَعِيفٌ جَدًّا .

☆☆ حسن بصری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ دوبارہ اس کو دہرائیں، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ مینار پر چڑھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: کاش! بلال کی ماں اسے روتی اور ان کی پیشانی عرق آلود ہوگئی۔ وہ اس جملے کو دہراتے ہوئے مینار پر چڑھے اور یہ کہا: خبردار! بندہ سو گیا تھا، انہوں نے یہ جملہ دو مرتبہ دہرایا، پھر جب صبح صادق ہوگئی تو انہوں نے اذان دی۔

اس روایت کا راوی محمد بن قاسم اسدی نہایت ضعیف ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عثمان بن حکیم بن دینار اور دی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "261ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۳/۱)۔

۹۴۹- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۰۸/۱) وفي (المعلل) (۲۹۴/۱) رقم (۶۶۴) من طريق الدارقطني به، وقال ابن الجوزي في (المعلل): وأما حديث انس الثاني ففيه اللبس، قال احمد بن حنبل: احاديثه موضوعة ليس بشيء، وقال الدارقطني: يكذب - اه - وقال في (التحقيق): ومحمد بن القاسم مجروح، قال احمد بن حنبل: احاديثه موضوعة ليس بشيء، رتبنا حديثه - وقال النسائي: مشرور الحديث - وقال الدارقطني: يكذب - وفي اسناده ايضا الربيع بن صبيح، قال عثمان: احاديثه كلها ملفوعة - وقال ابن معين: ضعيف

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: راوی محمد بن عمرو مدنی اور ابن مہدی نے بصری راوی سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

اذان کا جواب دینے کا حکم

اذان سننے والا مؤذن کو کیا جواب دے اس بارے میں علامہ ابن رشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء فيما يقوله السامع للمؤذن فذهب قوم الى انه يقول ما يقول المؤذن كلمة بكلمة الى آخر النداء وذهب آخرون الى انه يقول مثل ما يقول المؤذن الا اذا قال حي على الصلاة حي على الفلاح فانه يقول: لا حول ولا قوة الا بالله. والسبب في الاختلاف في ذلك تعارض الآثار وذلك انه قد روى من حديث ابى سعيد الخدري انه عليه الصلاة والسلام قال "اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول" وجاء من طريق عمر بن الخطاب وحديث معاوية ان السامع يقول عند حي على الفلاح لا حول ولا قوة الا بالله. فمن ذهب مذهب الترجيح اخذ بعموم حديث ابى سعيد الخدري ومن بنى العام في ذلك على الخاص جمع بين الحديثين وهو مذهب

مالك بن انس

سامع (یعنی اذان سننے والا) اذان دینے والے کے جواب میں کیا کہے؟ اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف

پایا تا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے اذان سننے والا ان ہی کلمات کو آخر تک دہراتا چلا جائے گا جو وہ مؤذن کی زبانی سنے گا۔ دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے اذان سننے والا شخص مؤذن کے الفاظ کو دہراتا رہے گا لیکن یہ مؤذن حی علی الصلوة کہے گا اس وقت سننے والا: لا حول ولا قوة الا بالله پڑھے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اجادیت میں مذکور تعارض ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تم اذان دینے کو سنو تو اسی طرح کہو جو وہ کہتا ہے۔“

جبکہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے سننے والا شخص حی علی

الفلاح سننے کے بعد لا حول ولا قوة الا بالله پڑھے گا۔

جن فقہاء نے ترجیح کے مسلک کو اختیار کیا ہے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں عموم کو

اختیار کیا ہے اور جن فقہاء نے اس بارے میں خاص کو عام پر ترجیح دی ہے انہوں نے دونوں روایات کے درمیان تطبیق پیدا کر

۹۵۲- اضرجه ابن ابی نجبہ (۲۵۵/۲) وابن نصر فی (قیام اللیل) ص (۷۹) والہزار (۳۳۸/۱) رقم (۷۰۴) والہیوسفی فی (السنن الکبریٰ

(۱۶۵-۱۶۶) کتاب الصلوة: باب من لم یصل بعد الفجر الا رکعتی الفجر کلمہ من طرف عبد الرحمن بن زیاد بن انعم

الافریق فی سوندا اللہ منار - قال الہیوسفی: عبد الرحمن اللہ فریق فی اللہ یحیی بہ - والحدیث ذکرہ الہیوسفی فی (المجمع الزوائد) (۲۹۱/۲) وقال:

رواہ الہزار والطہرانی فی (الکبیر) ۱۰ فیہ عبد الرحمن بن زیاد بن انعم: واختلف فی اللہ حجاج بہ - ۵۱ -

دی ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

8- باب النہی عن الصلّٰۃ بعد الصلّٰۃ الفجر وبعء الصلّٰۃ العصر

باب: فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت

952- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَانِ مِنَ الدَّهْرِ لَا تَصُومُوهُمَا وَمَسَاعَتَانِ مِنَ النَّهَارِ لَا تُصَلُّوهُمَا فَإِنَّ النَّصَارَى وَالْيَهُودَ يَتَحَرَّوْنَهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو دن ایسے ہیں جن میں تم روزے نہ رکھو اور دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں نماز ادا نہ کرو کیونکہ عیسائی اور یہودی اس وقت (میں عبادت) کے متلاشی ہوتے ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن (روزہ رکھنے کے لیے منع ہے) اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک (نماز پڑھنا منع ہے)۔



راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حنبل بن ثابت، ابو جعفر برجلانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳۳/۴)۔

○ خلف بن تميم بن ابوعتاب، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۹۱/۱)۔

○ ابوبکر نہشلی کوفی، ان کا نام: عبد اللہ بن قطاف او ابن ابوقطاف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۱/۲)۔



فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کا حکم

فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کی رائے کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی، جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا۔“

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی۔“

یہ دونوں اوقات نماز کی ممانعت کے ساتھ مختص ہیں۔

(ڈاکٹر زحیلی تحریر کرتے ہیں:) صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد نوافل ادا کرنے کی ممانعت کا تعلق وقت سے نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے یہ بوقات حکمی اعتبار سے فرض عبادت کے لیے مخصوص ہے اور فرض ادا کرنا نفل ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے ان دونوں نمازوں کے بعد نوافل ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ اس وقت فجر کی دو سنتیں ادا کی جائیں یا عصر سے پہلے ادا کی جانے والی سنتیں ادا کی جائیں جو کسی وجہ سے پڑھی نہ جاسکی ہوں یا تحیۃ المسجد کی نماز پڑھی جائے یا نذر کی نماز ادا کی جائے یا طواف کے نوافل ہوں یا سجدہ سہو ہو یا اپنی نفل نماز جسے درمیان میں توڑ دیا گیا ہو یا ان کی قضاء کی گئی ہو (ان سب کو ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے) لیکن کراہیت تحریمی کے ساتھ ایسی نماز ادا ہو جائے گی۔

ان دونوں اوقات میں فرض نماز کی قضاء یا وتر نماز کی قضاء یا سجدہ تلاوت کرنا یا نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے کیونکہ ان اوقات کی کراہت اس لیے تھی کیونکہ یہ اصل فرض کی ادائیگی کے لیے معروف وقت تھا جب اصل فرض ادا ہو گیا تو کسی دوسرے فرض یا واجب عین کی ادائیگی میں مصروف ہونا مکروہ نہیں ہوگا البتہ عصر کے بعد قضاء نماز اس وقت تک ادا کی جاسکتی ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا اس کے زرد ہو جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا بھی جائز نہیں ہوگا خواہ انسان نے ابھی عصر کی نماز ادا نہ بھی کی ہو۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک ان دونوں اوقات میں نوافل ادا کرنا مکروہ تنزیہی ہے اس وقت تک جب تک سورج طلوع ہو جانے کے بعد ایک نیزے کے برابر بلند نہیں ہو جاتا اور (شام کے وقت) مغرب کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی، البتہ صبح صادق ہو جانے کے بعد روشنی پھیلنے سے پہلے اور عصر کے بعد سورج کی رنگت تبدیل ہونے سے پہلے نماز جنازہ ادا کرنا یا سجدہ تلاوت کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کے دو سنتیں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے کیونکہ احادیث میں ان کی ترغیب منقول ہے اگر کوئی شخص اس وقت میں نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو اب اس کے لیے اس نماز کو توڑ دینا لازم ہوگا البتہ اگر اس نے کسی ایسے وقت میں نماز پڑھنا شروع کی تھی جس میں نماز ادا کرنا مکروہ تھا تو اب اس نماز کو توڑنا اس شخص کے مستحب ہوگا اور نماز کی قضاء اس شخص پر لازم نہیں ہوگی۔

953 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَرَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعات (یعنی فجر کی سنتیں) ادا کی جائیں گی۔



اویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن زیاد بن النعمان الشعبانی، ابویوب قاضی افریقیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”156ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۳۲/۲)۔

○ عبداللہ بن یزید معافری جبلی ابوعبد الرحمن مصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”100ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۱۳/۲)۔

954- حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَيْشَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاتَيْنَاهَا يَوْمًا وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْنَا لَهَا مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَتْ نِمْتُ عَنْ جُزْئِي اللَّيْلَةِ فَلَمْ يَنْ لَادَعُهُ.

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ہم صبح کی نماز سے پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک دن ہم نے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہی تھیں ہم نے ان سے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں رات سو گئی تھی اور کچھ نوافل ادا نہ کر سکی تھی تو میں انہیں ترک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

9- باب مَا جَاءَ فِي أَنَّ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ

باب: یہ جو منقول ہے: سب سے افضل عمل نماز ہے

955- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يُسَمِّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ أَوَّلُ رَفِيقًا. قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ اسْتَرْذَلْتَهُ لَزَادَنِي.

☆☆ عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس گھر کے مالک نے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی

۹۵۴- أخرجه الحاكم (۱۸۸/۱-۱۸۹) من طريق محمد بن الحسن بن مكرم ثنا حجاج ابن الشاعر بهذا الاسناد وقال الحاكم: قد روى هذا الحديث جماعة عن ثعبة ولم يذكر لهذا اللفظة: (الصلوة اول وقعتها) غير حجاج بن الشاعر عن علي بن حفص - وحجاج عاف ثقه - وقد روى مسلم بن علي بن حفص المصنف ووافقه الذهبي - قال الحافظ ابن حجر في (الفتح) (۱۹۱/۲): (انضم اصحاب ثعبة على اللفظ المذكور في الباب وهو قوله: (علي وقعتها) ووافقه مسلم بن علي بن حفص وهو صحيح مسوق من رجال مسلم فقال: (الصلوة في اول وقعتها) أخرجه الحاكم والدارقطني والبيهقي من طريقه - قال الدارقطني: ما احببه حفظه: لانه كبر وتغير حفظه - (۱) - (۲) - والحدیث بهذا اللفظ قد روى من طريق آخر أخرجه ابن خزيمة (۱۶۹/۱) رقم (۲۲۷) وابن حبان (۲۸۰-موارد) والطبرانی في (الكبير) (۲۶/۱۰) رقم (۹۸۰۸) والحاكم (۱۸۸/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۲۶/۱) كتاب الصلوة باب الترغيب في التعجيل بالصلوات

طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی لیکن ان کا نام نہیں لیا۔ یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مجھے مزید جواب عطا کرتے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ولید بن عیزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

الخلاصة (۱۳۳/۳)۔

956- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قِرَاءَةً عَلَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ الْمُكْتَبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ عَلَى وَفَّيْهَا . وَقَالَ الْمَعْمَرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆ ☆ ابو عمرو شیبانی، نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز اس کے ابتدائی وقت پر ادا کرنا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن مہران، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۵/۱)۔

957- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ

956- أخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق المعمر بن وهب عنده في (عمل اليوم والليلة) كما في (الفتح) (۱۹۱/۲) وقال الحاكم: الرجل عبد الله بن مسعود لا جماع الرواة على أبي عمرو الشيباني - قال الحافظ في (الفتح) (۱۹۱/۲) والظاهر ان المعمر بن وهب فيه للنسبة بحدوث من حفظه - قلنا لم ينسبه به المعمر بن فاضله الطبراني في (الكبير) (۲۶/۱۰) رقم (۹۸۱۶) من طريق نوم بن حصار ثنا المبارك عن شعبه عن عبيد المكتب عن أبي عمرو الشيباني عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم -

سَلِيْمَانُ ذَكَرَ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبُّ هَذِهِ الدَّارِ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْأَوَّلِ .

☆☆ ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: اس گھر کے مالک نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے، ان کی مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، میں نے عرض کی: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدہ ابن موسیٰ ضعی، ابو عبد اللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”245ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۳/۱)۔

○ حجاج بن ابو عثمان کندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”143ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۹۷/۱)۔

○ سلیمان بن ابوسلیمان شیبانی، ابواسحاق کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”138ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۴۱۳/۱)۔

958- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بہترین عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی ابوزکریا مصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”228ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۶/۳)۔

○ یعقوب بن ولید ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۸۴/۳)۔

۹۵۷- أخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (۲۵/۱۰) رقم (۹۸۱۰): حدثنا سليمان بن الحسين القطار البصري: ثنا احمد بن عبد الله بن مسعود الارشاد-

۹۵۸- أخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق يحيى بن عثمان بن صالح بن مسعود الارشاد: وقال الحاكم: يعقوب بن الوليد لهذا شيخ من القل المصينة لكن بشار: وليس من شرط هذا الكتاب الا انه شاهد عن عبيد الله - وقال الذهبي: يعقوب كذاب-

959- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْأَوَّلِ . خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔ محدثین کی ایک جماعت نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابراہیم تیمی ابو یحییٰ الاحول کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۸۳/۱)۔

○ زہرة بن معبد بن عبداللہ بن ہشام بن زہرة تیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے انتقال ”235ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۳۹/۱)۔

960- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ غَنَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللَّهِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆☆☆ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لیا جائے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن غنام انصاری بياضی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۳۵/۲)۔

○ ام فروة انصاریة، یہ صحابیہ ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل

۹۵۹- اخرجہ الحاكم (۱۸۹/۱) من طریق محمد بن حبيب المصنف عن عبد الله بن عمر ابن حفص بن رزاه الدمشقي وسنده ضعيف : الضعيف عبد الله العمري : ونظر : (التفريب) (۱۴۶/۱)۔

۹۶۰- اخرجہ احمد (۲۷۵/۶) ومن طريقه ابن الجوزي في (المنهاج) (۲۱۶/۱) من طريق اللبث عن عبد الله بن عمر العمري : به - وقال ابن الجوزي : اما حديث ام فروة فانه لا يرويه الا العمري وقد اضطرب فيه فروة عن القاسم بن غنام عن عمتها ام فروة - والعمري ضعيف ضلعه يحيى وغيره -

احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۲۳/۲)۔

961- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا .
وَقَالَ وَكَيِّعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ - وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ - عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَكَيِّعٌ .

☆☆ سیدہ ام فروہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ بات بھی مذکور ہے: سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن سلیمان قیسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”100ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۷۳/۱)۔

962- وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ الدُّنْيَا عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

963- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ الدُّنْيَا أُمِّ أَبِيهِ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَذْكُرُ الْأَعْمَالَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيلُ الصَّلَاةِ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا .

۹۶۱- اخرجہ ابو داؤد (۱۱۵/۱-۱۱۶) کتاب الصلوة باب فی المحافظة علی وقت الصلوات: حدیث (۴۶۶): حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا: ثنا عبد الله بن عمر العمري بهذا الإسناد ومن طريقه أبي داود اخرجہ البيهقي في (معرفة السنن والائصار) (۱/۱۵۱) کتاب الصلوة باب تعجيل الصلوات: حدیث (۶۰۵) وينظر: الحديث السابق۔

۹۶۲- اخرجہ احمد (۲۷۶/۶) قال: حدَّثَنَا الْخُزَاعِيُّ قَالَ: اخبَرَنَا عبد الله بن عمر العمري: به - وينظر: الحديث السابق۔

۹۶۳- اخرجہ الطبرانی في (الكبير) (۸۲/۲۵) رقم (۲۰۸) من طريق عبد الله بن صالح حدثني الليث بن سعد بهذا الإسناد - لكن اخرجہ الحاكم (۱۹۰/۱) من طريق عمرو بن الربيع بن طارق: ثنا الليث بن سعد عن عبيد الله بن عمر - المصنف - عن القاسم بن غنام: به - ونقل الحاكم بسنده عن يحيى بن معين يقول: قد روى عبد الله بن عمر عن القاسم بن غنام ولم يرو عنه اضره عبيد الله بن عمر -

حدیث 964: سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا جو ان خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا تھا وہ بیان کرتی ہیں: میں نے ایک دن نبی اکرم ﷺ کو اعمال کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ آدم بن ابویاس عبدالرحمن عسقلانی، اصل خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویر طبع“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”221ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۲) (۱۳۳)۔

964- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ الْعَتَكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أُمِّ قُرُوءَةَ - كَيْدًا قَالَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ فَقَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا.

☆☆ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہی تھی آپ ﷺ سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

965- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ أُمِّ قُرُوءَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ ح. وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا قَزْعَةُ بْنُ سُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ قُرُوءَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا - لَفْظُ الْعُمَرِيِّ.

☆☆ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا ہے۔
روایت کے یہ الفاظ عمری نامی راوی کے ہیں۔

۹۶۴- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۸۲/۲۵) رقم (۲۱۰) من طريق محمد بن يحيى بن ميمون العتكي بسند لا يخلو عن عده عبيد الله بن عمار وسويد لقضاء الرواية ما قاله الحاكم في (المستدرک) (۱۸۹/۱-۱۹۰)؛ (هذا حديث رواه الطبراني في معجمه والبخاري في صحيحه وسويد ومحمد بن بشر العبدي عن عبيد الله بن عمر عن القاسم بن غنام) -

۹۶۵- أخرجه عبد بن حميد في (المنظجب من المسند) رقم (۱۵۶۹) من طريق محمد بن بشر بالاسناد الاول - وأخرجه الطبراني في (الكبير) (۸۲/۲۵) رقم (۲۰۹) من طريق قزعة بن سويد به - وأشار الحاكم في (المستدرک) (۱۸۹/۱-۱۹۰) إلى هذه الروايات -

966- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنَ الْمُبَايَعَاتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ.

☆☆ قاسم بن غنام نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! پھر اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔

967- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَصَلِّي الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ وَقَدْ تَرَكَ مِنَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی شخص نماز کو اس کے وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے لیکن اس کے ابتدائی وقت میں ادا نہیں کرتا (جس نے اس نماز کو ادا کیا) اس شخص کے لیے اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

968- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ إِلَّا مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ فاطمہؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زندگی بھر کبھی بھی نماز آخری وقت میں ادا نہیں کی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ صرف دو مرتبہ ایسا ہوا۔

969- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ إِلَّا مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ فاطمہؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی نماز آخری وقت میں ادا نہیں کی یہاں

۹۶۶- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۸۲/۲۵) رقم (۲۱۱) من طريق يعقوب بن حميد ثنا ابن أبي فديك بسندنا الإسناد-

۹۶۸- أخرجه الترمذي (۲۲۸/۱) كتاب الصلوة باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل حديث (۱۷۶) والحاكم (۱۹۰/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۲۵/۱) كتاب الصلوة باب الترغيب في التعجيل بالصلوات في اوائل الاوقات: كلهم من طريق قتيبة بن سعيد بسندنا الإسناد- قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب وليس اسناده متصل وقال البيهقي: وهذا مرسل: اسحاق بن عمر لم يمدك عائشة- قلت: ولعل الترمذي حسنه باعتبار طرقه كما سياتي وضمف الاسناد ليس للانقطاع المذكور فقط: فاسحاق مجروح ايضا فذكره الذهبي في (الميزان) (۲۴۷/۱) وذكره له هذا الحديث وقال: تركه الدارقطني- اه- وجره ابو هاتم وابن عبد البر- واعله ابن القطان في (كتاب) بالانقطاع وجماله اسحاق بن عمر- وينظر: (نصب الراية) (۲۴۴/۱)-

تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

970- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ

حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ وَقَّابٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آخِرَ صَلَاةٍ إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کو کوئی نماز آخری وقت میں ادا کرتے

ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

971- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ

رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کو اس کے ابتدائی

وقت میں ادا کر لینا اللہ کی رضامندی کے حصول کا باعث ہے اور آخری وقت میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی

معافی کا باعث ہے۔

972- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي فَرَجُ بْنُ عُبَيْدٍ

الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَوْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (نماز کا) ابتدائی

وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول کا باعث) ہے اور اس کا آخری وقت اللہ تعالیٰ کی (معافی کے ملنے کا) باعث ہے۔

۹۷۰- أخرجه الحاكم (۹۰/۱) من طريق اسماعيل بن ابي اسحاق الصفار ثنا الواقدي بسند الاسناد - والواقدي: هو محمد بن عمر مروي
لذا قال الحاكم: وله شاهد آخر من حديث الواقدي وليس من شرط هذا الكتاب -

۹۷۱- أخرجه الترمذي (۲۲۱/۱) كتاب الصلوة باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل حديث (۱۷۲): حدثنا احمد بن منيع بسند الاسناد
ومن طريق الترمذي أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۷/۱) رقم (۳۶۶) وأخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۶۰/۷) (۲۶۰/۷): ثنا ابراهيم بن

اسباط وابن صاعد قال: حدثنا احمد بن منيع بسند الاسناد ومن طريق ابن عدي أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۱) (۱/۱) - قال

الترمذي: هذا حديث غريب - وقال ابن عدي: هذا الحديث بسند الاسناد باطل - وقال البيهقي: هذا حديث يرف به يعقوب بن الوليد

السمرسي ورفيع بن منكر الحديث ضعفه يحيى بن معين وكذبه احمد بن حنبل وماتر الحفاظ ونسبوه الى الوضع - اه - وضعه ايضا ابن

الجوزي في (التحقيق) - وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۴۲/۱): وانكر القطان في كتابه على ابي محمد عبد الصمد كونه اهل الحديث

بالمصري وسكت عن يعقوب قال: ورفيع بن منكر علة الحديث فان احمد قال فيه: كان من الكذابين الكبار وكان يضع الحديث وقال ابو

صانم: كان يكذب والحديث الذي رواه موضوع وابن عدي انما اعلم به وفي باب ذكره - اه - والحديث ذكره الحافظ ابن حجر في

(التهذيب) (۲۲۱/۱-۲۲۲) وتكلم عليه وذكره اقوال اللحية في يعقوب -

۹۷۲- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۷/۱-۲۱۸) رقم (۳۶۸) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: واما حديث جرير بن علقمة

المصري بن حبيب - قال اخطين: كذاب - ونظرا (نصب الراية) (۲۴۲/۱) - وقال الحافظ في (التهذيب) (۲۲۲/۱): وفي نسخة من له يعرف

973- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى الْقَامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّاهُ مِنْ أَهْلِ عَبْدِ سَيْدِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَخْدُورَةَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَوَسْطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللَّهِ.

☆☆ ابراہیم بن عبد الملک اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (نماز کا) ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی، درمیانہ وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کی معافی (کے حصول کا باعث ہوتا) ہے۔

10- باب ذِكْرِ بَيَانِ الْمَوَاقِيتِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَلِكَ

باب: نماز کے اوقات کا تذکرہ اور اس کے بارے میں روایات کا اختلاف

974- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَعْلَمْ مَا تَقُولُ . قَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ نَزَلَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ . يَحْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا آخَرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيَضاءَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأَفْقُ وَرُبَّمَا آخَرَهَا حَتَّى يَجْتَمَعَ النَّاسُ - قَالَ الرَّبِيعُ سَقَطَ مِنْ كِتَابِي حَتَّى فَقَطُ - وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً

973- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٤٢٥/١-٤٣٦) من طريق عثمان بن أحمد الدقاق بهذا الإسناد - وقال البيهقي: إبراہیم بن زكريا هذا هو المعجلي الضرير، يكنى: أبا إسحاق، حدث عن الثقات بالبواطيل - وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (٢١٩/١): وأما حديث أبي مسعود، ففيه إبراہیم بن زكريا، قال أبو حاتم الرازي: هو مجهول، والحديث الذي رواه منكر، وقال ابن عدي: حدث عن الثقات بالباطيل، وسئل أحمد عن هذا الحديث، قال: من روى هذا، ليس هذا بثبت - أ - ونظرة: (نصب الراية) (٢٤٣/١) و (تلخيص العبير) (٢٢٣/١) -

974- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٢٢٠/١) رقم (٣٧١) من طريق دارقطنی بسنده، وأخرجه ابن خزيمة (٢٥٢) وابن حبان (١٩٤٩) ١٩٩٤، والبيهقي في (السنن الكبرى) (٣٦٢/١-٣٦٤) كتاب الصلوة، باب جماع أبواب المواقيت، وفي (معرفة السنن والآثار) (٢٩٦/١) - (٢٩٧) كتاب الصلوة، باب جماع مواقيت الصلوة، حديث (٥١١) من طريق الربيع بن سليمان بهذا الإسناد - قلت: وقد خالف أسامة بن زيد الطبري جماعة من أصحاب الزهري روى هذا الحديث، فلم يذكرنا هذا التفصيل، وإنما روى مختصراً - وسباني الكلام عليه في الحديث الثاني -

بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَاسْفَرَ ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْغَلَسِ حَتَّى مَاتَ ثُمَّ لَمْ يَعُدَّ إِلَى أَنْ يُسْفَرَ .

☆ ☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے (یعنی خطبہ دے رہے تھے) انہوں نے عصر کی نماز میں ذرا تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر بولے: حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تھا، عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: آپ ذرا سمجھنے کی کوشش کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، تو عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابوسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ جبرائیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا، میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر میں نے ان کے ساتھ (اگلی نماز) ادا کی، پھر میں نے ان کے ساتھ اگلی نماز ادا کی، انہوں نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب لگا کر بتایا۔

(حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کر لیتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا، البتہ جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو آپ اس نماز کو مؤخر کر دیا کرتے تھے، میں نے آپ ﷺ کو عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جب سورج بلند اور روشن ہوتا تھا، ابھی اس میں زردی نہیں آئی ہوتی تھی (یعنی دھوپ ماند نہیں ہوئی ہوتی تھی) اور کوئی شخص نماز ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا، نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا، عشاء کی نماز آپ ﷺ اس وقت ادا کرتے تھے جب افق سیاہ ہو جاتا تھا، بعض اوقات آپ ﷺ اسے اتنی دیر تک مؤخر کر دیتے تھے تاکہ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔

(راوی کہتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) صبح کی نماز کبھی آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے اور کبھی روشنی میں ادا کیا کرتے تھے، لیکن پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اس کو اندھیرے میں ہی ادا کرنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ کے وصال تک یہی معمول رہا، دوبارہ آپ ﷺ نے کبھی روشنی میں یہ نماز ادا نہیں کی۔

نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت

نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے، صبح صادق اس روشنی کو کہتے ہیں جو مشرق کی سمت سے ظاہر ہو کے پورے افق پر پھیل جاتی ہے، اس کے مقابلے میں صبح کاذب ہوتی ہے جو لبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی کو کہتے ہیں جو بلند ہو کر آسمان کے وسط کی طرف سیدھی سفر کرتی ہے اور چیتے کی دُم کی طرح ہوتی ہے، اس کے بعد دوبارہ تاریکی آ جاتی ہے، تمام تر شرعی احکام جیسے روزے کا آغاز، فجر کی نماز کا ابتدائی وقت، عشاء کی نماز کا انتہائی وقت، ان سب کا تعلق صبح صادق سے ہے، صبح کاذب کے ساتھ کسی بھی شرعی حکم کا کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”فجر (یعنی صبح صادق) دو طرح کی ہوتی ہے ایک فجر وہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے روزہ دار کے لیے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور صبح کی نماز ادا کرنا اس وقت جائز ہو جاتا ہے جبکہ دوسری فجر (یعنی صبح صادق) وہ ہوتی ہے اس وقت صبح کی نماز ادا کرنا حرام ہوتا ہے اور سحری کھانا جائز ہوتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح مسلم میں یہ روایت بھی منقول ہے۔

”صبح کی نماز کا وقت صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے (تک رہتا ہے) سے پہلے تک رہتا ہے۔“

سورج کے نکل آنے کے بعد سے لے کر ظہر کی نماز تک کے وقت کو مجمل شمار کیا گیا ہے اس دوران کوئی نماز فرض نہیں ہے۔

ظہر کا وقت

ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اُس کے اصلی سائے کے علاوہ اُس چیز کی ایک مثل ہو جائے اصلی سائے سے مراد وہ سایہ ہوتا ہے جو زوال کے وقت موجود ہوتا ہے یہ صاحبین اور تینوں ائمہ کی رائے ہے البتہ ظاہر الروایت میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی یہ رائے منقول ہے: ظہر کا وقت اُس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اُس چیز سے دوگنا نہیں ہو جاتا تاہم اس بات پر اتفاق یہ کہ یہ عصر کا وقت ہوتا ہے اس لیے اس سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لینی چاہیے کیونکہ عبادت میں احتیاط بہتر ہوتی ہے۔

سورج کے ڈھلنے سے مراد یہ ہے سورج آسمان کے وسط سے (مغرب کی جانب بڑھ جائے) جس وقت سورج عین آسمان کے وسط میں ہوتا ہے اُس وقت کو شمس کہتے ہیں جب وہ تھوڑا سے آگے مغرب کی سمت میں ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے سورج ڈھل گیا ہے۔

سورج کے ڈھلنے کے عمل کو اس طرح جانا جاسکتا ہے کوئی ایسا شخص جو سیدھا کھڑا ہو یا کوئی سیدھا ٹیلا ہو یا ستون ہو جو ہموار زمین پر موجود ہو اُسے دیکھا جائے اگر اُس کا سایہ کم ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے یہ زوال سے پہلے کا وقت ہے اگر سایہ رُک گیا ہے نہ ہی کم ہو رہا ہے نہ ہی زیادہ ہو رہا ہے تو یہ عین دوپہر کا وقت ہوگا اور اگر سایہ بڑھنا شروع ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا سورج ڈھلنا شروع ہو گیا ہے۔

جب کسی چیز کا سایہ اس کے سائے سے بڑھنے لگے تو یہ عین دوپہر کا وقت تھا اور جب سورج مغرب کی طرف ڈھلنے لگا تو ظہر کا وقت شروع ہو جائے گا اور جب کسی چیز کا سایہ دوپہر کے سائے کے علاوہ لمبائی میں اس چیز کے برابر ہو جائے تو تب ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے جمہور اس بات کے قائل ہیں۔

جمہور نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو اس وقت ظہر کی نماز پڑھائی تھی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو چکا

تھا۔

(ڈاکٹر زحلی کہتے ہیں:) یہ اس حوالے سے بہت قوی دلیل ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان تحریر کیا ہے:

”ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش کا حصہ ہے۔“
 اور ان علاقوں میں جب چیز کا سایہ ان کی مثل ہوتا ہے اس وقت گرمی شدید ہوتی ہے۔
 تمام اہل علم کے نزدیک ظہر کے وقت کی آغاز کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے:
 ”سورج کے زوال کے وقت نماز ادا کرو۔“

عصر کا وقت

سابقہ سطور میں مذکور اختلاف کے اعتبار سے جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے اس وقت عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور یہ سورج غروب ہونے پر ختم ہوتا ہے۔ یعنی جمہور کے نزدیک جب کسی چیز کا سایہ ایک مثل سے ذرا بڑھ جائے گا تو عصر کا وقت شروع ہو جائے گا جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب دو مثل بڑھ جائے اس وقت عصر کا وقت شروع ہوگا۔

اس بات پر اتفاق ہے یہ غروب آفتاب سے ذرا پہلے ختم ہو جاتا ہے اس کی دلیل یہ حدیث ہے:
 ”جو شخص سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیتا ہے اس نے فجر کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔“
 اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اس وقت عصر کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”یہ منافق کی نماز ہے وہ بیٹھا سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے تو اس وقت وہ منافق شخص کھڑا ہو کر چار مرتبہ ٹھونگے مار لیتا ہے اور وہ ان رکعات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتا ہے۔“

ایک اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے:
 ”عصر کا وقت اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہیں ہو جاتا ہے۔“
 اکثر اہل علم کے نزدیک عصر کی نماز درمیانی نماز ہے اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول وہ روایت ہے جس میں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:
 ”اپنی نمازوں کی حنائت کرو بطور خاص درمیانی نماز کی۔“
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ثوری نے یہ بات ارشاد کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز

کیونکہ دن اور رات کی درمیانی نمازوں میں ہوتی ہے۔

اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا ہے یہ دن اور رات کی دو نمازوں کے درمیان ہوتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ سے مشہور یہ روایت منقول ہے: درمیانی نماز سے مراد صبح کی نماز ہے۔
 امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے:
 ”نبی اکرم ﷺ ساری رات سفر کرتے رہے اور صبح کے قریب سو گئے آپ کی آنکھ نہیں کھلی یہاں تک کہ سورج
 نکل آیا آپ نے وہ نماز ادا نہیں کی پھر جب سورج بلند ہو گیا تو آپ ﷺ نے وہ نماز ادا کی اور فرمایا: یہ درمیانی
 نماز بھی۔“

(مصنف کہتے ہیں:) تاہم پہلی رائے زیادہ درست ہے چونکہ اس کی روایات زیادہ مستند ہیں۔

رب کی نماز کا وقت

اس بات پر اتفاق ہے مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے یعنی جب سورج کی نکیہ مکمل
 پر غائب ہو جاتی ہے۔

جمہور کے نزدیک مغرب کی نماز کا وقت شفق کے غروب ہونے تک برقرار رہتا ہے کیونکہ حدیث میں یہ بات منقول
 ”مغرب کا وقت شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔“

صاحبین حنابلہ اور شوافع کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
 فرمایا ہے: شفق سے مراد سرخی ہے۔

احناف کے نزدیک فتویٰ صاحبین کے قول کو دیا جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا تھا۔
 رافضی مذہب میں ہی یہی حکم شمار ہوگا۔

تاہم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے غائب ہو جانے کے بعد موجود رہتی ہے اور
 اس کے بعد سیاہی شروع ہو جاتی ہے۔

سرخی شفق اور سفید شفق کے درمیان تین درجوں کا فرق ہوتا ہے اور ایک درجہ 4 منٹ کا ہوتا ہے (یعنی ان کے
 درمیان 12 منٹ کا فرق ہوتا ہے)۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”مغرب کا آخری وقت اُفق کے سیاہ ہونے تک برقرار رہتا ہے۔“

اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیقؓ سیدہ عائشہ صدیقہؓ حضرت معاذ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے روایت
 فرمائی ہے۔

مالکیہ کا مشہور مذہب اور امام شافعی رحمہ اللہ کا جدید مذہب جو ظاہر نہیں ہے لیکن شوافع کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے
 نماز کا مذہب یہ ہے مغرب کا وقت اتنا ہوتا ہے جس میں وضو کر کے لباس سے جسم کو ہانپ کر اذان اور اقامت کہہ کر پانچ
 رکعت ادا کی جائیں اس کا مطلب یہ ہے مغرب کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے اس میں وسعت اور گنجائش نہیں ہوتی اس کی وجہ

یہ ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے دونوں دنوں میں نبی اکرم ﷺ کو ایک ہی وقت میں نماز پڑھائی تھی جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ذکر کردہ حدیث میں ہم اس سے پہلے یہ بات نقل کر چکے ہیں۔

اگر مغرب کے وقت میں کوئی گنجائش موجود ہوتی تو اسے بھی ذکر کر دیا جاتا جیسا کہ ساری نمازوں کے اوقات میں گنجائش کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس دلیل کو اس طرح سے مسترد کیا جاسکتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے ہر نماز کا مستحب وقت بیان کیا تھا جو فضیلت کا وقت ہوتا ہے جہاں تک اُس وقت کا تعلق ہے جس میں کوئی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے تو یہی چیز وجہ اختلاف ہے اور اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں ہے۔

عشاء کی نماز کا وقت

احناف کے اس قول کے مطابق جس پر فتویٰ دیا جاتا ہے: سرخ شفق کے غائب ہو جانے سے ہی عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک رہتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا قول میں سرخی کو شفق قرار دیا گیا ہے لہذا جیسے ہی شفق غائب ہوگی عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جائے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابوقتیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

”نہیں کوتاہی کا باعث نہیں ہوتی“ کوتاہی یہ ہوتی ہے آدمی نماز ہی ادا نہ کرے یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آجائے۔“

اس حدیث سے بظاہر یہ بات پتہ چلتی ہے ہر نماز کے وقت میں اتنی گنجائش ہوتی ہے اُس کے ختم ہونے کے ساتھ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے البتہ صرف فجر کی نماز کا حکم اس سے مستثنیٰ ہوگا۔ اس کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے اس کا وقت ختم ہونے کے بعد دوسری کسی بھی نماز کا وقت شروع نہیں ہوتا ہے۔

عشاء کی نماز کا مسنون وقت ایک تہائی رات یا نصف شب تک برقرار رہتا ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

”اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز کو ایک تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیا کریں۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف شب تک مؤخر کر دیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ نماز ادا کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث نقل کی ہے:

”عشاء کی نماز کا وقت نصف رات تک برقرار رہتا ہے۔“

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ اُس حدیث کا تعلق ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کافی دیر تک عشاء کی نماز ادا کی۔

کی نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ رات کا بہت سا حصہ گزر گیا نمازی لوگ مسجد میں سو گئے اُس کے بعد آپ ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے وہ نماز ادا کی اور ارشاد فرمایا:

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا خیال نہ ہوتا تو اس نماز کا یہی وقت ہے۔“

لیکن اس حدیث سے یہ واضح کرنا مقصود ہے عشاء کی نماز کا وقت نصف شب گزرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے اسی طرح اس روایت میں یہ الفاظ کہ رات گز گئی اس کا مطلب یہ ہے رات کا خاصہ حصہ گزر گیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے رات کا کثر حصہ گزر گیا تھا۔

وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔

975- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَلَيْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ الشَّمْسُ بَيَضَاءُ مُرْتَفَعَةً يَسِيرُ الرَّجُلُ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَالَ فِيهِ أَيْضًا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَغْلِسُ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا يَوْمًا آخَرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ نَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

جب آپ عصر کی نماز ادا کرتے تھے اس وقت سورج روشن اور بلند ہوتا تھا کوئی شخص چلتا ہوا جاتا تو نماز سے فارغ

۹۷- أخرجه للمصنف (۱۹۲/۱) والطبرانی في (الكبير) (۲۵۹/۱۷-۲۶۰) رقم (۷۱۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۱۱/۱) كتاب الصلوة: باب تعجيل صلاة العصر من طريق الليث بن سعد بسند الإسناد - وأخرجه أبو داود (۱۰۸-۱۰۷/۱) كتاب الصلوة: باب في إرواقت: حديث (۲۹۴) ومن طريقه ابن عبد البر في (المستدرک) (۱۸/۸) من طريق محمد بن سلمة المرادي ثنا ابن ولعب عن أسامة بن زید الطیسی بسند الإسناد قال أبو داود: روى لهذا الحديث عن الزهري ومعه مالك وابن عيينة وشعيب بن أبي حمزة والليث بن سعد وغيرهم ليسذكروا الوقت الذي صلى فيه ولم يفسرود - أ - والحديث من لهذا الطريق ذكره الخطابي في (معالم السنن) (۱۳۳/۱): حديث صحيح الإسناد - أما الحديث بمعنى تفسير الاوقات ونحوه الوقت الذي صلى فيه: فقد رواد جماعة عن الزهري: لکما ذکره أبو داود انفاً فأخرجه البخاري (۱۸۲/۲) كتاب مواقيت الصلوة: باب مواقيت الصلوة وفضلها والطبرانی في (الكبير) (۲۵۷/۱۷-۲۵۸) رقم (۷۱۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۶۳/۱) كلهم من طريق مالك وهو في (موطنه) (۴-۳/۱) كتاب وقوت الصلوة: حديث (۱) عن الزهري بسند الإسناد مختصراً -

وأخرجه البخاري (۲۰۵/۶) كتاب بدء الخلق: باب ذكر الملائكة: حديث (۳۲۲۱) ومسلم (۲۴۵/۱) كتاب المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۶۱۰/۱۶۶) والنسائي (۲۴۶-۲۴۵/۱) كتاب المواقيت: حديث (۴۹۴) وابن ماجه (۲۱۹/۱-۲۲۰) كتاب الصلوة: باب مواقيت الصلوة: حديث (۶۶۸) والطبرانی (۲۵۹-۲۵۸/۱۷) رقم (۷۱۵) وابن عبد البر في (المستدرک) (۱۳-۱۲/۸) من طريق الليث بن سعد عن الزهري: به - وأخرجه البخاري (۳۱۷/۷) كتاب المغازي: حديث (۴۰۷) من طريق شعيب عن الزهري -

وأخرجه احمد (۱۲۱-۱۲۰/۴) وعبد الرزاق (۵۴۱-۵۴۰/۱) رقم (۲۰۴۴) والطبرانی في (الكبير) (۲۵۶/۱۷-۲۵۷) رقم (۷۱۱) من طريق مسمر عن الزهري: به - قلت: وحديث أبي مسعود ذكره المصنف في (الملل) (۱۸۷-۱۸۶/۶) وقال: لقو حديث برويه عمرو بن الزبير عنه واختلف عنه في الإسناد والسنن: فرواد الزهري عن عمرو بن زبير بن أبي مسعود عن أبيه: ان جبريل نزل فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى عد خمسا - كذلك رواد اصحاب الزهري وذكر فيه مواقيت الصلوة الخمس وأخرجه في حديث أبي مسعود - أ -

ہونے کے بعد ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا جو چھ میل کے فاصلے پر تھا اور وہ سورج غروب ہونے سے پہلے وہاں پہنچ سکتا تھا۔
اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: صبح کی نماز آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کیا کرتے تھے پھر کسی دن آپ ﷺ اسے
روشنی میں بھی ادا کر لیتے تھے (لیکن پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے اندھیرے میں ہی ادا کرنے کا معمول اختیار کیا)
دوبارہ کبھی روشنی میں آپ ﷺ نے یہ نماز ادا نہیں کی اور آپ ﷺ کے وصال تک آپ کا یہی معمول رہا۔

976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ - يَعْنِي الْقَطَانَ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَالْكُوفَةِ يَوْمَئِذٍ اخْصَاصٌ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ اجْلِسْ. فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ جُلُوسًا فَجَثَوْنَا لِلرُّكْبِ لِنُزُولِ الشَّمْسِ لِلْمَغِيبِ نَتَرَاءَ آهَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ مَجْهُولٌ لَمْ يَرَوْهُ عَنْهُ غَيْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ.

☆ ☆ زیاد بن عبد اللہ نخعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد اعظم میں بیٹھے ہوئے تھے کوفہ ان دنوں اخصاص تھا مؤذن ان کے پاس آیا اور بولا: امیر المؤمنین! عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا اس نے پھر دوبارہ یہی عرض کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گدھا ہمیں سنت کی تعلیم دے گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر اسی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے جہاں پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے گھٹنوں کے بل اٹھ کر اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش کی کہ سورج غروب تو نہیں ہو گیا۔

اس روایت کا راوی زیاد بن عبد اللہ نخعی مجہول ہے اس کے حوالے سے صرف عباس نامی راوی نے روایت نقل کی ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ذریح الکفی کوئی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے

ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۲/۲)۔

○ زیاد بن عبد اللہ نخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۹۷۶- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۵-۲۲۶) رقم (۲۸۲) من طريق الدارقطني به - ونقل ابن الجوزي كلام الدارقطني وافره - وأخرجه الحاكم في (المستدرک) (۱۹۲/۱) من طريق محمد بن شاذان الجوهري بسند الاستاذ وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه ودافعه الذهبي - قلت: لهذا من إرفاسه خاصة الذهبي فقد ذكر زياد بن عبد الرحمن في (الميزان) ونقله تاج الدين الدارقطني له - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۵۶/۱): وهذا الدارقطني في حكم المرفوع أو قريب منه لذكر السنة فيه - اه - قلت: ان صح

و: اللسان (۵۷۶/۲)۔

977- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَمَاعِيلَ وَاحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَأَذَنَ مُؤَذِّنٌ بِالْعَصْرِ - قَالَ - وَشَيْخٌ جَالِسٌ فَلَامَهُ وَقَالَ إِنَّ أَبِي خَبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْمُرُ بِتَأْخِيرِ هَذِهِ الصَّلَاةِ قَالَ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ بْنُ خَدِيجٍ -

ابن رافع هذا ليس بقوي. ورواه موسى بن إسماعيل عن عبد الواحد فكناه أبا الرماح وخالف في اسم ابن رافع بن خديج فسماه عبد الرحمن -

حدیث 978: عبد الواحد بن نافع بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ کی مسجد میں داخل ہوا تو مؤذن نے عصر کی اذان دی، راوی بیان کرتے ہیں: وہاں ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے مؤذن کو ملامت کی اور یہ بولے: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ اس نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کی ہدایت کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان بزرگ کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عبد اللہ بن رافع بن خدیج ہیں (یعنی صحابی رسول حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں)۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے یہ صاحبزادے قوی نہیں ہیں، موسیٰ بن اسماعیل نامی راوی نے یہ روایت نقل کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت ابو رماح تھی، اسی طرح ان کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے، بعض راویوں نے ان کا نام عبد الرحمن نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الواحد بن نافع الکلاعی، ابو الرماح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۲۹/۴)۔

○ عبد اللہ بن رافع بن خدیج، عن ابیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۹۷۷- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۵/۱) رقم (۲۸۱) وفي (العلل) (۲۸۷/۱) رقم (۶۵۰) من طريق الدارقطني به - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۳/۱) كتاب الصلوة باب تعجيل صلاة العصر - أخبرنا أبو بكر بن العمار عن الدارقطني به - وأخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۱۵۴/۲) من طريق عبد الواحد بن نافع به - وقال البخاري في (التاريخ الكبير) (۸۹/۵): وقال موسى بن إسماعيل: حدثنا أبو الرماح عبد الواحد بن نافع قال: شهدت عبد الرحمن بن رافع بن خديج قال: أخبرني أبي أنه كان يسمع النبي صلى الله عليه وسلم يأمر بتأخير العصر - ولا يتابع عليه - وقال ابن الجوزي في (العلل): قال أبو أحمد بن عدي: لهذا الحديث معروف بعبد الواحد - وقال أبو حاتم بن حبان: عبد الواحد أبو الرماح بروي عن أهل المعارج المقلوبات - وعن أهل الشام الموضوعات - لا يهل ذكره في الكتب التي على سبيل القصر فيه - اه - قلت: ولهذا الحديث ذكره الجوزقاني في (الموضوعات) كما في (اللسان الميزان) (۸۰/۱) - والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۴۵/۱) وقال: قال ابن القطان في (كتابه): عبد الواحد بن نافع أبو الرماح مجهول الحال مختلف في حديثه - اه -

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۹۷/۴)۔

978- حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ الْوَاحِدِ أَبَا الرِّمَاحِ الْكِلَابِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ بْنُ خَدِيجٍ وَأَذَنُ مُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَكَانَ عَجَلَهَا فَلَامَهُ وَقَالَ وَيْحَكَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ۔

وَرَوَاهُ حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ هَذَا وَقَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نَفْعٍ خَالَفَ فِي نَسَبِهِ وَهَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ مِنْ جِهَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ هَذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَرَوْهُ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ غَيْرُهُ وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي اسْمِ ابْنِ رَافِعٍ هَذَا وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعٍ وَلَا عَنْ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالصَّحِيحُ عَنْ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضِدُّ هَذَا وَهُوَ التَّعْجِيلُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَالتَّبَكُّيرُ بِهَا۔

☆☆☆ عبدالرحمن بن رافع کے بارے میں منقول ہے: ایک مرتبہ مؤذن نے عصر کی اذان دی اس نے اذان ذرا جلدی دے دی تو حضرت عبدالرحمن بن رافع نے اسے ملامت کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہوا! میرے والد نے (جو صحابی رسول تھے) مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے جبکہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے برعکس منقول ہے اس سے ثابت ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کی ہدایت کی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح روایت یہ (درج ذیل) ہے۔

979- فَأَمَّا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ

الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ تَنَحَّرُ الْجُزُورُ فَتُقَسَّمُ عَشْرُ قِسْمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ وَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ۔

أَبُو النَّجَّاشِيِّ هَذَا اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ لِقَّةٌ مَشْهُورٌ صَحِبَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ سِتًّا مِائِينَ وَرَوَى عَنْهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَغَيْرُهُمْ وَحَدِيثُهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوَّلِي مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

ابونجاشی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز ادا کرتے تھے پھر اس کے بعد اونٹ قربان کیا جاتا تھا اس کے گوشت کے دس حصے کیے جاتے تھے پھر انہیں پکایا جاتا تھا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہم بھنا ہوا گوشت کھا بھی لیتے تھے۔

۹۷۹- أخرجه البخاري (۱۲۵/۵) كتاب النحر: باب النحر في الطعام: حديث (۲۸۸۵) ومسلم (۵۵۸/۲) بشرح الذهبي (كتاب المساجد: باب استحباب التبكير بالعصر: حديث (۱۹۸-۶۲۵/۱۹۹) وأحمد (۱۶۱/۶-۱۶۲) وابن أبي شيبة (۳۲۷/۱) وابن حبان (۱۵۱۵) والطحاوي (۱۹۶/۱) (شرح معاني الآثار) (۱۹۶/۱) والطبراني في (المعجم) (۱۶۲۱) كلهم من طريق الأوزاعي به۔

ابونجاشی نامی راوی کا نام عطاء بن صہیب ہے یہ ثقہ اور مشہور ہے یہ چھ سال تک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا ہے اس کے حوالے سے عکرمہ بن عمار امام اوزاعی ایوب اور دیگر حضرات نے احادیث نقل کی ہیں۔
اس راوی کی نقل کردہ روایت جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ اس روایت سے زیادہ بہتر ہے جسے عبد الواحد نامی راوی نے حضرت رافع کے صاحبزادے حوالے سے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عطاء بن صہیب انصاری ابونجاشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۳۰)۔

980- وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضاءُ مُرْتَفِعَةً يَسِيرُ الرَّجُلُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلِفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ .

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا أُخْبِرْكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعَصْرَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ كَثْرِبُ الْبَقَرَةِ صَلَاحًا .

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز ادا کرتے تھے اس وقت سورج چمکدار اور بلند ہوتا تھا کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا جو چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں وہ عصر کی نماز کو موخر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ گائے کے منہ مارنے کی طرح اسے ادا کرتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا

۹۸۰- صہیب ابی مسعود الانصاری: تقدم نضريه برقم (۹۷۴- ۹۷۵) - اما حديث رافع بن خديج: فاضحه ابن الجوزي في (التمهيد) (۲۲۴- ۲۲۵) رقم (۲۸۰) من طريق المارقطني به - و اضحه العاكف (۱۹۵/۱) من طريق عبد السلام بن عبد الحميد بسندنا -

ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۳۹/۱۱)۔

981- وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَرَجِ أَبُو عُبَيْة حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَتَّىٰ يَذْهَبَ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَالْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ .

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَعُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَأَبْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ وَمَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الرُّصَافِيُّ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَالتُّرَيْبِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب سورج ابھی بلند اور روشن ہوتا تھا اور کوئی شخص مدینہ منورہ کے کسی نواحی علاقے میں جاتے ہوئے وہاں پہنچ بھی جاتا تھا اور سورج پھر بھی بلند ہوتا تھا مدینہ منورہ کا نواحی علاقہ چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

یہی روایت بعض دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

- احمد بن فرج بن سلیمان، ابو عبیدہ کنذی حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۳۹/۴)۔
- محمد بن حمیر القضاہی سلیمی حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۹۶/۲)۔

۹۸۱- أخرجه مالك (۹/۱) كتاب وقوت الصلوة: حديث (۱۱) والبخاري (۲۱۶/۲-۲۱۵) كتاب مواقيت الصلوة: باب وقت العصر: حديث (۵۵۱/۵۵۰) وفي (۲۳۹/۱۵) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على انقائه الفل العلم: حديث (۷۳۲۹) ومسلم (۵۵۵/۲-اللابي) كتاب المساجد: باب استعجاب التكبير بالعصر: حديث (۶۲۱/۱۹۲) (۶۲۱/۱۹۲) وابو داود (۱۱۱/۱) كتاب الصلوة: باب في وقت صلاة العصر: حديث (۱۰۱) والنسائي (۲۵۲/۱) كتاب المواقيت: باب تعجيل العصر: وابن ماجه (۲۲۲/۱) كتاب الصلوة: باب وقت صلاة العصر: حديث (۶۸۲) واحمد (۲۱۶/۱۶۱-۲۱۷/۲۲۲) وعبد الرزاق (۲۰۶۹) وابو داود الطيالسي (۲۰۹۲) والدارمي (۲۷۶/۱) وابن أبي شيبة (۲۲۷/۱) وابو عروانة (۲۵۱/۱) وابو بعلی (۲۸۱/۶) رقم (۲۵۹۲) وابن حبان (۶۵۱۸-۶۵۱۹-۶۵۲۰) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۹۰/۱) وابو نعیم في (حلیۃ الاولیاء) (۱۱۱/۲) والبیہقی في (السنن الکبریٰ) (۱۱۰/۱) كتاب الصلوة: باب تعجيل صلاة العصر: وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۵۷/۱) كتاب الصلوة: باب العصر: حديث (۶۱۴-۶۱۵) من طريق كثرة عن الزهري عن انس بن مالك-

○ ابراہیم بن ابوعبلة شمر بن ابویقظان عقیلی ابواسماعیل او ابوالعباس مقدسی او الرطبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "152ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۵۰/۱)۔

982- وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ. قَالَ أَحَدُهُمَا فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ لآخر وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ لُمْبَارِكٍ عَنْ مَالِكٍ بِذَلِكَ.

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر کوئی شخص قبا چلا جاتا تھا۔ ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ شخص وہاں پہنچتا تو وہ لوگ ابھی نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس وقت سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبان بن موسیٰ بن سوار سلمی، ابو محمد مروزی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 233ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۱۹۰)۔

983- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضاءُ مُحَلِقَةٌ فَأَتَنِي عَشِيرَتِي وَهُمْ جُلُوسٌ فَأَقُولُ مَا يُجْلِسُكُمْ صَلُّوا فَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نمازِ عصر ادا کی تو سورج ابھی روشن تھا، پھر میں اپنے خاندان میں آیا، وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو، تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو نماز ادا کر چکے ہیں۔

٩٨٢- أخرجه مالك (٨/١) كتاب وفوت الصلوة حديث (١٠) ومن طريقه أخرجه البخاري (٢٦٢/٢) كتاب مواقيت الصلوة باب وقت العصر حديث (٥٤٨) ومسلم (٢/٥٥٧-اللابي) كتاب المساجد باب استحباب التكبير بالعصر حديث (١٩٤+٦٢١) والنسائي (١/٢٥٢) كتاب المواقيت باب تعجيل العصر وعبد الرزاق (٢٠٧٩) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١٩٠/١) والبيهقي في (السنن الكبرى) (١/٤٤٣) كتاب الصلوة باب تعجيل صلاة العصر-

٩٨٢- أخرجه أبو داود الطيالسي (٧١/١- نسخة) رقم (٢٨٢) والنسائي (٢٥٣/١) كتاب المواقيت: باب تعجيل العصر: حديث (٥٠٨) وأحمد (١٦٩/٢) والبخاري (١٨٩/١- كشف) رقم (٣٧٣) وأبو يعلى (٢٩٠/٧) رقم (٤٣١٨) والطحاوي في (شرح اللبيب في غير نقد ولا تعليل) حديث عنه الأربعة - وذكره البيهقي في (المجموع الزوائد) (٣١١/١) وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح، وله عند أبي يعلى والبخاري: (كنا نعلم مع النبي صلى الله عليه وسلم فاني عشريني فاقول لرسول قوما فصلوا: فقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجاله ثقات-

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابوالابض غسی شامی، یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”88ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۸۸)۔

984- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيَضاءُ مُحَلَّقَةً ثُمَّ أَتَى عَشِيرَتِي وَهُمْ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ جُلُوسٌ لَمْ يُصَلُّوا فَأَقُولُ مَا يُجْلِسُكُمْ قَوْمًا صَلُّوا فَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھا دی جبکہ سورج ابھی روشن اور چمک دار تھا پھر میں اپنے خاندان والوں کے پاس آیا وہ مدینہ منورہ کے کنارے میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی میں نے کہا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو اٹھو! نماز پڑھ لو کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو نماز ادا کر چکے ہیں۔

985- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبَعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَارًا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَأَهْلُهُ بِقُبَاءَ وَأَبُو عَبْسٍ بْنُ جَبْرِ وَمَسْكَنُهُ فِي بَنِي حَارِثَةَ فَكَانَا يُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلُّوا لِتَعْجِيلِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَا .

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار میں سے سب سے زیادہ دور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جو قباء میں تھا اور ابو عبس کا گھر تھا جو بنو حارثہ کے محلے میں تھا یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے پھر اپنی اپنی جگہ پہنچ جاتے تھے تو ان لوگوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی ہوتی تھی اس کی وجہ یہی تھی کہ نبی اکرم ﷺ جلد یہ نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

986- وَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا أَصْفَرَتْ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا .

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں

۹۸۵- أخرجه الحاكم في (المستدرک) (۱/۱۹۵) من طريق أحمد بن خالد الوهبي بهذا الإسناد - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجه أحد - ووافقه الذهبي - قلت: وهذا من أولها وهو رحمه الله: فان محمد بن اسحاق بن عمار لم يخرجه به مسلم إنما روى له في المتابعين فهو ليس على شرطه - كما أنه مدلس مشهور - وقد ضمن في هذا الإسناد ولم يصرح بالسناد - وهو عند الطحاوي في (المعاني) (۱/۱۸۹) من طريق ابن اسحاق -

بتاؤں! وہ سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن عمر بن قتادة بن نعمان انصاری ظفیری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”120ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۹/۲)۔

○ علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب حرقی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۲/۲)۔

987- وَقَالَ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ ذَلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

988- وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

طَالِعَةً فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی میرے

حجرے میں باقی ہوتی تھی اور سایہ ڈھلا نہیں ہوتا تھا۔

989- حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا

989- أخرجه مالك (۲۲۰/۱) كتاب القرآن: باب التروبي عن الصلوة بعد الصبح وبعد العصر: حديث (۴۶) ومسلم (۴۲۴/۱) كتاب المساجد: باب استحباب التكبير بالعصر: حديث (۶۲۲/۱۹۵) وأحمد (۱۰۳/۱۰۲/۲) وأبو داود (۱۱۳-۱۱۲/۱) كتاب العصر: باب في وقت صلاة العصر: حديث (۴۱۲) والترمذي (۲۰۱/۱-۲۰۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في تعجيل العصر: حديث (۱۶۰) والنسائي (۲۵۴/۱) كتاب المواقيت: باب التيسير في تأخير العصر: وأبو عوانة (۲۵۶/۱) وأبو يعلى (۲۶۷/۶) رقم (۲۶۹۶) وابن خزيمة (۲۳۳) وابن حبان (۲۶۲-۲۶۱-۲۵۹) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۹۲/۱) والبيهقي في (المسنن الكبرى) (۴۴۴/۱) كلهم من طريق العلاء بن عبد الرحمن به۔ قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح۔

989- أخرجه أحمد (۲۴۷/۳) وأبو يعلى (۱۰۵-۱۰۶/۸) رقم (۴۶۴۲) وابن حبان (۲۶۰) من طريق ثارون بن معروف: ثنا ابن ولعب عن أسامة بن زيد عن الزهري عن حفص بن عبيد الله بن أنس به۔ وصححه ابن حبان۔

988- أخرجه مالك (۴/۱) كتاب وفوت الصلوة: حديث (۲) والبخاري (۲۱۰/۴) كتاب مواقيت الصلوة: باب وقت العصر: حديث (۵۴۵) ومسلم (۵۲۹/۲-اللابي) كتاب المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۶۱۱/۱۶۸) وأبو داود (۱۱۱/۱) كتاب الصلوة: باب في وقت صلاة العصر: حديث (۴۰۷) والترمذي (۲۹۸/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في تعجيل العصر: حديث (۱۵۹) والنسائي (۲۵۲/۱) كتاب المواقيت: باب تعجيل العصر: وابن ماجه (۲۲۲/۱) كتاب الصلوة: باب وقت صلاة العصر: حديث (۶۸۲) وأحمد (۱۸۵/۶) والهيثم بن رقم (۱۷۰) وابن أبي شيبة (۲۲۶/۱) وعبد الرزاق (۲۰۷۲) وابن حبان (۱۵۲۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۹۲/۱) كلهم من طريق الزهري بهذا الإسناد۔ وقال الترمذي: حديث حسن صحيح۔

989- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۳-۲۲۴) رقم (۳۷۸) من طريق الدارقطني به۔ وينظر الحديث الذي۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَزُورًا أُرِيدُ أَنْ أَنْحَرَهَا فَإِنَّا أَحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَانْصَرَفْنَا فَنَحَرَتِ الْجُزُورُ وَصُنِعَ لَنَا مِنْهَا وَطَعِمْنَا مِنْهَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ وَكُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَسِيرُ الرَّاكِبُ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے نماز ختم کر لی تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک اونٹ ہے میں اُسے قربان کرنا چاہتا ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ بھی وہاں موجود ہوں تو نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہو گئے ہم بھی چل پڑے پھر اس اونٹ کو قربان کیا گیا پھر اسے ہمارے لیے تیار کیا گیا تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ہم نے اس کا گوشت بھی کھالیا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم لوگ عصر کی نماز نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ادا کرتے تھے اس کے بعد کوئی شخص چھ میل کا فاصلہ سورج غروب ہونے سے پہلے طے کر لیا کرتا تھا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الحمید بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس اصبحی، ابو بکر بن ابو اویس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”202ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۶۵) (۳۷۹۱)۔

990- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ آتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ جُزُورًا لَنَا وَنُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَنَا. قَالَ نَعَمْ. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجُزُورَ لَمْ تَنْحَرَ فَنَحَرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا فَأَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اونٹ قربان کرنا چاہتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ بھی وہاں تشریف لائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! پھر نبی

۹۹۰- المرجعہ مسلم (۵۵۸/۲) کتاب المساجد باب استعجاب التکبر بالعصر صریح (۶۶۶/۱۹۷) وابن حبان (۲۸۲/۶-۲۸۲) رقم (۱۵۱۶) کلاهما من طريق عبد الله ابن وهب بهذا الاسناد -

کرم ﷺ تشریف لے گئے، آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی چلے گئے، تو وہاں ہم نے یہ صورت حال پائی کہ اونٹ کو ابھی قربان نہیں کیا گیا تھا، پھر اسے قربان کیا گیا، پھر اس کا گوشت بنایا گیا، پھر اسے پکایا گیا، تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہم نے سے کھا بھی لیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن سعید، اوسعید بن زید بن ثابت انصاری، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۸۰) (۷۰۱۳)۔

991- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لَأَنَّهَا تَعَصِرُ. ☆☆ ابوقلابہ کہتے ہیں: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔

992- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ أَنَّ الْحَسَنَ وَابْنَ سِيرِينَ وَابَا قِلَابَةَ كَانُوا يُمَسُّونَ بِالْعَصْرِ. ☆☆ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: حسن بصری، ابن سیرین اور ابوقلابہ تاخیر سے عصر ادا کرتے تھے۔

993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَمِي كَثِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتَعَصِرَ. ☆☆ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن محمد عجل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۹۵/۵)۔

○ عبد اللہ بن شبرمہ۔ کوئی یہ وہاں کے قاضی تھے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”144ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۶۳/۲)۔

○ محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی، ابو محمد الامام، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

۹۹۲- أخرجه عبد الرزاق (۵۵۱/۱) رقم (۲۰۸۸)۔

۹۹۳- إسناده ضعيف: أبو هشام الرفاعي: هو محمد بن يزيد بن محمد بن كثير العجلي ليس بالقوي وذكره ابن عدي في شيوخ البخاري وجزم الخطيب بأن البخاري روى عنه لكن قال البخاري: رابنهم مجيبين على ضعفه - بنظر: التقریب (۲۱۹/۲)۔

”80ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۴۰)۔

994- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَخَّرَ طَاوُسُ الْعَصْرَ جَدًّا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتَعَصْرَ . ☆☆ ایک مرتبہ طاووس نے عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو وہ بولے: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اسے تجاوز لیا جاتا ہے۔

→→→→→

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن نافع مخزومی، ابواسحاق مکی حافظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۵۸)۔

○ مصعب بن محمد بن عبد الرحمن بن شریل، عبدی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳/۳۲)۔

995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ . ☆☆ عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کیا کرتے تھے۔

→→→→→

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن صالح بن صالح بن جی ہمدانی، ابو محمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 151ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۵۰)۔

11- باب إِمَامَةِ جَبْرِيلَ.

باب: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا واقعہ

996- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلَاءَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى كَانَ فِيءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَجَاءَهُ الْعَصْرُ فَقَالَ قُمْ يَا

۹۹۵- أخرجه ابن أبي شيبة (۲۸۹/۱) رقم (۳۳۰) حدثنا وكيع بن جابر بن محمد بن عبد الرحمن (۵۵۱/۱) رقم (۲۰۸۹) عن الثوري عن

ابي اسحاق بسندنا الدمشقي -

مُحَمَّدٌ فَصَلَّيَ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فِي الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ فِي الرَّجُلِ مِثْلِهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقَتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ قَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِينَ أَصْفَرَ جَدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ كُلُّهُ وَقْتُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت سورج ڈھل چکا تھا اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور ظہر کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی۔

پھر کچھ وقت گزر گیا اتنا کہ جب کسی شخص کا سایہ اس کے جتنا ہو جائے تو وہ عصر کے وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور عصر کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے: اٹھیے اور مغرب کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے یہ نماز اس وقت ادا کی جب سورج مکمل غروب ہو چکا تھا پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ شفق رخت ہو گئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے یہ نماز ادا کی پھر جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی وہ بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس (ظہر کے وقت) اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے

۹۹۶- أخرجه احمد (۲۲۰/۲) والترمذي (۲۸۱/۱-۲۸۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في موافقة الصلوة: حديث (۱۵۰) والنسائي (۲۵۵/۱) كتاب المواقف: باب آخر وقت العصر: وابن حبان (۲۷۸-موارد) والحاكم (۱۹۵/۱-۱۹۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۸۸/۱) كتاب الصلوة: باب وقت المغرب: وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۰۷/۱-۲۰۸) رقم (۲۶۸) كسروم من طريق عبد الله ابن المبارك بسند الإسناد - وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب) - وحديث جابر في المواقف: رواد عطاء بن أبي رباح: وعمر بن دينار: وأبو الزبير: عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم: نحو حديث ولعب بن ... وقال محمد بن يحيى: البخاري: - اصح شيء في المواقف حديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم - وقال الحاكم: هذا حديث صحيحه الذهبي: وقال الزيلعي (۲۲۲/۱): وقال ابن القطان: هذا الحديث يجب ان يكون مرسل: لان حاشا الم يدكر من حديثه بذلك: وجابر لم يشارك ذلك صبيحة الاسراء: لما علم انه انصاري: انما صحب بالمدينة ولا يلزم ذلك في حديث أبي هريرة: وابن عباس: فلو كانا من اصحاب جبريل من قول النبي صلى الله عليه وسلم - وتفقوا ابن ربيع العبد كما في (انصب الرأية) (۲۲۳/۱) فقال: (ولهذا المرسل غير ضار: فمن ابعد البعد ان يكون جابر سمعه من تابعي عن صحابي: وقد اشتهر ان مراسيل الصحابة مقبولة: وجراله عيسى بن غير ضلوة) - فقلت: وقد صرح جابر بان هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم: كما في (سنن الترمذي) فقال: عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (انني جبريل ...) فذكر الحديث - والحديث صحيحه ايضا ابن حبان -

جتنا ہو چکا ہوتا ہے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور ظہر کی نماز ادا کیجئے، نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس سے دوگنا ہو چکا ہوتا ہے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور عصر کی نماز ادا کیجئے، نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس مغرب کے وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا، یہ وہی ایک ہی وقت تھا (اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی) وہ بولے: آپ ﷺ اٹھیے اور مغرب کی نماز ادا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس عشاء کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی اور بولے: اٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس صبح کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی اور بولے: اٹھیے اور صبح کی نماز ادا کیجئے، پھر انہوں نے بتایا: ان دونوں کے درمیان کا وقت (نمازوں کا مخصوص شرعی) وقت ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عیسیٰ بن ماسر جس۔ مولیٰ ابن مبارک، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”240ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۱۸/۱)۔

○ حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب علوی مدنی الاصفہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۲۸/۱)۔

997- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حجاج بکری، مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”221ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۸۷) (۲۳)۔

998- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافِ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَشِيرٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ فَجَاءَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ صَارَ لَيْلٌ مِثْلَ قَامَةِ شَخْصٍ الرَّجُلِ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ ذَكَرَ نَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ آتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِي حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ لَوْقَتٍ وَاحِدٍ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتُ . قَالَ فَسَالَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى بِهِمْ كَمَا صَلَّى بِهِ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ کو نماز کے بارے میں بتائیں وہ آپ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے ہوئے نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جاتا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے ہوئے نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث ذکر کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا یہ ایک ہی وقت تھا حضرت جبرائیل آگے ہوئے نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔

اس روایت کے آخر میں یہ ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ان دونوں نمازوں کے درمیان (نمازوں کا شرعی) وقت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں (کے اوقات) کے بارے میں دریافت کیا

۹۹۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۶۸/۱-۳۶۹) كتاب الصلوة: باب وقت المغرب من طريق الدارقطني به- وأخرجه النسائي (۲۵۵/۱-۲۵۶) كتاب المواقيت باب آخر وقت العصر حديث (۵۱۳) من طريق قتادة بن شبيب عن برد بن سنان بهذا الإسناد وأخرجه أحمد (۲۵۱/۲) والنسائي (۲۵۱/۱-۲۵۲) كتاب المواقيت: باب أول وقت العصر حديث (۵۱۳) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۶۷) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۲/۱-۳۷۳) كسوم من طريق عبد الله بن العمار عن ثور عن سليمان بن موسى عن عطاء بن رباح به-

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پڑھائی تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں (اوقات) کے درمیان نماز کا وقت ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ برد بن شان، ابوالعلاء دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۵) (۶۵۹)۔

999- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فِي وَقْتِهَا بِالْأَمْسِ . حَدِيثُ صَالِحِ بْنِ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ كَتَبْتُهُ بِلَفْظِهِ بَعْدَ أَحَادِيثَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے مکہ میں مجھے دوبار نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے حدیث ذکر کی ہے جس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا اگلے دن بھی مغرب کی نماز اسی وقت میں ادا کی جس وقت میں پہلے دن ادا کی تھی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن مالک، ابو عبد اللہ خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۱۶/۹) (۴۸۵۲)۔

○ محمد بن یثیم بن حماد بن واقد، ثقفی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”299ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۵/۲) (۷۸۳)۔

1000- حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْبَعٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي مُخَارِقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يُسْأَلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ يَوْمًا بِهَذَا وَيَوْمًا بِهَذَا ثُمَّ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ مَا فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں اوقات میں نماز پڑھائی ایک دن اس وقت میں اور ایک دن اُس وقت میں ارشاد فرمایا: نماز کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں اوقات کے درمیان (نمازوں کا مخصوص وقت) ہے۔

1001- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَزْدِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو فَعْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ نَدَى الْبَيْتَ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَقَتًا وَاحِدًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب راتل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ مجھے نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں دوسرے دن کے بارے میں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے یہ ایک ہی وقت تھا۔

— — — — —

۱- أخرجه أبو داود (۱۰۷/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب في الموافقة: حديث (۳۹۳) والترمذي (۲۷۸/۱-۲۸۰) كتاب الصلوٰۃ: باب ما جاء في موافقة الصلوٰۃ: حديث (۱۵۹) وأحمد (۳۳۳/۱-۳۵۶) وعبد الرزاق (۵۲۱/۱) وابن خزيمة (۱۶۸/۱) والحاكم (۱۹۳/۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۵۷-۱۵۸) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۵۹) والبيهقي (۳۶۱/۱) كتاب الصلوٰۃ: كسریم من طريق عبد الرحمن بن العمار بن هذا الإسناد: وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي - وصححه ابن خزيمة أيضًا وابن حبان: كما في (نصب الراية) (۲۲۱/۱) لكن قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۲۱/۱): وعبد الرحمن بن العمار هذا تكلم فيه أحمد: وقال: متروك الحديث: فكذا حكاه ابن الجوزي في (كتاب الضعفاء) ولينه النسائي وابن معين: وأبو حاتم الترمذي - ووافقه ابن سعد وابن حبان: قال في (الامام): ورواه أبو بكر بن خزيمة في (صححه) وقال ابن عبد البر في (المستدرک): (وقد تكلم بعض الناس في حديث ابن عباس لهذا الكلام لا وجه له ورواه كسریم مشهورون بالعلم - وقد أخرجه عبد الرزاق عن الثوري وابن أبي شيرة عن عبد الرحمن بن العمار: بإسناد: وأخرجه أيضًا عن العمري عن عمر بن نافع عن جبير بن مطعم عن ابن عباس: عن ابن عباس: قال الشيخ: وكأنه اكتفى بتسريده العلم مع عدم الجرح الثابت: وأكد هذه الرواية بتابعة ابن أبي شيرة عن عبد الرحمن بن جبير العمري عن عمر بن نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس: وفي متابعة حسنة - اهـ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن حارث بن عبد اللہ بن عیاش - ابن ابوریعہ مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”143ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۷۶) (۸۹۹)۔

○ محمد بن عبد اللہ بن زبیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۷۷) (۳۸۷)۔

○ حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف انصاری، الاوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۷۹)۔

1002 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى بِهِ الصَّلَوَاتِ وَقَتَّيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام نمازیں دو اوقات میں پڑھائیں البتہ مغرب کی نماز (ایک ہی وقت میں پڑھائی)۔

1003 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا بِطَوِيلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن ہشام بن خالد، ابو محمد خیاط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”326ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۰/۱۹۵) (۵۲۳۶)۔

○ زیاد بن ابوزیاد میسرۃ مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”135ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از

ما فیہ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۰۸۷)۔

1004 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَجَاءَنِي فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ . فَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ وَقَالَ ثُمَّ نَاءَنِي حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ وَكَذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَقَتًا وَاحِدًا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: جبرائیل نے مجھے مکہ میں دو مرتبہ نماز پڑھائی پہلی مرتبہ وہ میرے پاس آئے پھر انہوں نے نماز کے اوقات کا ذکر کیا (اس کے بعد روایت میں یہ الفاظ ہیں):

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی اسی طرح دوسرے دن بھی اسی وقت میں پڑھائی جو ایک ہی وقت تھا۔

1005 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ أَلَوْا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مَجْبُوبُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ وَاقِدٍ مَوْلَى حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ آتَانِي حِينَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ لِمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ آتَانِي مِنَ الْغَدِ حِينَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی۔ (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

مغرب کی نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: پھر وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اٹھیے اور نماز ادا کیجئے تو میں نے مغرب کی تین رکعت ادا کر لیں پھر وہ اگلے دن میرے پاس اسی وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اٹھیے اور نماز ادا کیجئے تو میں نے مغرب کی تین رکعت ادا کر لیں۔

راوی نے اس روایت کو طویل حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے۔

1006 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُلْهِيه عَنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَعَامٌ وَلَا غَيْرُهُ .

۱۰۰۵- أخرجه ابن الجوزي في (التمحيص) (۲/۱۲۸) رقم (۲۵۸) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: في إسناده حديث ابن عمر حميد بن الربيع: قال يحيى: هو كتاب وقال النسائي: ليس بشيء. وفيه معجب بن الجهم قال أبو حاتم بن حبان: (بروي عن عبد الله بن عمر الدنيا التي ليست من دينه) -

☆☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کھانا یا کوئی اور مصروفیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مغرب کی نماز میں تاخیر نہیں کرتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن زید قرشی، ابومسکین، ابوالمحمد الرقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۴۶۳) (۳۰۳۷)۔

1007- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرْتُ لِجَابِرٍ تَأْخِيرَ الْمَغْرِبِ مِنْ أَجْلِ عَشَائِهِ فَقَالَ جَابِرٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ لَطْعَامٍ وَلَا غَيْرِهِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رات کے کھانے کی وجہ سے مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے یا کسی بھی اور کام کی وجہ سے (مغرب کی) نماز تاخیر سے ادا نہیں کرتے تھے۔

1008- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ التَّجِيبِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ بَادِرُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ طُلُوعَ النَّجْمِ.

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ستارے نکلنے سے پہلے ہی مغرب کی نماز ادا کرلو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسلم بن یزید، ابو عمران تخیی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے

۱۰۰۶- ذکر السیوطی فی الجامع الصغیر رقم (۶۹۱۶) وعزاه للصحف ورمز لحسنه: ولعل ذلك بطريقه - قلت: اما هذا الاسناد فضعيف جدا: فان فيه طلحة بن زيد القرشي: قال احمد: ليس بذلك قد حدث باهاديث مناكير وقال ايضا: كان يضعف الحديث: وكذلك قال ابن السدي - وقال ابو حاتم: منكر الحديث: ضعف الحديث - وقال البخاري وغيره: منكر الحديث - وقال النسائي: متروك الحديث - وقال الدارقطني: ضعيف - وينظر ترجمته في (تہذیب التہذیب) (۱۵/۵) و(تہذیب الکمال) (۲۹۶/۱۲-۲۹۷) و(التہذیب) (۲۷۸/۱) وقد توبع علي هذا الحديث: تابعه محمد بن ميمون الزعفراني: وهو صدوق له اولاد - وينظر (التہذیب) (۲۱۲/۲)۔

۱۰۰۸- أخرجه احمد (۱۱۵/۵) ومن طريقه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۲/۱-۲۱۱) رقم (۳۶۲) من طريق عبد الله بن لؤي بن سفيان الاسناد - وعبد الله بن لؤي بن سفيان بعد احتراق كتبه: ولم قبل روايته الا من رواية القدامي: كابن المبارك وابن وهب: وعبد الله بن بريد المقرئ۔

”طبقة“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۴/۱) (۴۶۳)۔

1009 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ إِدْرِيسُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَتَاكِ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَدَّارٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَّةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤْذِنَ لِلنَّاسِ بِالصَّلَاةِ حِينَ فَرَضَتْ عَلَيْهِمْ فَقَامَ جَبْرِيلُ أَمَامَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِقِرَاءَةٍ يَأْتُمُ النَّاسُ بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَأْتُمُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجَبْرِيلَ ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْعَصْرِ صَلَّي بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ يَأْتُمُ الْمُسْلِمُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَأْتُمُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجَبْرِيلَ ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ صَلَّي بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي رَكَعَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الثَّلَاثَةِ ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ صَلَّي بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي الْأُولَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الْآخِرَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّي بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ.

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام مکہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا: آپ ﷺ لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز لوگوں پر فرض ہو گئی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے چار رکعت نماز ادا کی جس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی لوگ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے رہے اور نبی اکرم ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے پھر اس کے بعد وقت گزر گیا جب عصر کا وقت آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان لوگوں کو چار رکعت پڑھائیں انہوں نے اس میں بھی بلند آواز میں قرأت نہیں کی مسلمان نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی کرتے رہے اور نبی اکرم ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے لوگوں کو تین رکعت نماز پڑھائی جن میں سے پہلی دو رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی اور تیسری رکعت میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی تو انہوں نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور انہوں نے ان دونوں رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی۔

۱۰۰۹- ذکر عبد الصمد فی (العاکم الواسطی) (۲۵۱/۱-۲۵۲) من طریق دارقطنی: وكذلك الزيلعي في (نصب الرابة) (۲۲۵/۱) - وقال الزيلعي: قال ابن القطان في كتابه (الوصف والادب) : هذا حديث برويه محمد بن سعيد بن جدار عن جرير بن حازم عن قتادة عن انس - ومحمد بن سعيد هذا مجهول - والراوي عن محمد بن سعيد ابو حمزة السريسي بن يونس بن يثاق الفراء - ولا يعرف للآخر حال -

1010- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ مُرْسَلًا.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1011- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ

الصَّلْتِ التَّوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَدَّمَ ثُمَّ آخَرَ وَقَالَ بَيْنَهُمَا وَقْتُ .

☆ ☆ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا

گیا، تو آپ ﷺ نے پہلے ابتدائی وقت میں نماز ادا کی، پھر آخری وقت میں نماز ادا کی اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن ابو عثمان، ابو فضل طیالسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

”282ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۸۸/۷) (۳۶۳۰)۔

○ محمد بن صلت توزی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”227ھ“ میں ہوا۔

ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۴۱۶/۲) (۶۳۱۹)۔

○ عبد الرحمن بن نمر مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے

ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۶، ۱۵۵/۲) (۲۲۷۱)۔

○ عبد الرحمن بن یزید بن قیس نخعی، ابوبکر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

”63ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۸/۲) (۴۲۸۵)۔

○ مجمع ابن جاریہ ابن عامر، یہ صحابی رسول ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزات“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۲۱) (۶۵۲۹)۔

1012- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

سُلَيْمَانَ سَعْدَوِيٍّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي

سَعُودٍ عَنْ أَبِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ ذَلَكْتَ الشَّمْسُ - هُنِي زَالَتْ - ثُمَّ ذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ - وَقَالَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ - فَصَلَّى ثُمَّ أَتَاهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقَتًا وَاحِدًا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ - فَصَلَّى.

☆☆ حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا (اس کے بعد راوی نے اس میں نمازوں کے اوقات کا ذکر کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:)

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اٹھئے اور نماز ادا کیجئے پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی پھر وہ اگلے دن نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا (یعنی مغرب کی نماز کا) وقت ایک ہی تھا وہ بولے: اٹھئے اور نماز ادا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ الخزاز، شیخ الامام، مقرئ، المحدث، ابو جعفر احمد بن علی بغدادی الخزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”286ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۳۱۸) (۲۰۵)۔

1013 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّنَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَذَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَصَلَّى - ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ الْمَوَاقِيتِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے کے لیے آئے تھے پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔

اس کے بعد راوی نے نمازوں کے اوقات سے متعلق روایت ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۰۱۲ - أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۲/۱) رقم (۲۵۹) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: ايوب بن عتبة قال يحيى: ليس بشي - وقال النسائي: موطأ من الحديث - وقال علي بن الجنيدي: به المتروك - وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۲۳): ورواه البيهقي في (كتاب المصنف) من حديث ايوب بن عتبة - وقال البيهقي: ايوب بن عتبة ليس بالقوي - اه - قلت: والحديث من هذا الطريق ذكره السيوطي في (المجمع) (۲۰۷/۱) وقال: رواه الطبراني في (الكبير) وفيه ايوب بن عتبة والد كثر على تضعيفه - ۱۰۱۳ - أخرجه النسائي (۲۵۰-۲۴۹/۱) كتاب المواقيت باب آخر وقت الظهر حديث (۵۰۲): أخبرنا الحسن بن هريث بهذا الإسناد - وأخرجه الحاكم (۱۹۴/۱) من طريق يوسف بن عيسى ثنا الفضل بن موسى بهذا الإسناد - وقال: صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۶۹/۱) كتاب الصلوة باب وقت المغرب - وينظر: (نصب الراية) (۲۲۵/۱) -

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتِهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الْآفُقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الْآفُقُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ . هَذَا لَا يَصِحُّ مُسْنَدًا وَهُمْ فِي إِسْنَادِهِ ابْنُ تَضِيلٍ وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے ظہر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے عصر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب وہ شروع ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جاتا ہے مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جاتا ہے عشاء کا ابتدائی وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جاتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب نصف رات گزر جاتی ہے فجر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب صبح صادق ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل آتا ہے۔

یہ روایت مسند ہونے کے طور پر مستند نہیں ہے دیگر راویوں نے اسے مجاہد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1018 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا . ثُمَّ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ قَوْلِ ابْنِ فَضِيلٍ . وَقَدْ تَابَعَ زَائِدَةُ عَبَثُ بْنُ الْقَاسِمِ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت پہلے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1019 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُبَيْدٍ - وَهُوَ عَبَثٌ - حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ بَيَضًا إِلَى أَنْ تَحْضُرَ الْمَغْرِبُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ

ہیں:

۱۰۱۸ - أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۶/۱) كتاب الصلوة: باب آخر وقت العشاء: من طريق معاوية بن عمرو بسند لا يثبت.

وأخرجه الترمذي (۲۸۱/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في مواقيت الصلوة: من طريق أبي إسحاق الفزاري عن الأعشى عن مجاهد.

”عصر کا ابتدائی وقت وہ ہوتا ہے جب سورج چمکدار ہوتا ہے یہاں تک کہ مغرب کا وقت آجائے۔“

1020- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ . قَالَ فَأَمَرَ بِبَلَالٍ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَنعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ آخِرَهَا فَوْقَ ذَلِكَ الَّذِي كَانَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَاسْفَرَّ بِهَا ثُمَّ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ . فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ .

☆☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا اس وقت حکم دیا جب سورج ڈھل چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی، پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج ابھی بلند روشن اور چمک دار تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق طلوع ہو چکی تھی، جب دوسرا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کریں تو انہوں نے اسے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی جب کہ سورج ابھی بلند تھا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس دن پہلے دن کے مقابلے میں اس نماز کو ذرا تاخیر سے ادا کیا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ابھی شفق غروب نہیں ہوئی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لیے اقامت اس وقت کہی جب روشنی پھیل

۱۰۲۰- أخرجه مسلم (۴۲۸/۱) کتاب المساجد، باب اوقات الصلوات الخمس، حدیث (۶۱۲/۱۷۶) والنرمذی (۲۸۶/۱) کتاب الصلوة، باب ما جاء في مواقيت الصلوة، حدیث (۱۵۲) وابن ماجه (۲۱۹/۱) کتاب الصلوة، باب مواقيت الصلوة، حدیث (۶۶۷) وابن ماجه (۲۴۹/۵) وابن خزيمة (۱۶۸/۱) رقم (۲۳۳) وابن حبان (۱۵۲۵-۱۵۹۲) والطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱۴۸/۱) وابن الجارود فی (المنقی) رقم (۱۵۱) والبیہقی فی (السنن الکبری) (۲۷۱/۱) کلہم من طریق اسماء بن یوسف اللوزی بهذا الاسناد۔

چکی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تو اس شخص نے آپ ﷺ کو جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے اوقات ان دونوں کے درمیان میں ہیں جو تم نے دیتے ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابو عون، واسم ابی عون محمد بن عون، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”249ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۹۸/۳) (۱۲۳۳)۔

○ علی بن حسین بن ابراہیم بن حرب بن زعلان، ابو حسن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”251ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۹۲/۱۱) (۶۲۶۹)۔

○ اسحاق بن یوسف بن محمد، ابو محمد ازرق واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”195ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۱۹/۶) (۳۳۶۵)۔

○ علقمة بن مرثد - بمثلثہ - حضرمی، ابو حارث کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۱۱/۲) (۲۷۰۷)۔

1021- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُخْتَصَرًا فِي وَقْتِي الْمَغْرِبِ. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الشَّكِينِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُسْتَدْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1022- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ عَمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْعِدِّ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۰۲۱- أخرجه النسائي (۲۵۸/۱) كتاب المواقف: باب اول وقت المغرب من طريق محمد بن يزيد بسندنا المصنف -

۱۰۲۲- أخرجه مسلم (۱۶۸/۱) كتاب المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۶۱۲/۱۷۷) وابو عوانة (۲۷۶/۱) والبيهقي (السنن في الكبرى) (۲۷۶/۱) كلهم من طريق حماد بن عماره بسندنا المصنف -

پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں مغرب کی نماز کے لیے اقامت کا حکم دیا اس وقت جب سورج غروب ہو چکا تھا پھر اگلے
مغرب کی نماز کے لیے اقامت کا حکم اس وقت دیا جب شفق ابھی غروب نہیں ہوئی تھی۔

1023- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ
لَدُنَّا بِدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ آتَاهُ سَائِلٌ
سَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِإِلَاقَةِ النَّاسِ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ
يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمَ
نَهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ
لِإِشَاءٍ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ
مَ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ
مَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْإِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَبَعَثَ
دَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ .

☆ ☆ ابو بکر بن ابوموسیٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ واقعہ نقل کرتے ہیں: ایک شخص آپ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب
نہیں دیا، آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے فجر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح
سابق ہو چکی تھی اور اس وقت کوئی شخص (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم
کے تحت انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج ڈھل چکا تھا اور آدمی یہ اندازہ لگاتا تھا کہ نصف
النہار ہو چکا ہے یا نہیں ہوا، ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں زیادہ علم تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں
نے عصر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج ابھی بلند تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے مغرب کی
نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز
کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی، پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا، جب
آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی
نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ اسے (پہلے دن کی) عصر کی نماز کے قریب میں ادا کیا، پھر نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز کو
تاخیر سے ادا کیا، جب آپ ﷺ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو چکا ہے (یعنی دھوپ
ماند پڑ چکی ہے)، پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ وہ شفق غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ادا
کی، پھر نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا کہ ایک تہائی رات گزر چکی تھی، اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے

۱۰۲۲- أخرجه مسلم (۱۲۰/۳-نور) کتاب المساجد باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۶۱۶/۱۷۸) وأبو داود (۱۰۸/۱-۱۰۹) کتاب
الصلوة: باب في المواقيت: حديثه (۲۹۵) والنسائي (۲۶۰/۱) کتاب المواقيت: باب آخر وقت المغرب: حديثه (۵۲۲) من طرق عن عبد
بن عثمان: بسندنا لا يثبت - وأخرجه أحمد (۴۱۶/۴) من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين: بسندنا لا يثبت -

سوال کرنے والے شخص کو بلوایا اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان (ان نمازوں کا) وقت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ بدز بن عثمان اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۴/۱)۔

○ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری، اسمہ عمرو او عامر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”106ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۰/۲)۔

1024 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ أَمَرَ بِإِلَاءٍ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزَلْ - وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ - وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ قَالَ وَصَلَّى الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَطْلُعْ - وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ - وَصَلَّى الظُّهْرَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ اخْمَرَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثَلَاثَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ الْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ .

☆ ☆ ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے صبح کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق ہو چکی تھی، نبی اکرم ﷺ نے وہ نماز ادا کر لی، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب آدمی یہ سوچتا کہ سورج ڈھل چکا ہے یا ابھی نہیں ڈھلا، ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں صحیح علم تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب سورج ابھی بلند تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی

۱۰۲۴ - أخرجه ابن أبي شيبة (۲۸۱/۱) رقم (۲۲۲۱) وعنه مسلم (۱۲۰/۲) كتاب المساجد باب اوقات الصلوات الخمس ص ۱۷۹ (۶۱۶)

من طريق وكيعة بهذا اللفظ -

اکرم ﷺ نے فجر کی نماز جس وقت ادا کی تو آدمی یہ سوچتا تھا کہ سورج نکل آیا ہے یا ابھی نہیں نکلا ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں زیادہ پتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت کے قریب ادا کی جس وقت میں آپ ﷺ نے پہلے دن عصر کی نماز ادا کی تھی پھر جب آپ نے عصر کی نماز ادا کی تو آدمی یہ سوچتا تھا کہ سورج تو سرخ ہو چکا ہے (یعنی دھوپ ماند پڑ چکی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ادا کی پھر عشاء کی نماز آپ ﷺ نے ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد ادا کی پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں وقتوں کے درمیان (نمازوں کا مخصوص) وقت ہے۔

1025- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَذَكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ ثُمَّ آخَرَ الْمَغْرِبَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ كَذَا قَالَ الْقَاضِي مُخْتَصَرًا. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوبکر بن ابوموسیٰ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے راوی نے اس حدیث کو ذکر کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا۔“
راوی کہتے ہیں: پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کے قریب تھی۔

قاضی نامی راوی نے اسے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سعد بن عبید، ابوداؤد حنفی نسبہ الی موضع بالکوفۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”203ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۶/۲) (۴۳۴)۔

12- باب الْحَتِّ عَلَى الرُّكُوعِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَالْإِخْتِلَافِ فِيهِ.

باب: ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نوافل ادا کرنے کی ترغیب

مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل ادا کرنا اور اس بارے میں مذکور اختلاف

1026- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ عِنْدَ كُلِّ أَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ مَا خَلَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ .

☆ ☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب کی نماز کے علاوہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت (نفل یا سنت) ادا کی جائیں گی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب - ازدی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”290ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۷۰) (۳۰۹)۔

○ حیان بن عبید اللہ بن زہیر، ابو زہیر عدوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ترجمۃ فی المیزان (۲/۴۰۰)۔



مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کا حکم

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کی آراء کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ عام احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے مغرب کی نماز کو جلد ادا کر لیا جائے جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جیسے ہی سورج غروب ہوتا

۱۰۳۶- أخرجه البزار (۱/۲۳۶- کشف) رقم (۶۹۳) والبیروقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۶۷۶) کتاب الصلوة: باب من جعل قبل صلاة المغرب رکعتین وابن الجوزی فی (الموضوعات) (۲/۹۲) من طرق عن حیان بن عبید اللہ بسندنا الطحاوی - وقال البزار: لا نعلم احداً یرویه الا بریدة - ولا رواه الا حیان - وهو بصری مشہور - یسبہ باس - وقال البیروقی: قال ابن خزيمة: حیان بن عبید اللہ قد اخطا فی الاسناد: لان کرمس بن الحسن - ومحمد بن ایاس الجریری - وعبد المؤمن العتکی - رواد الخبر عن ابن بریدة عن عبد اللہ بن مغفل - لا عن ابيه - لهذا علمي من الجنس الذي كان الشافعي - رحمه الله - يقول: اخذ طريقه المجرى: فهذا الشيخ لما رأى اظهرا ابن بریدة عن ابيه نوهم ان هذا الخبر لصوابه عن ابيه - ولعله لما رأى العامة لا تصلي قبل المغرب - نوهم انه لا يصلي قبل المغرب: فزاد هذه الكلمة في الخبر - و زاد علما بان هذا الرواية خطأ: ان ابن المبارك قال في حديثه عن كرمس: (فلان ابن بریدة يصلي قبل المغرب رکعتين) - فلم كان ابن بریدة قد سمع من ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الاستثناء الذي زاد حیان بن عبید اللہ في الخبر: (ما خلا صلاة المغرب) - لم يكن بخلاف خبر النبي صلى الله عليه وسلم - اه - وقال ابن الجوزي: لهذا حديث لا يصح - قال الفلاس: كان حیان كذاباً - والحديث ذكره السوینی فی (المجمع الزوائد) (۲/۲۳۶) وقال: رواه البزار وفيه حیان بن عبید اللہ: ذكره ابن عدي: وقبل: انه اختلط - وقد تصفب السيوطي في اللؤلؤ (۲/۱۵) ابن الجوزي فقال: (و حیان لهذا الذي كذبه الفلاس ذاك حیان ابن عبد الله - التميمي ابو جبلة الدارمي - وهذا حیان بن عبید اللہ بالنسبة لابي زهير البصري - ذكره لهذا لذهبي في (الميزان) - وقال في ترجمه البصري: قال البخاري: ذكره المصنف عنه الاختلاف - وكذا في الصحاح - وزاد في ترجمه البصري: وقال ابو حاتم: صدوق - وقال اسحاق بن الرمير: كان رجل صدوق - وذكره ابن حبان في الثقات - وقال ابن حزم: مجهول: فلم يحسب اه - اه -

تھا اور چھپ جاتا تھا، نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے (کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے):

”میری امت اس وقت تک بھلائی پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فطرت پر گامزن رہے گی جب تک

وہ مغرب میں اتنی تاخیر نہ کر دیں کہ ستارے نکل آئیں (یعنی مغرب کی نماز جلدی ادا کر لیں)۔“

کیونکہ ان نوافل کی ادائیگی کی وجہ سے مغرب کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے اور مغرب کی نماز کو جلد ادا کرنا مستحب ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے البتہ یہ سنت غیر مؤکدہ ہے۔

حنابلہ کے نزدیک یہ دو رکعت جائز ہیں انہیں سنت قرار نہیں دیا جائے گا، ان کی دلیل وہ روایت ہے جیسے امام ابن حبان

نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کی تھی۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ سورج غروب ہونے کے بعد

اور مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعت ادا کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کر لیا کرو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کر لیا کرو پھر آپ ﷺ نے

فرمایا: جو چاہے (وہ ان دو رکعت کو ادا کرے)۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ لوگ اسے سنت بنالیں۔

قاضی شوکانی نے یہ بات بیان کی ہے حقیقت یہ ہے مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنے کے بارے میں جو

روایات منقول ہیں انہوں نے مغرب کی نماز جلد ادا کرنے کے مستحب ہونے کے عمومی دلائل میں تخصیص پیدا کر دی ہے۔

1027 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ

اللَّهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ قُومُوا

فَصَلُّوا رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ فَإِنَّ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِنْدَ كُلِّ آذَانٍ رَكَعَتَانِ قَبْلَ

الْإِقَامَةِ مَا خَلَا آذَانَ الْمَغْرِبِ . قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ لَقَدْ أَذْرَكْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُصَلِّيُ تَيْكَ الرَّكَعَتَيْنِ عِنْدَ

الْمَغْرِبِ لَا يَدْعُهُمَا عَلَى حَالٍ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ ثُمَّ انْتَبَرْنَا حَتَّى خَرَجَ الْإِمَامُ فَصَلَّيْنَا

مَعَهُ الْمَكْتُوبَةَ .

خَالَفَهُ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ وَسَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ وَكُثَمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَحَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ لَيْسَ

بِقَوِيٍّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حیان بن عبید اللہ عدوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے

مؤذن نے ظہر کی نماز کے لیے اذان دی جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اذان سنی تو فرمایا: اٹھو اور اقامت سے پہلے دو نفل ادا

کر لو کیونکہ میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب کی اذان کے علاوہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت کے درمیان) اقامت سے پہلے دو رکعت ادا کی جائیں گی۔

عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغرب کے وقت بھی ان دو رکعت کو ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ انہیں کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم اٹھے اور ہم نے اقامت سے پہلے دو رکعت ادا کر لیں پھر ہم انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ امام تشریف لائے تو ہم نے ان کی اقتداء میں فرض نماز ادا کی۔

حسین معلم سعید جریری کہمیں بن حسن نے ان کے برخلاف روایت نقل کی ہے یہ تمام راوی ثقہ ہیں جبکہ حیان بن عبید اللہ نامی راوی زیادہ مستند نہیں ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن ایاس جریری - ابو مسعود بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”144ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۹۱) (۱۲۷)۔

1028 - قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ . خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً . هَذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ حضرت عبداللہ مزن بنی ہاشم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب (کے فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: مغرب کے (فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغرب (کے فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو یہ حکم اس کے لیے ہے جو چاہے۔ (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس اندیشے کے تحت یہ فرمایا کہیں لوگ اسے سنت کے طور پر اختیار نہ کر لیں۔

(امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

۱۰۲۸ - أخرجه البخاري (۷۱/۲) كتاب التَّوْحِيدِ: باب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ: حديث (۱۱۸۲) (۲۶۸/۱۳) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب نهى النبي صلى الله عليه وسلم على النهي عن الاضحية: حديث (۷۳۶۸) وابو داود (۱۱۰/۱) كتاب الصَّلَاةِ: باب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ: حديث (۱۱۲۸۱) وابن حبان (۴۵۷/۴) رقم (۱۵۸۸) والبيهقي (۴۷۶/۲) كتاب الصَّلَاةِ: باب ضريبة (۱۲۸۹) والبغوي في (نسج السنة) (۴۲۸/۲) - كلهم من طريق حسين المعلم بهذا الاسناد -

1029- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ - مَرَّتَيْنِ - لِمَنْ شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر اذان اور اقامت کے بیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی (یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا اور پھر فرمایا: یہ حکم اس کے لیے ہے) جو (انہیں ادا کرنا) چاہے۔

1030- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ بْنُ حَسَنِ حَدَّثَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو چاہے وہ اذان و اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کرے۔



ویان حدیث کا تعارف:

○ عون بن کہمس بن حسن تمیمی، ابوحسن بھری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۰/۲) (۸۰۳)۔

○ کہمس بن حسن تمیمی، ابوحسن بھری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”149ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۷/۲) (۷۵)۔

1031- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ

۱۰۲- أخرجه البخاري (۳۱۱/۲) كتاب الاذان: باب كم بين الاذان والاقامة: حديث (۶۲۴) ومسلم (۵۷۴/۱) كتاب صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۸۴۸) وابو داود (۲۶/۲) كتاب الصلوة: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۲۸۳) واحمد (۵۷/۵) الترمذي (۳۳۶/۱) وابن ابي شيبة (۲۵۶/۲) وابو عوانة (۳۱/۲) وابن خزيمة (۱۲۸۷) وابن حبان (۱۵۶۰) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۷۷۱/۲) كلهم من طريق معمر بن ابياس الجوري بهذا الاسناد۔

۱۰۳- أخرجه البخاري (۱۳۰/۲) كتاب الاذان: باب بين كل اذانين صلاة لمن شاء: حديث (۶۲۷) ومسلم (۵۷۴/۱) كتاب صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۸۴۸) والترمذي (۲۵۱/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۸۵) والنسائي (۲۸۱/۱) كتاب الاذان: باب الصلوة بين الاذان والاقامة: وابن ماجه (۳۶۸/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب: حديث (۱۱۶۲) واحمد (۵۶/۵) وابن ابي شيبة (۲۵۶/۲) وابو عوانة (۲۶۵/۲) وابن خزيمة (۱۲۸۷) وابن حبان (۱۵۵۹) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۷۷۲/۲) والبقوي في (شرح السنة) (۷۸/۲) كلهم من طريق كرمس بهذا الاسناد۔ وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح)۔

الْجُرَيْرِيُّ وَكَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ مَا بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ مَا بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی ہر اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے نفل نماز ادا کر لے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن علی بن عفان عامری، ابو محمد کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”270ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۸) (۲۹۵)۔

1032- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّرْقِيُّ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَالِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ . لَفْظُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعت (سنت یا نفل) ادا کی جائیں گی۔

یہ الفاظ ابن ابوداؤد نامی راوی کے ہیں۔ اسماعیل نامی راوی نے لفظ ”مکتوبہ“ کی جگہ لفظ ”مفروضہ“ نقل کیا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۷۴) (۶۳۲)۔

○ عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”209ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۹) (۶۲)۔

○ محمد بن مہاجر انصاری، شامی، اخو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "170ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۱/۲) (۷۴۰)۔

○ سلیمان بن عامر کلاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "130ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۰/۱) (۴۰۳)۔

1033 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ رَاجَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الْجَدِيدِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ الْغَرِيبُ لِيَدْخُلَ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَقَدْ نُودِيَ بِالْمَغْرِبِ فَيَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا مِنْ كَثْرَةٍ مَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات کوئی اجنبی شخص مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں داخل ہوتا اور وہاں لوگ مغرب کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تو یوں محسوس ہوتا کہ شاید لوگ نماز (باجاماعت) ادا کر چکے ہیں کیونکہ مغرب سے پہلے کی دو رکعت ادا کرنے والے لوگ اتنے زیادہ ہوتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن ابراہیم جدی۔ مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "204ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۷/۱) (۱۲۹۳)۔

○ عبد الملک بن شداد ازدی الحدیدی ذکرہ ابن ابوحاتم فی الجرح والتعديل (۳۵۳/۵) (۱۶۷۱)۔

1034 - قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَيْبَعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيُظَنُّ أَنَّهُمْ قَدْ صَلَّوْا الْمَكْتُوبَةَ لِكَثْرَةِ مَنْ يَرَى مَنْ يُصَلِّيهَا.

☆☆ عبد العزیز بنانی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دے دیتا تو وہ تیزی سے ستونوں کی طرف پلکتے تھے تاکہ مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کر لیں اگر کوئی شخص اس وقت وہاں ہوتا تو وہاں اتنی زیادہ تعداد میں ان دونوں ادا کرنے والے لوگوں کو دیکھتا تھا تو یہی سمجھتا کہ شاید فرض نماز ادا کی جا چکی ہے۔

۱۰۳۴- أخرجه مسلم (۲۸۵/۲) نووي (كتاب صلاة المسافرين باب انتداب ركعتين قبل صلاة المغرب) حديث (۸۲۷/۲۰۴) والبيهقي

في (السنن الكبرى) (۶۷۵/۲) من طريق عبد الوارث عن عبد العزيز بن صويحب عن انس به-

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن صہیب بنانی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۰/۱) (۱۲۲۸)۔

1035- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانُوا إِذَا سَمِعُوا أَذَانَ الْمَغْرِبِ قَامُوا يُصَلُّونَ كَانُوا فَرِيضَةً.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مغرب کی اذان سنتے تھے تو وہ اٹھ کر نوافل ادا کر لگتے تھے یوں جیسے یہ فرض ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن ہشام کلابی، ابوہل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”207ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۱۰) (۵۶۶۸)۔

1036- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قُلْنَا لَا نَسِي رَأَكُمُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ رَأَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا.

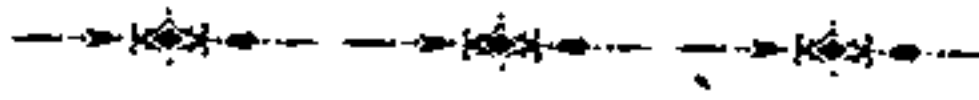
☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مغرب سے پہلے دو نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو یہ نماز ادا کرنے ہوئے دیکھا ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرض نہیں فرمایا۔

۱۰۳۵- أخرجه أحمد (۲۸۲/۲) وابن ماجه (۳۶۸/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب: حديث (۱۱۶۲) كلاًهما من طريق ثعبة بن ربيعة اللخمي.

۱۰۳۶- أخرجه أبو داود (۲۶/۲) كتاب الصلوة: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۱۲۸۲) وأبو عوانة (۲۲/۲) كلاًهما من طريق سعيد بن سليمان: بسند الإسناد - وأخرجه مسلم (۲۸۶/۲-نوي) كتاب صلاة المسافرين: باب استحبنا ركعتين قبل صلاة المغرب: حديث (۸۳۶/۲۰۲) وأبو عوانة (۳۱/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۷۵/۲) كلهم من طريق محمد بن فضال عن المختار بن فلفل به -

نے ہمیں یہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا اور اس سے منع بھی نہیں کیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ منصور بن ابواسود لیشی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۷۵) (۱۳۷۸)۔

1037 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ إِذَا أُذِنَ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرَ الْقَوْمُ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّىٰ إِنَّ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَرَىٰ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتُ مِنْ كَثَرَةٍ مِّنْ يُصَلِّيَهَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ہمارا یہ معمول تھا جب مغرب کی اذان دی جاتی تھی تو ہم لوگ تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو رکعت (فرض سے پہلے نوافل کے طور پر) ادا کرتے تھے یہاں تک کہ کوئی اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوتا تو اسے یہی محسوس ہوتا کہ شاید نماز ادا کی جا چکی ہے کیونکہ ان دو رکعت کو ادا کرنے والے کثیر تعداد میں ہوتے تھے۔

1038 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

بُنْ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَىٰ هَذَا أَيُّ صَلَاةٍ يُصَلِّيُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَرَأَاهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نَصَلِّيُهَا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ شیخ ابوالخیر بیان کرتے ہیں: شیخ ابوتیم جیشانی اٹھ کر نماز مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرنے لگے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کی طرف توجہ کریں! یہ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں دیکھا اور بولے: یہ وہ نماز ہے جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کیا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عثمان بن محمد بن سعید نقیلی - حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”272ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

۱۰۲۸- أخرجه النسائي (۲۸۲/۱) كتاب المواقبت: باب الرخصة في الصلوة قبل المغرب: حديث (۵۸۲): أخبرنا علي بن عثمان النفيلي بسندنا الحسن بن أحمد (۱۵۵/۶) والبزار (۲۷۸/۲) كتاب الترجمة: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۱۸۶) من طريق سعيد بن أبي إسوب قال: حدثني يزيد بن أبي حبيب عن مؤد بن عبد الله البزني عن عقبه بن عامر به - وأخرجه أيضا البيهقي في (السنن الكبرى) (۷۷۵/۲) -

الہندیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۱) (۳۸۰)۔

○ سعید بن عسیٰ بن سعید بن تلید - الرعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”219ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہندیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۰۳) (۲۳۹)۔

○ بکر بن مضر بن محمد بن حکیم مصری، ابو محمد ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”174ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہندیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۰۷) (۱۲۷)۔

○ مرثد بن عبد اللہ یزنی - ابو الخیر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”90ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہندیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۳۶) (۹۹۲)۔

13- باب مَا رَوَى فِي صِفَةِ الصُّبْحِ وَالشَّفَقِ وَمَا تَهَجَّبُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنْ ذَلِكَ.

باب: صبح صادق کی علامت، شفق کی علامت اور ان کی وجہ سے کون سی نماز فرض ہوتی ہے؟

1039- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَأَمَّا الْفَجْرُ الَّذِي يَكُونُ كَذَنْبِ السَّرْحَانِ فَلَا يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَأَمَّا الَّذِي يَذْهَبُ مُسْتَبِيلًا فِي الْأُفُقِ فَإِنَّهُ يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ.

☆ ☆ محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق دو قسم کی ہوتی ہے: ایک وہ صبح صادق ہوتی ہے جو سانپ کی دُم کی طرح (چوڑائی کی سمت میں) پھیلتی ہے ایسے وقت میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور سحری کرنے والے کے لیے کھانا حرام نہیں ہوتا البتہ جو (روشنی) اُفق میں لمبائی کی سمت میں پھیلتی ہے وہ (فجر کی) نماز کو حلال کر دیتی ہے (یعنی اس وقت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے) اور سحری کرنے والے کے لیے کھانے کو حرام کر دیتی ہے (یعنی اس وقت سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے)۔

— — — — —

۴۰۰

راویان حدیث کا تعارف:

○ حارث بن عبد الرحمن قرشی عامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”129ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

۱۰۳۹- أخرجه الحاكم (۱/۱۹۱) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۲۷۷) كتاب الصلوة باب الفجر فجران عن عبد الله بن ربيعة المدائني ثنا يزيد بن عمار عن إسحاق بن عمار وقال الحاكم: إسناده صحيح ووافقه الذهبي -

الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۴۲/۱) (۴۲)۔

○ محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عامری، عامر قریش، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۸۲/۲) (۴۴۳)۔

صبح صادق اور صبح کاذب میں فرق کی وضاحت

صبح صادق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

وَقْتُ الْفَجْرِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّادِقِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الْمُنْتَشِرُ فِي الْأُفُقِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِبْرَةَ بِالْكَاذِبِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِي يَبْدُو طَوَّلًا ثُمَّ يَعْقُبُهُ الظَّلَامُ فَبِالْكَاذِبِ لَا يَدْخُلُ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَلَا يَحْرُمُ الْأَكْلُ عَلَى الصَّائِمِ .

هَكَذَا فِي الْكَافِي اخْتَلَفَ الْمَشَايخُ فِي أَنَّ الْعِبْرَةَ لِأَوَّلِ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي أَوْ لِاسْتِطَارَتِهِ وَانْتِشَارِهِ كَذَا فِي الْمَحِيطِ وَالثَّانِي أَوْسَعُ وَإِلَيْهِ مَالَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ .

هَكَذَا فِي مُخْتَارِ الْفَتَاوَى وَالْأَحْوَاتِ هِيَ الصُّومُ وَالْعِشَاءُ اعْتِبَارُ الْأَوَّلِ وَفِي الْفَجْرِ اعْتِبَارُ الثَّانِي .

كَذَا فِي شَرْحِ النَّقَايَةِ لِلشَّيْخِ أَبِي الْمَكَارِمِ ۛ

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو افق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے اور یہ وقت سورج نکلنے تک برقرار رہتا ہے اس بارے میں صبح کاذب کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اس سے مراد وہ سفیدی ہوتی ہے جو لمبائی کی سمت میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر تاریکی آ جاتی ہے تو صبح کاذب کے وقت فجر کی نماز کا وقت شروع نہیں ہو گا اور نہ ہی روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا حرام ہوگا۔ ”الکافی“ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

مشائخ نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے دوسری صبح (یعنی صبح صادق) کے آغاز کا اعتبار کیا جائے گا یا اس کے پھیل جانے اور منتشر ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ ”المحیط“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے۔

”مختار الفتاویٰ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے دوسرے قول میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے اور اکثر اہل علم اسی کی طرف مائل ہیں۔ شیخ ابومکارم نے ”شرح نقایہ“ میں یہ بات تحریر کی ہے: زیادہ احتیاط اس میں ہے روزہ رکھنے اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے حوالے سے پہلے قول کا اعتبار کیا جائے اور فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے کے حوالے سے دوسرے قول کا اعتبار کیا جائے۔

14- باب فِي صِفَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ.

باب: مغرب اور صبح کا تذکرہ

1040- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَادَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ

ۛ الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةُ كِتَابُ الصَّلَاةِ الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي النِّوَائِيتِ

بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَا الشَّفَقُ شَفَقَانِ الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضُ فَإِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ حَلَّتِ الصَّلَاةُ وَالْفَجْرُ فَجُرَّانِ الْمُسْتَطِيلُ وَالْمُعْتَرِضُ فَإِذَا انْصَدَعَ الْمُعْتَرِضُ حَلَّتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما یہ دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: شفق دو طرح کی ہوتی ہے سرخی والی اور سفیدی والی جب سرخی والی شفق ڈوب جاتی ہے تو اس وقت نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور اسی طرح صبح صادق دو طرح کی ہوتی ہے ایک لہائی والی اور ایک چوڑائی والی جب چوڑائی والی ختم ہو جاتی ہے تو اس وقت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حمزہ بن واقد حضرمی، ابو عبد الرحمن دمشقی قاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”183ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۴۶) (۴۹)۔

1041 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيِّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مَوْلَى طَلْحَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفق سرخی کو کہتے ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یعقوب بن محمد بن عیسیٰ بن عبد الملک بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف، ابو یوسف زہری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”213ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳/۲۶۹) (۷۶۳)۔

○ محمد بن ابراہیم بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”182ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۴۰) (۵)۔

○ محمد بن عبد الرحمن بن لہیہ - (اور ایک قول کے مطابق:) ابن ابولہیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“۔

۱۰۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳۷۲) كتاب الصلاة: باب دخول وقت المساء بطريقه الشافعي من طريق دارقطني به-

قلت: وهذا إسناده منقطع لم يمدك عباد بن الصامت ولا شداد بن أوس - ونظيره (جامع التمهيد) (ص ۲۸۵) -

از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۷۰) (۶۱۲۰)۔

1042- قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَابِرِ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّبَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ فَإِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَجَبَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شفق سے مراد سرخی ہے جب شفق غروب ہو جائے تو نماز فرض ہو جاتی ہے (یعنی اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ الامام حافظ الناقد ابوبکر احمد بن عمرو بن جابر الطحان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”333ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۳۶۱) (۲۶۰)۔

○ علی بن عبدالصمد، ابوحسن طرابلسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”288ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۸/۱۲) (۶۳۹۳)۔

○ ہارون بن احمد، ابوالقاسم وردانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵/۱۳) (۷۳۵۸)۔

○ عتیق بن یعقوب مدنی زبیری ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۴۶/۷) (۲۶۱)۔

شفق کے مفہوم میں اہل علم کا اختلاف

شفق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مِنْهُ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ وَهُوَ الْحُمْرَةُ عِنْدَهُمَا وَبِهِ يُفْتَى .

هَكَذَا فِي شَرْحِ الْوَقَايَةِ وَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ الشَّفَقُ هُوَ الْبَيَاضُ الَّذِي يَلِي الْحُمْرَةَ .

هَكَذَا فِي الْقُدُورِيِّ وَقَوْلُهُمَا أَوْسَعُ لِلنَّاسِ وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجِمَهُ اللَّهُ أَحْوْطُ ؛ لِأَنَّ الْأَصْلَ فِي بَابِ الصَّلَاةِ أَنْ لَا يَثْبُتَ فِيهَا رُكْنٌ وَلَا شَرْطٌ إِلَّا بِمَا فِيهِ يَقِينٌ .

كَذَا فِي النَّهَائِيَةِ نَاقِلًا عَنِ الْأَسْرَارِ وَمَبْسُوطِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ .

مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے یہ بات شرح نقایہ میں تحریر ہے۔ قدوری میں یہ بات تحریر ہے: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے مراد سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ صاحبین کا قول لوگوں کے لیے زیادہ گنجائش رکھتا ہے جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول زیادہ احتیاط پر مبنی ہے کیونکہ نماز کے باب میں اصل حکم یہ ہے اس حوالے سے کوئی رکن اور کوئی بھی شرط اس وقت ثابت ہوتے ہیں جب یقینی علم ہو یہ بات ”النبایہ“ نامی کتاب میں ”الاصرار“ اور شیخ الاسلام کی ”مبسوط“ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

1043- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شفق سے مراد سرخی ہے۔

15- باب فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

باب: عشاء کی نماز کا تذکرہ

1044- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي

بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لثَالِثَةً.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے بارے میں سب سے زیادہ علم

رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الاعلیٰ بن حماد بن نصر باہلی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

۱۰۴۲- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۲/۱): وروى عن عتيق بن يعقوب عن مالك عن نافع مرفوعاً والصحيح موقوفاً- ثم أخرجه من طريق علي بن عبد الحميد بهذا الإسناد-

۱۰۴۳- أخرجه عبد الرزاق (۵۵۹/۱) رقم (۲۱۲۲) عن عبد الله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر ومن طريق عبد الرزاق أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۲/۱) كتاب الصلوة: باب دخول وقت العشاء بطيبة الشافعي- وأخرجه (۲۷۲/۱) من طريق عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر-

۱۰۴۴- أخرجه أبو داود (۱۱۴/۱) كتاب الصلوة: باب في وقت العشاء الآخرة: حديث (۱۱۹) والترمذي (۲۰۶/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في وقت صلاة العشاء الآخرة: حديث (۱۶۵-۱۶۶) والنسائي (۲۶۱/۱) كتاب المواقيت: باب الشفق: وأحمد (۲۷۱/۱) والدارمي (۲۷۵/۱) والحاكم (۱۹۱/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۸/۱) كسوم من طريق أبي عوانة بهذا الإسناد- قال الترمذي: روى هذا الحديث فضيل بن عبيد عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير ولم يذكر فيه (كسوم عن بشير بن ثابت)- وصحبت أبي عوانة أصح عندها: لأن يزيد بن هارون روى عن ثعبة عن أبي بشر نحو رواية أبي عوانة- ۵۱- وصححه أيضًا الحاكم وابن حبان-

”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”237ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۶۴/۱) (۷۸۰)۔

○ بشیر بن ثابت انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: خلاصۃ الخرز ج ۱ ت (۷۹۶)۔

1045- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةٌ ثَالِثَةٌ أَوْ رَابِعَةٌ شَكَّ شُعْبَةُ. وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ وَرَقِبَةُ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ النُّعْمَانِ وَقَالُوا لَيْلَةٌ ثَالِثَةٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا بِشِيرًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (راوی کو شک ہے) تیسری رات کا چاند یا چوتھی رات کا چاند (ڈوب جاتا تھا)۔ بعض دیگر راویوں نے بھی اسے حضرت نعمان بن النعمان کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں ”تیسری رات کا چاند“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

16- باب الاجتهاد في القبلة وجواز التحري في ذلك.

باب: قبلہ (کی سمت معلوم کرنے کے لیے) اجتہاد کرنا

اور اس بارے میں اندازہ لگانے کا جائز ہونا

1046- حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْخَلَّالُ يَعْقُوبُ بْنُ يُونُسَ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ قبلہ ہے۔

— — — — —

۱۰۴۵- أخرجه أحمد (۲۷۲/۴) والحاكم (۱۹۴/۱) من طريق يزيد بن هارون بسندنا الاصل - وأخرجه أحمد (۲۷۰/۴) وابن أبي شيبة (۳۲۰/۱) والطحاوي (۷۹۷) والحاكم (۱۹۴/۱) من طريق هشيم عن أبي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان وصححه الحاكم ووافقه الذهبي - وأخرجه النسائي (۲۶۴/۱) كتاب المواقيت باب النفوس من طريق رقية بن مصقلة عن أبي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان به -

۱۰۴۶- أخرجه الحاكم (۲۰۵/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۹/۲) كتاب الصلوة باب من طلب يا جهنم جنة الكعبة من طريق أبي يوسف الخلال يعقوب بن يوسف بسندنا الاصل - وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين: فان حبيب بن ايوب ثقة وقد استند - ورواه محمد بن عبد الرحمن بن مجبر وهو ثقة عن نافع عن ابن عمر مسندنا - وقال البيهقي: تفرد به يعقوب بن يوسف الخلال -

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن سالم انصاری، مولیٰ نعمان بن بشیر وکاتبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۳۹) (۱۱۵)۔

1047- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكَرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ قبلہ ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ جابر بن کردی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”255ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۳۳) (۱۳)۔

○ محمد بن عبدالرحمن بن مجبر - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۴/۳۲۰) (۱۷۳۰)۔

1048- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعُرْزَمِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَرِيَّةً كُنْتُ فِيهَا فَأَصَابَتْنَا ظُلْمَةٌ فَلَمْ نَعْرِفِ الْقِبْلَةَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنَّا قَدْ عَرَفْنَا الْقِبْلَةَ هِيَ هَاهُنَا قَبْلَ الشَّمَالِ فَصَلُّوا وَخَطُّوا خَطًّا وَقَالَ بَعْضُنَا الْقِبْلَةُ هَاهُنَا

۱۰۴۷- أخرجه الحاكم (۲/۲۰۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۹) من طريق يزيد بن هارون بهذا الإسناد وصححه الحاكم - وقال البيهقي: تفرد به ابن المجبر -

۱۰۴۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۱-۱۲) كتاب الصلوة باب استيعان الخطا بعد الاستعداد من طريق محمد بن العمارت العسكري - حدثني أحمد بن عبد الله بن الحسن العنبري بهذا الإسناد - وقال البيهقي: وكذلك رواه الحسن بن علي بن شبيب العمري - محمد بن محمد بن سليمان الباغندي عن أحمد بن عبد الله - ولم نعلم لهذا الحديث إسناداً قوياً صحيحاً والطريق التي عبد الملك العزمي غير واضح: لما فيه من الوجاهة وغيرها - ۵- وزاد ابن القطان اعلان الحديث بجمول حال أحمد بن عبد الله وما من به والده من المذهب وقد رد عليه العافظ ابن حجر في (اللسان) (۱/۲۱۸-۲۱۹) ونفي اعلان الحديث بتلك العلل التي ادعاها ابن القطان - وللمحدث أحمد بن عبد الله الفمري كلام حسن في تصحيحه لهذا الإسناد والكلام على الوجاهة التي اعل بها البيهقي الإسناد - وينظر كتابه القيم: (الهداية في تخریج احادیث الهداية) (۲/۲۸۷-۲۸۸) -

لَ الْجَنُوبِ وَخَطُّوا خَطًّا فَلَمَّا أَصْبَحُوا وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ أَصْبَحَتْ تِلْكَ الْخُطُوطُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَفَلْنَا مِنْ
مَعْرِفَاتِنَا سَأَلْنَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ذَلِكَ فَسَكَتَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
نَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ) أَى حَيْثُ كُنْتُمْ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعُرْزَمِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي التَّطَوُّعِ خَاصَّةً حَيْثُ جَاءَ بِكَ بِعِيرُكَ.

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی، میں بھی اس میں موجود تھا، مرتبہ انتہائی تاریکی کے اندر ہمیں قبلہ کی سمت کا اندازہ نہیں ہو سکا، تو ہم میں سے کئی لوگوں نے یہ کہا کہ ہمیں قبلہ کا اندازہ لگایا ہے، وہ اُس طرف ہے، انہوں نے شمال کی طرف اشارہ کیا، انہوں نے اس طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی اور یادداشت کے طور پر ادھر ایک لکیر لگا دی، بعض لوگوں نے کہا کہ قبلہ اس سمت ہے، انہوں نے جنوب والی سمت کی طرف اشارہ کیا تھا، انہوں نے اس طرف ایک لکیر لگا دی، جب صبح ہوئی اور سورج نکلا تو وہ دونوں لکیریں قبلہ کی سمت میں نہیں تھیں، جب ہم اپنے رے واپس آئے اور ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا، نبی اکرم ﷺ خاموش رہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، تم جس طرف بھی رخ کرو گے تو اسی طرف اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہوگی۔“

(اس سے مراد یہ ہے:) یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت بطور خاص نفل نماز کے بارے میں نازل ہوئی تھی، یعنی تمہاری سواری کا رخ جس طرف بھی ہوگا تم اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہو۔

اوپان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبید اللہ غنبری۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔ (۸/۳۱)۔

○ عبید اللہ بن حسین بن حصین بن ابوالحر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۵۳۱) (۱۴۳۴)۔

امت قبلہ معلوم کرنے کے لئے تحری کا حکم

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے تحری کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

يجب التحري والاجتهاد في القبلة اى بذل الجهود لنيل المقصود بالدلائل على من كان عاجزاً عن معرفة القبلة، واشتبهت عليه جهتها، ولم يجد احداً ثقة يخبره بها عن علم اى

یقین و مشاہدۃ لعینہا، فمن وجده اتبعه؛ لان خبره اقوى من الاجتهاد.

والدلیل علی وجوب التحری: ما روى عامر بن ربيعة انه قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة مظلمة، فلم ندر اين القبلة، فصلى كل رجل منا على حياله، فلما اصبحتنا ذكرنا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فنزلت (فاينما تولوا فثم وجه الله) (البقرة 115/2). ومن لم يجد ثقة يقلده اعتمد على الدلائل كالفجر والشفق والشمس والقطب وغيره من الكواكب، والرياح الشرقي او الغربي او الجنوبي، وغيرها كثير، واضعفها الرياح واقواها نجم القطب في الليل.

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے اندازہ لگانا اور تحری کرنا واجب ہے، یعنی کہ جس شخص کو اس بات کا علم نہ ہو کہ قبلہ کی سمت کون سی ہے اور اسے قبلہ کی جہت کے بارے میں شبہ ہو اور وہاں کوئی ایسا قابل اعتماد شخص بھی موجود نہ ہو جو اسے قبلہ کی سمت کے بارے میں صحیح طور پر بتا سکے جو اپنے یقینی علم یا مشاہدہ کی بنیاد پر قبلہ کی سمت کے بارے میں آگاہ کر سکے تو ایسے شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ دلائل کے ذریعے قبلہ کی جہت معلوم کرنے پر قادر ہو جائے اگر کوئی قابل اعتماد آدمی اسے بتا دیتا ہے تو وہ شخص اس شخص کے بتائے پر عمل کر لے گا، اپنے غور و فکر کے مقابلے میں کسی شخص کی دی ہوئی اطلاع پر عمل کرنا زیادہ قوی ہے۔

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے غور و فکر کے لازم ہونے کی دلیل عامر بن ربيعة کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انتہائی سخت رات میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا: قبلہ کس سمت میں ہے، ہم میں سے ہر شخص نے اپنی تحقیق کے مطابق ایک طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی، صبح جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس بارے میں قرآن کا یہ حکم نازل ہوا:

”تم لوگ جس طرف بھی رخ کرو گے اللہ تعالیٰ کی ذات اسی طرف ہوگی۔“

اگر کسی کو کوئی ایسا شخص نہ مل سکے جس کے بیان پر وہ قبلہ کی سمت کے بارے میں اعتماد کر سکے تو وہ اپنے دلائل پر اعتماد کرے گا، جیسے صبح صادق، شفق، سورج، قطبی ستارے وغیرہ کو دیکھ کر یا مشرق، مغرب اور جنوب کی جانب سے آنے والی ہواؤں سے اندازہ لگا کے (وہ نماز ادا کرے گا) البتہ ہوا کے ذریعے اندازہ لگانا خاصا کمزور ہے اور اس کے مقابلے میں رات کے وقت قطبی ستارے کے ذریعے اندازہ لگانا زیادہ قوی ہے۔

1049 - قُرِءَ عَلٰی اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

لِ الْفَقْهَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَادْلَتُهُ الْبَابُ الثَّانِي: الصَّلَاةُ شُرُوطُ صِحَّةِ الصَّلَاةِ: الشَّرْطُ الْخَامِسُ - اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ:

۱۰۵۹- اخرجه الحاكم (۲۰۶/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰/۲) كتاب الصلوة: باب الاختلاف في القبلة عند التحري من طريق

داود بن عمرو بسند الاسنان واخرجه البيهقي (۱۰/۲) من طريق الدارقطني به - وقال الحاكم: رواه معني بسند صحيح غير مصدق به

سالم فاني لا اعرفه بعدالة ولا مرجح -

لَیْسَ وَسَلَّمَ) فِی مَسِيرٍ اَوْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا غَيْمٌ فَتَحَيَّرْنَا فَاخْتَلَفْنَا فِی الْقِبْلَةِ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰی حِدَةٍ وَجَعَلَ
مَدْنًا يَخُطُّ بَيْنَ يَدَيْهِ لِنَعْلَمَ اَمَكُنْتَنَا فَاذْكُرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِالْاِعَادَةِ وَقَالَ قَدْ
نَزَاتُ صَلَاتُكُمْ . كَذَا قَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ . وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
رَزَمِي عَنْ عَطَاءٍ وَهُمَا ضَعِيفَان .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اسی دوران بادل
آگیا، ہم بہت پریشان ہوئے قبلہ کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا، ہم میں سے ہر شخص نے اپنی پسندیدہ
طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی اور کچھ لوگوں نے اپنے سامنے نشان بھی لگا لیا، تاکہ ہمیں اپنی جگہ کے بارے میں یاد
ہے بعد میں ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ہمیں اس نماز کو دہرانے کا حکم نہیں دیا
پ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: تمہاری نماز درست ہوئی ہے۔

محمد بن سالم نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے جبکہ بعض دیگر راویوں نے اسے دوسری سند سے نقل کیا ہے
یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔



اویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے
”ویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”228ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب
جہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۲۳۳/۱) (۳۰)۔

○ محمد بن سالم ہمدانی۔ بالسکون۔ ابوسہل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں
کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن
الی بن حجر عسقلانی، (۵۹۳۵)۔

1050- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ . وَحَدَّثَنَا أَشْعَثُ السَّمَانُ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
فِی السَّفَرِ فِی لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَذَرْ كَيْفَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰی حِيَالِهِ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَّرْنَا ذَلِكَ

۱۰۵۰- أخرجه الترمذی (۱۷۶/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب ما جاء فی الرجل یصلی لغير القبلة: حدیث (۲۴۵) وابن ماجہ (۲۲۶/۱) کتاب الصلوٰۃ:
باب من یصلی لغير القبلة ولم یعلم: حدیث (۱۰۲۰) وعبد بن حمید (۱) المنتخب من السند (ص ۱۳۰) رقم (۲۱۶) والطبری فی
(تفسیرہ) (۵۳۶/۲) والمقبلی فی (الصفاء) (۲۱/۱) کلہم من طریق اشعث السمان بهذا الاسناد - وقال الترمذی: لیس اسنادہ بذالک -
نصفہ الا من حدیث اشعث السمان - واتفق بن سعید ابو الربیع السمان یضعف فی الحدیث - وقال المقبلی: لیس بروی من وجہ بنی
منہ - وقال الشیخ احمد شاہ فی (املیقہ علی الطبری) (۵۳۶/۲): حدیث ضعیف -

لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَزَلْتُ (فَأَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ)

☆☆ عبد اللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم نے اس سفر کے دوران ایک انتہائی تاریک رات میں نماز ادا کی، ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ قبلہ کس سمت میں ہے، ہم میں سے ہر شخص نے جدھر اس کا رخ تھا، ادھر منہ کر کے نماز ادا کر لی، اگلے دن ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو اس بار میں یہ آیت نازل ہوئی:

”تو تم جہاں بھی ہو، وہیں اللہ کی ذات موجود ہوگی۔“



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سمرۃ الحمسی - ابو جعفر السراج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۵) (۳۸)۔

○ اشعث بن سعید بصری، ابوربیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”حجۃ طبع“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۷۹) (۵۹۸)۔

○ عاصم بن عبید اللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب عدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”132ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۴) (۱۵)۔

○ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عنزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”80ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۷) (۴۱)۔

○ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک عنزی - یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۷) (۴۱)۔



1051 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى وَعَلِيُّ بْنُ إِسْكَابَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ بِهَذَا وَقَدْ فَعَّلَ كُلُّ رَجُلٍ مَنَّا بَيْنَ يَدَيْهِ أَحْجَارًا يُصَلِّي إِلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا نَحْنُ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم میں سے ہر شخص نے اپنے سامنے کی سمت موجود پتھروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی، جب صبح ہوئی تو ہمارا رخ قبلہ کی طرف نہیں تھا، ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1052- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ

بِهَذَا مِثْلَ قَوْلِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

17- باب فِي ذِكْرِ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامَةِ وَأَحَقِّهِمَا.

باب: اذان اور امامت کا حکم دینا، ان دونوں کا زیادہ حق دار کون ہوگا؟

1053- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَحِيمًا رَقِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا إِلَى أَهْلِنَا وَسَلَّانَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَبَرُّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمِكُمْ أَكْبَرُكُمْ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم جوان لوگ تھے ہماری عمریں ایک دوسرے کے قریب قریب تھیں، ہم آپ ﷺ کی خدمت میں بیس دن ٹھہرے رہے، نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم طبیعت کے مالک تھے آپ ﷺ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اب ہمارے لیے اپنے گھر سے دور رہنا مشکل ہو رہا ہے آپ ﷺ نے ہم سے اس بارے میں دریافت کیا: ہم اپنے گھر میں کیا چھوڑ کر آئے ہیں، ہم نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اب اپنے گھر واپس چلے جاؤ اور وہیں قیام کرو، ان لوگوں کو تعلیم دو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، اسی طرح نماز ادا کرتے رہنا، جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

— — — — —

١٠٥٢- أخرجه أبو داود الطيالسي (١١٥٥) : ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (١١/٢) كتاب الصلوة : باب استبيان الخطأ عند الاجتهاد عن أنس بن سعيد وعمر بن قيس عن عاصم بن عبيد الله به -

١٥٢- اخرج البخاري (٥٠/١٢) كتاب الادب: باب رحمة الناس والبرهان: حديث (٦٠٠٨) وفي (الادب المفرد) رقم (٢١٢) ومسلم (١٨٧/٢) كتاب المساجد: باب من اوى بالامعة: حديث (٦٧٤/٢٩٢) وابو داود (١٦١/١) كتاب الصلوة: باب من اوى بالامعة: حديث (٥٨٩) والنسائي (٩/٢) كتاب الاذان: باب اجتزاء المراء باذان غيره في السفر: واحمد (٤٣٦/٣) وابن خزيمة (٢٩٨) وابن حبان (١٦٥٨) والطبراني في (الكبير) (١٩/رقم ٦٤٠-٦٤١) والبيهقي في (السنن الكبرى) (١٧/٢) و (١٣٠٠٥٤/٣) كلهم من طريق اسحاق بن ابراهيم بن وهب عن الامام -

امامت کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن یزیدی تحریر کرتے ہیں:

(الحنفية قالوا: الاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة صحة وفسادا بشرط ان يجتنب الفواحش الظاهرة ثم الاحسن تلاوة وتجويدا للقراءة ثم الاورع ثم الاقدم اسلاما ثم الاكبر سنا ان كانا مسلمين اصليين ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجها ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا فان استووا في ذلك كله اقرع بينهم ان تزاخروا على الامامة والا قدموا من شأؤوا فان اختلفوا ولم يرضوا بالقرعة قدم من اختاره اكثرهم فان اختار اكثرهم غير الاحق بها اسأؤوا بدون اثم وهذا كله اذا لم يكن بين القوم سلطان او صاحب منزل اجتمعوا فيه او صاحب وظيفة والاقدم السلطان ثم صاحب البيت مطلقا ومثله الامام الراتب في المسجد واذا وجد في البيت مالكة ومستاجر فلاحق بها المستاجر

الشافعية قالوا: يقدم ندبا في الامامة الوالي بمحل ولايته ثم الامام الراتب ثم الساكن بحق ان كان اهلا لها فان لم يكن فيهم من ذكر قدم الافقه فالاقرا: فالازهد فالاورع فالاقدم هجرة. فالاسن في الاسلام فالافضل نسبا فالاحسن سيرة فالانظف ثوبا وبدنا وصنعة فالاحسن صوتا فالاحسن صورة فالتزوج فان تساؤوا في كل ما ذكر اقرع بينهم ويجوز لاحق بالامامة ان يقدم غيره لها ما لم يكن تقدمه بالصفة كالافقه فليس له ذلك

المالكية قالوا: اذا اجتمع جماعة كل واحد منهم صالح للامامة يندب تقديم السلطان او نائبه ولو كان غيرهما افقه وافضل ثم الامام الراتب في المسجد ورب المنزل ويقدم المستاجر له على المالك. فان كان رب المنزل امرأة كانت هي صاحبة الحق ويجب عليها ان تنيب عنها لان امامتها لا تصح ثم الاعلم باحكام الصلاة ثم الاعلم بفن الحديث رواية وحفظا ثم العدل على مجهول الحال ثم الاعلم بالقراءة ثم الزائد في العبادة ثم الاقدم اسلاما ثم الارقي نسبا ثم الاحسن في الخلق ثم الاحسن لباسا وهو لابس الجديد المباح فان يتساوى اهل رتبة قدم اورعهم وحررهم على عبيدهم فان استووا في كل شيء اقرع بينهم الا اذا رضوا بتقديم احدهم فاذا كان تزاخروا بقصد العلو والكبر سقط حقهم جميعا

الحنابلة قالوا: الاحق بالامامة الافقه الاجود قراءة ثم الفقيه الاجود قراءة ثم الاجود قراءة فقط وان لم يكن فقيها اذا كان يعلم احكام الصلاة ثم الحافظ لها يجب للصلاة الافقه ثم الحافظ لها يجب لها الفقيه ثم الحافظ لها يجب العالم فقد صلاته ثم قارئ لا يعلم فقه صلاته فان استووا في عدم القراءة قدم الاعلم باحكام الصلاة فان استووا في القراءة والافقه قدم

اکبرهم سنا ثم الاشرف نسبا فالاقدم هجرة بنفسه والسابق بالاسلام كالسابق بالهجرة ثم الاتقى ثم الاورع فان استوا فيها تقدم اقدم بينهم واحق الناس بالامامة في البيت صاحبه ان كان صالحا للامامة وفي المسجد الامام الراتب ولو عبدا فيها وهذا اذا لم يحضر البيت او المسجد فوسلطان والافهو الاحق)

تكره امامة الفاسق الا اذا كان اماما لمثله باتفاق الحنفية والشافعية اما الحنابلة والمالكية فانظر مذهبيهما تحت الخط (الحنابلة قالوا : امامة الفاسق ولو لمثله غير صحيحة الا في صلاة الجمعة والعيد اذا تعذرت صلاتها خلف غيره فتجوز امامته للضرورة

المالكية قالوا : امامة الفاسق مكروهة ولو لمثله

احناف اس بات کے قائل ہیں : امامت کا زیادہ حق داروہ شخص ہوگا جو نماز کے درست ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں مسائل سے زیادہ آگاہ ہو اور جو شخص گناہوں کے کھلے عام ارتکاب سے بچتا ہو۔

اس کے بعد امامت کا زیادہ حق داروہ ہوگا جو قرآن مجید کی تلاوت تجوید کے قواعد و ضوابط کے مطابق کر سکتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جو پہلے اسلام لایا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کی عمر زیادہ ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کی جسمانی ساخت بہتر ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جو ولی مرشدی ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کا خاندان دوسروں سے ممتاز ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کا لباس دوسروں سے زیادہ صاف ہو۔

اگر کچھ لوگ ان تمام امور کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں اور امامت کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس حوالے سے قرعہ اندازی کی جائے گی ورنہ وہ لوگ اپنے میں سے جس شخص کو اپنی امامت کے لیے آگے کر دیں گے۔

اگر لوگ قرعہ اندازی کے لیے تیار نہیں ہوتے ہیں تو جس شخص کے حق میں زیادہ لوگ راضی ہوں اسے امام مقرر کر دیا جائے گا۔

بعض اوقات اگر اکثریت کسی ایسے شخص کو امام منتخب کر لے جو مستحق نہ ہو تو انہوں نے غلط کام کا ارتکاب کیا لیکن اسے گناہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ لیکن یہ تمام احکام اس صورت میں ہیں جب کسی علاقہ کا بادشاہ یا اس جگہ کا مالک یا باقاعدہ طور پر وظیفہ لینے والا امام موجود نہ ہو ورنہ امامت کا سب سے زیادہ حق دار حاکم وقت ہوتا ہے۔

گھر میں امامت کا زیادہ حق دار گھر کا مالک ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی مسجد میں وظیفہ کے ساتھ مقرر شدہ امام موجود ہو تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

اگر کسی گھر کے اندر گھر کا اصل مالک اور وہاں کرایہ دار کے طور پر رہنے والا شخص موجود ہوں تو جو شخص کرایہ دار کے طور پر رہ رہا ہے وہ شخص امامت کا زیادہ حق دار ہوگا (چونکہ گھر میں مقیم وہی شخص ہے)۔

فقہاء شوافع یہ کہتے ہیں: جو شخص اپنے علاقہ کا حکمران ہو زیادہ مستحب یہ ہے اسے ہی امامت کے لیے مقرر کیا جائے اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جسے کسی مسجد میں امامت کے لیے مقرر کیا گیا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جسے وہاں رہنے کا جائز حق حاصل ہو لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ شخص امامت کا اہل بھی ہو اگر ان تینوں اقسام کے افراد میں سے کوئی بھی فرد موجود نہ ہو تو علم دین میں زیادہ مہارت رکھنے والے شخص کو مقدم قرار دیا جائے گا اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو شخص قرآن کی بہتر تلاوت کر سکتا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو (نظری طور پر) زیادہ عبادت گزار ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے ہجرت پہلے کی ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو پہلے مسلمان ہوا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو دین داری کے اعتبار سے فضیلت رکھتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا اخلاق بہتر ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا لباس جسم اور پیشہ زیادہ صاف ستھرا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کی آواز زیادہ خوبصورت ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کی شکل و صورت زیادہ خوبصورت ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو شادی شدہ ہو۔

اگر کچھ لوگ ان تمام حوالوں سے یکساں حیثیت کے مالک ہوں تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے کسی ایک کو امام مقرر کر دیا جائے گا۔ جس شخص کو امامت کا زیادہ حقدار سمجھا گیا ہو اور وہ امامت کے لیے کسی اور شخص کو آگے کر دیتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہوگا لیکن یہ اس وقت ہوگا جب اسے کسی خاص صفت یعنی علم دین میں مہارت وغیرہ کی وجہ سے مقدم نہ سمجھا گیا ہو اگر ایسی صورت ہوگی تو ایسا کرنا درست نہیں ہوگا۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر کسی جگہ پر کچھ ایسے افراد اکٹھے ہو جائیں جن میں ہر ایک امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو حاکم وقت یا اس کے نائب کو مقدم کرنا مستحب ہوگا اگرچہ علم و فضل کے اعتبار سے ان سے برتر حیثیت کا مالک کوئی شخص بھی وہاں موجود ہو۔

اس کے بعد مرتبہ اس شخص کا ہوگا جسے باقاعدہ طور پر اس مسجد کے لیے امام مقرر کیا گیا ہو۔ اسی طرح اگر گھر میں نماز ادا کی جا رہی ہو تو گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا البتہ اگر کوئی شخص کسی گھر میں کرایہ دار کے طور پر رہ رہا ہو تو مالک مکان کے مقابلے میں وہ زیادہ حقدار ہوگا البتہ اگر گھر میں باجماعت نماز ادا کرنے کی صورت میں وہ گھر کی عورت کی

ت ہو تو امامت کا حق اس عورت کے لیے مخصوص ہوگا، لیکن چونکہ عورت امامت نہیں کرکتی اس لیے وہ جسے امام مقرر کرے وہی امامت کا زیادہ حق دار ہوگا۔

اس کے بعد امامت کا زیادہ حق اس شخص کو حاصل ہوگا جو نماز کے مسائل کے بارے میں زیادہ جانتا ہو۔ پھر اس کے اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو علم حدیث میں روایت اور حفظ کے حوالے سے زیادہ مہارت رکھتا ہو پھر اس کے بعد زیادہ نیک اور بزرگوار شخص کا مرتبہ ہوگا۔

پھر اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کو علم قرأت سے زیادہ اچھی طرح سے واقفیت حاصل ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو (نفل طور پر) زیادہ عبادت گزار ہو پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے پہلے اسلام لے لیا ہو پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو نسب کے لحاظ سے فضیلت رکھتا ہو۔

پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا اخلاق دوسروں سے زیادہ اچھا ہو۔ پھر وہ شخص ہوگا جس کا لباس دوسروں سے بہتر ہوگا۔ اور وہ شخص جس نے نیا اور مبہم لباس پہنا ہوا ہو۔

اگر ان تمام حوالوں سے سب لوگ برابر ہوں تو جو شخص زیادہ پرہیزگار ہوگا اسے مقدم کیا جائے گا اسی طرح آزاد کو غلام ترجیح دی جائے گی، لیکن اگر سب لوگوں اس حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی۔

البتہ اگر سب لوگ ایک شخص کی امامت پر راضی ہو جاتے ہیں تو اسی کو امام مقرر کیا جائے گا۔ لیکن اگر لوگوں کے درمیان یہ اختلاف تکبر اور باہمی چیقلش کی وجہ سے ہوتا ہے تو ان سب لوگوں کا امامت کا حق ختم ہو جائے گا۔

فقہاء اس بات کے قائل ہیں امامت کرنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو علم فقہیہ کا (یعنی علم دین کا) زیادہ پر ہو قرآن کی قرأت زیادہ اچھے طریقے سے کر سکتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کو حق حاصل ہوگا جو علم دین اور علم قرأت کے حوالے سے بہتر واقفیت رکھتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو زیادہ اچھے طریقے سے قرأت کر سکتا ہو اگرچہ وہ فقہیہ نہ ہو۔ لیکن اسے نماز کے مسائل سے واقف ہونا چاہیے۔ اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوگا جسے قرآن کی اتنی آیات یاد ہوں جتنی آیات کا علم کسی فقہی کے لیے ضروری ہوتا ہے اس کے بعد حافظ شخص کا مرتبہ ہوگا جو نماز کے بنیادی مسائل سے آگاہ ہو اس کے بعد قاری کا مرتبہ ہوگا جو مسائل فقہ سے واقف نہ ہو اگر کچھ لوگ علم قرأت سے ناواقف ہونے کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو اس شخص کو فوقیت حاصل ہوگی جسے نماز کے مسائل کے بارے میں زیادہ علم ہو اگر قرأت اور علم فقہ کے حوالے سے لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو اس شخص کو مقدم رکھا جائے گا جس کی عمر زیادہ ہو۔ اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوگا جو سب کے اعتبار سے بہتر سمجھا جاتا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے خود پہلے ہجرت کی ہو اسی طرح جو شخص پہلے

مسلمان ہوا، اُس کی حیثیت پہلے ہجرت کرنے والے کی مانند ہوگی۔ اُس کے بعد زیادہ پرہیزگار شخص کا مرتبہ ہوگا، اُس کے زیادہ عبادت گزار شخص کا مرتبہ ہوگا اگر کچھ لوگ ان تمام حوالوں سے برابر ہوتے ہیں، اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی۔

اگر کسی گھر میں باجماعت نماز ادا کی جانے لگے تو گھر کا مالک امامت کا زیادہ حقدار ہوگا، لیکن اس کے لیے یہ بات ہے، اُس میں امامت کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

اگر مسجد میں نماز ادا کی جا رہی ہے تو مسجد کا مقرر شدہ امام امامت کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا، اگرچہ امام یا مہتمم میں کوئی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

یہ تمام مسائل اُس صورت میں ہیں جب گھر یا مسجد میں اختیار رکھنے والا شخص موجود نہ ہو، اگر وہ موجود ہوگا تو اُسی اختیار رکھنے والے شخص کو زیادہ حق حاصل ہوگا۔

فقہاء اس بات کے قائل ہیں: فاسق کی امامت درست نہیں ہے، خواہ وہ اپنے ہی جیسے دیگر فاسق لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو، البتہ جمعہ اور عید کی نماز میں ایسا کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی صرف اُس وقت جب اُس فاسق امام کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جو ان لوگوں کی امامت کر سکتا ہو یعنی مجبوری کے عالم میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔

فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے: فاسق شخص کا امام بننا مکروہ ہے، خواہ وہ اپنے ہی جیسے فاسق افراد کی امامت کر رہا ہو۔

1054 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُو أُمَّيَّي.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تم لوگ اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

1055 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَبُو سَعِيدٍ الْآخُونِ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ لَلَا

۱۰۵۴- أخرجه البخاري (۲۲۱/۲) كتاب اللذان باب اللذان للمسافر إذا كانوا جماعة حديث (۶۲۶) وفي (۱۵۱/۱۵) كتاب أخبار الأئمة

باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصحيح حديث (۷۲۴۶) ومسلم (۱۸۸/۲) نووي (كتاب المساجد باب من أصح بالدلالة) حديث

(۶۷۵/۲۹۲) والطحاوي في (مشكل الآثار ۲/۲۹۶-۲۹۷) وابن خزيمة (۲۹۷) والطبراني في (المعجم) (۱۹/۱۹) رقم (۶۲۷) والبيهقي

(السنن الكبرى) (۱۱۲/۲) كلسنم من طريق عبد الوهاب الثقفي بسند الإسناد - وللحديث طريق آخر من جهة خالد الحذاء عن

فلاحة - ومباني تخریجها في باب ذكر الركوع والسجود وما يجزي فيها -

أَمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کرائے (یعنی انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے) اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ ہوگا جو قرأت اچھے طریقے سے کر سکتا ہو (یا زیادہ آیات کا حافظ ہو)۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ سالم بن نوح بن ابو عطاء بصری، ابوسعید عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۸۱/۱) (۲۲۱)۔

○ منذر بن مالک بن قطعة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۵/۲) (۱۳۷۲)۔

18- باب التَّحْوِيلِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَجَوَازِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي بَعْضِ الصَّلَاةِ.

باب: خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لینا اور نماز کے درمیان قبلہ کی طرف رخ کرنے کا جائز ہونا

1056- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ قَدَامَةَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي قُبَاءَ إِذْ جَاءَهُمْ

۱۰۵۵- أخرجه مسلم (۱۸۶/۲-نووي) كتاب المساجد: باب من اهل بالامامة: حديث (۶۷۲/۲۸۹) والنسائي (۷۷/۲) كتاب الامامة: باب اجتماع القوم في موضع لهم فيه سواء: والدارمي (۲۸۶/۱) كتاب الصلوة: باب من اهل بالامامة: واحد (۳۶/۳۴) وابن ابي شيبة (۳۴۳/۱) والطحاوي (۲۱۵۲) وابو يعلى (۱۲۹۱) وابن خزيمة (۱۵۰۸) وابن حبان (۲۱۳۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۹/۲) كلهم من طريق ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري مرفوعاً-

۱۰۵۶- أخرجه مالك في (الموطأ) (۱۹۵/۱) كتاب القبلة: باب ما جاء في القبلة: حديث (۶) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر - ومن طريق مالك أخرجه البخاري (۶۵/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في القبلة: حديث (۴۰۳) وفي (۲۷/۹) كتاب التفسير: باب (الذين اتبعهم الكتب يعرفونه كما يعرفون أبناءهم) حديث (۴۴۹۱) وباب: (ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام) حديث (۴۴۹۴) وفي (۱۵۲/۱۵) كتاب اخبار الامة: باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق: حديث (۷۲۵۱) ومسلم (۱۲/۳-نووي) كتاب المساجد: باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: حديث (۵۲۶/۱۳) والنسائي (۶۱/۲) كتاب القبلة: باب اتيانة الخطا بعد الاجتهاد: حديث (۷۴۵) والشافعي في (المسند) (۶۴/۱) وفي (اللام) (۱۱۳/۲) وابو عوانة (۲۹۴/۱) وابن حبان (۱۷۱۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۲) - وقد توبع مالك عليه: تابعه مغيان: أخرجه البخاري (۲۶/۹) كتاب التفسير: باب (وما جعلنا القبلة التي كنت عليها) (۲۲۵/۱) حديث (۴۴۸۸) والترمذي (۱۷۰/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في ابتداء القبلة: حديث (۲۴۱) واحمد (۱۰۵/۲) وابن ابي شيبة (۲۲۵/۱) كلهم من طريق مغيان عن عبد الله بن دينار به - وتابعه سليمان بن بلال: أخرجه البخاري (۲۷/۹) حديث (۴۴۹۰) والدارمي (۲۸۱/۱) من طريق سليمان بن بلال عن عبد الله بن دينار به - وتابعه ايضا عبد العزيز بن مسلم: أخرجه البخاري (۲۸/۹) حديث (۴۴۹۳) ومسلم (۱۲/۳-نووي) حديث (۵۲۶/۱۳) من طريق عبد العزيز بن مسلم عن عبد الله بن دينار به - وتابعه موسى بن عتبة: أخرجه مسلم (۱۲/۳-نووي) حديث (۵۲۶/۱۴) من طريق موسى بن عتبة عن عبد الله بن دينار به -

رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ إِلَّا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وَجْوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا مُوْجِهِينَ إِلَى الْكَعْبَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ کچھ لوگ قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے بتایا: گزشتہ رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا حکم نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا ہے آپ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں تو اے لوگو! تم بھی اس کی طرف رخ کر لو۔ (راوی کہتے ہیں: اس وقت ان لوگوں کا رخ شام (یعنی بیت المقدس) کی طرف تھا تو وہ اسی وقت گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف منہ (کر کے نماز ادا) کرنے لگے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن قدامتہ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۶۲) (۴۶)۔



نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا

نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنے کے جواز کے بارے میں اہل علم کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

ان تیقن الخطأ فی اجتہاده، فقال الحنفیة: ان كان فی الصلاة استدبار وبنی علیہا ای اكمل صلاتہ، فلو صلى كل ركعة لجهة، جاز. وان كان بعد الصلاة صلى الصلاة القادمة، ولا إعادة علیہ لما مضى، لاتیانہ بما فی وسعہ، قال علی: قبلۃ المتحرى جهة قصده ومن صلى بلا تحرٍ واصاب، لم تصح صلاته، لتركه فرض التحرى، الا اذا علم اصابته بعد فراغه، فلا يعيد بالاتفاق عندهم.

ومن أمراً قوماً فی لیلة مظلمة، فتحرى القبلة وصلى الى جهة اخرى، وتحرى من خلفه، وصلى كل واحد منهم الى جهة، وكلهم خلف الامام، فمن علم منهم بحال امامه تفسد صلاته، ومن لم يعلم ما صنع الامام، صحت صلاته واجزاه، لوجود التوجه الى جهة التحرى، ومخالفة المأمومين لامامهم لا تنم صحة الصلاة، كالصلاة فی جوف الكعبة.

وقال المالكية: ان تبين المجتهد فی القبلة خطأ: يقيماً او ظناً، فی اثناء الصلاة، قطعها ان كان

بصیراً منحرفاً کثیراً، بان استدبر او شرق او غرب، وابتداها باقامة، ولا یکفی تحوله لجهة القبلة.

وان کان اعی، او کان منحرفاً انحرافاً یسیراً، فلا اعاده علیه. وان کان بصیراً منحرفاً کثیراً او ناسیاً للجهة التي اداه اجتهاده اليها، او التي دله عليها العارف، اعاد فی الوقت علی المشهور. وقال الشافعية: ان یتقن الخطا فی الصلاة او بعدها، استأنفها ای اعادها من جدید؛ لانه تعین له یقین الخطا فیما یأمن مثله فی القضاء، فلم یعتد بها مضي، کالحاکم اذا حکم ثم وجد النص بخلافه. وان تغیر اجتهاده للصلاة الثانية، فاداه اجتهاده الی جهة اخرى، صلی الصلاة الثانية الی الجهة الثانية، ولا یلزمه اعاده ما صلاه الی الجهة الاولى، کالحاکم اذا حکم باجتهاده، ثم تغیر اجتهاده، لم ینقض ما حکم فيه بالاجتهاد الاول.

ویجتهد لكل فرض، فان تحیر، صلی کیف شاء، ویقضى وجوباً لان ذلك امر نادر. وقال الحنابلة: ان بان له یقین الخطا وهو فی الصلاة، استدار الی جهة الکعبة، وبنی علی ما مضي من الصلاة، کما قرر الحنفية؛ لان ما مضي منها کان صحیحاً، فجاز البناء علیه، کما لو لم یبن له الخطا. وكذلك تستدیر الجماعة مع الامام ان بان لهم الخطا فی حال واحدة. وان تبین خطا اجتهاده بعد الصلاة، بان صلی الی غیر جهة الکعبة یقیناً لم یلزمه الاعادة، ومثل المجتهد فی هذا: المقلد الذی صلی بتقليده، وهذا موافق لمذهب الحنفية.

اما من صلی فی الحضر الی غیر الکعبة سواء اکان بصیراً ام اعی، ثم بان له الخطا، فعليه الاعادة؛ لان الحضر ليس بحل الاجتهاد؛ لان من فيه یقدر علی معرفة القبلة بالمحاریب، ویجد من ینبیره عن یقین غالباً، فلا یكون له الاجتهاد، کالقادر علی النص فی سائر الاحکام. والخلاصة: ان الحنفية والحنابلة یقررون البناء علی الصلاة فی اثنائها، ولا یوجبون الاعادة فی حال الاجتهاد. وتبیین الخطا بعد الفراغ من الصلاة الا المقیم فی الحضر عند الحنابلة. والمالكية والشافعية یقررون قطع الصلاة اذا عرف الخطا فيها، واعادة الصلاة اذا عرف الخطا بعدها، لكن المالكية یوجبون الاعادة فی الوقت الضروري فقط. والشافعية یوجبون الاعادة مطلقاً فی الوقت وبعده، لتبیین فساد الاولى.

اگر نماز پڑھنے والے شخص کو اپنے اجتہاد میں غلطی کا یقین ہو تو احناف اس بات کے قائل ہیں: اگر وہ شخص ابھی نماز ادا کر رہا تھا تو نماز کے دوران ہی وہ اسی طرف گھوم کے رخ کر لے گا جس طرف قبلہ ہے اور اپنی نماز جاری رکھے گا اور مکمل کر لے گا ایسی صورت حال میں اگر اس نے ہر رکعت مختلف سمت میں ادا کی تو بھی اُس کی نماز جائز ہوگی۔

الفقه الاسلامی وادلته الباب الثانی: الصلاة شروط صحة الصلاة: الشرط الخامس: استقبال القبلة: الخطا فی الاجتهاد:

اگر اسے نماز پڑھنے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے تو اب وہ اگلی نماز قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کرے گا، سابقہ نماز کو دوبارہ نہیں پڑھے گا، کیونکہ اُس نے اپنی طاقت کے مطابق نماز ادا کر لی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص غور و فکر کر لینے کے بعد کسی ایک سمت کو قبلہ سمجھ لیتا ہے تو وہی اُس کا قبلہ شمار ہوگا۔“

اگر کوئی شخص غور و فکر کے بغیر کسی ایک جانب رخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے تو اگرچہ وہ رخ درست سمت ہی کیوں نہ ہو اُس کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ اُس نے غور و فکر کرنے کا فرض ادا نہیں کیا، اگر اُسے نماز پڑھ لینے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے اُس کی جہت درست تھی تو اس پر اتفاق ہے وہ دوبارہ اُس نماز کو ادا نہیں کرے گا۔

اگر کوئی شخص تاریک رات میں کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے، امام غور و فکر کرنے کے بعد کسی ایک جہت کو قبلہ قرار دیتا ہے جبکہ مقتدی بھی غور و فکر کرتے ہیں اور وہ الگ الگ جہت کو قبلہ قرار دے دیتے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک اپنی متعین کردہ جہت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے، لیکن وہ سب لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں تو جس شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ امام کا رخ تو دوسری جہت میں ہے تو اُس شخص کی نماز ادا نہیں ہوگی اور جس شخص کو اس بات کا پتہ نہ چل سکے اُس کی نماز ادا ہو جائے گی اور اس کے لیے نماز کو دہرانا ضروری نہیں ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے ہر شخص نے اپنے اندازے کے مطابق صحیح سمت میں رخ کیا ہے، اگر مقتدیوں کا رخ امام کے رخ کے مطابق نہیں ہوتا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں اگر مقتدیوں کا رخ امام کے رخ کے مطابق نہیں ہوتا تو بھی نماز درست شمار ہوگی۔

فقہاء مالکیہ اس بات کے قائل ہیں، اگر کسی شخص کو نماز کے دوران اس بات کا غالب گمان ہو جائے یا یقین ہو جائے کہ اُس نے اجتہاد کے ذریعے قبلہ کے جس رخ کا تعین کیا تھا وہ غلط تھا، اگر وہ شخص دیکھنے پر قادر ہے اور وہ قبلہ کی سمت سے ہٹا ہوا ہے، یعنی قبلہ کی طرف اس کی پیٹھ ہے یا اُس نے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا ہوا ہے، تو ایسا شخص نماز توڑ دے گا اور نئے سرے سے نماز ادا کرے گا، اُس کے لیے یہی کافی نہیں ہوگا کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے۔

اگر وہ شخص نابینا ہے یا قبلہ کی سمت سے تھوڑا سا ہٹا ہوا ہے تو اُس کے لیے نماز کو دہرانا ضروری نہیں ہوگا۔

اگر وہ شخص دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور قبلہ کی سمت سے زیادہ ہٹا ہوا ہے یا وہ بھول گیا تھا کہ اُس نے غور و فکر کے ساتھ کون سی سمت متعین کی تھی یا بتانے والے شخص نے اُسے کون سی سمت کے بارے میں بتایا تھا تو اگر نماز کا وقت باقی ہو تو وہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔

فقہاء شوافع اس بات کے قائل ہیں، اگر نماز ادا کر لینے کے دوران یا نماز ادا کر لینے کے بعد غلطی کا یقین ہو جائے تو ایسا شخص نئے سرے سے نماز پڑھے گا، کیونکہ اُس شخص کو ایسے کام میں غلطی کا یقین ہو گیا ہے جس نوعیت کے کام میں فیصلہ کرتے ہوئے غلطی سے بچنا ممکن تھا، اُس نے جو کام کیا تھا، اُس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، یہ بالکل اُسی طرح ہو جائے گا جیسے قاضی فیصلہ دے دیتا ہے اور بعد میں پتہ چلتا ہے اس کا یہ فیصلہ نص کے خلاف تھا۔

اگر دوسری نماز ادا کرنے کے وقت اُس شخص کا اجتہاد تبدیل ہو جاتا ہے تو اب وہ نئے اجتہاد کے مطابق سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے گا اب پہلی جہت کی طرف منہ کر کے ادا کی جانے والی نماز کو دوبارہ دہرانا اُس پر لازم نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اُسی طرح ہوگا جیسے قاضی اجتہاد کے مطابق کوئی فیصلہ دیتا ہے اور پھر اُس کے بعد اُس کا فیصلہ تبدیل ہو جاتا ہے تو دوسرا اجتہاد پہلے پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

ہر فرض نماز کے لیے ہر آدمی کو نئے سرے سے غور و فکر کرنا ہوگا اگر اسے کچھ پتہ نہیں چلتا اور جس طرف اُس کا جی چاہا اُس نے اس طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی تو بعد میں اس نماز کی قضاء ادا کرے گا کیونکہ اس طرح کے واقعات بڑے نادر ہوتے ہیں۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز کے دوران میں انسان کو غلطی کا علم ہو جاتا ہے تو وہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرے گا اور نماز جاری رکھے گا وہی جہاں سے وہ پڑھ رہا تھا یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے احناف اس بات کے قائل ہیں اس کی وجہ یہ ہے: اُس نے پہلے جو نماز ادا کر لی ہے وہ درست ہے تو اسے جاری رکھنا اس طرح جائز ہوگا جس طرح اُس وقت جائز ہوتا کہ جب اُسے اپنی غلطی کا علم نہ ہوتا تو اس صورت میں بھی وہ نماز کو جاری رکھتا۔ اگر نماز باجماعت کے دوران نمازیوں کو پتہ چل جائے کہ وہ غلطی پر ہیں تو امام کے ساتھ اقتداء کرنے والے سب لوگ قبلہ کی طرف منہ کر لیں گے۔

اگر نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلتا ہے: اُس نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کی تھی تو اُس وقت اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا اور اس بارے میں اپنے ذاتی اجتہاد کے ذریعے قبلہ کی سمت کا فیصلہ کرنے والا اور دوسرے کے بیان پر اعتماد کر کے قبلہ کی سمت کا فیصلہ کرنے والا دونوں برابر ہوں گے۔ حنابلہ کی یہ رائے احناف کے موقف کے مطابق ہے۔ اگر کوئی شخص شہر میں رہتے ہوئے خانہ کعبہ کی سمت سے ہٹ کر نماز ادا کرتا ہے تو خواہ وہ شخص دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو یا نابینا ہو بعد میں اُسے پتہ چلتا ہے وہ غلط سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا رہا ہے تو اب اُس پر نماز کو دہرانا لازم ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے شہر میں اس نوعیت کے اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے وہاں موجود مساجد کی محراب کے ذریعے قبلہ کی سمت کے بارے میں پتہ کیا جاسکتا ہے اور بالعموم ایسے افراد بھی موجود ہوتے ہیں جو قبلہ کی سمت کے بارے میں بتا سکتے ہیں اس لیے شہر میں اجتہاد کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی ہے یہ اس طرح ہو جائے گا کہ جب کسی چیز کا حکم نص سے معلوم ہو سکتا ہے اور انسان اُس کے بارے میں اجتہاد کرنا شروع کر دے۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے: اجتہاد کی صورت میں احناف اور حنابلہ کے نزدیک نماز کو جاری رکھا جائے اسی مقام سے جہاں سے آدمی کو قبلہ کی سمت کے بارے میں اپنی غلطی کا پتہ چلا تھا اور اگر انسان کو نماز ادا کر لینے کے بعد اس چیز کا پتہ چلا تھا اب اُس پر اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا۔

مالکیہ اور شوافع اس بات کے قائل ہیں نماز کے دوران اس غلطی کا علم ہوتا ہے تو وہ نماز کو وہیں سے توڑ دے گا اور اگر اُسے نماز پڑھ لینے کے بعد اس بات کا علم ہوتا ہے تو اب وہ نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

البتہ مالکیوں نے ایسی صورت میں دوبارہ نماز پڑھنے کو اس وقت لازم قرار دیا ہے جب نماز کا وقت ابھی باقی ہو چکا ہو شوافع نے مطلق طور پر اس نماز کو دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے خواہ اس نماز کا وقت ابھی باقی ہو یا اس نماز کا وقت گزر چکا ہو اس کی وجہ یہ ہے: انسان کو اس بات کا پتہ چل گیا ہے اس کی پہلی نماز درست نہیں تھی۔

1057- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ عَلِمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ هُوِيَ نَبِيَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَزَلَّتْ (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَأَمَرَهُ أَنْ يُوَلِّيَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَمَرَّ عَلَيْنَا رَجُلٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّكُمْ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَتَوَجَّهْنَا إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد تقریباً سولہ ماہ تک ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی خواہش سے واقف تھا اس نے یہ آیت نازل کی:

”ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے تم راضی ہو گے تو تم اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لو۔“

تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا: آپ اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیں۔ (راوی کہتے ہیں: ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا ہم لوگ اس وقت بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ اس شخص نے بتایا: تمہارے نبی نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا ہے (یعنی وہ اس طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے ہیں) تو ہم نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا حالانکہ ہم اس وقت دو رکعت نماز ادا کر چکے تھے۔

1058- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا

۱۰۵۷- أخرجه البخاري (۵۹۸/۱) كتاب الصلوة: باب الترجه نحو القبلة حيث كان حديث (۲۹۹) (۲۶۸) كتاب التفسير: باب (ولكل وجهه) (فصل في صلواته) حديث (۴۴۹۲) (۲۶۵/۱۳) كتاب اخبار الأعداء: باب ما جاء في اجازة خبر الواحد: حديث (۷۲۵۲) ومسلم (۳۷۳/۱) كتاب المساجد: باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: حديث (۵۲۵/۱۲) والترمذي (۱۹۱/۵) كتاب التفسير: باب سورة البقرة: حديث (۲۹۶۲) والنسائي (۲۶۲-۲۶۳/۱) كتاب الصلوة: باب فرض القبلة: حديث (۴۸۸) وابن ماجه (۲۲۲-۲۲۳/۱) كتاب الصلوة: باب القبلة: حديث (۱۰۱۰) وابن عروانة (۸۱/۲-۸۲) واحمد (۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰/۴) وابو داود الطيالسي (۷۱۹) وابن الجارود في (المنقذ) (۲۱۶۵) وابن خزيمة (۲۲۲-۲۲۳/۱) وابن هبان (۱۷۱۶) وابن أبي شيبة (۲۲۶/۱) وابن سعد (۲۶۲-۲۶۳/۱) والبيهقي (۲-۳/۲) كتاب الصلوة: والبيهقي في (شرح السنة) (۹۵/۲) بتحقيقنا من طرق كثيرة عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب به وفيه: (فخرج رجل من صلى معه فمر على الفل مسجد ولهم راكعون فقال: انشدوا بالله: لقد صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مكة فداروا كما هم قبل البيت) وقال الترمذي: لهذا حديث حسن صحيح -

۱۰۵۸- أخرجه مسلم (۱۲/۲-نوري) كتاب المساجد: باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: حديث (۵۲۷/۱۵) واحمد (۲۸۸/۲) وابن خزيمة (۴۳۱-۴۳۰) من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس -

جَمِيلُ بْنُ عَبْدِ النَّضْرِ الطَّائِي حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الْمُنَادِي قَدْ حُوِلَتْ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَصَلُّوا الرُّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ إِلَى الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ایک شخص نے یہ اعلان کیا خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس وقت امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے اور وہ دو رکعت ادا کر چکے تھے اس اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا اب خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے تو سب لوگوں نے بقیہ دو رکعت خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ادا کی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدة بن عبد اللہ صفار، خزاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۰/۱) (۱۴۲۰)۔

○ جمیل بن عبید طائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۵۱۹/۲) (۲۱۵۱)۔

1059- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا حُوِلَتْ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّ رَجُلٌ بِأَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ لَهُمْ قَدْ حُوِلَتْ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَاسْتَدَارُوا وَإِمَامُهُمْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا تو ایک شخص قباء کے رہنے والے لوگوں کے پاس سے گزرا وہ لوگ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اس شخص نے ان سے کہا خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے تو ان لوگوں نے اور ان کے امام نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن حفص، ابومصعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۶/۱) (۱۱۸۷)۔

۱۰۵۹- أخرجه الطبرانی في (الكبير) (۱۶۲/۶) رقم (۵۸۶۰) من طريق عبید اللہ بن موسیٰ ثنا عبد السلام بن مصعب عن ابی ہاشم عن رسول بن سعد به۔ وذكره البيهقي في (معجم الزوائد) (۱۷/۲) وقال: ورجاله موثقون۔

19- باب ذکر صلاة المفترض خلف المتفعل .

باب: نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرنا

1060- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر اپنے محلے میں واپس چلے جاتے تھے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور ان لوگوں کے لیے فرض ہوتی تھی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن دینار مکی، ابو محمد الاثرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”126ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۶۹/۲) (۵۷۵)۔

امام قدوری کی تحقیق

نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز کرنے والے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری اپنی مشہور تصنیف ”التجريد“ میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں ہے وہ نفل ادا کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کر لے اسی طرح ایک فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں ہے وہ دوسرا فرض پڑھنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کرے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے ہماری دلیل یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے اور تم اس کے خلاف نہ کرو۔“

(امام قدوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:) جب امام اور مقتدی میں ایک مختلف فرض پڑھ رہا ہوگا تو ان کے درمیان مخالفت آ جائے گی اور یہ چیز منع ہے۔ یہ درست نہیں ہوگا آپ روایت کے الفاظ کو افعال میں مخالفت پر محمول کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے الفاظ کو اپنے عمومی مفہوم پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہوگا پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے افعال میں مخالفت کا حکم تو روایت کے آخری الفاظ سے ہی ثابت ہو جاتا ہے جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

۱۰۶۰- أخرجه الشافعي (۱۱۶/۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۰۹/۱) من طريق ابن جرير بسند لا يمتنع - قال المصنف في (الفتح) (۱۲۸/۲): وهو حديث صحيح رجاله رجال الصحيح وقد صرح ابن جرير في رواية عبد الرزاق بسماعه فيه فانتقلت نسخة تدل على ذلك ابن الجوزي: (انه لا يمتنع مردود)۔

”جب وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔“
تولفظ کو تکرار پر محمول کرنا درست نہیں ہوگا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے شخص کا امام کی نیت کے ساتھ نماز ادا کرنا درست نہیں ہے بلکہ اسے امام کی مقتدی کی نیت کرنی پڑے گی لہذا وہ اس حوالے سے امام کی اقتداء بھی نہیں کر سکے گا اس کی مثال یہ ہے ہجر کی نماز ادا کرنے والا شخص کسی ایسے شخص کی اقتداء کرتا ہے جو نماز کسوف ادا کر رہا ہے یا ظہر کی نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی اقتداء کر رہا ہے جو جمعہ کی نماز ادا کر رہا ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے مقتدی کے حق میں جائز نہیں ہے وہ کسی ایک نماز کی بنیاد پر دوسری نماز کو جاری رکھے تو اسی طرح اس کے لیے اپنے اور امام کے حق میں بھی ایسا کرنا جائز نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی اصل وہ ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

1061- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ.

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر اپنے محلے میں چلے جاتے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور ان لوگوں کے لیے فرض۔

امام اور مقتدی کی نیت میں فرق کا حکم

نماز کے دوران آدمی کی نیت اُس کے امام سے مختلف ہونے کے بارے میں علماء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے موطاً کے شارح حافظ ابن عبد البر اندلسی بیان کرتے ہیں:
علماء نے ایسی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس میں نماز پڑھنے والے کی نیت اُس کے امام کی نیت سے مختلف ہو۔

امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے کسی بھی شخص کی نماز جائز نہیں ہوگی جو نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرے یا جو شخص عصر کی نماز ایسے شخص کے پیچھے ادا کر رہا ہو جو ظہر کی نماز ادا کر رہا ہو جب امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف آجائے فرضیت کے بارے میں مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی البتہ امام کی نہیں ہوگی اہم طرح جو شخص فرض نماز نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں پڑھ رہا ہو (اُس کا بھی وہی حکم ہوگا)۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان کے اصحاب سفیان ثوری رحمہ اللہ مدینہ منورہ کے رہنے والے اکثر تابعین کا یہی فتویٰ ہے۔
ان حضرات کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اُس کی پیروی کی جائے۔“

تو جس شخص کی نیت امام کی نیت کے برخلاف ہو تو وہ اُس کی پیروی کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اُس (امام) سے اختلاف نہ کرو۔“

اور نیت کے اختلاف سے زیادہ شدید اختلاف اور کیا ہوگا؟ کیونکہ نیت پر ہی اعمال کا دارومدار ہوتا ہے۔

ان حضرات نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی یہ علت بیان کی ہے: جو عمرو بن یحییٰ نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ

بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے: ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس بات

کی شکایت کی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو طویل نماز پڑھاتے ہیں: ابی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم

لوگوں کو آزمائش میں مبتلا نہ کرو یا تو میرے ساتھ نماز ادا کر لیا کرو یا اپنی قوم کو مختصر نماز پڑھایا کرو۔

یہ حضرات یہ کہتے ہیں: یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو جو نماز پڑھایا کرتے تھے وہ

فرض نماز ہوتی تھی اور وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: نفل نماز ادا کرنے

والا شخص ایسے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جو فرض نماز ادا کر رہا ہو۔ علماء کا اجماع ہے ایسا کرنا جائز ہے۔

امام شافعی، امام رازی، امام داؤد ظاہری، طبری رحمہم اللہ علیہم اور مشہور قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں:

ایسا کرنا جائز ہے فرض نماز ادا کرنے والا شخص نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء کرے یا ظہر کی نماز ادا کرنے والا عصر کی نماز

ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر لے اس کی وجہ یہ ہے: ہر نمازی اپنے لیے نماز پڑھ رہا ہے اُسے اُس کے مطابق اجر

ملے گا جس نماز کی اُس نے نیت کی ہے کیونکہ اعمال کے اجر کا دارومدار نیت پر ہے۔

ان حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے ہم امام کے اُن اعمال کی پیروی کریں جو افعال

ہمارے سامنے ظاہر ہوتے ہیں جہاں تک نیت کا تعلق ہے تو وہ ایک پوشیدہ چیز ہے اور یہ بات ناممکن ہے: ہمیں نیت کی پیروی

کرنے کا حکم دیا جائے یا ایسی چیز کی پیروی کا حکم دیا جائے جو ہم سے پوشیدہ ہوتی ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس حدیث میں بھی اس بات پر دلالت موجود ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع میں جائے تو تم رکوع میں جاؤ جب وہ

اٹھائے تو تم بھی اٹھ جاؤ۔

بیمار شخص کے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ

شیخ ابن عبدالبر اندلسی بیان کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے فرض نماز میں قیام کرنا فرض ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اور اس کی بارگاہ میں احترام کے ساتھ کھڑے رہو۔“

تو کسی بھی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے: وہ بیٹھ کر فرض نماز ادا کرے جبکہ وہ کھڑے ہونے پر قادر ہو۔

جب کوئی تندرست شخص جو کسی کا مقتدی ہو وہ کسی ایسے امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرے جو امام بیمار ہو کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اس کے بارے میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے۔

اہل علم کے گروہ نے اسے درست قرار دیا ہے انہوں نے اس حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اس بات کا فتویٰ دیا ہے اور اسی طرح ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ اس سے مراد یہی ہے: جب وہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت انسؓ حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مستند طور پر منقول ہے۔

جن حضرات نے یہ فتویٰ دیا ہے: جب امام کسی بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں گے خواہ وہ تندرست ہوں اور کھڑے ہونے کی قدرت رکھتے ہوں یہ فتویٰ دینے والوں میں حماد بن زیدؓ امام احمد بن حنبلؓ امام اسحاق بن راہویہؓ شامل ہیں انہوں نے امام مالکؓ کی نقل کردہ اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور اسی کی مانند بعض دیگر حضرات جنہوں نے ان کی پیروی کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے بعض اہل ظاہر نے بھی اس کے مطابق رائے اختیار کی ہے۔

امام احمد بن حنبلؓ نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے بعد چار صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا ہے جن میں حضرت اسید بن خضیرؓ حضرت قیس بن فہدؓ حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسیؒ کہتے ہیں: ہم نے ان روایات کی اسناد کتاب ”التمہید“ میں نقل کر دی ہیں۔

جمہور علماء یہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کوئی بھی نماز بیٹھ کر ادا کرے جب کہ وہ تندرست ہو اور کھڑے ہونے کی قدرت رکھتا ہو نہ امام کے لیے ایسا کرنا جائز ہے نہ تنہا نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز ہے اور نہ ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

پھر ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے بعض حضرات نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص کی نماز کو درست قرار دیا ہے جبکہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو کیونکہ امام پر تو قیام فرض نہیں ہے (کیونکہ وہ بیمار ہے)۔

ان حضرات کی دلیل وہ حدیث جس میں یہ بات مذکور ہے: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے جو بیٹھے ہوئے تھے یہ اس بیماری کے دوران کی بات ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔ یہ روایت اس کے بعد والے باب میں آئے گی۔

اس حدیث کے مطابق جن حضرات نے فتویٰ دیا ہے ان میں امام شافعیؒ امام ابو ثورؒ امام ابو حنیفہؒ امام ابو یوسفؒ اور داؤدؒ ظاہری رحمہم اللہ شامل ہیں۔

ولید بن مسلم نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے بیمار امام کے لیے اس بات کو جائز قرار دیا: وہ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے جبکہ لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے امام کے پہلو میں ایسا شخص کھڑا ہو جائے جو امام کی نماز کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرتا رہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب کے نزدیک اُن کے حوالے سے منقول یہ روایت غریب ہے۔ امام ابن قاسم رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا شخص بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کی پیروی میں فرض نماز یا نفل نماز ادا نہیں کر سکتا البتہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ بیٹھ کر فرض یا نفل نماز میں کسی کی امامت کرے اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ کھڑا نہیں ہو سکتا تو وہ کسی کو اپنا نائب مقرر کر دے (یعنی کوئی دوسرا شخص نماز پڑھا دے)۔

شیخ ابن قاسم نے دلیل کے طور پر یہ بات پیش کی ہے: امام مالک رحمہ اللہ نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ اس وقت بیمار تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کسی بھی نبی کا اُس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اُس کی امت کے کسی فرد نے اُسکی امامت نہیں کی۔

شیخ ابن قاسم کہتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے نزدیک ربیعہ کے حوالے سے منقول اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اور یہ روایت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

شیخ سخون مالکی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ابن قاسم نے اس روایت کو نقل کیا ہے یہ روایت ”موطأ“ میں نہیں ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کے طور پر نماز ادا کی تھی جبکہ ”موطأ“ میں اس کے برخلاف روایت منقول ہے جس میں یہ مذکور ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور لوگ بھی کھڑے ہوئے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔

شیخ ابومصعب نے اپنی مختصر میں امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا شخص لوگوں کی امامت نہیں کرے گا اگر وہ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے تو امام کی اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ایسا اس وقت ہوگا جب امام کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھاتا ہے)۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر امام بیمار ہو تو امام کی نماز مکمل ہو جائے گی اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

جائے گی۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی علت کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنی نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول شیخ ابو مصعب کی اس روایت کے مطابق جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے بیمار امام کی اقتداء میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اُس پر یہ لازم ہے اُس نماز کے وقت کے دوران ہی اُس نماز کو دوبارہ ادا کر لے (یا اس نماز کا وقت گزر چکا ہو تو بھی دوبارہ ادا کر لے)۔

امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: ان کے نزدیک مقتدی لوگ صرف نماز کے وقت کے دوران ہی اس کا اعادہ کریں گے اگر (اس کا وقت گزر جاتا ہے تو اُن پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا)

ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن شاید اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہوئے تھے اور لوگ بھی قیام کی حالت میں نماز ادا کر رہے تھے اور وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔

اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو موطاً میں منقول نہیں ہے لیکن جسے امام مالک رحمہ اللہ نے ربیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے کھڑے ہوئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

تو جب امام مالک رحمہ اللہ نے اس بارے میں اختلاف کو دیکھا تو انہوں نے احتیاط کے پیش نظر نماز کے وقت کے دوران دوبارہ نماز ادا کرنے کی رائے کو اختیار کیا تاکہ امام اور مقتدی میں سے ہر ایک اپنے فرض کو اپنی حالت کے مطابق ادا کر لے۔

امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے (اپنی موطاً) میں اپنے موقف کی تائید میں اس باب میں وہ حدیث ذکر کی ہے جسے شیخ ابو مصعب نے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہیں کر سکتا۔

اہل علم کے نزدیک یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے کیونکہ اس روایت کو جابر جعفی نامی راوی نے شعبی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور جابر جعفی نامی راوی مستند نہیں ہے اُن روایات میں بھی جن کو اُس نے ”مسند“ کے طور پر نقل کیا ہو تو جو روایت اس نے مرسل کے طور پر نقل کی ہو اُس میں کیسے مستند ہو سکتا ہے۔

جہاں تک امام محمد بن حسن رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا اس بارے میں قول ہے تو یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور وہ رکوع کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور وہ صرف اسی کی طاقت رکھتا ہے اور وہ ایسے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے جو کھڑے بھی ہو سکتے ہیں رکوع بھی کر سکتے ہیں سجدہ بھی کر سکتے ہیں تو ایسی صورت میں امام کی نماز جائز ہوگی اور مقتدیوں کی نماز باطل ہوگی لیکن اگر اُس کی اقتداء میں ایسا شخص موجود ہو جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو وہ کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اُس کا حکم بھی امام کے حکم کی طرح ہوگا یعنی اُس کی نماز بھی جائز ہوگی لیکن جو شخص ایسے امام کی اقتداء میں خواہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو یا بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو اور وہ قیام کی طاقت بھی رکھتا ہو ان سب کی نماز باطل ہوگی اور اُن پر یہ لازم ہوگا وہ یہ نماز دوبارہ ادا کریں۔

امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف رحمہما اللہ یہ فرماتے ہیں: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے لوگوں کی نماز ایسے امام کے پیچھے جائز ہوگی۔

امام زفر رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ علیہم کی رائے متفق ہے: اگر امام کی ایسی حالت ہو کہ وہ صرف اشارہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے بیٹھنے رکوع کرنے یا سجدہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور اس اشارہ کر کے نماز ادا کرنے والے امام کی اقتداء میں کچھ ایسے لوگ نماز ادا کریں جو کھڑے بھی ہو سکتے ہوں رکوع بھی کر سکتے ہوں سجدہ بھی کر سکتے ہوں تو ان لوگوں کی نماز جائز نہیں ہوگی البتہ امام کی نماز جائز ہو جائے گی۔

امام زفر رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کی بھی نماز جائز ہو جائے گی کیونکہ ان لوگوں نے اپنے فرض کے مطابق نماز ادا کی ہے اور امام نے اپنے فرض کے مطابق نماز ادا کی ہے۔

20- باب ذِکْرِ الصَّلَاةِ فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ وَمَرَاكِحِ الْغَنَمِ.

باب: اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا

1062- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُصَلَّى فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ وَرَخَصَ أَنْ يُصَلَّى فِي مَرَاكِحِ الْغَنَمِ. وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نُصَلِّيَ فِي مَرَاكِحِ الْغَنَمِ وَنَهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ.

☆ ☆ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے البتہ آپ نے اس بات کی اجازت دی ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

ابن صاعد نامی راوی نے یہ الفاظ ادا کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے: ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کریں اور آپ نے ہمیں اس بارے میں منع کیا ہے ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کریں۔

کن جگہوں پر نماز ادا کرنا منع ہے؟

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

۱۰۶۲- أخرجه أحمد (۱۰۵/۲) و (۱۰۲/۵) والطبرانی في (الکبیر) (۱۳۶/۷) رقم (۶۵۵۵) کلاهما من طريق يعقوب بن سفيان التميمي - وبنظر الحديث الآتي -

واما المواضع التي يصلى فيها فان من الناس من اجاز الصلاة في كل موضع لا تكون فيه نجاسة ومنهم من استثنى من ذلك سبعة مواضع: المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق والحمام ومعاطن الابل وفوق ظهر بيت الله ومنهم من استثنى من ذلك المقبرة فقط ومنهم من استثنى المقبرة والحمام ومنهم من كره الصلاة في هذه المواضع النهى عنها ولم يبطلها وهو احد ما روى عن مالك وقد روى عنه الجواز وهذه رواية ابن القاسم. وسبب اختلافهم تعارض ظواهر الآثار في هذا الباب وذلك ان ههنا حديثين متفق على صحتها وحديثين مختلف فيهما. فاما المتفق عليهما فقوله عليه الصلاة والسلام "اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى وذكر فيها: وجعلت لى الارض مسجدا وطهورا فاینما ادركتني الصلاة صليت" وقوله عليه الصلاة والسلام "اجعلوا من صلاتكم في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا" واما الغير المتفق عليهما فاحدهما ما روى "انه عليه الصلاة والسلام نهى ان يصلى في سبعة مواطن: في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الابل وفوق ظهر بيت الله" خرجه الترمذی. والثاني ما روى انه قال عليه الصلاة والسلام "صلوا في مرايض الغنم ولا تصلوا في اعطان الابل" فذهب الناس في هذه الاحاديث ثلاثة مذاهب: احدها مذهب الترجيح والنسخ والثاني مذهب البناء: اعنى بناء الخاص على العام والثالث مذهب الجمع. فاما من ذهب مذهب الترجيح والنسخ فاخذ بالحديث المشهور وهو قوله عليه الصلاة والسلام "جعلت لى الارض مسجدا وطهورا" وقال هذا ناسخ لغيره لان هذه هي فضائل له عليه الصلاة والسلام وذلك مما لا يجوز نسخه. واما من ذهب مذهب بناء الخاص على العام فقال: حديث الاباحة عام وحديث النهى خاص فيجب ان يبنى الخاص على العام. فمن هؤلاء من استثنى السبعة مواضع ومنهم من استثنى الحمام والمقبرة وقال: هذا هو الثابت عنه عليه الصلاة والسلام لانه قد روى ايضا النهى عنهما مفردين. ومنهم من استثنى المقبرة فقط للحديث المتقدم. واما من ذهب مذهب الجمع ولم يستثن خاصا من عام فقال احاديث النهى محمولة على الكراهة والاول على الجواز

جہاں تک ان جگہوں کے احکام کا تعلق ہے جہاں نماز ادا کی جا سکتی ہے تو اس بارے میں بعض حضرات نے ہر جگہ پر نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے یعنی وہ جگہ جہاں پر نجاست موجود نہ ہو جبکہ ان میں سے بعض نے سات مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے وہ یہ ہیں: کوڑا پھینکنے کی جگہ، بوجھ خانہ، قبرستان، راستے کا بلند حصہ، حمام، اونٹوں کا باڑا اور خانہ کعبہ کی چھت۔ ان میں سے بعض حضرات نے صرف قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

ان میں سے بعض حضرات نے ان مقامات پر نماز کی ادائیگی کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ اُن کے نزدیک نماز ہو جاتی ہے ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جبکہ اُن سے دوسری روایت اس کے جواز سے نقل کی گئی ہے یہ روایت ابن قاسم نے نقل کی ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں منقول روایات کے درمیان تردد پایا جاتا ہے دو احادیث ایسی ہیں جن کی صحت پر اتفاق پایا جاتا ہے اور دو احادیث ایسی ہیں جن کے مستند ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جن روایات کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ہیں۔“

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان میں اس بات کا تذکرہ کیا:

”میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے تو جہاں کہیں

نماز کا وقت ہو جائے گا میں نماز ادا کر لوں گا۔“

جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اپنے گھروں میں بھی نماز ادا کیا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ۔“

جن روایات پر اتفاق نہیں پایا جاتا اُن میں سے ایک وہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے سات مقامات پر نماز ادا کرنے

سے منع کیا ہے:

”کوڑا پھینکنے کی جگہ، بوچڑ خانہ، قبرستان، راستے کا بلند حصہ، حمام، اونٹوں کا بازار، خانہ کعبہ کی چھت۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے:

”بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیا کرو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کیا کرو۔“

تو فقہاء نے ان روایات کے بارے میں تین طرح کے مسلک اختیار کیے ہیں۔

بعض فقہاء نے ترجیح اور نسخ کا طریقہ اختیار کیا ہے، بعض نے خاص کو عام پر استوار کیا ہے اور بعض نے جمع اور تطبیق کے

مسلک کو اختیار کیا ہے جن حضرات نے نسخ اور ترجیح کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے مشہور حدیث کو ترجیح دی ہے جو یہ ہے:

”میرے لیے تمام روئے زمین نماز کے ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔“

انہوں نے اس روایت کو باقی تمام روایات کے لیے ناخ قرار دیا ہے کیونکہ یہ روایت نبی اکرم ﷺ کے فضائل سے

تعلق رکھتی ہے اور اس روایت کو منسوخ تصور نہیں کیا جاسکتا۔

جن فقہاء نے خاص کو عام پر استوار کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے حلت کے حکم سے

متعلق روایت عام ہے جبکہ ممانعت کے حکم سے متعلق حدیث مخصوص ہے اور خاص کو عام پر استوار کرنا لازم ہے تو ان میں سے

ایک گروہ نے سات مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جبکہ دوسرے گروہ نے صرف حمام قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ سے صرف یہی ثابت ہے کیونکہ ان دونوں کی ممانعت الگ الگ طور پر منقول ہے جبکہ ان میں بعض حضرات نے پہلے بیان کردہ روایت کی روشنی میں صرف قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جن حضرات نے جمع اور تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے خاص کو عام سے مستثنیٰ تسلیم نہیں کیا انہوں نے ممانعت کے حکم سے متعلق روایت کو کراہیت پر محمول کیا ہے اور پہلی قسم کی روایات کو جواز پر محمول کیا ہے۔

1063- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَمِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا فِي مَرَاحَاتِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي مَرَاحَاتِ الْإِبِلِ.

☆☆ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الجبار بن علاء بن عبد الجبار عطار بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”248ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۶۶) (۷۹۴)۔

○ محمد بن عبد اللہ بن حکم بن اعین مصری فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”268ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۷۸) (۳۹۰)۔

○ حرملة بن عبد العزيز بن سبرة، جہنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۵۸) (۲۰۱)۔

1064- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ وَكَانَ

۱۰۶۴- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴/۴۴۹) كتاب الصلوة: باب كراهية الصلوة في أعطان الإبل دون مراحيض الغنم من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بهذا الإسناد - وأخرجه الطبراني في (الكبير) (۷/۱۳۴) رقم (۶۵۴۳) من طريق العميد عن حرملة بهذا الإسناد - وينظر العميد الآتي -

۱۰۶۵- أخرجه ابن أبي شيبة (۱/۲۸۵) وابن ماجه (۱/۲۵۲) كتاب المساجد والجماعات: باب الصلوة في أعطان الإبل ومراحيض الغنم: حديث (۷۷۰) والطبراني في (الكبير) (۷/۱۳۵) رقم (۶۵۴۵) من طريق زيد بن العباب بهذا الإسناد -

رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِي مَرَاخَاتِ الشَّاءِ.

☆☆ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: اونٹوں کے بازوے میں نماز ادا کی جائے نبی اکرم ﷺ خود بکریوں کے بازوے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

21- باب إِعَادَةِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ.

باب: پہلے پڑھی ہوئی نماز جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنا

1065- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ يُصَلُّونَ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُونُ لَكَ نَافِلَةٌ وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ.

☆☆ حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے (مسجد میں آؤ) اور لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے پاؤ تو ان کے ساتھ نماز ادا کرو اگر تم پہلے ہی وہ نماز ادا کر چکے ہو تو وہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض شمار ہوگی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یزید بن حریب ابن قطان ابی احمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”60ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۵۵۹/۱) (۱۳۹۲)۔

○ سعید بن سائب بن یسار ثقفی طائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”171ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹۶/۱) (۱۷۳)۔

○ نوح بن صعصعہ مکی، مستور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۸/۲) (۱۶۷)۔

— — — — —

۱۰۶۵- أخرجه أبو داود (۱۵۷/۱-۱۵۸) كتاب الصلوة: باب في الجمع في المسجد موقوف: حديث (۵۷۷): حدثنا قتيبة: ثنا معن: بهذا الإسناد - ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۰۲) كتاب الصلوة: باب من قال: (الثانية فريضة) - وقال النووي في (الخلاصة): إسناده ضعيف - وينظر! (نصب الرتبة) (۱۵۰/۲)۔

پہلے ادا کی ہوئی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنے کا حکم

اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور بعد میں اُسے باجماعت نماز مل جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا۔
تو اس بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

فقہاء کا اس بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اب اس کو جماعت مل جائے اب وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لے گا اس کی دوسری نماز نفل شمار ہوگی۔ اس کی دلیل یزید بن اسود کی نقل کردہ مذکورہ بالا حدیث ہے۔ جس سے یہ حکم ثابت ہے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص مسجد میں آیا، نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر چکے تھے آپ نے فرمایا: کون شخص ہے جو نیکی کرے اور اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لے تو ایک آدمی اٹھا اور جا کر اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

احناف کے نزدیک جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اس کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا جائز ہے دوسری نماز اُس کے لیے نفل ہو جائے گی انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں یزید بن اسود کی نقل کردہ روایت پیش کی ہے۔ جو فرض کی ادائیگی کی صورت میں گزر چکی ہے۔ یہ بات مذکور ہے دو آدمیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی وہ صف کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تم اقامت گاہ میں یہ نماز ادا کر چکے ہو پھر تم مسجد میں آؤ اور اس وقت جماعت کا وقت ہو چکا ہو تو نماز ادا کر لو یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی تو جب دوسری نماز نفل قرار دی جائے گی تو اس سے نفل کے احکام دیئے جائیں گے اس لیے اس اعتبار سے نماز کو دوبارہ پڑھنا مکروہ ہوگا کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نوافل ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے۔

اگر امام جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو اور جماعت میں تین سے زائد لوگ ہوں تو اس کے پیچھے نفل کی نیت سے کھڑے ہونا مکروہ ہوگا اگر تین سے زائد لوگ نہیں ہیں اور اذان کے بغیر نوافل ادا کیے جا رہے ہیں تو یہ مکروہ نہیں ہوگا لیکن اگر اذان دے کر نوافل کا ارادہ کیا جا رہا ہے تو یہ مطلق طور پر مکروہ ہوگا اگر امام فرض پڑھ رہا ہو تو اس کی ابتداء میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک نماز ادا کر لے وہ اسے دوبارہ ادا نہیں کرے گا البتہ تین مساجد کا حکم مختلف ہے (مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ) اگر وہ ان میں سے کسی مسجد میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لیے نماز دوبارہ پڑھنا مستحب ہوگا لیکن جو شخص پہلے تنہا نماز ادا کرتا ہے اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے: اس جماعت میں دو یا دو سے زیادہ افراد موجود ہوں اگر جماعت میں صرف ایک شخص ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا البتہ اگر ایک شخص مستقل امام ہو تو اس کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہوگا اس کی وجہ یہ ہے مستقل امام کی حیثیت جماعت کی طرح ہوتی ہے۔

مغرب کی نماز کے علاوہ ہر ایک نماز کو اس طرح ادا کیا جاسکتا ہے۔

وتر ادا کرنے کے بعد عشاء کی نماز کو دوبارہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔

جماعت کا ثواب لینے کے لیے ایسی صورت میں جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرنا حرام ہوگا۔

تہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۲/۲) (۵۰۴)۔

○ محمد بن حسن بن زبیر اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۴/۲) (۱۳۹)۔

1067 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدْفِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا رَجُلٌ يَقُومُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ .

☆☆ حضرت عاصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد میں تشریف فرماتے اسی دوران ایک شخص اندر آیا اور نماز ادا کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اٹھ کر اس کے ساتھ بھلائی کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے؟

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن داؤد بن عیسیٰ، ابویعقوب شعرانی مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”261ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۷۴/۶) (۳۴۰۳)۔

22- باب فِي ذِكْرِ الْجَمَاعَةِ وَأَهْلِهَا وَصِفَةِ الْإِمَامِ

باب: جماعت اس کے اہل کا تذکرہ اور امام کی صفت

1068 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ بْنُ النَّطَّاحِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ نَدْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا كَانَ اثْنَانِ صَلَّيَا مَعًا فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً تَقَدَّمَ أَحَدُهُمْ .

۱۰۶۷- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۸۱/۱۷) رقم (۴۷۹) من طريق خالد بن عبد السلام الصدفي بهذا الإسناد وذكره السيوطي في (مجمع الزوائد) (۴۹/۲) وقال: رواه الطبراني في (الكبير) إسناده ضعيف ولا يصح عن عصابة حديث - ۵ - وذكره الألباني في (نصب الراية) (۵۸/۲) من طريق الدارقطني أيضا وقال: وهو ضعيف بالفضل بن المختار - قال ابن عدي: الفضل بن المختار إسناده منكرة - وقال أبو حاتم الرازي: مجهول وإسناده منكرة يحدث بالباطل -

۱۰۶۸- أخرجه الترمذي (۴۵۲-۴۵۳/۱) كتاب الصلوٰۃ باب ما جاء في الرجل يصلي مع الرجلين حديث (۲۲۲) من طريق إسماعيل بن مسلم المكي بهذا الإسناد - وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب - قلت: وفيه نظر: إسماعيل بن مسلم المكي ضعفه غير واحد - وقال العافظ في (التفريب) (۷۴/۱): ضعيف والحسن البصري مدلس وقد عمنه - وفي سماعه من سمرة فيه خلاف كبير فقد اتبته بعضهم ونفاه آخرون -

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب دو آدمی ہوں تو وہ ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیں اور اگر تین ہوں تو پھر ان میں سے ایک آگے ہو جائے۔

—→❖❖❖←—→❖❖❖←—→❖❖❖←—

راویان حدیث کا تعارف:

○ خالد بن عبد السلام بن خالد بن یزید صدفی، ابو یحییٰ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البحر والتعذیل (۳/۳۲۲) (۱۵۴۵)۔

دو آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا

دو آدمیوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کا طریقہ کیا ہوگا اس کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اقل الجماعة اثنان: امام ومأموم ولو مع صبي عند الشافعية والحنفية (1)، ولا تنعقد الجماعة مع صبي مميز عند المالكية والحنابلة (2)؛ لكن عند الحنابلة في فرض لانفل فتصح به؛ لان الصبي لا يصلح اماماً في الفرض، ويصح ان يؤم صغيراً في نفل؛ لان النبي صلى الله عليه وسلم أمّ ابن عباس، وهو صبي في التهجد.

ودليلهم على اقل الجماعة: قوله صلى الله عليه وسلم: الاثنان فما فوقها جماعة (3).

”کم از کم دو افراد باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں جن میں سے ایک امام ہوگا اور دوسرا مقتدی ہوگا“ احناف اور شوافع کے نزدیک وہ مقتدی بچہ بھی ہو تو بھی نماز درست ہوگی جبکہ فقہاء مالکیہ وحنابلہ کے نزدیک بچے کو امام مقرر نہیں کیا جاسکتا تاہم حنابلہ سے یہ بات منقول ہے: اُن کے نزدیک بچے کے اقتداء میں فرض نماز ادا نہیں کی جاسکتی نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں اسی طرح نفل نماز میں بچے کو مقتدی بنانا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تہجد کی نماز میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت کی تھی۔

کم از کم دو افراد کی نماز باجماعت درست ہونے کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”دو اور اس سے زیادہ افراد باجماعت ہوتے ہیں“۔

اس مسئلے کے فروعی احکام

اس بارے میں فروعی احکام کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ عالمگیری کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

(1) الدر المختار 517/1، المجموع 93/4، وما بعدہ، مفتی المحتاج 229/1، 233، البدائع 158/1؛

(2) کشاف القناع 532/1، المفتی 178/1، الشرح الکبیر 321/1، الشرح الصغیر 427/1، وما بعدہ؛

(3) رواہ ابن ماجہ والحاکم والبیہقی والعقيلي عن ابي موسى الاشعري، واخرجه البيهقي عن انس، واخرجه الدارقطني عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، ورواه ابن عدي

من حدیث الحكم بن عميرة، وکلباضیفة (نصب الرایة 198/2)؛

لـ الفقه الاسلامی وادلتہ، الفصل العاشر: أنواع الصلوة

اِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَاحِدٌ أَوْ صَیٌّ یَعْقُلُ الصَّلَاةَ قَامَ عَنْ یَمِینِهِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ وَلَا یَتَأَخَّرُ عَنْ الْإِمَامِ فِی ظَاهِرِ الرَّوَايَةِ .

هَكَذَا فِی الْمُحِيطِ وَلَوْ وَقَفَ عَلَى یَسَارِهِ جَازٍ وَقَدْ آسَاءَ .

كَذَا فِی مُحِيطِ السَّرْحِیِّ وَلَوْ وَقَفَ خَلْفَهُ جَازٍ وَلَمْ یَذْكُرْ مُحْتَدَّ الْكَرَاهِيَةِ نَصًّا وَاخْتَلَفَ الشَّايِخُ فِیهِ قَالَ بَعْضُهُمْ : یُكْرَهُ هُوَ الصَّحِیْحُ .

هَكَذَا فِی الْبَدَائِعِ وَإِذَا كَانَ مَعَهُ اِثْنَانِ قَامَا خَلْفَهُ وَكَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَحَدُهُمَا صَبِيًّا وَإِنْ كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ أَقَامَ الرَّجُلُ عَنْ یَمِینِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَهُ وَإِنْ كَانَ رَجُلَانِ وَامْرَأَةٌ أَقَامَ الرَّجُلَانِ خَلْفَهُ وَالْمَرْأَةُ وَرَاءَهُمَا وَإِنْ كَانَ مَعَهُ رَجُلَانِ وَقَامَ الْإِمَامُ وَسَطَهُمَا فَصَلَّاتُهُمْ جَائِزَةٌ .

اگر امام کے ساتھ ایک شخص موجود ہو یا ایک (تا بالغ) لڑکا موجود ہو جو نماز کو سمجھنا ہو تو وہ مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہو یہی مختار ہوگا ظاہر الروایت کے مطابق وہ شخص امام کے پیچھے کھڑا نہیں ہوگا۔

المحیط نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

اگر وہ شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے لیکن یہ غلط ہے۔ ”محیط سرحی“ میں اسی طرح تحریر

ہے۔

اگر وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے، کیونکہ امام محمد رحمہ اللہ نے لفظی طور پر اس کے کمزور ہونے کی صراحت نہیں کی ہے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہی درست ہے جیسا کہ ”البدائع“ میں تحریر ہے۔

اگر امام کے علاوہ دو افراد ہوں تو وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے اگر ان میں سے ایک بچہ ہو تو بھی وہ اسی طرح کھڑے ہوں گے۔

اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک عورت ہوں تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور خاتون امام کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کی اقتداء میں دو مرد اور ایک خاتون ہوں تو امام دونوں مردوں کو اپنے پیچھے کھڑا کرے گا اور خاتون ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کے ساتھ دو آدمی ہوں اور امام ان دونوں کے درمیان میں کھڑا ہو جائے تو بھی ان لوگوں کی نماز جائز ہوگی۔

صاحب ہدایہ کا بیان

وَمَنْ صَلَّى مَعَ وَاحِدٍ أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ لِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

لِالْفَتْاوَى الْهِنْدِيَّةِ كِتَابُ الصَّلَاةِ الْفَضْلُ الْعَامِسُ فِي بَيَانِ مَقَامِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

والسلام به واقامه عن يمينه ولاى يتاخر عن الامام وعن محمد رحمه الله انه يضع اصابعه عند عقب الامام والاول هو الظاهر فان صلى خلفه او فى يساره جاز وهو مسيء لانه خالف السنة وان امر اثنين تقدم عليهما وعن ابى يوسف رحمه الله يتوسطهما ونقل ذلك عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه

ولنا انه عليه الصلاة والسلام تقدم على انس واليتيم حين حلى بهما فهذا للافضلية والاثار دليل الاباحة صاحب هداية تحرير کرتے ہیں: جو شخص ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرے گا وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ وہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ انہوں نے نماز ادا کی تھی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہوئے تھے۔
ایسا شخص امام سے کچھ پیچھے ہوئے کھڑا ہوگا۔

امام محمد رحمہ اللہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اپنی انگلیاں امام کی ایڑی کے قریب رکھے گا تاہم پہلا قول ظاہر ہے اگر وہ شخص امام پیچھے کھڑا ہو کر یا امام کے یا اس کے بائیں طرف کھڑا ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے تو وہ بھی جائز ہو گا تاہم ایسا کرنا غلط ہوگا کیونکہ اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے
اگر امام دو آدمیوں کو نماز پڑھاتا ہے تو وہ ان دونوں سے آگے ہو کر کھڑا ہوگا امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ ان دونوں آدمیوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہ بات روایت ہے وہ ان دونوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہ روایت ہے وہ ان دونوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔

اگرچہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے تاہم ہماری دلیل یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ یتیم لڑکے کے آگے کھڑے ہوتے تھے جب آپ ﷺ نے ان دونوں کو نماز پڑھائی تھی اور یہ بات زیادہ فضیلت ظاہر کرتی ہے۔

1069 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

جُمَيْعٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَدِنَ لَهَا أَنْ يُؤْذَنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَقُومُ نِسَاءُهَا .
☆ سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت دی تھی ان کے لیے اذان دی جائے اور ان کے لیے اقامت کہی جائے اور وہ خواتین کی امامت کریں (یعنی انہیں باجماعت نماز پڑھائیں)۔

— — — — —

ل۔ الهدایہ شرح بدایۃ المبتدی کتاب الصلوة باب الامامة

۱۰۶۹ - أخرجه ابو داود (۱/۱۶۱) کتاب الصلوة باب امامة النساء حديث (۵۹۱) من طريق الوليد بن جميع قال: حدثني جدني وعبد

الرحمن بن خلاد اللخمي عن ام ورقة بنت نوفل به - وأخرجه الحاكم (۱/۲۰۲) من طريق الوليد بن لبلبي بنسب قائف وعبد الرحمن

بن خلاد عن ام ورقة ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى ۲/۱۳۱) کتاب الصلوة باب اثبات امامة المرأة - وقال الحاكم: قد احتج

مسلم بالولید بن جبر، ولفظه سنۃ غریبۃ لا اعرف فی الباب حدیثا غیر هذا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن مختار ابو سہل بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۵۳۱/۲) (۶۶۳۲)۔

○ عبید اللہ بن عبد اللہ بن موہب، ابو یحییٰ تیمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”106ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۵/۱) (۱۲۷۲)۔



خواتین کی باجماعت نماز کا حکم

خواتین کے باجماعت نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں ان سے کوئی بھی حرمت والا کام سرزد ہو سکتا ہے یعنی امام کو صف کے درمیان میں کھڑا کرنا تو یہ مکروہ ہوگا جس طرح برہنہ لوگوں کے لیے ہے لیکن اگر وہ خواتین ایسا کر لیتی ہیں (یعنی صرف خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں) تو ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی اس کی دلیل یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے باجماعت نماز ادا کرنے کو ابتدائے اسلام کے دور پر محمول کیا جائے گا اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے خاتون امام کو آگے کرنے سے بے پردگی کا زیادہ امکان ہے۔

شارح ہدایہ امام کمال الدین ابن ہمام کی وضاحت

صاحب ہدایہ کی اس عبارت پر بحث کرتے ہوئے ہدایہ کے شارح کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

(متن کے یہ الفاظ) ان کے فعل کو ابتدائے اسلام پر محمول کیا جائے گا۔ (ابن ہمام کہتے ہیں:) ”المبسوط“ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔ شیخ سروج نے اس کے بعد یہ تحریر کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام کیا جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے پھر اس کے بعد آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اور ان کی رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر نو برس تھی۔ وہ نو برس نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خواتین کی امامت اسی وقت کریں گی جب وہ بالغ ہو چکی ہوں تو پھر یہ ابتدائے اسلام پر کیسے محمول ہو سکتا ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے: یہ حکم منسوخ ہو چکا ہو اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کام اس وقت کیا ہو جب خواتین باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے وہاں آ گئی ہوں۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی شادی کرنے کے حوالے سے جو بات انہوں نے نقل کی ہے اس میں کچھ خلل پایا جاتا ہے۔ یعنی کلام کو اس صورت حال پر محمول کرنا کہ یہ ابتدائے اسلام کے بارے میں تھا اس بنیاد پر کہ اب یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے خلل یہ ہے: ”المستدرک“ نامی کتاب میں یہ بات مذکور ہے: سیدہ عائشہ اذان بھی دلویا کرتی تھیں اقامت بھی کہلویا کرتی تھیں اور خواتین کی امامت بھی کرتی تھیں اور

ان کے درمیان میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الآثار میں یہ بات منقول ہے: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان کے مہینے میں خواتین کی امامت کیا کرتی تھیں اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔ یہ بات تو طے ہے تراویح کی نماز کو باجماعت ادا کرنے کا رواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد شروع ہوا تھا اسی طرح امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر میں تشریف لے جانے لگے تو اس خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی جنگ میں اپنے ساتھ شریک ہونے کی اجازت دیں میں آپ کے زخمیوں کی تیمارداری کروں گی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب کر دے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت نصیب کر دے گا تو اس خاتون کو ”شہیدہ“ کہا جاتا تھا۔ وہ خاتون قرآن پڑھا کرتی تھیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت لی کہ وہ اپنے گھر میں ایک مؤذن مقرر کریں جو ان کے لیے اذان دے دیا کرے۔ راوی بیان رکھتے ہیں: اس خاتون نے اپنے ایک غلام اور ایک کنیز کو مدبر کر دیا تو ان دونوں نے مل کر رات کے وقت چادر کے ذریعے اس خاتون کا گلہ گھونٹ کر اسے قتل کر دیا اس عورت کا انتقال ہو گیا اور وہ دونوں مجرم فرار ہو گئے (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی بات ہے) اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس ان دونوں کے بارے میں علم ہو یا جس کسی نے انہیں دیکھا ہو وہ ان دونوں کو پکڑ کر لے آئے (انہیں پکڑ کے لایا گیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ان دونوں کو مصلوب کیا گیا مدینہ منورہ میں مصلوب کیے جانے والے یہ دونوں پہلے افراد تھے۔

اسی طرح انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کے ہاں جایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ہدایت کی تھی وہ اہل محلہ کی (خواتین کی) امامت کیا کرے۔

عبدالرحمن نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس خاتون کے مؤذن کو دیکھا تھا جو بوڑھا ہو چکا تھا۔

تو یہ تمام روایات اس بات کی نفی کرتی ہیں خواتین کی باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

دوسری روایت میں ولید بن جمیع اور عبدالرحمن بن خالد انصاری نامی راوی ہیں جن کے بارے میں یحییٰ بن سعید القطان نے یہ کہا ہے: اُن کے بارے میں کوئی پتہ نہیں ہے تاہم امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔ اس کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خاتون کے ہاں تشریف لے جانا (یعنی اس خاتون کا یہ طریقہ عمل) نسخ کے حکم سے پہلے کا ہو۔

روایت کے یہ الفاظ: وہ خاتون رمضان کے مہینے میں امامت کیا کرتی تھیں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ تراویح کی نماز پڑھایا کرتی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور اسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ امامت کیا کرے“ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری تک لوگوں کی امامت کرتی رہی۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے جسے امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: عورت دیگر خواتین کی امامت کر سکتی ہے وہ ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

تو یہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا علم تھا کہ اس حکم کا مشروع ہونا بھی باقی ہے کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے ان کی مراد یہ ہو: وہ اس بات کو واضح کریں کہ ایسی صورت میں عورت کو کھڑے کہاں ہونا ہے یا یہ ہو سکتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے نسخ کا علم نہ ہو سکا ہو۔

لیکن اب یہاں یہ بحث باقی رہ جاتی ہے اس کا نسخ کون سی چیز ہوگی کیونکہ اس کے لیے کوئی نسخ دلیل موجود ہونی چاہیے تو اس کے نسخ کے حوالے سے صرف وہی روایت نقل کی جاتی ہے جسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):

”عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس کے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور عورت کا اپنے گھر کی اندرونی کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا گھر کے اندر نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔“

اس سے مراد وہ خزانہ ہے جو گھر میں موجود ہوتا ہے (یعنی وہ کال کوٹھڑی جس میں چیزیں سنبھال کے رکھی جاتی ہیں)۔ اسی طرح امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):

”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کی جائے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے):

”عورت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے انتہائی اندرونی حصے میں ہو۔“

اور یہ بات طے شدہ ہے گھر کا ایسا اندرونی حصہ وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی جاسکتی اسی طرح گھر کی کال کوٹھڑی جو انتہائی تاریک ہوتی ہے (وہاں بھی نماز باجماعت ادا نہیں کی جاسکتی) اب ان دلائل میں جو چیز پائی جاتی ہے وہ مخفی نہیں ہے اگر ان کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ اس بات کا فائدہ دیتے ہیں اس حکم کا سنت ہونا منسوخ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا اس کے ذریعے کراہت تحریمی ثابت ہو جاتی ہے بلکہ آپ اے مکروہ قرار دے سکتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ اسے خلاف اولیٰ کہا جائے۔ اس لیے ہم پر یہ لازم نہیں ہے ہم اس بات کو درست تسلیم کریں اصل مقصد حق کی پیروی کرنا ہوتا ہے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ خواتین کے تنہا باجماعت نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

شوافع کے نزدیک خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔ اس بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے دو طرح کی روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ مستحب نہیں ہے۔

فقہائے مالکیہ کے نزدیک کسی عورت کا (دیگر خواتین کی) امامت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ مالکیوں کے نزدیک امام

کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔

احناف کے نزدیک صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ وہ تراویح کی نماز ہو البتہ اگر صرف خواتین باجماعت نماز جنازہ ادا کر لیتی ہیں تو یہ مکروہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جس میں تکرار نہیں پائی جاتی جو بار بار نہیں آتا۔

(احناف اس بات کے قائل ہیں:) اگر صرف خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو برہنہ افراد کی طرح ان خواتین کی امام بھی ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

احناف نے اس کے مکروہ ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:) ”خاتون کے لیے گھر کی بہ نسبت اپنے کمرے میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور کمرے کی بہ نسبت کھڑی میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔“

اس کی وجہ احناف نے یہی بیان کی ہے: خواتین کی جماعت میں کوئی نہ کوئی قباحت ضرور پیدا ہو جاتی ہے ایک تو قباحت یہ ہوتی ہے ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوئی ہے اور ایسا کرنا مکروہ ہے اگر وہ آگے کھڑی ہو جاتی ہے تو خواتین کے لیے یہ بھی مکروہ ہے تو اس صورت میں خواتین کی مثال ایسے افراد کی طرح ہوگی جن کے لیے یہ شرعی حکم نہیں ہے وہ الگ سے باجماعت نماز ادا کریں۔ یہی وجہ ہے: اذان بنیادی طور پر باجماعت نماز بلانے کے لیے اعلان ہے اگر خواتین کی جماعت مکروہ نہ ہوتی تو ان کے لیے باجماعت نماز کے لیے اذان دینا درست ہوتا۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان

خواتین کی نماز جمعہ باجماعت ادا کرنے کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

اگر مقتدی صرف خواتین ہوں تو شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان کی امامت کے لیے مرد کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ عورت دیگر عورتوں کی امامت رکھ سکتی ہے۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سیدہ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما عطاء سے منقول ہے: ایک خاتون دیگر خواتین کی امامت کر سکتی ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی رحمہ اللہ سے سید ام ورقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں خواتین کی امامت کر لیا کریں۔

شوافع کے نزدیک عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہوگی۔ اس بارے میں امام احمد سے دو طرح کی روایات منقول ہیں۔ ایک روایت کے مطابق عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے اور دوسری روایت کے مطابق ان کے نزدیک ایسا کرنا مستحب نہیں ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک عورت کا امام بننا درست نہیں ہے امام ہونے کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔

احناف کے نزدیک صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے خواہ وہ تراویح کی نماز ہی کیوں نہ ہو۔

البتہ نماز جنازہ کے بارے میں ایسا نہیں ہے یعنی اس کو مکروہ قرار نہیں دیا گیا، کیونکہ یہ فرض ہے ایسا فرض ہے جسے بار رادا نہیں کیا جاتا۔

اگر خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہوگی۔
فقہاء احناف نے عورتوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کو جو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کی دلیل انہوں نے یہ روایت پیش کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خاتون کا اپنے گھر کی بہ نسبت اپنے مخصوص کمرے میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے اور عام کمرے کی بہ نسبت اندر کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔
اس کی وجہ یہ ہے عورتوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کے نتیجے میں کوئی نہ کوئی قباحت پیدا ہو جاتی ہے۔

23- باب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ.

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

1070- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْدَمُهُمْ هَجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَافْقَهُهُمْ فِي الدِّينِ فَإِنْ كَانُوا فِي الدِّينِ سَوَاءً فَافْقَرُوهُمْ لِلْقُرْآنِ وَلَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَكَانَ يُسَوِّي مَنَّا كُنَّا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلْنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں کی امامت وہ کرے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ سب ہجرت میں برابر ہوں تو وہ امامت کرے جسے دین کی زیادہ سمجھ حاصل ہو اگر وہ دین کی معلومات کے لحاظ سے برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو قرآن کو زیادہ اچھی طرح سے پڑھ سکتا ہو (یا جسے قرآن کی زیادہ آیات یاد ہوں) کوئی شخص کسی دوسرے کی بادشاہی میں یعنی اس کے گھر میں جہاں وہ بڑا ہو اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔

۱۰۷۰- أخرجه مسلم (۱/۱۶۵) كتاب المساجد: باب من اهل بالامامة! (۲۹۰/۶۷۳) واهمد (۴/۱۱۸) وابو داود (۱/۲۹۰) كتاب الصلوة: باب من اهل بالامامة الحديث (۵۸۲) والترمذي (۱/۱۶۹) كتاب لاصلاة: باب من اهل بالامامة الحديث (۲۲۵) والنسائي (۲/۷۶) كتاب الامامة: باب من اهل بالامامة! وابن ماجه (۱/۲۱۳) كتاب اقامة الصلوة: باب من اهل بالامامة! الحديث (۹۸۰) وابو عوانه (۲/۳۶) وابن الجارود (۲۰۸) والدارقطني (۱/۲۰۸) والطيالسي (۱/۶۱۸) والبيهقي (۳/۱۱۹-۱۲۵) وابن خزيمة (۲/۱۰۵۷) رقم (۱۱۶-۱۱۷) والحبشي رقم (۱۵۷) وعبد الرزاق (۲۸۰۸-۲۸۰۹) وابن هبان (۲۱۳۷) والطيالسي (۱/۶۱۸) وابو نعيم في (الحلية) (۷/۱۱۲-۱۱۳) والحاكم (۱/۲۴۲) والبقوي في (شرح السنة) (۲/۲۹۷-بتحقيقنا) كسوم من طريق اسماعيل بن رجاء الزبيدي قال: سمعت اوس بن ضميم يحدث عن ابي مسعود... فذكره وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - واخرجه الحاكم بزيادة فقال: قد اخرج مسلم حديث اسماعيل بن رجاء هذا ولم يذكر فيه: (افقوسوم فتوما) وهذه لفظة غريبة عزيزة بهذا اللفظ الصحيح -

(راوی بیان کرتے ہیں:) نماز کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ ہمارے کندھے سیدھے کروایا کرتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: تم آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور تم میں سے میرے نزدیک زیادہ سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ کھڑے ہوں پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ (سمجھدار اور تجربہ کار) لوگ کھڑے ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

- عصمتہ بن مالک، یہ صحابی رسول ہیں، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۱) (۱۸۶)۔
- محمد بن صالح بن مہران بصری، ابو جعفر ابن نطاح، ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "252ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۵۵) (۶۰۰۱)۔
- حسن بن حبیب بن ندبہ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں" تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "197ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۳/۱) (۲۵۹)۔
- ولید بن عبد اللہ بن جمیع زہری، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۴۸۲)۔
- اسماعیل بن رجاء بن ربیعہ زبیدی - ابواسحاق کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۴۷)۔
- اوس بن صمیع - کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دوسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "74ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۸۱)۔

1071- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنْبَاعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ صَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْقَوْمِ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا فَإِنْ كَانُوا فِي الْقُرْآنِ وَاحِدًا فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ وَاحِدًا فَأَفْقَهُمْ فَفَهَا فَإِنْ كَانَ الْفِقْهُ وَاحِدًا فَأَكْبَرُهُمْ سِنًا.

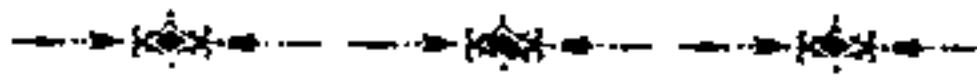
☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر وہ قرآن کے علم کے حوالے سے برابر ہوں تو وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حساب سے برابر ہوں تو وہ شخص ان کی امامت کرے جس کو دین کی زیادہ معلومات ہوں اور اگر وہ دین کے علم کے حساب سے برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔

24- باب الاثنان جماعة

باب: دو آدمی بھی جماعت ہوتے ہیں

1072- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ يَعْنِي الْوَاقِدِيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو آدمی یا اس سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن واقد بن مسلم البغدای، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”247ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزی“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۶۳)۔

1073- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمی اور اس سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں (یعنی انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے)۔



۱۰۷۲- أخرجه ابن ماجه (۳۴۲/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب الاثنان جماعة: حديث (۹۷۲) وابو يعلى (۱۸۹/۱۳-۱۹۰) (۷۲۲۳) والماکم (۳۲۶/۴) كتاب الفرائض: باب الاثنان فما فوقهم جماعة: وابن عدي في (الکامل) (۹۸۹/۳) والبيهقي (۶۹/۳) كتاب الصلوٰۃ: باب الاثنان فما فوقهما جماعة: كلوسم من طريق الربيع بن بدير عن ابيه عن جده عن ابي موسى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اثنان فما فوقهما جماعة) - قال ابو صيرفي في (الزوائد) (۳۳۱/۱): (هذا ائساد ضعيف: لضعف الربيع ووالده بدير بن عمرو) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عمرو السدوسی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسری طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”203ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۷۸)۔

25- باب مَنْ يَصْلُحُ أَنْ يَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ .

باب: کون سے لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے؟

1074- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَتَقَدَّمُ الصَّفَّ الْأَوَّلَ أَغْرَابِيٌّ وَلَا أَعْجَمِيٌّ وَلَا غُلَامٌ لَمْ يَخْتَلِمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پہلی صف میں کوئی دیہاتی کوئی عجمی اور کوئی نابالغ لڑکا کھڑا نہ ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن جعفر بن حمویہ، ابو حسین الجوزی، ویرف بابن مشکان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”341ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۰۷/۴) (۲۳۰۸)۔

○ العباس بن سلیم۔ قال ابن قطان: مجهول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجهول“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹۲/۳) (۴۲۷۱)۔

○ عبید اللہ بن سعید بن مسلم الجعفی، ابو مسلم کوئی، قائد الاعمش، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۳۲۲)۔

1075- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ لَا يَقُومَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ فَيَصِلِي تَطَوُّعًا حَتَّى يَنْحَرِفَ أَوْ يَتَحَوَّلَ أَوْ يَفْصَلَ بِكَلَامٍ .

۱۰۷۵- أخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/۴۲۵) رقم (۷۲۲) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: عبید اللہ بن سعید مجهول - قالت: ليس بمجهول، فقد عرفه غيره لكن بالضعف فقال ابو داود: عنده احاديثه موضوعه - وقال البخاري: في حديثه نظر - وقال ابن حبان في (النفات): يخطئ - قد ذكر الذهبي هذا الحديث من منكره - بنظره (الميزان) (۱۲/۵) -

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سنت کے احکام میں یہ بات شامل ہے: جب امام سلام پھیر دے تو جس جگہ کسی شخص نے فرض نماز ادا کی ہو وہ اسی جگہ کھڑا ہو کر نوافل ادا نہ کرے بلکہ وہاں سے کچھ ہٹ کر ایک طرف ہو کے یا درمیان میں کچھ گفتگو کر کے نوافل ادا کرے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عبد الغفار القسیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۳/۴) (۶۳۴۵)۔

○ منہال بن عمرو اسدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹۶۶)۔

○ عباد بن عبد اللہ اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۵۳)۔

26- باب الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ.

باب: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا

1076- قُرءَ عَلٰی اَبِيْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنِ صَاعِدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ- يَعْنِي

۱۰۷۵- اخرجہ البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۹۱/۲) كتاب الصلوة: باب الامام ينحول عن مكانه اذا اراد ان يتطوع في المسجد: حدثنا ابو الحسن بن الفضل القطان: ثنا ابو عمرو عثمان بن احمد: بهذا الاسناد- وقال البيهقي: ورواه الثوري عن مبصرة بن حبيب عن الشवाल بن عمرو: انه قال: (لا يصلح للامام) وفي رواية: (لا ينبغي للامام)۔

۱۰۷۶- اخرجہ البخاري (۲۵/۲) كتاب الصلوة: باب الصلوة في القبيص والسراريل والتبان والقباء: حديث (۳۶۵) ومسلم (۳۶۷/۱) كتاب الصلوة: باب الصلوة في الثوب الواحد: حديث (۲۷۶/۵۱۵) واحمد (۱۹۵/۲۳۰/۲) وابو داود الطيالسي (۸۲/۱- منحة) رقم (۲۵۵) ابن حبان (۲۲۹۸) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۷۸/۱) وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۲۰۷/۶) والبيهقي (۲۳۶/۲) كليرم من طريق محمد بن سيرين: به- واخرجہ احمد (۲۳۰/۲) والبخاري (۱۷۵/۱) كتاب الصلوة: باب الصلوة في القبيص: الحديث (۳۶۵) ومسلم (۳۶۷/۱) كتاب الصلوة: باب الصلوة في ثوب واحد: الحديث (۵۱۵/۳۷۵) وابو داود (۱۱۶/۱) كتاب الصلوة: باب جباغ ابواب ما يعلى فيه: الحديث (۶۲۵) والنسائي (۶۹/۲) كتاب القبلة: باب الصلوة في الثوب الواحد: وابن ماجه (۲۳۲/۱) كتاب اقامة الصلوة: باب الصلوة في الثوب الواحد: الحديث (۱۰۶۷) والعميدي (۱۱۸/۲) رقم (۹۳۷) وابن خزيمة رقم (۷۵۸) وابو يعلى (۲۸۶/۱۰) رقم (۵۸۸۲) وابن حبان (۲۲۸۶- الاحسان) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۹/۱) والبيهقي (۲۳۷/۲) كتاب الصلوة: باب الصلوة في ثوب واحد: والبخاري في (شرح السنة) (۵۱/۲- بتحقيقنا) من طريق الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان سائل قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في ثوب واحد! فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اولئككم ثوبان!)۔ واخرجہ مسلم (۳۶۷/۱) واحمد (۲۸۵/۲) والبيهقي (۲۹۷/۲) من طريق عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة-

الْعَجَلِيَّ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ الْقُرْدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ . قَالَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ إِذَا أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَوْسِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَصَلَّى فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَرِدَاءٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَقَبَاءٍ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي ثَبَانٍ وَقَمِيصٍ فِي ثَبَانٍ وَرِدَاءٍ فِي ثَبَانٍ وَقَبَاءٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہیں؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں گنجائش دی ہے تو تم بھی اپنے آپ کو گنجائش دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہ شخص تہبند پہن کر اوپر چادر اوڑھ کر یا قمیض پہن کر اور تہبند پہن کر یا شلوار پر قباء پہن کر یا شلوار پہن کر اور اوپر چادر لپیٹ کر یا شلوار پہن کر اور اوپر قمیض پہن کر یا قباء پہن کر نماز پڑھا کرتا تھا۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: وہ پانچامہ اور قمیض پہن کر یا پانچامہ پہن کر اوپر چادر لپیٹ کر یا پانچامہ پہن کر اوپر قباء پہن کر نماز ادا کیا کرتا تھا۔

1077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَزَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتَّى يُوَمَّهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ . ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اس کی قوم کے کسی شخص نے اس کی امامت نہیں کی۔

(امام دارقطنی یہ کہتے ہیں:) اس روایت کا ایک راوی ابن ابی اُمیہ مستند نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عبد اللہ بن محمد بن خرزادہ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”281ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶۵) (۴۵۲۲)۔

۱۰۷۷ - اخرجہ الحاکم (۲۶۴/۱-۲۶۴) من طریق العاصم بن ابی امامہ: ثنا عبد اللہ بن ابی امامہ بسند اللامع - وقال الحاکم: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي - وله اسناد آخر ذكره الحافظ في (المطالب العلية) (۷۷/۱) رقم (۱۰۱۰) من طريق عاصم بن كليب: حدثنا نضر بن حبيب عن عمر بن الخطاب عن ابی بكر الصديق به، وعزه للعاصم بن ابی امامة -

○ عبد اللہ بن ابوامیہ، قال الذہبی المیزان (۶۲/۳)۔

○ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابوقاص الزہری مدنی، ابو محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”184ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۸۳)۔

27- باب الْحَثِّ عَلَى اسْتِوَاءِ الصُّفُوفِ.

باب: صفیں درست کرنے کی ترغیب دینا

1078- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا - يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ وَهُوَ الْجَدَلِيُّ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَوَاللَّهِ لَتَقِيمَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَتَخْتَلِفَنَّ قُلُوبُكُمْ . فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِمَّا يَلْزُقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِهِ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی کرو یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا:) اللہ کی قسم! یا تو تم لوگ اپنی صفیں سیدھی رکھو گے ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دیکھا ہر شخص اپنے ساتھی کی پنڈلی کے ساتھ پنڈلی اس کے گھٹنے کے ساتھ گھٹنا اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا رہا تھا (یعنی صف بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کر رہا تھا)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یحییٰ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص اموی، ابو عثمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”249ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۴۲۸)۔

○ حسین بن حارث جدلی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۱۰۷۸- أخرجه أبو داود (۱۷۸/۱) كتاب الصلوة باب نسوية الصفوف حديث (۶۶۲) وابن خزيمة (۸۲/۱-۸۳) رقم (۱۶۰) وابن حبان (۲۷۶) والمؤيد في (الكنى والاسماء) (۸۶/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰۰/۲-۱۰۱) والمافظ ابن حجر في (التفليس) (۲۰۲/۲) كلوسم من طريق زكريا بن أبي زائدة بسند الإسناد - وعلقه البخاري (۱۱۷/۲) كتاب الاذان باب الزايف المنكب بالمنكب - قال: قال النعمان بن بشير: (رايت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه) - وصححه ابن خزيمة وابن حبان - وقال المافظ في (التفليس) (۲۰۲-۲۰۳): (سواء أبو داود وابن خزيمة وإسناد حسن) -

عسقلانی (۱۳۲۲)۔

28- باب فِي اخِذِ الشِّمَالِ بِالْيَمِينِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں (بازو کی کلائی) کو پکڑنا

1079- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا

مِنْدَلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان الوراق ازدی، ابواسحاق او ابوابراہیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”216ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۵/۱) (۴۷۰)۔

1080- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ مَنْصُورٌ أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ثَلَاثَةٌ مِنَ النَّبِيِّ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تین چیزیں نبوت (کے معمولات میں) ہیں: افطار جلدی کرنا، سحری تاخیر سے کرنا اور نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا۔

1081- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرْنَا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ نَعْجَلَ إِفْطَارَنَا وَنُؤَخِّرَ سُحُورَنَا وَنَضْرِبَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شِمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمیں (یعنی) انبیاء کو حکم دیا گیا ہے: ہم افطار جلدی کریں، سحری تاخیر سے کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

۱۰۸۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹/۲) كتاب الصلوة باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة من طريق الدارقطني به۔

۱۰۸۱- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۶/۱) رقم (۱۸۰) من طريق الدارقطني به۔ وذكره الزيلعي في (نصب الرابة) (۳۸/۱) من

طريقه السهيف وقال: النضر بن اسماعيل قال فيه ابن معين: ليس بشيء۔ وقال النسائي وأبو زرعة: ليس بالقوي۔ وابن أبي ليلى أيضا

ضعيف۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نصر، ابن اسماعیل بن حازم بجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”182ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۱/۲) (۸۲)۔

نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنا

نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالک فقیہ ابن رشد اندلسی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في وضع اليدين احدهما على الاخرى في الصلاة فكثر ذلك مالك في الفرض واجازه في النفل. وراى قوم ان هذا الفعل من سنن الصلاة وهم الجمهور. والسبب في اختلافهم انه قد جاءت آثار ثابتة نقلت فيها صفة صلاته عليه الصلاة والسلام ولم ينقل فيها انه كان يضع يده اليمنى على اليسرى وثبت ايضا ان الناس كانوا يؤمرون بذلك. وورد ذلك ايضا من صفة صلاته عليه الصلاة والسلام في حديث ابى حميد فرأى قوم ان الآثار التي اثبتت ذلك اقتضت زيادة على الآثار التي لم تنقل فيها هذه الزيادة وان الزيادة يجب ان يصار اليها. وراى قوم ان الاوجب المصير الى الآثار التي ليس فيها هذه الزيادة لانها اكثر ولكون هذه ليست مناسبة لافعال الصلاة وانما هي من باب الاستعانة ولذلك اجازها مالك في النفل ولم يجزها في الفرض وقد يظهر من امرها انها هيئة تقتضى الخضوع وهو الاولى بها. نماز کے دوران ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرض نماز میں ایسا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ نفل نماز میں ایسا کرنا جائز ہے۔ اہل علم کے ایک گروہ نے اسے نماز میں سنت قرار دیا ہے اور جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے مستند طور پر جو روایات منقول ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کا تذکرہ ہے ان میں یہ منقول نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا ہو۔ یہ بات بھی مستند طور پر ثابت ہے لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا۔

حضرت ابو حمید ساعدی نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جو طریقہ بیان کیا ہے اس میں اسی بات کا تذکرہ ہے۔ بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے اس بات کو ثابت کرنے والی احادیث ان روایات پر اضافہ ہیں جن میں یہ اضافہ نقل نہیں ہوا ہے اس لیے اس اضافے پر عمل کرنا ضروری ہوگا

١. بداية المجتهد الجملۃ الثالثة من كتاب الصلاة الفصل الثاني في الافعال التي هي ارکان

جبکہ اہل علم کے دوسرے گروہ نے یہ موقف بیان کیا ہے اُن روایات پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہوگا جن میں یہ اضافہ منقول نہیں ہے کیونکہ اس طرح کی روایات تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔

کیونکہ اس فعل کا تعلق براہ راست نماز کے افعال سے نہیں ہے بلکہ آپ اسے استعانت کے حصے میں رکھ سکتے ہیں اس لیے امام مالک رحمہ اللہ نے نقل میں اس کی اجازت دی ہے لیکن فرض میں اسے جائز قرار نہیں دیا ہے۔

احادیث کے حکم سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے ایک ایسی ہیئت ہے جو خشوع خضوع کے متقاضی ہوتی ہے اور زیادہ مناسب بھی یہی ہے۔

1082- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الشَّكِينِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّا مَعَشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ السُّحُورَ وَنُعَجِّلَ الْإِفْطَارَ وَأَنْ نَمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شِمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہم انبیاء کرام کو یہ حکم دیا گیا ہے: ہم سحری تاخیر سے کریں افطاری جلدی کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن عمرو بن عثمان، حضرمی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”152ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۷۹) (۳۷)۔

1083- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْجَعْفَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَضَعَ الْكَفَّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ مِنَ السُّنَّةِ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا سنت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ بن علی بن موسیٰ، ابوبکر الخواص۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

۱۰۸۲- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۱/۱) رقم (۷۹) من طريق الدارقطني به- وأخرجه أبو داود الطيالسي (۹۱/۱-منحة) رقم (۲۹۳) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۸/۱) عن طلحة بن عمرو بهذا الإسناد- وذكره الزيلعي في (نصب الرابة) (۳۸۸/۱) من طريق الدارقطني وقال: وطلحة هذا قال فيه أحمد: متروك الحديث وقال ابن معين: ليس بشيء- وتكلم فيه البخاري وأبو داود والنسائي وأبو حاتم وأبو زرعة وابن حبان وابن عدي والدارقطني-

۱۰۸۳- أخرجه أبو داود (۲۸۱/۱) كتاب الصلوة باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة حديث (۷۵۸) من طريق عبد الواحد بن زياد بهذا الإسناد- وقال أبو داود: سمعت أحمد ابن حنبل يصف عبد الرحمن بن اسحاق-

”342“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۸۱/۴) (۲۰۳۱)۔

○ محمد بن محبوب البنانی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”223ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۰۴/۲) (۶۷۰)۔

○ عبد الرحمن بن اسحاق بن حارث واسطی، ابوشیبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”122ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۲/۱) (۸۶۴)۔

○ سیار: ابوالحکم الحزلی۔ بنون وزای، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۳/۱) (۶۷۷)۔

1084 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ عَاصِمِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ ظَهْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (فَصَلَ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ وَضَعَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی کرو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا جائے گا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن زیاد بن ابوالجعد اشجعی، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۴/۲) (۲۵۱)۔

○ عاصم جحدری یعدنی بصریین۔ ذکرہ البخاری فی التاریخ (۲۸۶/۶) (۳۰۶۱)، ولم یذکرہ فیہ جرحاً ولا تعدیلاً۔

○ عقبہ بن ظبیان، عقبہ بن ظہیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۳۱۳/۶) (۱۷۳۹)۔

1085 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ

فِي الصَّلَاةِ لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ .

☆☆ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔
ان دونوں کے الفاظ ایک سے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ قبیصہ بن ہلب - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۳/۲) (۷۹)۔

○ ہلب - طائی، صحابی نزل الکوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۱/۲) (۱۰۷)۔

1086 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْوَلُ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَمِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ علقمہ بن وائل حضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن جعفر بن محمد بن محمد بن حاتم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "324ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲۹۷/۱۱) (۶۰۸۰)۔

○ موسیٰ بن عمیر تمیمی عنبری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۱۰۸۵ - أخرجه أحمد (۲۲۶/۵) وابن أبي نبية (۲۴۲/۱) رقم (۲۹۲۴) والترمذي (۲۲/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في وضع اليدين على الشمال في الصلوة: حديث (۲۵۲) وابن ماجه (۲۶۶/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليدين على الشمال في الصلوة: حديث (۸۰۹) والبيهقي في السنن الكبرى (۲۹/۲) كتاب الصلوة: باب وضع اليد اليمنى على اليد اليسرى في الصلوة: وابن الجوزي في (التحفة) (۲۸۳/۲ - ۲۸۴) رقم (۴۷۸) كسوم من طريق سالك به - وقال الترمذي: هذا حديث حسن -

۱۰۸۶ - أخرجه مسلم (۲۰۱/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليمنى على اليسرى: حديث (۱۰۱/۵۶) من طريق علقمة بن وائل عن أبيه -

عسقلانی (۲/۲۸۶) (۱۴۹۰)۔

1087- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَحَاقٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ السُّوَّائِيُّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مِنْ لُسْنَةِ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ الْكَفَّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ الشَّرَّةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کے دوران یہ بات سنت ہے ایک ہاتھ کو دوسرے پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن زید سوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۶۸) (۱۱۰)۔

1088- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضَعَ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ الشَّرَّةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کی سنتوں میں یہ بات بھی شامل ہے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن سعد بن حبہ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۰۴) (۱۱۴)۔

۱۸۷- أخرجه ابن أبي شيبة (۲۴۳/۱) رقم (۲۹۴۵) وعبد الله بن أحمد في (نوائد المستند) (۱۱۰/۱) وأبو داود (۲۰۱/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليمين على اليسرى في الصلوة: حديث (۷۵۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۱/۲) كتاب الصلوة: باب وضع اليمين على اليسرى في الصلوة من السنة: وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۵/۱) رقم (۱۸۱) كلهم من طريق عبد الرحمن بن إسماعيل بهذا الإسناد - وقال ابن الجوزي: لا يصح - قال أحمد: عبد الرحمن بن إسماعيل ليس بشي، وقال يحيى: منكر - وقال البيهقي في (المعرفة) (۱۹۹/۱): لم يثبت إسناده: تفرد به عبد الرحمن بن إسماعيل الواسطي وهو منكر -

۱۸۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۱/۲) كتاب الصلوة: باب وضع اليمين على اليسرى في الصلوة من السنة: من طريق الملقطاني به - وقال البيهقي: عبد الرحمن بن إسماعيل هذا: هو الواسطي القرشي: جرحه أحمد بن حنبل ويحيى بن معين والبخاري وغيرهم - ونظر: الحديث السابق -

1089- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكْرِيَّا وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا

سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ.

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ (کی کلائی) کو پکڑ لیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سويد بن نصر بن سويد مروزي، ابو فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”240ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۳۱) (۶۰۸)۔

○ قیس بن سلیم عنبری کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۲۹) (۱۳۶)۔

1090- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَالْحَسَنُ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ فَأَخَذَ يَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا میں نے نماز کے دوران اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن ابوزینب سلمی، ابو یوسف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے

۱۰۸۹- أخرجه النسائي (۱۲۵/۲) كتاب الافتتاح باب وضع اليدين على الشمال في الصلوة: حديث (۸۸۷)؛ حدثنا سويد بن نصر بهذا الاسناد - ومنظره رقم (۱۰۸۶)۔

۱۰۹۰- أخرجه ابو داود (۲۰۰/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة: حديث (۷۵۵) والنسائي (۱۲۷/۲) كتاب الافتتاح: باب في الامام اذا راى الرجل وضع شماله على يمينه: حديث (۸۸۸) وابن ماجه (۲۶۶/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليدين على الشمال في الصلوة: حديث (۸۱۱) من طريق الحجاج بن ابي زينب السلمي بهذا الاسناد - وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۲۱۸)۔

وقال: وفي اسناده حجاج بن ابي زينب: فيه لين - قال ابن السني: ضعيف - وقال النسائي: ليس بالقوي - وقال ابن معين: ليس به بأس - وقال ابن عدي: ارجو انه لا بأس به - وقال النووي في (الخلاصة): اسناد صحيح على شرط مسلم - قلت لم يخرج مسلم لحجاج بن ابي

زينب سوى حديث واحد وهو: (نعم الامام الخليل)۔

”طبقة“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۳/۱) (۱۵۲)۔

1091- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُضَرُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک صاحب کے پاس سے گزرے جنہوں نے اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)



راویان حدیث کا تعارف:

○ مضر بن محمد بن خالد بن ولید بن مضر ابو محمد اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”277“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۶۸/۱۳) (۷۲۲)۔

○ محمد بن حسن بن عمران المزنی واسطی القاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۳۷) (۵۸۵۵)۔

1092- وَذَكَرَهُ ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُصَلِّي وَاضْعُ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ فَجَعَلَهَا عَلَى شِمَالِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور انہوں نے اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عمار بن خالد بن یزید بن دینار واسطی التمار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”260ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۰۸) (۴۸۵۴)۔

1093- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمَصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ اسْتَوُوا وَتَعَادَلُوا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں اور بائیں کے بارے میں اس طرح اور اس طرح فرماتے اور پھر ارشاد فرماتے: (صف کو) سیدھا رکھو اور برابر رہو۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سوار - بشید الواد - ابن راشد ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”248ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۵۲) (۵۹۷۷)۔

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابو خالد الاحمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”190ھ یا اس سے پہلے“ ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۳/۱) (۳۲۵)۔

29- باب ذِكْرِ التَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ وَقَدْرِ ذَلِكَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ.

باب: تکبیر تحریمہ نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے رکوع سے اٹھتے ہوئے

رفع یدین کرنا اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

1094- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا بَخْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ

۱۰۹۲- أخرجه أحمد (۲۲۹/۱۲۵/۲) حدثنا سليمان بن حبان أبو خالد الأحمر بسندنا الإسناد -

۱۰۹۱- أخرجه أحمد (۹۲/۱) وأبو داود (۱۹۸/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة: حديث (۷۶۱) وفي (۲۰۲/۱-۲۰۲) كتاب الصلوة: باب

ما يستفتح به الصلوة من الدعاء: حديث (۷۶۱) والترمذي (۱۸۸-۱۸۷/۵) كتاب الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلوة

بالليل: حديث (۲۱۲۲) وابن ماجه (۲۸۱-۲۸۰/۱) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين إذا ركع: حديث (۸۶۱) والبخاري في (رفع اليدين) رقم

(۹۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۹/۱۹۹/۱) وفي (مشكل الآثار) (۱۸۸/۱) وابن خزيمة (۵۸۱/۱) والبيهقي في (السنن

الكبرى) (۷۶/۲) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين عن الركوع: كسوم من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد بسندنا الإسناد - وقال الترمذي

لهذا حديث حسن صحيح -

اللّٰهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَارَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے جب آپ اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع میں جانے لگتے پھر ایسا ہی کرتے جب آپ رکوع سے اٹھتے پھر ایسا ہی کرتے اس کے بعد آپ نماز کے دوران رفع یدین نہیں کرتے تھے اس وقت جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے جب آپ دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تو پھر اس وقت اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے۔

1095- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَكْبُرُ وَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر آجاتے پھر آپ ﷺ تکبیر کہتے پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے البتہ جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تھے اس وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔

1096- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ إِذَا ارَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَهُمَا كَذَلِكَ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا ارَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَمَدَهُ . ثُمَّ سَجَدَ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقُضِيَ صَلَاتَهُ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے

۱۰۹۵- أخرجه عبد الرزاق (۶۷/۲) رقم (۲۵۱۸) ومسلم (۱/۲۹۲) كتاب الصلوة باب استحباب رفع اليدين عند التكبير حديث

(۲۹۰/۳۳) وابن خزيمة (۱/۲۳۲-۲۳۳) رقم (۴۵۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۶۶) كلهم من طريق ابن جريج بهذا اللفظ -

۱۰۹۶- أخرجه ابن داود (۱/۱۹۲) كتاب الصلوة باب رفع اليدين في الصلوة حديث (۷۲۲) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى)

(۸۲/۲) كتاب الصلوة باب السنة في رفع اليدين كلما كبر للركوع والبخاري في (شرح السنة) (۲/۱۸۷) من طريق محمد بن الصنفى

المصنف ثنا بقية بن الوليد بهذا اللفظ وقال البيهقي: الزبيدي لهذا نسخة: محمد بن الوليد بن عامر -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موجود ہے اس میں یہ الفاظ ہیں آپ نے رفع یدین کیا اور پھر تکبیر کہی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عزیز - ابن عبداللہ بن زیاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”267ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۱/۲) (۵۲۸)۔

○ سلامۃ بن روح بن خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”138ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۳/۱) (۶۲۲)۔

1099- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر آ جاتے تھے (اس کے ساتھ آپ) تکبیر کہتے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

1100- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّكْنِي قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر یا اس کے قریب آ جاتے تھے (اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے)

1101- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَأَبُو الْيَمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

۱۰۹۹- أخرجه ابن الجارود في (المنقذ) (۱۷۸) حدثنا محمد بن يحيى بسندنا الاسناد - وأخرجه احمد (۱۹۴/۲) : ثنا يعقوب بن ابراهيم بسندنا الاسناد - وابن اخي الزهري: فهو محمد بن عبد الله بن مسلم بن عبيد الله وقد لينه بمفسرهم -

۱۱۰۰- أخرجه عبد الرزاق (۶۷/۲) رقم (۲۵۱۷) وأحمد (۱۴۷/۲) والنسائي (۲۰۶/۲) كتاب الافتتاح: باب ترك رفع اليدين عن السجود كلهم من طريق معمر بسندنا الاسناد -

۱۱۰۱- أخرجه البخاري (۴۶۰/۲) كتاب اللذان: باب الى ابن يرفع يديه: حديث (۷۲۸) وفي رفع اليدين رقم (۶۰) والنسائي (۱۹۱/۲) كتاب الافتتاح: باب العمل في افتتاح الصلوة والبيسوقي في (السنن الكبرى) (۷۰/۲) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين عند الركوع وعند رفع الرأس منه: كلهم من طريق شعيب بن ابي حمزة بسندنا الاسناد -

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ موجود ہیں جب نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے اس وقت جب آپ تکبیر کہہ رہے ہوتے یہاں تک کہ وہ دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)



راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عیاش۔ ابن مسلم الالھانی، ابوحسن حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”219ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۵۴) (۵۰۳۰)۔

○ الحاکم بن نافع القضاہی بہرانی، ابوالیمان حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”222ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۲۳۷) (۱۵۶۵)۔

1102 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبُو

أَخِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَبَّرَ وَهُمَا كَذَلِكَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقُضِيَ صَلَاتَهُ.

☆ ☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے ہوئے تکبیر کہتے پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تو ان دونوں کو کندھوں تک بلند کر کے تکبیر کہتے پھر آپ رکوع میں چلے جاتے جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو ان دونوں کندھوں تک بلند کرتے پھر یہ پڑھتے: ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس حمد بیان کی) پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے جاتے سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے آپ ہر رکعت میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے سے پہلے تکبیر کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل جاتی (یعنی آپ پوری نماز کے دوران یہ عمل کرتے تھے)۔

1103 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ

وَاقِدٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصْبَهُ حَتَّى يَرْفَعَ. ☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے شخص کو دیکھتے جو نماز ادا کرتے ہوئے

ہوئے رفع یدین نہیں کرتا تھا تو وہ اسے کنکریاں مارنے کے لیے اٹھا لیتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص رفع یدین کرنے لگتا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن واقد قرشی، ابو عمرو دمشقی۔ علم حدیث کے ماہرین سے نمبر ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”138“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۳۵۵) (۲۲۸۱)۔

1104 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ فِيمَا سَأَلْنَاهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّمَعِيُّ - حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَالصَّوَابُ مِنْ فِعْلِ أَنَسٍ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

اس روایت کو حمید کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف عبد الوہاب نے نقل کیا ہے درست یہ ہے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر منقول ہے۔

1105 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَازَتْهُ مَنَكِبَتُهُ وَحِينَ ارْتَدَّ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْاَيْمَنِ وَيَدَهُ الْاَيْسَرَى عَلَى فِخْذِهِ الْاَيْسَرِ وَحَلَقَ حَلَقَةً وَدَعَا هَكَذَا - وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِأَصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ - قَالَ وَاتَّيَتْهُمْ يَغْنَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَوَجَدَتْهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي بَرَانِسِهِمْ فِي الشِّتَاءِ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ نے نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر آ گئے پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے (اس وقت کیا) پھر جب آپ نے سر اٹھایا (اس وقت کیا) آپ ﷺ نے (بیٹھنے کے دوران) اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور بائیں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا پھر آپ نے اپنے (دائیں ہاتھ کا) حلقہ بنایا اور اس طرح اشارہ کیا سفیان نامی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

۱۱۰۴- أخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۸) وابن ماجه (۲۸۱/۱) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين اذا ركع: حديث (۸۶۶) كلاًهما من طريق عبد الوهّاب التَّمَعِيُّ بهذا الإسناد - قال أبو حنيفة في (الزوائد) (۱/۳۰۰): هذا إسناد صحيح رجاله رجال الصحيحين إلا أن المارغطني اعلمه بالوقف رواه أبو بكر بن أبي شيبة في مسنده ورواه ابن خزيمة في صحيحه -

۱۱۰۵- أخرجه أحمد (۳۱۸/۴) والنسائي (۲۳۶/۲) باب موضع اليدين عند الجلوس للتسليم الأول: حديث (۱۱۵۹) وفي (۲/۳۵-۳۶) كتاب السجود: باب صفة الجلوس في الركعة التي بغض في فيها الصلوة: حديث (۱۲۶۲) والعمري (۸۸۵) من طريق سفیان بهذا الإسناد -

راوی بیان کرتے ہیں: میں ان حضرات (یعنی صحابہ کرام) کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان حضرات کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ سردی کے موسم میں اوپر اوڑھی ہوئی چادر میں بھی رفع یدین کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن کلب بن شہاب الجرمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۲۰۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۰/۲) (۳۲۴۳)۔

○ کلب بن شہاب الجرمی - نجیم - کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۶۸/۱) (۵۹۷۵)۔

○ البرانس: جمع برنس، والبنس: کل ثوب راسہ منہ ملترق بہ من درعة اوجبة۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: النہایہ (۱۲۲۱)۔

1106 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ. وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِي مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّينَ فَحَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَفْتَحُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَرَى أَبَاكَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا ذَلِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذَلِكَ وَعَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَحْفَظْ ذَلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّمَا رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ. لَفْظُ جَرِيرٍ.

☆☆ حصین بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: ہم ابراہیم (نخعی) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عمرو بن مروہ نے انہیں یہ بات بتائی انہوں نے بتایا: ہم نے حضرمیوں کی مسجد میں نماز ادا کی تو علقمہ بن واثل نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے اور سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

تو ابراہیم نخعی نے یہ فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں آپ کے والد نے نبی اکرم ﷺ کو صرف اسی ایک دن ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہوگا اور یہ بات یاد رکھی ہوگی تو کیا حضرت عبداللہ (بن مسعود) نے یہ بات یاد نہیں رکھی ہوگی؟ اس کے بعد ابراہیم نخعی نے فرمایا: رفع یدین صرف نماز کے آغاز میں کیا جائے گا۔ روایت کے یہ الفاظ جریر نامی راوی کے ہیں۔

۱۱۰۶- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۸۱/۲) كتاب الصلوة: باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح من طريق دارقطني به- وأخرجه الطحاوي في (تسريع مساني الآثار) (۲۲۶/۱) والطبراني في (المعجم) (۱۲/۲۲) رقم (۹۰۸) من طريق حصين بسندنا الدمشقي- وأخرجه أيضا البخاري في (رفع اليدين) رقم (۲۲) من طريق حصين به-

1107- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . رَفَعَ يَدَيْهِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے اور جب آپ ﷺ نے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پڑھا (یعنی رکوع سے اٹھتے ہوئے) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کیے (یعنی رفع یدین کیا)۔

1108- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ . وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ . وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے رکوع میں جاتے ہوئے کرتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اس وقت کرتے تھے۔

ابن مبشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جانے لگتے تھے جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے (اس وقت بھی رفع یدین کرتے تھے)۔

ابوعوانہ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ جب تکبیر کہتے تھے اس وقت رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پڑھتے تھے اس وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے۔

۱۱۰۸- أخرجه البخاري في (رفع اليدين) (۹۸۰۷) وأبو داود (۱۹۹/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة: حديث (۷۴۵) والنسائي (۱۲۳-۱۲۴/۲) كتاب الافتتاح: باب رفع اليدين حيال اللذين: حديث (۸۸۰) وأحمد (۵۲/۵) والطحاوي (۱۲۵۲) والدارمي (۲۸۵/۱) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين في الركوع والسجود: وابن حبان (۱۸۶۳) والطبراني في (الكبير) (۲۸۴/۱۹) رقم (۶۲۵) كلهم من طريق شعبة بن محمد اللامع.

وأخرجه مسلم (۲۹۳/۲) كتاب الصلوة: باب استحباب رفع اليدين عند المنكبين: حديث (۳۹۱/۲۵) من طريق أبي عوانة بهذا اللامع. وأخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۶۵) ومسلم (۲۹۳/۱) كتاب الصلوة: باب استحباب رفع اليدين عند المنكبين: حديث (۳۹۱/۲۶) وأحمد (۴۳۷-۴۳۸/۲) والنسائي (۵۲/۵) والدارمي (۲۸۵/۱) والطبراني (۲۸۵/۱۹) رقم (۶۲۵) كلهم من طريق سعيد بن أبي عروبة عن قتادة بهذا اللامع.

راویان حدیث کا تعارف:

○ نصر بن عاصم لیثی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن محمد عسقلانی (۹۹۹) (۷۱۶۳)۔

1109 حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوِيَةَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ سَمِيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ هَلْ أَرَيْكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَاصْنَعُوا وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق (نماز ادا کر کے) دکھاؤں! پھر انہوں نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ بلند کیے پھر تکبیر کہی اور رکوع میں جانے کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے پھر ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پڑھا تو دونوں ہاتھ بلند کیے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) انہوں نے فرمایا: اگر طرح تم لوگ کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ امام حافظ فقیہ، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن شیریہ بن اسد، وتذکرہ الحفاظ (۷۰۵/۲-۵۰۶)۔

○ ازرق بن قیس حارثی بلخارث بن کعب، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”120“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۶۳/۱) (۳۳۶)۔

○ حطان بن عبد اللہ الرقاشی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”70ھ“ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۳۷/۱) (۱۳۹۸)۔

1110 حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّامَاتِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ رَفَعَهُ هَذَا عَنْ حَمَّادٍ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا عَنْهُ سَمِعْتُ الْقَاضِيَّ أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنَ الْبُهْلُولِ يَقُولُ وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً قَالَ كَانَ مَذْهَبِي مَذْهَبَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي النَّوْمِ يُصَلِّيُ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ إِذَا رَكَعَ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

۱۱۰۹- ذکرہ الزیلعی فی (نصب الرأیة) (۱/۱۱۵) من جهة المصنف وقال الزیلعی وأخرجہ البیہقی عن محمد بن حماد الرازی عن زید بن الحباب عن حماد بن سلمة قال السبع فی (الامام) والشافان الروایان صرّفوا عنان - ورواه ابن المبارک عن حماد بن سلمة، فوقفه عن أبي موسى - اه - وأشار المصنف الى هذا الطريق فی (الملل) (۷/۲۵۱) وقال والقراب من حديث اللخري بن قيس عن حطان قول من وقفه عن حماد بن سلمة -

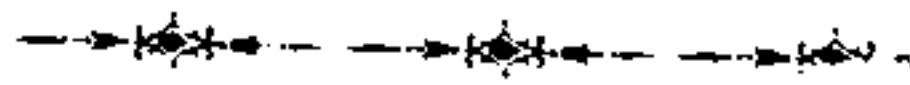
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔
دو راویوں نے اسے حماد کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ ان دونوں کے علاوہ بقیہ راویوں نے
سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

میں نے قاضی ابو جعفر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: پہلے میرا بھی وہی موقف تھا جو اہل عراق کا ہے لیکن پھر میں نے خواب
س نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رفع یدین کیا پھر
لوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کیا پھر رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن احمد بن ابوعبدالرہمن الشامی، الامام المحدث الرحال المصنف، ابو محمد نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے
نہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”292ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۱۵) (۶)
1111- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكِينِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
النُّورِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَبَّرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ.
☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے تو
ہم دیکھتے تھے کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے قریب آچکے ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن رزق الرستنی من راس العین، یروی عن ابی نعیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔
ان کا انتقال ”259ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۸/۱۲۱) (۳)
○ ابراہیم بن خالد الیمان الکلی، ابو ثور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”240ھ“
میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۴۴) (۲۰۴)۔
○ الامام: الاصح الغلیظ الخامسة من اصابع الید والرجل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان
کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: انجم الوسیط (بھم)

1112- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُ قَوْمًا مِنْهُمْ

1111- أخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۷۰/۲) رقم (۲۵۲۰) عن النوري بهذا الإسناد وينظر: الأهدب في الحديث في هذا الباب-

1112- أخرجه أحمد (۲۰۴/۴): حدثنا محمد بن جعفر قال: حدثنا شعبة: بهذا الإسناد-

كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ. ☆☆ عبد الرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: میں نے اس محفل میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنا تے ہوئے سنا جس محفل میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا۔

1113- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِسْكَانَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدِي حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ. وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدِي حَدِيثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ وَمَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ وَيُونُسُ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میرے نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت مستند نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے نماز کے آغاز میں صرف ایک دفعہ رفع یدین کیا تھا اس کے بعد رفع یدین نہیں کیا۔ میرے نزدیک وہ حدیث مستند ہے جس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم ﷺ نے رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا تھا۔

عبد اللہ بن مبارک نے یہ بات بیان کی ہے: عبید اللہ عمری، امام مالک، معمر، سفیان، یونس، محمد بن ابوفصہ نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حافظ الیہ ثقہ مامون ہیں۔ محدث مرو، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن محمود بن عبد اللہ السعدی مروزی، ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۹۹/۱۴)۔ وتذکرہ الحفاظ (۷۱۸/۲) (۷۳۲)۔

○ وہب بن زمعة تمیمی مروزی، عن ابن مبارک وعبد العزيز بن ابوزرمة۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۳۷/۳) (۷۸۶۵)۔

۱۱۱۲- أخرجه البيهقي في (معرفه السنن والائثار) (۵۵۱/۱) كتاب الصلوة باب من قال: لا يرفع يديه في الصلوة الا عند الافتتاح حديث (۷۸۱) من طريق الدارقطني به وأخرجه في (السنن الكبرى) (۷۹/۲) كتاب الصلوة باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح من طريق أبي بكر الجراحي ثنا يحيى بن شاذويه ثنا عبد الكريم بهذا الاسناد - وهذا قال عبد الله - يعني ابن المبارك - كافي انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يرفع يديه في الصلوة الكثرة الاحاديث وجودة الاسناد - الله - قلت: اما حديث ابن مسعود فسباني أخرجه برقم (۱۱۲۸) واما حديث ابن عمر فتقدم أخرجه برقم (۱۰۹۵) الى رقم (۱۱۰۲)۔

○ سفیان بن عبد الملك مروزی۔ عن ابن مبارک فقط۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا قال ”200ھ“ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۹۶/۱) (۲۵۸۷)۔

1114۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْثٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدَّ إِلَى شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کیے پھر اس کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان بن حبیب اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”46ھ یا 45ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۵۰) (۵۹۶۲)۔

1115۔ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لَوْثٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ يَزِيدَ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِثْلَ ذَلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عدی بن ثابت انصاری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”126ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۷۱) (۳۵۷۱)۔

1116۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ قَامَ إِلَى

۱۱۱۵۔ أخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۲۴۰۳) وأبو داود (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة باب من لم يذكر الرفع عند الركوع حديث

(۷۵۰، ۷۶۹) وأحمد (۲۸۲/۴) (۲۰۲، ۲۰۱) والهيدي (۷۲۴) من طريق عن يزيد بن أبي زياد بسند لا يثبت

۱۱۱۵۔ أخرجه البيهقي (۲/۷۶) عن الحميدي قال: حدثنا سفيان ثنا يزيد بن أبي زياد بكفة..... فذكر هذا الحديث ليس فيه: (ثم لا

يعود) قال سفيان: فلما قدمت الكوفة سمعته يحدث به فيقول فيه: (ثم لا يعود) فظننت اسهم لقنوه وقال أبي أصحابنا: ان مفظه قد

تغير أو قالوا: قدما۔ قال الحميدي: (قلنا للمحقق بسندنا: انما رواه يزيد وزيد بن يزيد) وهو عند الحميدي (۷۲۴)۔

الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنِي أَيْضًا عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِثْلِهِ وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ وَإِنَّمَا لِقَنَ يَزِيدُ فِي الْخَرِ عُمَرُ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَتَلَقَّنَهُ وَكَانَ قَدْ اخْتَلَطَ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور یہی درست ہے۔

یزید نامی راوی کو ان کی آخری عمر میں تلقین کی گئی تھی وہ یہ الفاظ نقل کریں: ”پھر نبی اکرم ﷺ نے ایسا نہیں کیا“ تو انہوں نے اس تلقین کو قبول کیا اس روایت کے الفاظ ان کے لیے خلط ملط ہو گئے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ہارون، ابو جعفر الاسکافی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳/۴۲۶) (۱۵۶۳)۔

1117- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَدِمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ قَالَ عَلِيُّ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ قِيلَ لِي إِنَّ يَزِيدَ حَتَّى قَاتَيْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّكَ قُلْتَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ . قَالَ لَا أَحْفَظُ هَذَا فَعَاوَذْتُهُ فَقَالَ مَا أَحْفَظُهُ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا اس کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ (نماز میں رفع یدین نہیں کیا)۔

علی بن عاصم راوی بیان کرتے ہیں: جب میں کوفہ آیا تو مجھے بتایا گیا یزید نامی راوی حیات ہیں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی انہوں نے بتایا: عبدالرحمن بن ابولیلی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا۔

میں نے انہیں کہا: مجھے ابن ابی لیلیٰ نے یہ روایت سنائی ہے آپ نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھر

در میں رفع یدین نہیں کیا، تو انہوں نے یہ جواب دیا: مجھے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں، میں نے اپنی بات دوبارہ ان کے سامنے دہرائی انہوں نے یہی کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں ہے۔

1118- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَلِيتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَرَفْعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ تَكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ. قَالَ إِسْحَاقُ بِهِ نَأْخُذُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا. تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ - وَكَانَ نَعِيفًا - عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرِ حَمَّادٍ يَرْوِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ فِعْلِهِ غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں یہ حضرات صرف نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔

اس حلق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نماز پڑھنے کے طریقے کے بارے میں اس روایت کو اختیار کریں گے۔ اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن جابر نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں محمد بن جابر نے اسے حماد نامی راوی کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے جبکہ حماد کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے ابراہیم نخعی سے مرسل روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے فعل کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا جو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہو اور یہی روایت درست ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن جابر ثعلبی - الیمامی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۳۷۸) (۶۱۰۴)۔

1119- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُؤَيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَا أُذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَهُمَا بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَهُمَا بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ مِنْ رَأْسِهِ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ خود اس بات کو

۱۱۱۸- أخرجه ابن عساکر في (الكامل) (۶/۲۶۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۷۹-۸۰) كتاب الصلوة باب من لم يذكر الرفع الله عند الافتتاح وابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۷۵-۲۷۶) رقم (۲۶۷) وفي (الموضوعات) (۲/۹۶) كسرهم من طريقه محمد بن جابر الیمامی بسنن الدمشق۔

دیکھوں کہ آپ ﷺ کیسے نماز ادا کرتے ہیں آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا پھر جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ نے پھر رفع یدین کیا یہاں تک کہ انہیں اسی جگہ تک بلند کیا پھر جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اتنا ہی بلند کیا جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سر کے اسی حصے کے مقابل میں رکھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عمرو واسطی ثم حلوانی۔ عن ابی مالک اشجعی وعاصم بن کلیب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 186ھ یا 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۲۶۳) (۳۰۴۹)۔

1120- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لَوْيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السُّجُودَ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اس میں سجدے کا ذکر نہیں ہے۔

1121- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ أَبُو عُتْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَعَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اسی طرح رفع یدین کرتے تھے۔

30-باب دُعَاءِ الْإِسْتِفْتَا حِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ.

باب: تکبیر کے بعد نماز کے آغاز کی دعا

1122- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

۱۱۲۱- أخرجه أحمد (۱۳۲/۲) والبخاري في (رفع اليدين) رقم (۵۶) وابن ماجه (۲۷۹/۱) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع: حديث (۸۶۰) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۴/۱) كنز من طريق اسماعيل بن عياش: بسند الإسناد - قال أبو صير في (الزوائد) (۲۹۹/۱): لهذا إسناد ضعيف فيه رواية اسماعيل بن عياش عن المجازين وهي ضعيفة.

۱۱۲۲- أخرجه مسلم (۳۱۰/۲-نووي) كتاب صلاة المسافرين: باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم ورعائه بالليل: حديث (۲۷۶/۲۰۲) وأبو داود (۲۰۲/۲۰۱/۱) كتاب الصلوة: باب ما يستفتح به الصلوة من الدعاء: حديث (۷۶۰) والترمذي (۵۸۶/۵-۵۸۷) كتاب الدعوات: حديث (۲۴۲۲) والنسائي (۱۲۰/۱۲۹/۲) كتاب الافتتاح: باب نوع آخر من الدعاء بين التكبيرة والفرقة: وأحمد (۱۰۲/۱۰۲-۹۶/۱) والطحاوي (۱۵۲) وابن أبي شيبة (۲۲۲/۱) وأبو حنيفة (۱۰۰/۲) والدارمي (۲۸۲/۱).

عَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ
 قَرَأَ قَوْلَ وَجْهِهِ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي
 لِحَيَاتِي وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا
 أَنْتَ لِيكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ
 تَوْبُ إِلَيْكَ . وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْيِ
 عِظَامِي وَعَصَبِي . وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ
 بِلَاءِ الْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ . فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ
 لَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِهِ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوْرَهُ فَاحْسَنَ صُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ
 خَالِقِينَ . فَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا
 سَرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ . قَالَ الدَّارِقُطَنِيُّ بَلَّغْنَا عَنِ النَّضْرِ بْنِ
 عَمِيلٍ - وَكَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاللُّغَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ - قَالَ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالشَّرُّ لَيْسَ
 بِكَ . قَالَ الشَّرُّ لَيْسَ بِمَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْكَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے

تھے:

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں
 ہوں، میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس
 کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں، اے اللہ! تو بادشاہ ہے
 تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو میرا پروردگار ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، میں اپنے
 گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، گناہوں کو تیرے علاوہ اور کوئی بخش نہیں سکتا ہے، میں
 حاضر ہوں، تیری بارگاہ میں بھلائی اور سعادت سب تیرے دست قدرت میں ہے اور بُرائی تیری طرف نہیں آ سکتی
 ہے، میں تیری مدد سے سب کچھ کر سکتا ہوں، تیری طرف رجوع کرتا ہوں، تیری ذات برکت والی ہے، تو بلند و برتر
 ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں تیرے سامنے جھک گیا، میری سماعت، میری
 بصارت، میرا مغز، میری ہڈیاں، میرے پٹھے (تیری بارگاہ میں جھک گئے)۔“

نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”جس شخص نے اللہ کی حمد بیان کی اللہ تعالیٰ نے اس کی حمد کو سن لیا“ اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو اتنی ہو جو آسمان و زمین کو بھر دے اور ان کے درمیان موجود جگہ کو بھر دے اور اس کے علاوہ جو تو چاہے اس حصے کو بھی بھر دے۔“

نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیری بارگاہ میں سجدہ کیا“ میں تجھ پر ایمان لایا“ تیرے لیے اسلام قبول کیا“ میرا سر اس ذات کے لیے جھکا ہوا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے“ اُسے صورت دی ہے اور اچھی صورت دی ہے“ اُسے سماعت اور بصارت سے نوازا ہے“ اللہ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے۔“

نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

”اے اللہ! جو میں پہلے کر چکا ہوں جو بعد میں کروں گا جو خفیہ طور پر کیا جو اعلانیہ طور پر کیا جو اسراف کیا جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ان سب کے بارے میں میری مغفرت کر دے تو آگے کرنے والے ہے تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں۔“

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: نصر بن شمیل کے حوالے سے یہ بات پتہ چلی ہے جو علم لغت کے ماہرین میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ”برائی تیری طرف نہیں جاسکتی“ اس سے مراد یہ ہے برائی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن ابوسلمۃ الماجنون تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”106ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۲) (۳۳۸۶)۔



نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دعا کے بارے میں فقہاء کا اختلاف

نماز کے آغاز میں کون سی دعا پڑھی جائے گی اس موضوع پر اہل علم کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ اپنی عظیم تصنیف ”التجريد“ میں تحریر کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں نماز کے آغاز میں سبحانک اللہم پڑھا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نمازی نماز کے آغاز میں وجہت وجہی پڑھے گا۔

ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اگر تم کھڑے ہو تو اپنے رب کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرو۔“

ضحاک بن مزاحم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ذکر وہ ہے جو قیام کی حالت سے متعلق ہے اور وہ ذکر تسبیح کرنا ہے۔
یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اس بات کا تقاضا کرے گا کہ انسان تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اسے پڑھے کیونکہ تکبیر تحریمہ سے پہلے کوئی بھی ذکر کرنا سنت نہیں ہے اور حکم یہ ہے اسے مسنون طریقے پر محمول کیا جائے جب اس کا وجوب ساقط ہو چکا ہو۔

اسی مفہوم پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ ﷺ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے ہوئے تکبیر کہتے تھے پھر یہ کہتے: سبحانک اللہم.....

اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز سبحانک اللہم..... پڑھنے سے کرتے تھے۔

شیخ ابواحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے

شیخ محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عیسیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے ان تمام حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے
اس کے بعد امام قدوری رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دو روایات نقل کی ہیں جس میں اس بات کا تذکرہ ہے یہ حضرات بھی نماز کے آغاز میں سبحانک اللہم پڑھا کرتے تھے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے جب کوئی شخص نماز کا آغاز کرے تو وہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نماز کے آغاز میں سب سے پہلے سبحانک اللہم پڑھے گا، احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1123- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ

لے الترمذی از امام قدوری

۱۱۲۳- أخرجه أبو عوانة (۱۰۲/۲) وابن حبان (۱۷۷۱) من طريق يوسف بن سعيد، بهذا الإسناد - وأخرجه ابن حبان (۱۷۷۲، ۱۷۷۶) من طريق أحمد بن إبراهيم المقرئ، ثنا حجاج، بهذا الإسناد - وأخرجه الشافعي في (المسند) (۷۲، ۷۳/۱) من طريق ابن جرير به -

الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِحَسَنِ الْإِحْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدِكَ وَالْمَهْدِيُّ مِنْ هَدَيْتِ وَأَنَا بِكَ وَالَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ . قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرض نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے: ”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے میں نے (ہر غلط دین سے روگرداں ہوتے ہوئے) مسلمان کے طور پر (اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کیا ہے) اور میں مشرک نہیں ہوں میری نماز میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمان ہوں اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام گناہوں کی بخشش کر دے تیرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا اچھے اخلاق کی طرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے اور تو بُرے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے مجھ سے بُرے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے میں حاضر ہوں بھلائی اور سعادت تیرے دست قدرت میں ہے وہی شخص ہدایت یافتہ ہے جسے تو ہدایت نصیب کرے میں تیری مدد سے سب کچھ کرتا ہوں تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا ہے بلند و برتر ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے اس کے بعد انہوں نے حسبِ حدیث نقل کی ہے۔

1124 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قَادِمٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ ج وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو حَيَّوَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ وَالْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْإِحْلَاقِ وَأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَفِينِي سَيِّئُ الْإِحْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ . قَالَ شُعَيْبٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ الْمُنْكَدِرُ وَغَيْرُهُ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِنَّ قُلْتَ أَنْتَ هَذَا الْقَوْلَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

۱۱۲۴- أخرجه النسائي (۱۲۹/۲) كتاب الافتتاح باب نوع آخر من الدعاء بين التكبير والقراءة حديث (۸۹۶) أخرنا عمرو بن عثمان سمعنا قال: حدثنا شرح بن يزيد الحضرمي بهذا اللفظ -

”بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں اے اللہ! اچھے اخلاق کی طرف اور اچھے اعمال کی طرف میری راہنمائی کر اچھے اخلاق اور اچھے اعمال کی طرف صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے بُرے اخلاق اور بُرے اعمال سے مجھے بچا لے ان سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے۔“

شعیب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: محمد بن منکدر اور دیگر فقہاء نے مجھے یہ کہا: اگر تم یہ الفاظ بھی پڑھ لو تو بہتر ہو گا: ”اور میں مسلمان ہوں۔“

روایت کے یہ الفاظ عبدالکریم نامی راوی کے ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ شرح بن یزید حضرمی، ابو حویۃ حمصی، الموزن۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”203ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المجتہد“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۵۰) (۵۷)۔

1125 - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبْعِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرَّفَاعِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ وَكَانَ يُشَبِّهُ بِالنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اسْتَفْتَحَ صَلَاتَهُ فَكَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ - ثَلَاثًا - أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْسِهِ وَنَفْخِهِ . قَالَ ثُمَّ يَقْرَأُ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو نماز کے آغاز میں تکبیر کہنے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تو بلند و برتر ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

آپ ﷺ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے تھے:

”میں سماعت اور علم رکھنے والے اللہ کی مردود شیطان اس کے وسوسوں اور چالوں سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۱۱۲۵- أخرجه أبو داود (۲۰۶/۱) كتاب الصلوة: باب من رأى الاستفتاح ب (سبحانك اللهم وبحمدك) حديث (۷۷۵) والترمذي (۹/۲) كتاب الصلوة: باب ما يقول عند افتتاح الصلوة: حديث (۲۶۲) وابن ماجه (۲۶۶/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة: حديث (۸۶) والنسائي (۱۲۲/۲) كتاب الافتتاح: باب نوع آخر من الدعاء بين افتتاح الصلوة وبين القراءة: حديث (۹۰۰، ۸۹۹) واحمد (۵۰/۲) والدارمي (۲۸۲/۱) كتاب الصلوة: باب ما يقال بعد افتتاح الصلوة: وابو يعلى (۲۵۸/۲) رقم (۱۱۰۹) وابن خزيمة (۶۶۷) والبيهقي (۳۲/۲) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة بعد التكبير: وفي (معرفة السنن والآثار) (۵۰۳/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة بعد التكبير: حديث (۶۸۶) كالموسم من طريق جعفر بن سليمان الضبعي بسند الزناد.

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد آپ قرأت کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یونس بن یاسین، ابواسحاق، المعروف بالشیعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۶/۲۹۹) (۳۳۳۶)۔

○ علی بن داؤد (اور ایک قول کے مطابق: ابن داؤد۔ ابومتوکل الناجی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”180ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹۵) (۴۷۶۵)۔

1126- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمَلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ غَيْرُ طَلْقِ بْنِ غَنَامٍ وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيَّةِ. ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں یہ پڑھا کرتے تھے: ”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری عزت و بزرگی بلند و برتر ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

اور امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے۔ عبدالسلام نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف طلق بن غنام نے نقل کیا ہے اور یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عیسیٰ بن حمران طائی، ابوعلی البسطامی القومسی ثم نیشاپوری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”247ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۲۳۰) (۱۴۴۴)۔

○ طلق بن غنام۔ ابن طلق بن معاویہ النخعی، ابو محمد کوئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”211ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۱۴) (۳۲۱۱)۔

۱۱۲۶- أخرجه أبو داود (۲۰۶/۱) كتاب الصلوة: باب من رأى الاستفتاح ب (سبحانك اللهم بحمدك) حديث (۷۷۶) ثنا الحسن بن عيسى بهذا الاسناد - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲/۲-۲۳) من طريق العباس بن محمد الدوري ثنا طلق بن غنام بهذا الاسناد - وهو عند الحاكم (۲۲۵/۱) وقال: صحيح الاسناد ولم يخرجاه، ونقحه الذهبي، فقال: على شرطهما - وقال أبو داود: هذا الحديث ليس بالمستور عن عبد السلام بن حرب لم يروه الله طلق بن غنام -

○ بدیل۔ مصغر۔ عقیلی۔ ابن میسرۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”103ھ یا 85ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۲)(۶۵۲)۔

○ اوس بن عبد اللہ الربعی۔ ابوالجوزاء۔ بابجیم والزاری۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”83ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۵)(۵۸۲)۔

1127- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْوَلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ قَالَ مُبَحَّانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ . وَإِذَا تَعَوَّذَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ هَمَزِ الشَّيْطَانِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ . رَفَعَهُ هَذَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَالْمَحْفُوظُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہہ دیتے تھے تو پھر یہ پڑھتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

جب آپ تعوذ پڑھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے

”میں شیطان اس کے وسوسوں اور اس کی چالوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

اس بزرگ نے اپنے والد کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم زیادہ محفوظ روایت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ اس کو ابراہیم نے علقمہ اور اسود کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اپنی سند کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کیا ہے یہی درست ہے۔

— — — — —

۱۱۲۷- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٢٨٥/١-٢٨٦) رقم (٤٨٢) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: عبد الرحمن ثقة أخرجه عنه البخاري في صحيحه ومن وقفه على عمر فقد سمع عمر يقوله وإنما كان قد يقوله اقتداء برسول الله صلى الله عليه وسلم - اه - قلت: لم أجد في رجال البخاري من اسمه: عبد الرحمن بن عمر بل لم أجد من ترجمه أصلاً -

1134- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے: ”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

1135- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں: ”آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے: تو پاک ہے اے اللہ!“

1136- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا كَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُ ذَلِكَ مَنْ تَلِيهِ.

☆☆ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب تکبیر کہتے تو پھر یہ پڑھتے تھے: ”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنی آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے) کہ ان کے پاس کھڑا ہوا شخص سن سکتا تھا۔

1137- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ وَاللَّفْظُ لِيُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو

۱۱۳۴- أخرجه الترمذي (۱۱/۲) كتاب الصلوة: باب ما يقول عند افتتاح الصلوة: حديث (۲۶۲) وابن ماجه (۲۶۵/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة: حديث (۸۰۶) والهاكم (۲۲۵/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۶/۲) كتاب الصلوة: باب الافتتاح ب (سبحانك اللهم وبحمدك) وفي (معرفة السنن والآثار) (۵۰۲/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة بعد التكبير: حديث (۶۸۶) كل يوم من طريق أبي مسعود بسند الإسناد - قال الترمذي: لهذا حديث لا نعرفه من حديث عائشة إلا من هذا الوجه: وحديثه قد تكلم فيه من قبل حفظه - وأبو الرجال اسمه: محمد ابن عبد الرحمن المدني - وقال البيهقي في (السنن) وهذا لم نكتبه إلا من حديث حديثه بن أبي الرجال وهو ضعيف - وقال في (المعرفة) : وحديثه بن محمد هو حديثه بن أبي الرجال وهو ضعيف لا يحتج به: ضمه يحيى بن معين وإمام بن حنبل والبخاري وغيرهم -

۱۱۳۶- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۹۸/۱) من طريق معوية بن أبي سفيان الإسناد -

نُكِرَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ افْتِتَاحِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ كَانَ إِذَا كَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے آغاز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب تکبیر کہتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“



راویان حدیث کا تعارف:

○ سہل بن عامر بجلی۔ عن مالک بن مغول۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ ضعیف الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳/۱۳۷) (۴۰۳۶)۔

○ مالک بن مغول۔ بکسر اولہ وسکون المعجمة وفتح الواو۔ کوئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”159ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۱۷) (۶۳۹۲)۔

1138- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُنَا ذَلِكَ وَيُعَلِّمُنَا.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کا آغاز کرتے تو یہ پڑھتے تھے: ”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے تاکہ آپ ہمیں ان کی تعلیم دیں۔

1139- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ

۱۱۳۸- أخرجه ابن أبي شيبة (۲/۱۱۶) كتاب الصلوات باب في التعمود كيف لم قبل القراءة او بعد لها حديث (۲۶۵۵): حدثنا حفص بن عمر

المدني -

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُنَا ذَلِكَ.

☆ ☆ ابو وائل بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نماز کے آغاز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تیرا نام برکت والا ہے، تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ الفاظ ہمیں سناتے تھے (یعنی بلند آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے)۔





فتوحاتِ جہانگیری



جزو چہارم



سنن قطری

۔۔ متن ۔۔

امام ابو الحسن علی بن عیسیٰ راقطی

۔۔ ترجمہ ۔۔

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ولیالیہ

زبیہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز



31- باب وُجُوبِ قِرَاءَةِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ بِهَا وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَلِكَ.

باب: نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا واجب ہے اسے بلند آواز میں پڑھنا

اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

1140- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ إِسْحَاقَ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَأُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي صَلَاتِهِ.

☆☆ حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد اسحاق بن اسمعیل بن حماد بن زید درہم از دی القاضی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”276ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲/۲۷۲) (۷۳۳)۔

○ عبد اللہ بن موسیٰ ہاشمی رومی عن حسن بن طیب بغوی وروی عنہ ابو محمد الخلال التتوخی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”374ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲۰۶/۴)۔

○ موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة مامون“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵/۱۳) (۶۹۸۶)۔

○ عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب ہاشمی مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ

۱۱۴۰- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۹۲) رقم (۱۹۱) من طريق دارقطني به - وذكره الزيلعي في (نصب الرابة) (۱/۲۲۶-۲۲۵)

من جهة دارقطني - وقال الزيلعي: قال شيخنا أبو العجاج المزي: لهذا إسناده لا يقوم به حجة، وسليمان لهذا اعرفه -

راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”145ھ کے اوائل میں“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۹۲)۔

نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کی بحث

نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے اور اس بارے میں منقول روایت میں مذکور اختلاف کی توضیح کرتے ہوئے مشہور فقیہ امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

نعیم بن مجمر نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے، راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی، جب انہوں نے ولا الضالین پڑھا تو آمین بھی کہا، انہیں بھی آمین کہا، نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کی دھت قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا رہوں۔“

اسی طرح ایک اور سند کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے، وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی، پھر سورۃ فاتحہ پڑھی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں روایات کو نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں۔ بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں۔

بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا حصہ ہے۔ اس لیے نمازی کو چاہیے کہ جس طرح وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے اسی طرح اس کے ساتھ بسم اللہ بھی پڑھا کرے۔

ان حضرات نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول درج ذیل روایات کو بھی اپنے موقف کی تائید کے لیے نقل کیا ہے۔

”أسید بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

”میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی۔“

راوی کہتے ہیں: میرے والد بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے تھے۔

اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بلند آواز میں بسم اللہ پڑھا کرتے ہیں۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سورت سے پہلے اور سورت کے بعد

جب اگلی سورت پڑھتے تو بسم اللہ پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے، یعنی نماز کے دوران (اسے ترک نہیں کرتے تھے)۔

اسی طرح یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ (بلند آواز میں) قرأت کا

آغاز بسم اللہ سے کیا کرتے تھے۔

اسی طرح ازرق بن قیس نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا، ولا الضالین پڑھنے کے بعد انہوں نے پھر بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی۔

ان حضرات نے درج ذیل روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

”اور ہم نے تمہیں سبع مثانی عطاء کی ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سورہ فاتحہ ہے پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تلاوت کی، بسم اللہ پڑھی اور بولے: یہ ساتویں آیت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسی طرح تلاوت کی جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے تلاوت کی تھی۔

(امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ اس کے بعد مزید تحریر کرتے ہیں:) بعض دیگر حضرات نے اس کے خلاف بیان کیا ہے وہ کہتے ہمارے خیال میں نماز کے دوران بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی، ان میں پھر اس بارے میں اختلاف پایا جاتا

بعض نے کہا ہے: پست آواز میں پڑھی جائے گی جبکہ بعض نے کہا ہے: بسم اللہ سرے سے پڑھی ہی نہیں جائے گی نہ آواز میں نہ ہی بلند آواز میں۔

پہلے موقف کے قائلین نے اپنی تائید میں یہ دلائل پیش کیے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تھے تو الحمد للہ سے قرأت غاڑ کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (قرأت سے پہلے) خاموش نہیں ہوتے تھے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے: بسم اللہ سورہ فاتحہ کا حصہ نہیں ہے کیونکہ اگر سورہ فاتحہ کا حصہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں بھی اس کی اسی طرح تلاوت کرتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی تھی۔

جن حضرات نے پہلی رکعت میں اسے بلند آواز میں پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ اس بنیاد پر کہ ان کے نزدیک بسم اللہ سورہ فاتحہ کا حصہ ہے انہوں نے دوسری رکعت میں بھی اس کو پڑھنے کو بھی اس کو مستحب قرار دیا ہے۔

لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث سے اس بات کی نفی ہو جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں بسم اللہ پڑھی تھی تو دوسری رکعت کی نفی کے ذریعے (بالواسطہ طور پر) پہلی رکعت کی بھی نفی ہو جائے گی۔ لہذا اب یہ حدیث اس روایت کے مقابلے میں آجائے گی جسے نعیم بن ماجر نے اپنی سند کے حوالے سے نقل کیا تھا حالانکہ یہ والی روایت اسناد اور صحت کے اعتبار سے نعیم کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

اسی طرح ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی گئی ہے اسے نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے بعض راویوں نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ہم نقل کر چکے ہیں۔ جبکہ بعض راویوں نے درج ذیل طریقے سے نقل کیا ہے۔

یعنی نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کی قرأت الگ الگ ہوتی تھی جس میں ایک ایک حرف الگ الگ ہوتا تھا۔

اس میں یہ بات ذکر ہے: سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جو بسم اللہ پڑھی تھی وہ اس کے ذریعے اس بات کا تذکرہ کرنا چاہتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ پورا قرآن پاک اس طرح ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران سورت کی تلاوت سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرتے تھے۔

لہذا اس روایت کا مفہوم اس روایت کے مفہوم سے مختلف ہوگا جو ابن جریج نامی راوی کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے: ابن جریج کی روایت میں سورہ فاتحہ کے الفاظ کو الگ الگ پڑھنے کا جو ذکر ہے یہ ابن جریج کی طرف سے ہوا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے طریقے کو وضاحت سے بیان کیا ہو یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے لیث نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تو اس کے ذریعے اس بات کی بھی نفی ہو جائے گی اس حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت سے کوئی استدلال کیا جاسکتا ہے۔

یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں: تم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت کی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور ہم نے تمہیں سبع مثانی عطاء کیا۔“

اور تم نے جو اس بات کا تذکرہ کیا ہے یہ سورہ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے تو اس بارے میں ہمیں اس آپ کی اطلاعات نہیں ہیں آپ کا یہ کہنا کہ بسم اللہ بھی اس کا حصہ ہے تو اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں وہ روایت منقول ہے جسے آپ نے ذکر کیا ہے لیکن دیگر حوالوں سے ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے سورہ فاتحہ کی سات آیات ہیں جن حضرات نے بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کی آیت قرار دیا ہے وہ اسے مستقل آیت شمار کرتے ہیں اور جنہوں نے بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا حصہ قرار نہیں دیا ان کے نزدیک ”انعمت“ ایک الگ آیت ہے تو جب ان حضرات کے درمیان ان حوالے سے یہ اختلاف ہو گیا تو یہ ضروری ہوگا: ہم اس بارے میں غور و فکر کریں گے تو اس بارے میں ہم عنقریب اپنے مقام پر بحث کریں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں

نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سورۃ الانفال جو سات بڑی سورتوں میں شامل ہے اور سورۃ برآۃ جو 100 آیات پر مشتمل سورت ہے آپ نے ان دونوں کو کیوں ملا دیا ہے اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ بھی تحریر نہیں کی ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو آپ حکم دیتے تھے کہ اسے فلاں سورت میں شامل کر دو جس میں فلاں اور فلاں چیزوں کا ذکر ہے۔ ان دونوں کا واقعہ چونکہ ایک جیسا تھا لہذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی ایسا تو میں اس بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر سکا بعد میں مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بعد والی سورت پہلی والی سورت کا حصہ نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ساتھ ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ تحریر نہیں کی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس روایت میں اس بات کی یوں وضاحت کر رہے ہیں بسم اللہ سورت کا حصہ نہیں تھی بلکہ وہ بسم اللہ کو اس لیے تحریر کرتے تھے تاکہ دو سورتوں کے درمیان فرق ہو جائے۔ لہذا یہ بسم اللہ ان سورتوں کے علاوہ ہوگی تو اس صورت میں یہ روایت اس چیز کے خلاف ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے والے سے اس بارے میں منقول ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے بارے میں متواتر طور پر یہ بات منقول ہے: یہ حضرات نماز کے دوران بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مغفل نے یہ روایت نقل کی ہے: راوی کہتے ہیں: وہ اسلام میں کسی بھی نئی روایت کے پیدا ہونے کے سب سے سخت مخالف تھے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: میرے لیے اسلام میں نئی روایتیں قائم کرنے سے بچو پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے (ان میں سے) کسی کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا لہذا تم قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کیا کرو۔ اسی طرح حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہما بلند آواز سے قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کیا کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات نماز کے آغاز میں قرأت کا آغاز بسم اللہ سے نہیں کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں پر راوی کو شک ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا بھی ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے حسب حدیث ذکر کی ہے۔

اس کے بعد امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول بعض دیگر روایات کا تذکرہ مختلف کے ساتھ کیا ہے جنہیں نقل کرنے کے بعد امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں۔
یہ متواتر روایات ہیں جو نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہیں۔

ان میں سے بعض میں اس بات کا تذکرہ ہے: یہ حضرات الحمد للہ سے قرأت کا آغاز کیا کرتے تھے اور ان میں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے یہ حضرات الحمد للہ سے پہلے یا اس کے بعد بسم اللہ پڑھتے تھے کیونکہ یہاں قرأت سے مراد قرأت کی قرأت ہے۔

اب اس میں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے یہ حضرات بسم اللہ کو قرآن کا حصہ شمار نہیں کرتے تھے بلکہ اسے ”سبح اللہم“ کی طرح ذکر شمار کرتے تھے یا وہ کلمات جو نماز کے آغاز میں ادا کیے جاتے ہیں اور وہ قرآن کی تلاوت اس کے کرتے تھے الحمد للہ کے ذریعے تلاوت کا آغاز کرتے تھے۔

جبکہ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: یہ حضرات بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے تو اس میں اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے یہ حضرات پست آواز میں بسم اللہ پڑھ لیتے ہوں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بلند آواز کے الفاظ کے ذریعے نفی کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔

تو ان آثار کو صحیح قرار دینے کے لیے یہ بات سامنے آئے گی، بسم اللہ کو بلند آواز میں نہیں پڑھا جائے گا اور پست میں پڑھ لیا جائے گا۔

اسی طرح کی روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول ہے۔
جیسا کہ شیخ ابوداؤد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ اللہ نہیں پڑھتے تھے اور آمین نہیں کہتے تھے۔

عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے بلند آواز میں پڑھنے کے بارے میں فرمایا ہے: یہ دیہاتیوں کا طریقہ ہے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم اس فصل کے آغاز میں اس سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں۔
ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: شیخ عبدالرحمن اعرج بیان کرتے ہیں: میں نے ائمہ (یعنی حضرات راشدین) کو پایا ہے وہ حضرات قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔
یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بہت سے علماء کو پایا ہے وہ لوگ اسے (بلند آواز میں) تلاوت نہیں کرتے تھے۔

شیخ عبدالرحمان بن قاسم بیان کرتے ہیں: میں حضرت قاسم کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔
امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد کے زمانے کی افراد سے بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھنا ثابت ہو گیا تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی یہ قرآن کا حصہ نہیں ہے کیونکہ اگر یہ قرآن کا حصہ ہوتی تو قرآن کے بقیہ حصوں کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا لازمی ہوتا۔
کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ سورۃ النمل میں مذکور بسم اللہ کو اسی طرح بلند آواز سے تلاوت کی جاتی ہے اس کی وجہ یہی ہے وہ قرآن پاک کا حصہ ہے۔

جب یہ بات ثابت ہو گئی سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھا جائے گا تو قرآن کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے بسم اللہ قرآن کا حصہ نہیں ہے اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھا جائے گا جس طرح اعوذ باللہ کو آہستہ آواز میں پڑھا جاتا ہے۔
اسی طرح ہم نے یہ بات بھی دیکھی ہے بسم اللہ کو سورتوں کے آغاز میں مصحف میں لکھا گیا ہے۔
سورۃ فاتحہ کے آغاز میں بھی لکھا گیا ہے سورۃ فاتحہ کے علاوہ دیگر سورتوں میں یہ سورت سورتوں کا حصہ شمار نہیں ہوتی تو پھر اس سے ثابت ہوتا ہے یہ سورۃ فاتحہ کا بھی حصہ نہیں ہوگی۔
یہ وہ بحث تھی جو بسم اللہ کا سورۃ فاتحہ کا حصہ نہ ہونے اور نماز کے آغاز میں اسے بلند آواز میں قرأت نہ کیے جانے کے بارے میں کی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1141- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي السُّورَتَيْنِ جَمِيعًا.

☆ ☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سورتوں کے ساتھ بلند آواز میں بسم اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

— — — — —

۱۱۴۱- ذکرہ النصاب فی (تخریج الصحاح من سنن دارقطنی) ص (۱۲۷-۱۲۸) رقم (۲۰۵) وقال: عيسى بن عبد الله ضعيف الحديث - قلت: عيسى: قال ابن حبان: بروي عن أبيه انباء موضوعه - وقال الدارقطني: متروك الحديث - وينظر: (میزان الاعتدال) (۲۸/۵) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب العلوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۸۰/۵) (۶۵۸۴)۔

○ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب، ابو محمد العلوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”خلافت منصور“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۸۰/۵) (۶۵۸۴)۔

○ محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”۱۳۰ھ کے بعد“ ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۸۱) (۶۲۱۰)۔

○ عمر بن علی بن ابوطالب ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۲۵) (۴۹۸۵)۔

• 1142 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ ذَلِيلٍ الْإِخْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمُّ أَبِي الْحَسَنِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ . قُلْتُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَقَالَ قُلْ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں الحمد للہ رب العالمین پڑھتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی پڑھا کرو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسن بن علی بن حسین، ابو علی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۸۸/۴) (۱۷۲۲)۔

○ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ

”خطیب بغدادی“ (۳۷۷/۲) (۴۲۹)۔

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۶۳/۳) (۷۲۵۷)۔

1143- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا

سَيِّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوباتِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ثابت بن سلام ابو القاسم بزاز۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”329ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۸۷/۹) (۴۹۷۵)۔

○ اسید بن زید الجمال علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ترجمۃ فی المیزان (۴۱۹/۱) ت (۹۸۸)۔

1144- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَجِيجٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ

ظَهْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السُّلَمِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظَهْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْعَبْدِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّارًا يَقُولَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ

بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ ابو جعفر عبسی کوفی حافظ کان عالما بصیر بالحدیث والرجال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابو الفضل احمد بن محمد بن حجر عسقلانی

(۲۸۰/۵)۔

○ محمد بن ابراہیم بن عبد الحمید، ابو بکر حلوانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱/۳۹۸) (۳۶۹)۔

1145- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْخُلَوِ
حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)
☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن صالح بن سلیمان بن ایوب بن میسرۃ، ابوصلت ہروی، مولیٰ عبد الرحمن بن سمرۃ قرشی، علم حدیث ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”136ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۱/۴۶) (۵۷۲۸)۔

1146 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدَى بِاللَّهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
حَمَزَةَ الْأَنْطَاكِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
إِسْمَاعِيلُ الْأُبُلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ الْمُهْتَدَى الْمَغْرِبَ فَجَهَرَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا فَقَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَهَرَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ) قَالَ قُلْتُ نَأْثَرُهُ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ .

☆ ☆ احمد بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امیر المؤمنین مہدی نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، انہوں نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی، راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: امیر المؤمنین! یہ

١١٤٥- ذكره الزيلعي في (نصب الرابة) (٢٤٥/١) من جهة المصنف- وقال الزيلعي: أبو الصلت مروي- قال ابن أبي حاتم: مات ابن
عنه؛ فقال: ليس عندي بهدوء ولم يهدني عنه- وأما أبو زرعة: فإنه ضرب على حديثه وقال: لا أحدث عنه ولا أرضاه- وقال
الدارقطني: رافضي هببت اتهم بوضع: (البيان اقرار باللسان وعمل بالركان)- وانتهي- وكان هذا الحديث- والله اعلم-
سرق أبو الصلت من غيره والزقه بعباد بن العوام؛ وذاق فيه: (ان الجور في الصلوة) فان غير أبي الصلت رواه عن عباد فليس له ولم
فيه: انه في الصلوة-

١١٤٦- أخرجه الطبراني في (الوسط) (٥٣/١) رقم (٢٥)؛ حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن حمزة الدمشقي بهذا الاسناد - وأخرجه بهذا الاسناد أيضا في (الكبير) (٣٣٧/١٠-٣٣٨) رقم (١٠٦١) وذكره الحافظ في (التلخيص) (٤٢٤/١-٤٢٥) من طريق المصنف والطبراني ولم يتكلم على منده - قال الذهبي في (المفني) (٤٥٢)؛ أحمد بن محمد بن يحيى بن حمزة عن أبيه له مانكير - قال أبو أحمد الحاكم: فيه نظر -

کیا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔
راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ہم اسے آپ کے حوالے سے روایت کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1147- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَفْتَحُ الصَّلَاةَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)
☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

1148- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُبَيْسَةَ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزَلْ يَجْهَرُ فِي السُّورَتَيْنِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) حَتَّى قُبِضَ .
☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے وصال ظاہری تک دونوں سورتوں کے ساتھ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے رہے۔

1149- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رُشْدٍ بْنُ خُثَيْمٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا عَمِيُّ سَعِيدُ بْنُ

۱۱۴۷- أخرجه الترمذي (۱۴/۲) كتاب الصلوة باب الجهر بالبسملة: حديث (۲۴۵) والعقيلي في (الضعفاء الكبير) (۸۰/۱) (۸۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۷/۲) كتاب الصلوة باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة: كلهم من طريق معتمر بهذا الإسناد - قال الترمذي: هذا حديث ليس إسناده بذلك - وقال العقيلي في ترجمة إسماعيل: حديثه غير محفوظ ويملكه عن مجهول - قلت: والمجهول الذي قصده العقيلي: هو: أبو خالد الوالبي: كما قال الترمذي عقب الحديث - وقد روى له أبو داود - وقال الحافظ في التفسير (۴۱۶/۲) مقبول - اه - أي عند المناجاة والافهرو لبن الحديث: كما نص على ذلك الحافظ في مقدمة التفسير - وأخرجه البزار (۲۵۵/۱ - كشف) رقم (۵۳۶) من طريق المعتمر بن سليمان ثنا إسماعيل بن حماد عن أبي خالد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) في الصلوة - قال البزار: تفرد به إسماعيل وليس بالقوي في الحديث - وأبو خالد: أصبه الوالبي - اه - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۷/۲) من طريق إسماعيل بن ربيعة عن معتمر بن سليمان: قال: سمعت إسماعيل بن حماد بن أبي سليمان عن أبي خالد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ (بسم الله الرحمن الرحيم) في الصلوة - يعني: كان يجهر بها - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۳۴۷/۱): لهذا رواد بهذا اللفظ ولهذا التفسير ليس من قول ابن عباس: إنما هو قول غيره من الرواة - وكل من روى لهذا الحديث بالجهر: فأنما رواه بالمعنى مع أنه حديث لا يحنج به على كل حال -
۱۱۴۸- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۰۲/۱) رقم (۵۱۱) من طريق الدارقطني - وقال ابن الجوزي: برويه عمر بن حفص: وقد أجمروا على ترك حديثه - قال الذهبي في (المعنى) (۴۶۴/۲): عمر بن حفص العبدي المكي عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس: قال: (لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) حتى مات) - لا يعرف والخبر موضوع - وقال الحافظ في (اللسان) (۲۰۰/۴): عمر بن حفص القسري المكي عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس - رضي الله عنهما - قال: (لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) حتى مات) لا يدرى من ذا والخبر منك - اه - والحديث ذكره الحافظ الفسائي في (تخریج الأحادیث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۱۲۸) وقال: عمر بن حفص ضعيف الحديث -

خَتِيمٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بلند آواز میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے اور اس بات کا تذکرہ کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ بھی اسے بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن خثیم - ابن رشد - ہلالی، ابو معمر کوفی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”180ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۶) (۲۳۰۸)۔

○ حنظلہ بن ابوسفیان الاسود بن عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ الحنفی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”151ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۹) (۱۵۹۱)۔

1150 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا حَمَزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَبْدَأُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَقَالَ النِّسَابُورِيُّ يَقْرَأُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے نیشاپوری نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں قرأت کرتے تھے۔

۱۱۴۹- ذکرہ الفسائی فی (الاحادیث الضعاف فی سنن الدارقطنی) ص (۱۲۸) رقم (۲۰۹) وقال: احمد بن رشد ضعيف - وذكره ايضا الزيلعي في (نصب الراية) (۲۶۸/۱) من جهة الدارقطنی - وقال الزيلعي: وهذا ايضا لا يصح، وسعيد بن خثيم تكلم فيه ابن عدي وغيره، والحمد لله على ابن ابيه احمد بن رشد بن خثيم، فانه مشهور، وله احاديث باطيل - والراوي عنه هو ابن عفة المافظ وهو كثير الغرائب والسناكير، روى في الجهر احاديث كثيرة عن ضعفاء وكذابين ومجاهيل، والحمد لله فبما عليم لا عليه - ۵۱ - وذكره ايضا الشوكاني في (انيل الاوطار) (۲۲۵/۱) واعله باحمد بن رشد وعنه -

۱۱۵۰- اخرجہ الطبرانی فی (الوسط) (۱۱۶/۱) رقم (۸۰۶) حدَّثَنَا احمد بن يحيى الهوانی بسند الاسناد - وقال الطبرانی: لم يرو هذا الحديث عن عبيد الله الا ابن ابيه، تفرد به عتيق بن ايوب - والحديث ذكره البوشقي في (المجمع) (۱۱۲/۲) وقال: وفيه عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمري وهو ضعيف جدا - ۵۱ - وذكره الفسائی فی (الاحاديث الضعاف) ص (۱۲۸) رقم (۲۰۹) وقال: عبد الرحمن العمري ضعيف - قلت: بل هو منروك - وينظر (التفريب) (۱۸۸/۱) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن یثیم بن خدّاش۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”305ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۶/۴) (۱۶۴۲)۔

1151- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں وہ حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مروان القطان کوفی، الذہبی فی المیزان (۱۳۷/۲)۔

○ احمد بن عیسیٰ ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، رقم (۷۶۳)۔

1152- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ حَبِيبٍ الْقُرَشِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا جَاءَ نَبِيٌّ بِالْوَحْيِ أَوَّلُ مَا يُلْقِي عَلَيَّ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۱۵۱- ذکرہ الفسائی فی (تخریج الاحادیث الضعاف من الدارقطنی) ص (۱۲۸) رقم (۲۱۱)۔ وقال: أبو الطاهر ضعیف الصدیث۔ و ذکرہ الترمذی فی (المصنوع الرابع) (۲۶۹/۱) من طریق الدارقطنی وقال الترمذی: وهذا باطل من هذا الوجه لم یحدث به ابن ابی فدیج قط۔ والمشموم به احمد بن عیسی بن عبد اللہ بن محمد ابو طاهر السیستانی وقد کذبہ الدارقطنی۔ وهو کذا قال: فان من روی مثل هذا الصدیث عن مثل محمد بن اسماعیل بن ابی فدیج الثقة المشہور المخرج له فی (المصنوعین) عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی زئب۔ الامام المشہور۔ عن نافع عن ابن عمر۔ فانه یكون کاذبا فی روايته۔ وعمر بن الحسن الشیبانی تبع الدارقطنی: تکلم فیہ الدارقطنی ایضا۔ وقال: وهو ضعیف۔ وقال الخطیب: مات الحسن بن محمد الخلیل عنه! فقال: ضعیف۔ فاما جعفر بن محمد بن مروان من القل الکوفة فلیس مشہورا بالعمالة وقد تکلم الدارقطنی ایضا۔ وقال: لا یحتج به۔

۱۱۵۲- ذکرہ السیوطی فی (الدمشوق) (۲۶/۱) وعزاه للمصنف۔ وضعف السیوطی سندہ۔ وقال الفسائی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۲۹): ومعهما دافع بن عطاء۔ ولیس بالقوی۔

”جب جبرائیل میرے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے سب سے پہلے میرے سامنے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔“



راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عطاء المزنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسلیمان مدنی اوکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۳۰۷) (۱۸۱۱)۔ سقط فی (۱)۔

1153 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ وَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ مِنَ اثْنَتَيْنِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا شَبَهَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهَذَا صَحِيحٌ وَرَوَاهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ نعیم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے: ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پھر انہوں نے آمین کہا لوگوں نے بھی آمین کہا وہ جب بھی سجدے میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے جاتے اور جب دو رکعت کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو یہ ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔“

(امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث مستند ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔)



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن حکم بن ابوزیاد قنطوانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں

۱۱۵۲ - اخرجه ابن خزيمة (۲۵۱/۱۰) رقم (۱۹۹) وعنه ابن هبان (۵۱ - موارد) عن محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بسند الاسناد - وخرجه النسائي (۱۲۱/۲) كتاب الافتتاح: باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم: حديث (۹۰۵): اخبرنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم عن شعيب بن اسناد الاسناد وخرجه الحاكم (۲۲۲/۱) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲) كتاب الصلوة: باب افتتاح القراءة بالبسملة: عن ابي المباسم محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم: بسند الاسناد - وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين - ولم يخرجاه - ووافقه الذهبي - وصححه ابن خزيمة وابن هبان وينظر الحديث الذي -

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "255ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۰) (۳۲۹۸)۔

○ نعیم بن عبد اللہ بن عمر، مولیٰ آل عمر، ابو عبد اللہ مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۹۸/۳) (۷۵۴۴)۔

1154 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ أَيْضًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. ☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1155 - حَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح وَحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بِهَذَا سَنَادٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



اویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن یعلیٰ الاسلمی، ابو زکریا کو فی القطوانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۶۴/۳) (۸۰۸۰)۔

1156 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَزَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ كِتَابِهِ ثُمَّ مَحَاهُ بَعْدَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ

1156 - أخرجه ابن الجارود في (المتقى) رقم (۱۸۴) والحاكم (۲۳۲/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲) كتاب الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) من طريق سعيد بن أبي مريم بهذا الإسناد - وأخرجه ابن حبان (۱۷۹۷) من طريق حرملة بن يحيى ثنا ابن وهب أخبرني حيوة بهذا الإسناد - وصححه إسناده البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲)۔

1157 - أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲-۱۷) كتاب الصلوة باب افتتاح القراءة في الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) من طريق جرير بن عبد الله البجلي في (المنهاج) (۲۴۱/۱) وقال: ولو ثبت لهذا عن أبي أويس فهو غير محتج به: لأن أبا أويس لا يهتج بما انفرد به فكيف إذا انفرد بشيء؟ وخالفه فيه من هو أوثق منه! مع أنه متكلم فيه فونقه جماعة وضعفه آخرون ومن ضعفه: أحمد بن حنبل وابن معين وأبو حاتم الرازي - ومن وثقه الدارقطني وأبو زرعة - وقال ابن عمري: يكتب حسبه - وروى له مسلم في صحيحه۔

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ يَوْمُ النَّاسِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هِيَ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ اقْرَأُوا إِنَّ شِئْتُمْ فَاتِحَةَ الْقُرْآنِ فَإِنَّهَا الْآيَةُ السَّابِعَةُ. وَقَالَ الْفَارِسِيُّ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا أَمَّ النَّاسَ قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جب نماز پڑھاتے ہوئے قرأت کرتے تھے قرأت کا آغاز بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اللہ کی کتاب کی ایک آیت ہے اگر تم چاہو تو قرآن کے آغاز میں یہ پڑھ سکتے ہو یہ سورہ فاتحہ کی ساتویں آیت ہے۔

فارسی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کی امامت کرتے تھے تو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔ انہوں نے اس کے علاوہ مزید کوئی الفاظ نقل نہیں کیے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن منصور بن ابو مزاحم، ابو طالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۹۶/۵) (۲۴۹۳)۔

○ عبد اللہ بن عبد اللہ بن اولیس بن مالک بن ابو عامر الاسجی، ابو اولیس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”197ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۷۰/۲) (۳۵۹۲)۔

○ عبد الرحمن بن یعقوب جہنی۔ مولی الحرقة من جھیزہ، مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۸/۲) (۴۲۸۹)۔

○ قال حافظ فی ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ت (۵۷۳۴): محمد بن احمد بن ابوالج (کذا ذکرہ صاحب الکمال)۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۲۶، ۴۲۵/۵) (۲۹۳۷)۔

1157 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْيَاسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّلَاةَ فَقَبَّرَ لَنَا ثُمَّ قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِيمَا يُجْهَرُ بِهِ

۱۱۵۷- ذکرہ النسانی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۲۹) رقم (۲۱۲) وقال: خالد بن الیاس لیس بالقوی۔ وقال الزیلعی فی (نصب الرایة) (۲۱۲/۱): وهذا اسناد ساقط: فان خالد بن الیاس مجع علی ضعفه قال البخاری عن الامام احمد: انه منکر الحدیث وقال النسانی: منکر الحدیث وقال ابن معین: لیس بشیء۔ ولا یکتب حدیثه وقال ابن ابی حاتم عن ابیه: منکر الحدیث۔ وقال البخاری: لیس بشیء۔ وقال ابن حبان بروی الموضوعات عن الثقات۔ وقال العاکم: روى عن المقبري ومحمد بن النکدر والشمس بن عمرو احادیث موضوعه۔

کُلِّ رَكْعَةٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”جبرائیل نے مجھے نماز کا طریقہ بتایا وہ اُٹھے اُنہوں نے ہمارے سامنے تکبیر کہی پھر انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی اس نماز میں جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اور ایسا ہر رکعت میں نہیں کیا۔“

— — — — —

روایان حدیث کا تعارف:

○ خالد بن یاس۔ اوایاس۔ بن صخر بن ابوالجھم بن حذیفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔
راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ
الفصل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۸۴) (۱۶۲۷)۔

1158 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ
لَدُنَّا خَالِدُ بْنُ الْيَاسِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي
بِرَبِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے مجھے نماز
پڑھائی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔

1159 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ
يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) الصَّوَابُ أَبُو مَعْمَرٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے۔
درست یہ ہے: (روایت کی سند میں منقول معشر) ابو معشر ہے۔

— — — — —

روایان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران بن عبد اللہ، ابواسحاق ثقفی السراج نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے
انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب“

۱۱۵۹ - أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷/۲) كتاب الصلوة باب افتتاح القراءة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) والجهر بها اذا
جهر بال فاتحة من طريق احمد بن عبد الصفار ثنا ابراهيم بن اسحاق السراج بهذا الاسناد - قال البيهقي: كذا قاله السراج عن عقبة
عن يونس عن معمر عن ابن قيس - ورواه الحسن بن سفيان عن عقبة بن مكرم عن يونس عن ابي معمر عن محمد بن قيس بن مخرمة
ولهم الصواب - الله - وذكره المصنف في (العلل) (۱۳۹/۸) وذكر الاختلاف في سنده ودمج الموقوف على ابي هريرة - وينظر: (انصب
الرأية) (۳۶۲/۱) - والحديث عند الحاكم ايضا (۲۳۲/۱) من طريق محمد بن قيس مرفوعا -

بغدادی“ (۲۶/۶) (۳۰۵۸)۔

○ عقبہ بن مکرم ضعی، ابو نعیم کوئی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”234ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۸۵) (۴۶۸۷)۔

○ محمد بن قیس بن مخرمۃ مطہلی مکی۔ عن ابی ہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۳۵۱) (۶۶۰۵)۔

1160 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبُلْخِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَطَّعَهَا آيَةً آيَةً وَعَدَّهَا عَدَّ الْأَغْرَابِ وَعَدَّ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) آيَةً وَلَمْ يَعُدَّ (عَلَيْهِمْ)

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح تلاوت کرتے تھے: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔ آپ ان آیات کو الگ الگ ایک ایک کر کے پڑھتے تھے۔ اس کے بعد راوی نے ان آیات کی گنتی کی تو انہوں نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کو ایک آیت شمار کیا اور انہوں نے ”علیہم“ کو ایک الگ آیت شمار نہیں کیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن سلیمان کوئی، ابو جعفر حمدان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة متقن“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”220ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۰۷) (۶۲۵۳)۔

1161 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِعُ حَدَّثَنَا الْجَهْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلَاةِ قُلْتُ أَقْرَأُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ قُلْ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

۱۱۶۰ اصغرہ العالم (۱/۲۲۲) واسن مسرعة (۱/۲۱۸) رقم (۱۹۳) والہیوفی فی (السنن الکبریٰ) (۱/۱۱۶) کتاب الصلوٰۃ: باب الدلیل علی ان اسم اللہ الرحمن الرحیم امة نامہ من الفاتحة وفی (معرفة السنن والآثار) (۱/۵۱۱) کتاب الصلوٰۃ

☆☆ امام جعفر صادق ؑ اپنے والد (امام محمد الباقر ؑ) کے حوالے سے حضرت جابر ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ارم ؑ نے دریافت کیا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو کس طرح قرأت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں **مَدَّ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** پڑھتا ہوں، نبی اکرم ؐ نے فرمایا: **تَم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھا کرو۔

ایمان حدیث کا تعارف:

○ جہم بن عثمان، عن جعفر صادق، اس راوی کو مجہول قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان ذال (۱۵۹/۲) (۱۵۸۷)۔

1162 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا سُرُوبُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَجَرِيرٌ - يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ - قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ أَنْتَ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) يَمْدُ اللَّهُ وَيَمْدُ الرَّحْمَنُ وَيَمْدُ الرَّحِيمِ.

☆☆ قنادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک ؓ سے سوال کیا گیا: نبی اکرم ؐ کس طرح قرأت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ قرأت کھینچ کر ہوتی تھی پھر انہوں نے یہ پڑھا: **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** اس نے انہوں نے لفظ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کو کھینچ کر پڑھا تو لفظ الرحمن کو لمبا کر کے پڑھا اور لفظ الرحیم کو بھی لمبا کر کے پڑھا۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عاصم کلابی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ مشہور، من علماء التابعین۔ نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”213ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان (۳۲۵/۵) (۶۳۹۷)۔

1163 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاهِرٍ بْنُ يَحْيَى الْحُسَيْنِيُّ الْعَلَوِيُّ الْمَعْرُوفُ بِمُسْلَمٍ بِمُضَرٍّ مِنْ كِتَابِ جَدِّهِ حَدَّثَنِي جَدِّي طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

1164- قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ جَابِرِ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّ يَدِهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

خُرَزَاذَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ صَلَّى خَلْفَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا لَا أُحْصِيهَا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ فَكَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَعْدَهَا وَسَمِعْتُ الْمُعْتَمِرَ يَقُولُ مَا أَلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ أَبِي. وَقَالَ أَبِي مَا أَلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. وَقَالَ أَنَسُ مَا أَلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ محمد بن متوکل بیان کرتے ہیں: میں نے معتمر بن سلیمان کی اقتداء میں فجر اور مغرب کی نماز اتنی مرتبہ ادا کی ہے

میں اسے شمار نہیں کر سکتا، وہ سورہ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد (یعنی اگلی سورت پڑھنے سے پہلے) بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

میں نے معتمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں ہمیشہ اپنے والد کے نماز پڑھنے کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا، میرے

والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں ہمیشہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن متوکل عسقلانی، ہو محمد بن ابوالسری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة، لین الحدیث، کثیر الخلق“ قرار دیا۔

ہے۔ ان کا انتقال ”238ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۱۷) (۸۱۲۰)۔

1165- حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي السُّحَيْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الطَّائِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي التِّمِّي حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

آنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عیسیٰ، قدم ہمدان علی قضاۃا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

١١٦٦- أخرجه الحاكم (٢٢٢/١) ٢٢٢ من طريق عثمان بن عروة عن هذا الاسناد - وقال الحاكم: رواه هذا الحديث عن آخرهم نفاذاً

ووافقته المأمية - ويظهر: (نصب الراية ١٨/٣٥١) -

١٦٥ أخرجه الطبراني: كما في (معجم الرابة) (١/٢٥٢) وقد اختلف في سندوا كما بين ذلك الزيلعي.

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲۲۹/۳)۔

○ ابراہیم بن محمد، ابواسحاق تیمی، قاضی البصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۵۰/۶) (۳۱۸۷)۔

1166۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُونُسَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَجَهَرَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”حضرت جبرائیل نے خانہ کعبہ کے نزدیک مجھے نماز پڑھائی تو انہوں نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حماد ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، رقم (۵۲۸)۔

○ مسلم بن صبیح۔ بالضم مصغرا۔ ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۵/۳) (۶۹۷۲)۔

1167۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَكَّتَانِ سَكْتَةٌ إِذَا قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَأَبْكَرَ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ لَكْتُبَ أَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ .

☆☆ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (قرأت کے دوران) دو مرتبہ سکتہ کرتے تھے ایک سکتہ اس وقت ہوتا تھا جب آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے اور ایک سکتہ اس وقت ہوتا تھا جب آپ قرأت کر کے فارغ

۱۱۶۶۔ اخرجہ ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۰۲/۱) رقم (۵۰۹) من طريق الدارقطني وقال ابن الجوزي: برويه فطر بن خليفة: قال السدي: هو غير ثقة۔ قلت: وفي هذا الادلل قصور كما سيأتي۔ وذكره الفسافي ص (۱۲۰) رقم (۲۱۷) وقال: لا يثبت هذا: احمد بن حماد ضعيف۔ والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۹/۱) وقال: حديث منكر بل موضوع۔ ويعقوب بن يوسف الضبي ليس بشعور۔ وقد فتت عليه في عدة كتب من الجرح والتعديل فلم ار له ذكرا اصلا۔ ويحتمل ان يكون هذا الحديث مما عملت يداه۔ وامد بن حماد: ضعفه الدارقطني، ويكوت الدارقطني والخطيب وغيرهما من الحفاظ عن مثل هذا بعد روايتهم له فبيع جدا ولم يعلو ابن الجوزي في هذا الحديث الا على فطر بن خليفة وهو تفصير منه: ان لو نسب اليه لكان حديثا حسنا، وكأنه اعتمد على قول السدي فيه: هو زائف غير ثقة، وليس هذا بطائل: فان فطر بن خليفة روى له البخاري في صحيحه، وثقة احمد بن حنبل ورحمى القطان وابن معين۔

ہوتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا تو لوگوں نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھا: سرہ نے صحیح بیان کیا ہے۔

1168- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا أَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى أُخْبِرَكَ بِآيَةٍ أَوْ بِسُورَةٍ لَمْ تَنْزِلْ عَلَى نَبِيِّ بَعْدَ سُلَيْمَانَ عَزْرِي . قَالَ فَمَشَى وَتَبِعْتُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَأَخْرَجَ رَجُلَهُ مِنْ أَسْكَفَةِ الْمَسْجِدِ وَبَقِيَتِ الْآخِرَى فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنَسِيَ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ فَقَالَ بَاتِيَ شَيْءٌ تَفْتَحُ الْقُرْآنَ إِذَا فَتَحْتَ الصَّلَاةَ . قَالَ قُلْتُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ هِيَ هِيَ . ثُمَّ خَرَجَ .

☆ ☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہیں ایک آیت (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ) ایک سورۃ کی تعلیم دوں گا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء میں سے صرف مجھ پر نازل ہوئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اٹھ کر چل پڑے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا جب آپ ﷺ مسجد کے دروازے تک پہنچے اور آپ ﷺ نے مسجد کی چوکھٹ سے ایک پاؤں باہر نکال لیا اور دوسرا پاؤں ابھی مسجد کے اندر ہی تھا میں نے عرض کی: آپ ﷺ نے میرے ساتھ کوئی وعدہ کیا تھا شاید آپ ﷺ بھول گئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: تم نماز کے آغاز میں قرأت کا آغاز کس چیز سے کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہی ہے یہ وہی ہے پھر آپ تشریف لے گئے۔

1169- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُسْتَوْدِدِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَجْهَرُ بِ (وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الْحَنَفِيَّةِ).

☆ ☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بلند آواز

۱۱۶۸- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (١٩٥/١) رقم (٥٠١) من طريق دارقطني به - وقال: وفي رواية الخطيب: (انزل علي الليلة لم تنزل علي نبي غير سليمان وعزري) وفي (بسم الله الرحمن الرحيم) - وقال ابن الجوزي: يرويه سلمة بن صالح الأحمر عن يزيد بن أبي خنيس عن عبد الكريم أبي أمية - فاما سلمة وعبد الكريم فقال أحمد ومجيب: ليسا بشيء - وقال النسائي: يزيد مشرور الحديث - أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٦٢/١٠) كتاب الإيمان باب ما يقرأ من العنت لا يكون هنأ: أخرنا أبو الفتح هلال بن محمد بن جعفر ثنا الحسين بن يحيى بن عباس بهذا الإسناد - وقال البيهقي: إسناده ضعیف -

میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما (بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے)۔

1170- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بِشْرِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ

الْحَمَّارُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الطَّائِفِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ وَكَانَ بَذْرِيًّا قَالَ

صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَهَرَ فِي الصَّلَاةِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

وَصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو بدری (صحابی) ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز

ادا کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے رات (عشاء کی) صبح (فجر کی) اور جمعہ

کی نماز میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے)۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن موسیٰ بن اسحاق الحماری، من اهل الكوفة۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے

مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۵۳/۸)۔

○ ابراہیم بن حبیب بن شہید ازدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”230ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۴۳/۱) (۱۹۲)۔

○ موسیٰ بن ابو حبیب نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم، ذخیرہ ساقط۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵۳۹/۶) (۸۸۶۳)۔

○ الحکم بن عمیر، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جاء فی احادیث منکرة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف الحدیث“

قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۴۴/۲) (۲۱۹۶)۔

1171- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْأَنْمَاطِيُّ كِلَيْجَةً وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

1170- ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۵۰-۲۶۹/۱) من حجة الدارقطني - قال الزيلعي: وهذا من الأدب القوية المنكرة بل هو

حديث باطل: لوجه امدق: ان الحكم بن عمير ليس بمروءة ولا في البصريين احد اسمه: الحكم بن عمير بل لا يعرف له صحبة: فان

موسى بن حبيب الراوي عنه لم يلق صحابيا بل هو مجهول لا يفتح حديثه -

1171- أخرجه ابن عمير في (الكامل) (۲۰۲/۲) من طريق محمد بن ابراهيم: ابي امية ثنا يحيى بن صالح الوحاظي بسند الاسناد - وقال ابن

عمير: وبسند الاسناد ايضا غير ما ذكرت اكثر من خمسة عشر حديثا كلها مع ما ذكرته موضوعة وما هو منها معروف بالنسبة باطل

بسند الاسناد وكل احاديثه مما لا يتابعه الثقات عليه وضمفه بين على حديثه -

عَبْدُوسِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوَحَاطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
سَعْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن موسیٰ بن نصر بن حکیم بن علی بن زری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”321ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۹۱/۵) (۲۳۸۸)۔

○ یحییٰ بن صالح الوحاظی۔ ابوزکریا حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”222ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۱/۳) (۷۹۷۰)۔

○ الحکم بن عبد اللہ بن سعد الایلی، ابوعبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۳۷/۲) (۲۱۸۳)۔

1172- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ قَالَ صَلَّى مُعَاوِيَةَ بِالْمَدِينَةِ صَلَاةً فَجْهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمْ يَقْرَأْ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) لَمْ يَقْرَأْ وَلَمْ يَقْرَأْ بِهَا لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَلَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَهْوِي حَتَّى قَضَى تِلْكَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَا مُعَاوِيَةُ أَسْرَفْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ قَالَ فَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) لَمْ يَقْرَأْ وَلِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں نماز ادا کی انہوں نے اس میں بلند آواز میں قرأت ادا کی لیکن بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھی نہ انہوں نے سورہ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی نہ بعد والی سورہ سے پہلے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی اسی طرح جھکتے ہوئے (یعنی رکوع میں جاتے ہوئے یا سجدے میں جاتے ہوئے) انہوں نے تکبیر بھی نہیں کہی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی اور سلام پھیرا۔

۱۱۷۲- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۶۹/۲) كتاب الصلوة: باب افتتاح القراءة في الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) والجور بوا ومن طريق الدارقطني بهذا الإسناد - وقال البيهقي: كذلك رواه عبد الرزاق عن ابن جريج - وأخرجه الشافعي في (الامم) (۱۰۸/۱) إنا عبد المجيد بن عبد العزيز بهذا الإسناد - ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۶۹/۲) وفي (معركة السنن واللائحة) (۵۱۸/۱) رقم (۷۱۶) - وأخرجه عبد الرزاق (۹۲/۲) رقم (۲۶۱۸) عن ابن جريج بهذا الإسناد -

دیا تو جن مہاجرین اور انصار تک ان کی آواز پہنچی تھی انہوں نے بلند آواز میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا: اے حضرت معاویہ! کیا آپ نے نماز میں کمی کی ہے یا آپ بھول گئے تھے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے جو بھی نماز ادا کی اس میں بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی سورہ فاتحہ سے پہلے بھی اور سورہ فاتحہ کے بعد والی سورت سے پہلے بھی (بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی) اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر بھی کہی۔
اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عثمان بن خثیم مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۴۴/۴) (۲۴۴۷)۔

1173- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرِ وَأَحْمَدُ بْنُ السِّنْدِيِّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَّابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمْ يَقْرَأْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) حِينَ افْتَتَحَ الْقُرْآنَ وَقَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَتَرَكْتَ صَلَاتَكَ يَا مُعَاوِيَةُ أَنْسَيْتَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْآخِرَى قَرَأَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رَوَى الْجَهْرَبِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَمَاعَةً مِنْ أَصْحَابِهِ وَمِنْ أَرْوَاجِهِ غَيْرُ مَنْ سَمِعْنَا كَتَبْنَا أَحَادِيثَهُمْ بِذَلِكَ فِي بَابِ الْجَهْرِ بِهَا مُفْرَدًا وَاقْتَصَرْنَا هَاهُنَا عَلَى مَنْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ طَلَبًا لِلِاخْتِصَارِ وَالتَّخْفِيفِ وَكَذَلِكَ ذَكَّرْنَا فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ أَحَادِيثَ مَنْ جَهَرَ بِهَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ وَالْخَالِفِينَ بَعْدَهُمْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

☆ ☆ اسماعیل بن عبید اپنے والد کے حوالے سے اپنا دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ج یا عمرہ کرنے کے لیے مدینہ منورہ تشریف لائے انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے قرأت کے آغاز میں (بلند آواز میں) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھی اور سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو مہاجرین اور انصار مسجد کے مختلف گوشوں سے اُٹھ کر ان کے پاس آئے اور بولے: اے معاویہ! آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جان بوجھ کر ترک کی ہے یا اسے پڑھنا بھول گئے تھے؟

۱۱۷۳- أخرجه الشافعي في (اللام) (۱۰۸/۱): أخبرنا إبراهيم بن محمد حدثني عبد الله ابن عثمان بن خثيم عن اسماعيل بن عبيد عن ابيه به- ولم يذكر جده- ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴/۶۹-۵۰) وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/۵۱۸-۵۱۹) وقال البيهقي: ورواه اسماعيل بن عبيد بن رفاعه عن ابيه عن جده ويحتمل ان يكون ابن خثيم سمعه من جده- اهـ-

(راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اگلی نماز پڑھائی تو اس میں بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔)

امام دارقطنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے بارے میں جو روایات ہم نے نقل کی ہیں، ان کے علاوہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ازواج مطہرات نے بھی یہ بات نقل کی ہے۔ ہم نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے مسئلے میں ان روایات کو الگ طور پر اکٹھا کیا ہے، یہاں ہم نے اختصار کے ساتھ وہ روایات نقل کی ہیں جو پہلے گزر گئی ہیں تاکہ اختصار اور تلخیص موجود رہے۔ اسی طرح ہم نے اس مقام پر وہ روایات بھی نقل کی ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں، نبی اکرم کے اصحاب تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل علم میں سے کون سے حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سندی بن حسن بن بحر، ابوبکر الحداد۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”359ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۸۷/۷) (۱۸۷۴)۔

○ سلیمان بن عبد الرحمن بن عیسیٰ تمیمی دمشقی ابن بنت شرجیل ابویوب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۰۳)۔

○ اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بن رافع عجلائی ابن عبید بلا اضافہ ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۴۷۱)۔

○ عبدی اللہ بن رفاعہ بن رافع بن مالک، انصاری الزرقی یقال فیہ عبید اللہ (۴۴۰۳) ولد فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، و نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عجلی۔

○ رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلائی، ابومعاذ انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: فی ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، ت (۱۹۵۷)۔

1174 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَزْدِيُّ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي

۱۱۷۴- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۰/۲) كتاب الصلوة باب نمين القراءة بفانحة الكتاب في طريقه الدارقطني به- وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۰/۲-۲۹) وفي (القراءة خلف الإمام) رقم (۷۵) من طريق آدم بن أبي إياس العسقلاني: أنا عبد الله بن زياد ابن سمعان بهذا الإسناد- وقال البيهقي: وهذه الزيادة مما انفرد به ابن سمعان وليس بالقوي- وهذا الحديث دون زيادة ابن سمعان صحيح- وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۹۶/۱): انفرد به عبد الله بن زياد بن سمعان عن الملاء- وقد اجتمعوا على ترك خبره- وقال مالك: كان كذابا- وينظر (نصب الرابة) (۲۲۹/۱-۲۶۰)۔

حَدَّثَنَا ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ . قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي رُبَّمَا كُنْتُ مَعَ الْإِمَامِ . قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي يَقُولُ عَبْدِي إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فَيَذْكُرْنِي عَبْدِي ثُمَّ يَقُولُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَأَقُولُ حَمْدَنِي عَبْدِي ثُمَّ يَقُولُ (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فَأَقُولُ أَتْنِي عَلَى عَبْدِي ثُمَّ يَقُولُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) فَأَقُولُ مَجَدَّنِي عَبْدِي ثُمَّ يَقُولُ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ . ابْنُ سَمْعَانَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بْنُ سَمْعَانَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ . وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَأَبْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبْنُ عُيَيْنَةَ وَأَبْنُ عَجَلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ وَأَبُو أُوَيْسٍ وَغَيْرُهُمْ عَلَى اخْتِلَافٍ مِنْهُمْ فِي الْإِسْنَادِ وَاتِّفَاقٍ مِنْهُمْ عَلَى الْمَتْنِ فَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَاتِّفَاقُهُمْ عَلَى خِلَافٍ مَا رَوَاهُ ابْنُ سَمْعَانَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے پوری نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں انہوں نے میری پنڈلی پر (کوئی چیز) چبھوتے ہوئے فرمایا: پھر تم دل میں اسے پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (میں قرأت) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اس کا نصف حصہ اس کے لیے ہے میرا بندہ نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتا ہے تو میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے پھر وہ کہتا ہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی پھر وہ کہتا ہے: الرَّحْمَنُ تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری تعریف کی پھر وہ کہتا ہے: مَالِكُ تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی پھر وہ کہتا ہے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی سورۃ کا آخری حصہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔“

ابن سمعان نامی راوی عبد اللہ بن سمعان ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے اس حدیث کو علاء بن عبد الرحمن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ان راویوں میں امام مالک بن انس، شیخ ابن جریج، شیخ روح بن قاسم، شیخ ابن عیینہ، ابن عجلان، حسن بن خضر، ابو اویس اور

دیگر حضرات شامل ہیں۔ ان حضرات نے اس روایت کی سند میں اختلاف نقل کیا ہے تاہم متن پر ان کا اتفاق ہے ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنی روایت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے الفاظ نقل نہیں کیے۔
تو ان تمام حضرات کا متفقہ طور پر ابن سمعان کی نقل کردہ روایت کے خلاف نقل کرنا درست سمجھا جائے گا باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن زیاد بن سمعان مدنی فقیہ ترکوہ یکسنی ابا عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۰۰/۴) (۴۳۲۹)۔

1175- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي نُوحُ بْنُ أَبِي بِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَرَأْتُمْ (الْحَمْدُ لِلَّهِ) فَاقْرَءُوا (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) إِنَّهَا أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي وَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) إِحْدَاهَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی پڑھو کیونکہ یہ اُم القرآن اُم الكتاب اور سبع مثانی ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس کی ایک (آیت) ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳۷/۴) (۴۷۷۲)۔

○ نوح بن ابو بلال مدنی۔ عن علی بن حسین۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۰۱/۳) (۷۵۶۳)۔

۱۱۷۵- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) ۴/۱۵ (كتاب الصلوة باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة من طريق الدارقطني به- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۱۲)- قال عبد الحق في (احكامه الكبرى): رفع هذا الحديث عبد الحميد بن جعفر، وهو ثقة، وثقه احمد وابن معين، وكان سفیان الثوري بضمه، ويحمل عليه- ونوح ثقة مشهور- اه- وثقه الزيلعي، فقال: وهذا ليس فيه دلالة على الجبر، ولكن سلم، فالصواب فيه الوقف، كما هو في متن الحديث- اه- وقد ذكر الدارقطني هذا الحديث في (علله) (۸/۱۱۸-۱۱۹) وقال: يرويه نوح بن ابي بلال، واختلف عنه فرواه عبد الحميد بن جعفر عنه، واختلف عنه: فرواه المصنف بن عمران عن عبد الحميد عن نوح بن ابي بلال عن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم، وخالفه علي بن ثابت وابو بكر الحنفي يرواه عن عبد الحميد عن نوح بن ابي بلال عن حماد بن ابي هريرة عن ابي هريرة مرفوعاً ابناً- ورواه اسامة بن زيد وابو بكر الحنفي عن نوح بن ابي بلال عن حماد بن ابي هريرة موقوفاً، وهو انشدها بالصواب- اه-

1176- قَالَ أَبُو بَكْرِ الْخَنْفِيُّ ثُمَّ لَقِيتُ نَوْحًا فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن قحطبة، ابو القاسم الصیقل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”323ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۸۲/۱۱) (۶۲۳۹)۔

1177- قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ وَقُرِءَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ وَقُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَرَأَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ قَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ فَزَادَ فِيهِ كَلَامًا .

☆ ☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت کرتے تھے تو ایک ایک آیت کو الگ الگ کر کے پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ عبد اللہ بن محمد نامی راوی کے ہیں اس کی سند مستند ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ عبد اللہ بن محمد نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے: عمر بن ہارون نے اسے ابن جریج کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں کچھ اضافی الفاظ نقل کیے ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة انصاری، وابوہ ہوا بن عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا

۱۱۷۶- أخرجه أحمد (۲۰۲/۶) وابو داود (۲۶۹/۶) كتاب المرووف والقراءات باب (۱) حديث (۶۰۸) والبیهقی فی السنن النبوی (۱۱/۲)

كتاب الصلوٰۃ باب الدلیل علی ان (بسم اللہ الرحمن الرحیم) آية تامة من الفائدة کلیم من طریق سعید بن یحیی الاموی

بہذا الاسناد۔ وینظر: الحديث (۱۱۶۰)۔

ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”124ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۸۳/۲) (۴۵۱)۔

1178 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ مِنْ فِعْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھتے تھے پھر اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے خاموشی اختیار کرتے تھے۔

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر شعبہ کے حوالے سے صرف ابو داؤد نامی راوی نے نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن نبھان العبیری۔ عن حسن۔ نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم وغیرہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۷۴/۵) (۶۲۳۶)۔

1179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتِيبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نُبَهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ وَفِي خُفَيْهِ. ☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جوتے پہن کر اور موزے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ اسدی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”218ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۶۵/۱) (۷۸۹)۔

۱۱۷۸ اخرجه ابن عدي في (الاعمال) (۲۲/۵) من طريق ابي قتيبة بسند الاسناد - والاحاديث التي ذكرها ابن عدي لعمر بن نبهان من انكر الروايات التي رواها - وذكره ابن طاهر في (الذهبية) (۱۳۸۶/۲) وقال: رواه عمر بن نبهان البصري عن قتادة عن انس وهذا لا يتابع عليه وقد انكر عليه البخاري -

۱۱۷۹ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵/۲) كتاب الصلوة باب الدليل على ان يسبح الله الرحمن الرحيم آية تامة من الفاتحة من طريق الدارقطني به -

○ خلاد بن خالد شیبانی، ابو عیسیٰ مقلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۳/۳۶۸) (۱۶۷۶)۔

○ اسباط بن نصر ہمدانی، نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۲۵) (۷۱۱)۔

1180- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ خَالِدٍ الْمُقْلِيُّ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنْ الشَّاذِلِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَأَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ السَّبْعِ الْمَثَانِي فَقَالَ لِحَمْدِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا هِيَ سِتُّ آيَاتٍ فَقَالَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) آيَةٌ.

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی سے ”سبع مثنیٰ“ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: حَمْدُ اللَّهِ، ان سے کہا گیا: یہ تو چھ آیات ہیں تو انہوں نے فرمایا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بھی ایک آیت ہے۔

32-باب مَا يُجْزِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

باب: جو شخص (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو

اس کے لیے کون سی دعا کو پڑھ لینا کافی ہوگا؟

1181- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ-وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ-قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ وَأَبُو شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ أَنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا-وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا يُجْزِينِي مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَقْرَأُ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . قَالَ فَضَمَّ عَلَيْهَا

۱۸۸۰- أخرجه أبو داود (۲۸۰/۱) كتاب الصلوٰۃ باب ما يجزي الامي والاعمى من القراءة حديث (۸۲۲) والنسائي (۱۱۶۲) كتاب الافتتاح باب ما يجزي من القراءة لمن لا يحسن القرآن واحمد (۲۸۲ ۲۵۲/۴) والهيتمي (۲۱۲/۲) رقم (۷۱۷) وعبد بن حميد في المنتخب من المسند رقم (۵۲۴) وعبد الرزاق (۲۷۴۷) وابن خزيمة (۲۷۳/۱) رقم (۵۵۱) وابن حبان (۴۷۲) موارد والحاكم (۲۴۱/۱) والطبراني (۸۱۳) والبيهقي (۲۸۱/۲) كتاب الصلوٰۃ باب الذكر الذي يقوم مقام القراءة وابن عديم في الحلية (۷۱۱) ۱۲۴۸ والنووي في شرح السنة (۲۴۴/۲) بتحقيقنا) كلهم من طريق ابراهيم السكسكي عن ابي هريرة به- وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي- وصححه ابن خزيمة وابن حبان وصححه ايضا ابن السكن كما في (خلاصة البدر المنير) (۱۲۳/۱) ورواه ابن السلقين صحته- وقال الحاكم في (التلخيص) (۲۳۶/۱): (وفيه ابراهيم السكسكي وهو من رجال البخاري لكن عيب عليه اخراج حديثه وضعفه النسائي- وقال ابن القطان: ضعفه قوم فلم ياتوا بحجة وذكره النووي في الخلاصة في فصل الضعيف- وقال في شرح الموطأ: رواه ابو داود والنسائي باسناد ضعيف وكان سببه كلام مسوم في ابراهيم- وقال ابن عدي: لم اجد له حديثا منكر المتن- الترمذي- ورواه بنسفر به بل رواه الطبراني وابن حبان في صحيحه ايضا من طريق طلحة بن مصرف عن ابن ابي اوفى ولكن في اسناد الفضل بن موفى ضعفه ابو حاتم)-

بِیَدِهِ وَقَالَ هَذَا لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي . فَصَمَّ بِيَدِهِ الْآخَرَى وَقَامَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابی واوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ وہ قرآن مجید کو یاد نہیں کر سکتا۔

ابن عیینہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میرے لیے قرآن کی جگہ ہو کیونکہ میں قرأت نہیں کر سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:

”اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور پھر بولا: یہ تو میرے پروردگار کی تعریف کے لیے ہیں میرے لیے (دعا کے طور پر) کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا مانگو:

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے! تو مجھ پر رحم کر! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! تو مجھے رزق عطاء کر اور تو مجھے عافیت نصیب کر!“

(راوی کہتے ہیں:) تو اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور اٹھ کر (چل دیا)۔

1182 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ - وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَمَا يُجْزِينِي فِي صَلَاتِي قَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . قَالَ هَذَا لِلَّهِ فَمَا لِي قَالَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ . وَقَبَضَ كَفَّيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابی واوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں قرآن نہیں سیکھ سکتا تو نماز میں میرے لیے کیا پڑھنا کافی ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

اس شخص نے عرض کی: یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے میرے لیے (دعا کے طور پر) کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے! تو مجھ پر رحم کر! تو مجھے رزق عطاء کر! تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! تو مجھے

عافیت نصیب کر!“۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) اس شخص نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر لی تھیں (یعنی انگلیوں پر ان کلمات کو گن کر ہاتھ بند کیا تھا)۔

1183 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا عَلِمْنِي مَا يُجْزِيْنِي مِنْهُ قَالَ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِلَّهِ فَمَا لِي ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں قرآن نہیں سیکھ سکتا، آپ مجھے ایسی دعا کی تعلیم دیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے (برکت حاصل کرتے ہوئے میں اپنے کام کا آغاز کرتا ہوں) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔“

اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہوگا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الجبار بن ورد مخزومی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو ہشام مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۱۷/۲) (۳۹۶۲)۔

1184 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسَمِعْتُ عَنْ آيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَتْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (الْمِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ) إِلَى

۱۱۸۴- عبد الجبار بن الورد بن ابی الورد: ثقة لا بأس به۔ وقال ابو هاشم وابو داود وابن معين: ثقة۔ وقال ابن المني: لم يكن به بأس۔ وذكره ابن حبان في الثقات وقال: يخطئ ويسوم۔ وقال البخاري: يخالف في بعض حديثه۔ وقال ابن حجر: صدوق يخطئ۔ ينظر (توضيح الكمال) (۲۹۶/۱۶) (۲۹۷) وتوضيح التوضيح (۱۰۵/۶-۱۰۶) والتفريب (۱/۱۶۶)۔

۱۱۸۵- اخبره ابو القاسم البغوي في (الجمعيات) (۲۸۲/۱) رقم (۹۲۶) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۰۲/۱) وابن حبان (۱۷۹۹) والذهبي في (سير اعلام النبلاء) (۲۱۸/۷) كسوم من طريق علي بن الجهم بسند الدمشقي وصححه ابن حبان۔ وقال الذهبي: لهذا حديث ثابت ما عليه غبار وقتادة حافظ يورده الحديث بحروقه۔

قَوْلِهِ (يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ) فَإِذَا رَأَيْتُمْ أُوْلَئِكَ فَهُمْ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَأَحْذَرُوهُمْ

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے یہ پڑھا:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آغاز کرتی ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ حقی اور قیوم ہے اس نے تم پر کتاب نازل کی ہے۔“
یہ آیت یہاں تک ہے:

”وہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہہ ہیں تاکہ وہ فتنہ تلاش کریں اور اس کی تاویل تلاش کریں حالانکہ اس کی تاویل کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جن لوگوں کو علم میں رسوخ حاصل ہوتا ہے وہ یہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو یہ وہی لوگ ہوں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے تو تم ان سے بچو!

33- باب ذِکْرِ اخْتِلَافِ الرِّوَايَةِ فِي الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

باب: نماز کے دوران (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) بلند آواز سے

پڑھنے کے بارے میں روایات کا اختلاف

1184- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَشَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

1185- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَحِجَّاجُ بْنُ

۱۱۸۵- أخرجه مسلم (۲۹۹/۱) كتاب الصلوة باب حجة من قال: لا يجوز بالهسلة حديث (۲۹۹/۵۰) وأحمد (۲۷۲/۶) وابن خزيمة (۱۹۶) وأبو جعلى (۲۶۰/۵) رقم (۲۰۰۵) كل يوم من طريق محمد بن جعفر بهذا اللفظ -

عَمَدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَقُرَادُ أَبُو نُوحٍ وَآدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَالنَّضَرُ وَخَالِدُ بْنُ زَيْدٍ الْمَزْرَفِيُّ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ قَوْلِ غُنْدَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ شُعْبَةَ سَوَاءً وَرَوَاهُ وَكِيعٌ الْجَرَّاحُ وَأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ بَلَفَظِ الْآخَرِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے نہیں

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

1186 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ كَثَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

1187 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِ قَوْلِ وَكِيعٍ سَوَاءً. وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ فَلَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ. وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ مُوسَى عَنْ شُعْبَةَ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔ اس روایت کی متابعت بھی کی گئی ہے۔

1188 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

1189 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

۱۱۸۶- أخرجه أحمد (۲۷۵-۱۷۹/۳) وابن خزيمة (۴۹۵) كلاهما من طريق وكيعة بهذا الاسناد-

۱۱۸۷- رواية أسود بن عامر: أشار إليها البيهقي في (السنن الكبرى) (۵۱/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يجهر بها-

۱۱۸۸- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۵۱/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يجهر بها: ورواه زيد بن الحباب عن شعبة: فلم يكونوا

يجهرون-

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ السَّكَنِ وَأَبُو عُمَرَ الْخَوْصِيُّ وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِغَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَكَذَلِكَ رَوَى الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَامَّةُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ مِنْهُمْ هُشَيْرُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمِيدُ الطَّوِيلُ وَأَيُّوبُ السَّخَيَّانِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ وَغَيْرُهُمْ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَهَمَّامٌ وَاخْتَلَفَ عَنْهُمَا فِي لَفْظِهِ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَنَسٍ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بلند آواز میں (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) نہیں پڑھتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بلند آواز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

1190 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بلند آواز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

1191 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَشُعْبَةُ وَعُمَرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَى بَكْرٍ

۱۱۸۹- أخرجه ابن الجارود في (المنقذ) رقم (۱۸۲) من طريق عبيد الله بن موسى قال: حدثنا شعبة عن قَتَادَةَ عن أَنَسِ به- وأخرجه أحمد

(۲۸۹/۲) والبخاري في (جزء القراءة) (۱۲۲) من طريق هشام عن قَتَادَةَ عن أَنَسِ به-

۱۱۹۰- أشار إلى رواية يزيد بن هارون البجلي في (معرفة السنن والآثار) (۵۲۶/۱)-

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم

پان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن محمد بن سکن قرشی ابو عبید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید ت کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۹/۳) (۸۰۳۹)۔

1192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدِلَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكِ حَدَّثَنَا
سَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي
فَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فِيمَا يُجْهَرُ

☆☆ حضرت انس بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء نماز ادا کی ہے یہ حضرات بلند آواز سے قرأت والی نماز میں قرأت کا آغاز الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

دویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابوبکر الصیدلانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”344ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف ”خطیب بغدادی“ (۳/۳۸) (۹۸۳)۔

1193 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنَا
وَمُسْلِمَةَ - هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ - قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) يَسْتَفْتِحُ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) أَوْ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فَقَالَ إِنَّكَ لَتَسْأَلُنِي عَنْ
شَيْءٍ مَا أَحْفَظُهُ وَمَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ . قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ
أَمْ لَا نَعَمْ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ سعید بن یزید ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بلند

١١٩ أخرجه البخاري في (جزء الفراءة) رقم (١٣٠) ومسلم (٢٩٩/١) كتاب الصلوة باب حجة من قال: لا يجزيه بالجملة حديث

١١٩- أخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (٥٢٤/١) كتاب الصلوة باب الابتداء بقراءة أم القرآن قبل ما يقرأ بعدها من طريق
ملفوظي به -

آواز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کرتے تھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرتے تھے انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے جو مجھے اچھی طرح یاد ہے اور تم سے پہلے کے بارے میں کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اس کی سند صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

- غسان بن مضر۔ وثقوة۔ قال عبد الصمد بن عبد الوارث: کان قد ریا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۰۵/۵) (۶۶۷۰)۔
- سعید بن یزید بن سلمة ازدی ثم الطاحی، ابوسلمة بصری القصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۸/۱) (۲۸۳)۔

34- باب وجوب قراءة أم الكتاب في الصلاة وخلف الإمام.

باب: نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور امام کی اقتداء میں (سورہ فاتحہ پڑھنا)

- 1194- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي مُوسَى النَّهْرَیَّ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا فَيْضُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّقِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي سَكَاتِهِ وَمِنْ أَنْتَهَى إِلَى أَمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ أَجَزَاهُ .
- مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کے ساتھ نماز ادا کرے اسے امام کے سکتہ کے دوران سورہ فاتحہ پڑھ لینی چاہیے اور جو شخص سورہ فاتحہ مکمل پڑھ لے تو ایسا کرنا ہی کے لیے کافی ہوگا۔

محمد بن عبد اللہ بن عبید نامی راوی ضعیف ہے۔

۱۱۹۴- أخرجه البيهقي في (جزء الفرائض) ص (۸۰) رقم (۱۷۲) من طريق دارقطني به- وأخرجه الحاكم (۲۲۸/۱) : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي سَكَاتِهِ وَمِنْ أَنْتَهَى إِلَى أَمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ أَجَزَاهُ .

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن ابو موسیٰ، ابو عبد اللہ، المعروف بالنھر تیری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”289ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۴۱/۳) (۱۳۲۵)۔

○ ایوب بن محمد بن زیاد الوزان، ابو محمد الرقی، مولیٰ ابن عباس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”49ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۰) (۶۲۷)۔

○ فیض بن اسحاق، ابو یزید الرقی، خادم الفضیل بن عیاض۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۸۸/۷) (۴۹۹)۔

1195- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَصْطَخَرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَّابِ التِّمِّيِّ وَابِرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ أَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْتُ وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ قَالَ وَإِنْ كُنْتُ أَنَا قُلْتُ وَإِنْ جَهَرْتَ قَالَ وَإِنْ جَهَرْتُ رَوَاهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ۔

☆☆ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگرچہ (امام) آپ ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ (امام) میں ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگرچہ آپ بلند آواز میں قرأت کر رہے ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگرچہ میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں (پھر بھی تم سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو)۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابواسحاق شیبانی: سلیمان بن ابوسلیمان فروز، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”140ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۸) (۲۵۸۳)۔

○ جواب بن عبد اللہ تیمی۔ نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین، و نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ابن نمیر، علم

۱۱۹۵- أخرجه الحاكم (۲۳۹/۱) من طريق حفص بن غياث بسند الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي - وأخرجه البيهقي في (جزء

القراءة) ص (۹۱) رقم (۱۸۸، ۱۸۹) عن الحاكم وأخرجه البخاري في (جزء القراءة) (۵۱) من طريق الشيباني به -

حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۵۹/۲) (۱۵۹۱)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منشر بن اجدع ہمدانی کوئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۵۲/۱) (۲۷۳)۔

○ حارث بن سید تیمی، ابو عائشہ کوئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۸۳/۱) (۱۱۳۷)۔

○ یزید بن شریک تیمی کوئی مخضرم۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۷۱/۳) (۸۱۳۹)۔

امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا شرعی حکم

امام کی اقتداء میں نماز میں قرأت کرنے کے مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی تو اس دوران آپ کو قرأت کرنے میں دشواری محسوس ہوتی، جب آپ نے سلام پھیر لیا تو ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ میرے پیچھے قرأت کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو! صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرو! کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو وہ نامکمل ہوتی ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا تو اس کی وہ نماز ناقص ہوتی ہے، مکمل نہیں ہوتی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو کیا (اس وقت بھی مجھے سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے) تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی! (اس وقت) تم دل میں پڑھ لو۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: بعض حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا ہے۔ انہوں نے تمام نمازوں میں امام کی اقتداء میں بھی سورۃ فاتحہ پڑھنے کو واجب قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض حضرات نے اس کے بارے میں ان کے برخلاف رائے پیش کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں۔

امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ یا دوسری کوئی بھی سورت تلاوت نہیں کی جائے گی۔

ان حضرات نے پہلے موقف کی قائلین کے مقابلے میں یہ دلائل پیش کیے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایات نقل کی گئی ہیں ان میں اس بات کا ذکر ہے جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل ہوتی ہے ان روایات میں اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے ہاں امام کی اقتداء میں ادا کی جانے والی نماز بھی شامل ہوگی۔

کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے: یہاں وہ نماز مراد ہو جو انسان امام کی اقتداء کے علاوہ (یعنی اکیلے میں) ادا کرتا ہے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: جو انسان امام کی اقتداء میں ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس انسان کا قرأت کرنا شمار ہوگا، تو اس حکم کی بنیاد پر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص مذکورہ بالا روایت کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔ اس لیے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص امام کی قرأت کے تابع شمار ہوگا اور وہ اس شخص کے حکم سے خارج ہو جائے گا جو نماز کے دوران سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا جس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔

ہم نے اس بات کا جائزہ لیا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے جن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے ان کے نزدیک یہ حکم امام کی اقتداء کرنے والے شخص کے لیے نہیں ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کی جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ایک انصاری نے عرض کی: یہ کام لازم ہو گیا، راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو وہ لوگوں کی طرف سے (قرأت کرنے کے حوالے سے) کافی ہوتا ہے۔

یہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے تو جب ایک انصاری نے یہ عرض کی: یہ پڑھنا لازم ہو گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس انصاری کی اس بات کا انکار نہیں کیا، لیکن اس کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: یہ حکم حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس شخص کے بارے میں ہے جو تنہا نماز ادا کرتا ہے جو شخص امامت کر رہا ہو یہ حکم مقتدیوں پر لاگو نہیں ہوتا۔

ان کی یہ رائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے جن کے نزدیک امام اور مقتدیوں پر سورہ فاتحہ پڑھنا لازمی ہوتا ہے لہذا ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کے پاس بھی اپنے مخالف فریق کے مقابلے میں کوئی مستند دلیل نہیں ہے۔

حضرت عبدہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے تو ان کے معاملے کو واضح کر دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کر دی ہے کہ آپ ﷺ نے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کو سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس بات کا جائزہ لیں گے: یہ دوسری روایت کے متضاد ہے، نہیں ہے۔

تو اس بارے میں ایک روایت یہ منقول ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایسی نماز ختم کی جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص نے ابھی میرے ساتھ تلاوت کی تھی ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا

کہ کیا وجہ ہے؟ قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اس کے بعد وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں قرأت کرنے سے باز آ گئے، لیکن ان نمازوں میں جن میں نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے ایسا انہوں نے اُس وقت کیا جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی۔

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تو لوگوں نے اس سے نصیحت حاصل کی اور اس کے بعد وہ لوگ (نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں) تلاوت نہیں کرتے تھے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں قرأت کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے میرے لیے قرأت کرنا مخلط کر دیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک رکعت ادا کرے جس میں وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو گویا اُس نے وہ نماز ادا نہیں کی، البتہ اگر وہ امام کی اقتداء میں ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے راوی نے امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا: میں اسے مرفوع حدیث کے طور پر روایت کروں تو انہوں نے فرمایا: اسے اُسی طرح روایت کرو جیسے وہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم اُس وقت بھی تلاوت کرتے ہو جب امام تلاوت کر رہا ہوتا ہے تو وہ خاموش رہے نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ

اُن سے یہ سوال کیا تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسا کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب ایسا نہ کرنا۔
امام طحاوی فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو آیات یہاں نقل کی ہیں، یہ اُس روایت کے خلاف ہیں جو حضرت عبیدہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) تو اس بارے میں منقول روایات میں جب تضاد اور اختلاف سامنے آ گیا تو اب ہم غور و فکر اور قیاس کے حوالے سے اس کا حکم تلاش کریں گے۔

ہم نے اس بات کا جائزہ لیا: تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے: اگر کوئی شخص ایسے وقت میں آئے کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو اور پھر وہ شخص تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو اُس شخص کی وہ رکعت شمار ہوگی اگرچہ اُس نے قیام کی حالت میں کوئی تلاوت نہیں کی، اب رکعت فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے۔

تو یہاں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے اسے ضرورت کے پیش نظر جائز قرار دیا گیا ہو اور یہاں اس بات کا بھی احتمال ہو سکتا ہے اسے اس بنیاد پر جائز قرار دیا گیا ہو کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا فرض نہیں ہوتا۔

تو جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو اس بات کا جائزہ لیا: وہ تمام حضرات ایسے شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے ہیں جو اس وقت آتا ہے جب امام رکوع کی حالت میں تھا اور اُس نے نماز کے آغاز میں تکبیر نہیں کہی اور سیدھا رکوع میں چلا گیا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

تو اگر اُس شخص کا قرأت کو ترک کرنا ضرورت کی وجہ سے رکعت فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے معاف ہوتا تو ضرورت کے پیش نظر اس کا قیام کو ترک کرنا بھی معاف ہونا چاہیے تھا تو جو چیز نماز میں فرض ہوتی ہے اُس کی یہ صورت ہے اُسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اُسے ادا کیے بغیر نماز درست نہیں ہوتی، تو جب قرأت کا حکم اس کے برخلاف ہوگا اور ضرورت کے پیش نظر اسے ساقط کیا جاسکتا ہو تو یہ اُس جنس (یعنی فرض کی جنس) سے تعلق نہیں رکھے گی۔

تو اس قیاس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے: ضرورت کے علاوہ بھی یہ ساقط ہوگی، غور و فکر کے اعتبار سے یہی حکم تھا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے، وہ حضرات امام کی اقتداء میں خود بھی قرأت کر لیتے تھے اور لوگو کو بھی قرأت کرنے کا حکم دیتے تھے۔

جیسا کہ ابوابراہیم تیمی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم قرأت کر لیا کرو میں نے دریافت کیا: اگرچہ میں آپ کی اقتداء میں ہوں تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ تم میری اقتداء میں ہوں میں نے کہا: اگرچہ آپ بھی قرأت کر رہے ہوں تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ میں بھی قرأت کر رہا ہوں۔

مجاہد بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کی اقتداء میں سورہ مریم کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی تو انہوں نے امام کی اقتداء میں قرأت بھی کی۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں:) تو اس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا جن حضرات کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہے انہی حضرات کے بارے میں اس کے برعکس بھی روایات منقول ہیں۔

جیسا کہ ایک سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قرأت کے وقت تم خاموش رہو کیونکہ نماز مشغولیت ہے اور تمہارے لیے (امام کا قرأت کر لینا کافی ہوگا)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے کاش اُس کے منہ میں خاک بھر جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبید اللہ مقسم فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اُن حضرات نے یہی جواب دیا: ہم امام کی اقتداء میں کسی بھی نماز میں قرأت نہیں کرتے ہیں۔

عبید اللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اُس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم امام کی اقتداء میں کسی بھی نماز میں قرأت نہ کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابو حمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: جب امام میرے آگے موجود ہو تو کیا میں اُس کی اقتداء میں قرأت ادا کر لوں تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نہیں۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص امام کی اقتداء میں قرأت کر سکتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں ہو تو امام کا قرأت کرنا اُس شخص کے لیے کافی ہوگا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی یہ جماعت اس بات پر متفق ہے امام کی اقتداء میں قرأت

نہیں کی جائے گی۔

اور اس کی تائید ان روایات سے بھی ہوتی ہے جو اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں، جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر قیاس کے ذریعے بھی اسی موقف کی تائید ہوتی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے، لہذا یہ اس کے برخلاف موقف کے مقابلے میں زیادہ بہتر شمار ہوگا۔

1196- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَّابٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ . قَالَ قُلْتُ وَإِنْ كُنْتُ أَنْتَ قَالَ وَإِنْ كُنْتُ أَنَا . قُلْتُ وَإِنْ جَهَرْتُ قَالَ وَإِنْ جَهَرْتُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے ہدایت کی میں قرأت کر لیا کروں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: خواہ آپ امام ہوں (تو بھی قرأت کر لیا کروں)؟ انہوں نے جواب دیا: خواہ میں امام ہوں (تو بھی تم قرأت کر لیا کرو)۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اگرچہ آپ بلند آواز میں قرأت کر رہے ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: اگرچہ میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں۔

اس کی سند مستند ہے۔

1197- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ عبد اللہ بن ہذیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کر لیا کروں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!



راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن سلیمان، ابو یحییٰ عبدی کوئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”199ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۲۳/۶) (۳۳۶۸)۔

۱۱۹۶- أخرجه الحاكم (۲۲۹/۱) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۱) رقم (۱۸۹) من طريق أبي كريب بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي۔

۱۱۹۷- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲-۹۳) رقم (۱۹۹) من طريق الدارقطني به۔ وأخرجه البخاري في (جزء القراءة) رقم (۵۲) من طريق أبي سنان به۔

○ عبد اللہ بن ابو ہذیل کوئی، ابو مغیرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”خالد القسریٰ کی خلافت میں عراق“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۵۸) (۷۰۹)۔

1198- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ - وَكَانَ يَسْكُنُ إِبِلْيَاءَ - عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَأُونَ مِنْ وَرَاءِ إِمَامِكُمْ . قَالَ قُلْنَا أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆☆ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ جو ایلپاء میں قیام پذیر تھے وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت کرنے میں کچھ دشواری محسوس ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو! چونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔ یہ سند ”حسن“ ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ مول بن ہشام یشکری۔ ابو ہشام بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”253ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۹۰) (۱۵۳۶)۔

○ محمود بن ربیع بن سراقہ بن عمرو الخزرجی، ابو نعیم او ابو محمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۳۳) (۹۵۶)۔

۱۱۹۸- أخرجه أبو داود (۲۱۷/۱) كتاب الصلوة باب من ترك القراءة في صلواته بغفلة الكتاب حديث (۱۸۲۲) والترمذي (۱۱۶/۲-۱۱۷) كتاب الصلوة باب ما جاء في القراءة خلف الإمام حديث (۲۱۱) وأحمد (۲۱۶/۵) والبخاري في (جزء القراءة خلف الإمام) رقم (۶۶) ۲۵۷-۲۵۸ وابن خزيمة (۱۵۸۱) وابن حبان (۶۶۰-مؤرد) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۵/۱) والحاكم (۲۲۸/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۶/۲) كتاب الصلوة باب لا يقرأ خلف الإمام على الإطلاق وفي (جزء القراءة) (۵۶-۵۷) رقم (۱۰۸) إلى رقم (۱۱۲) وابن خزيمة في (المعجم) (۲۳۶/۲) كلهم من طريق محمد بن اسحاق بهذا الإسناد وقال الترمذي: حديث حسن وصححه ابن خزيمة وابن حبان۔

مَكْحُولٌ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ . قُلْنَا أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا .

☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو جب وہ بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوتا ہے! ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم تیزی سے پڑھ لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

1202- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ التَّيْسِيُّ

حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ - وَكَانَ أَبُو نُعَيْمٍ أَوَّلَ مَنْ أَذَّنَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ - فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَبُو نُعَيْمٍ وَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَّفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعَبَادَةِ قَدْ صَنَعْتَ شَيْئًا فَلَا أَدْرِي أَسَنَّهُ هِيَ أَمْ سَهْوٌ كَانَ مِنْكَ . قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلٌ صَلَّيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَالْتَبَسْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ . فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا لَنَصْنَعُ ذَلِكَ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ فَلَا تَقْرَءُوا وَابْشُرُوا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆ ☆ حضرت نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں تاخیر سے اپنے ابو نعیم نامی مؤذن نے نماز کے لیے اقامت کہہ دی ابو نعیم وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے بیت المقدس میں اذان دی تھی ابو نعیم لوگوں کو نماز پڑھانے لگے اسی دوران حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آگئے میں ان کے ساتھ تھا ہم نے ابو نعیم کی اقتداء میں صف قائم کر لی ابو نعیم نے بلند آواز میں قرأت کرنا شروع کی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی سورہ فاتحہ پڑھنے لگے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ایک ایسا عمل کیا ہے جس کے بارے میں مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ کیا یہ سنت ہے؟ یا آپ نے غلطی سے ایسا کر لیا ہے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے جبکہ ابو نعیم بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے تو اس دوران آپ ﷺ کو قرأت کرنے میں دشواری محسوس ہوئی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا تھا تو کیا تم بھی قرأت کر رہے تھے؟ تو ہم میں سے بعض حضرات نے کہا: ہم نے ایسا کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا قرآن کے حوالے سے میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں تو تم قرآن کی قرأت

کیا کرو البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یثیم بن حمید الغسانی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو احمد ابو حارث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۳۰) (۷۴۱۲)۔

○ نافع بن محمود بن ربیع، اسم جدہ ربیعہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مستور" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۹۶) (۷۱۳۲)۔

1203- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَسْقُودٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هَلْ تَقْرَأُونَ فِي الصَّلَاةِ مَعِيَ . قُلْنَا نَعَمْ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ إِنَّمَا كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا قَالَ الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُبَادَةَ.

☆☆ ابو نعیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: کیا تم لوگ میرے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو ہاں! البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ولید بن عتبہ الجعفی، ابو العباس دمشقی، مقلدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقیل" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۱۲۰۲- أخرجه البيهقي في (جزء الفراء) ص (٦٥) رقم (١٢٢) من طريق الدارقطني به - وأخرجه أبو داود (٢١٧/١) (٢١٨) كتاب الصلوة باب من ترك الفراء في صلواته بغائفة الكتاب حديث (٨٢٤) من طريق الترمذي بن حميد بن عبد الله بن عمار - ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٦٤/٢) كتاب الصلوة باب من قرأ الفراء خلف الإمام ما رواه أبو داود في (الصلوة) (١٦٤/٢) خلف الإمام (البيهقي رقم (١٢٠-١٢١) -

۱۲۰۳- أخرجه الحاكم (٢٢٨/١) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٦٥/٢) كتاب الصلوة - من قال: لا يقرأ خلف الإمام علم الاطلاقة وفي (جزء الفراء) ص (٦٦) رقم (١٢٥) من طريق أبي زرعة: عبد الرحمن بن عمار -

”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”240ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۳۹) (۷۴۸۹)۔

○ سعید بن عبد العزیز التتوخی، دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”167ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۸۳) (۲۳۷۱)۔

1204- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحَمَصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ مَكْحُولٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَقْرَأُونَ مَعِيَ وَأَنَا أَصَلِّي . قُلْنَا إِنَّا نَقْرَأُ نَهْذُهُ هَذَا وَنَدْرُسُهُ دَرَسًا . قَالَ فَلَا تَقْرَأُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ سِرًّا فِي أَنْفُسِكُمْ . هَذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے دریافت کیا: کیا تم لوگ میرے ساتھ قرأت کرتے ہو جب میں نماز پڑھا رہا ہوتا ہوں؟ ہم نے عرض کی: ہم قرأت کرتے ہیں لیکن ہم تم سے پڑھ لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قرأت نہ کیا کرو البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو اور وہ بھی دل میں پڑھا کرو۔ یہ روایت ”مرسل“ ہے۔

1205- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوِيهِ وَأَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الدِّمَشْقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ وَمَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رَبِيعَةَ - كَذَا قَالَ - أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نَعِيمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نَعِيمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ نَعَمْ صَلَّيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهِرْتُ بِالْقِرَاءَةِ . قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي أُنَارِعُ الْقُرْآنَ لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهِرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ . وَرَوَاهُ يَحْيَى الْبَابِلِيُّ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدٍ .

☆☆ نافع بن محمد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو (باجماعت نماز میں) سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ابو نعیم (امام صاحب) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے حضرت

۱۲۰۱- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) من (٦٧) رقم (١٢٨) من طريق كثر بن عبد الله بن أبيه بن الوليد بسند الإسناد - قال البيهقي:

مردی فی ذلك عن رجاء بن عبود مرسله وموقوفه - اله - ومكحول المصنف لم يردك عباد بن الصامت - ونظرة (جامع التمهيد) من (١٢٨٥) -

۱۲۰۵- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٦٥/٢) (١٦٦) كتاب الصلوة باب من قال: لا أبرأ خلف الاسم على الإطلاق وفي (جزء

القراءة) من (٦٦) رقم (١٢٠) من طريق هشام بن عمار ثنا صدقة بن خالد بسند الإسناد - وقال البيهقي: والحدیث صحیح عن عباد بن

الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم - وله شواهد -

عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسا عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے (جس پر مجھے حیرانگی ہوئی)۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ نافع نے کہا: میں نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ عجم (امام) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز عائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا تھا تو کیا تم میں سے کوئی شخص قرآن کی تلاوت کر رہا تھا؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! یا ول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے تم میں سے کسی بھی شخص قرآن کا کوئی بھی حصہ نہ پڑھے اس وقت جب میں بلند آواز سے قرأت کر رہا ہوں البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا۔

اس روایت کی سند ”حسن“ ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

ویان حدیث کا تعارف:

○ صدقہ بن خالد اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو العباس دمشقی یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے میں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”171ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۵۱) (۲۹۲)۔

○ حرام۔ ابن حکیم بن خالد بن سعد انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۷) (۱۱۷۲)۔

1206 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّحَّاحِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَتَيْتُ عِبَادَةَ بْنَ صَامِتٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَلَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِأَنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.

☆☆ نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

”تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز قرأت نہ کرے البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرے کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن سیف بن یحییٰ بن درہم طائی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوداؤد حمرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”272ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۸) (۲۵۸۶)۔

○ عثمان بن ابوسودۃ المقدسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶۳) (۴۵۰۹)۔

1207- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَرْوَانَ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ

الرَّازِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَامَ إِلَى جَنَبِيْ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَقْرَأُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لَهُ أبا الْوَلِيدِ تَقْرَأُ وَتَسْمَعُ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ نَعَمْ إِنَّا قَرَأْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَلِطَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ سَبَّحَ فَقَالَ لَنَا حِينَ انْصَرَفَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ. قُلْنَا نَعَمْ. قَالَ قَدْ عَجِبْتُ قُلْتُ مَنْ هَذَا الَّذِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنَ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَلَا تَقْرَأُ وَمَعَهُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا. مُعَاوِيَةُ وَإِسْحَاقُ بْنُ أَبِي قُرُوءَةَ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ میرے ساتھ آ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے امام کی اقتداء میں قرأت شروع کر دی حالانکہ امام بھی اس وقت قرأت کر رہا تھا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے ان سے کہا: ابو الولید! آپ بھی قرأت کرنے لگ پڑے تھے حالانکہ آپ سن رہے تھے کہ امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اسی طرح قرأت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت میں دشواری پیش آئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: کیا کوئی شخص میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی حیران ہو رہا تھا میں یہ سوچ رہا تھا کہ کون شخص میرے ساتھ قرآن میں مقابلہ کر رہا ہے جب امام قرأت کر رہا ہو تو تم اس کے ساتھ قرأت نہ کیا کرو البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

معاویہ اور اسحاق بن ابوقرۃ وہ نامی راوی ضعیف ہیں۔

— — — — —

۱۲۰۷- أخرجه البيهقي في (جسر القراء) ص (۶۳) رقم (۱۱۸) من طريق إسماعيل بن سليمان الرازي بسند الاستاذ - وقال البيهقي: قد روي هذا الحديث عن أبيه عن حماد بن عمار عن حبيب بن حكيم ومكحول عن داود ابن منصور.

وایان حدیث کا تعارف:

○ معاویہ بن یحییٰ، ابوروح، صدنی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البخاری الکبیر (۳۳۶/۷)۔

○ عبد اللہ بن عمرو بن حارث بن ابوضرار بن مصطلق خزاعی، تہذیب الکمال (۷۱۵/۲) تہذیب التہذیب (۲۳۵/۵) الخلاصۃ (۸۲/۲)۔

1208 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً أَوْ تَطَوُّعًا فَلْيَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةً مَعَهَا فَإِنْ انْتَهَى إِلَى أَمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَ وَمَنْ صَلَّى صَلَاةً مَعَ إِمَامٍ يَجْهَرُ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي بَعْضِ سَكَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَصَلَاتُهُ جَدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ. مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص فرض یا نفل نماز ادا کر رہا ہو وہ اس میں سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ ایک سورۃ کی تلاوت کرے اگر وہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے تو یہ بھی اس کے کافی ہوگا اور جو شخص امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو جس میں امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو اسے چاہیے کہ امام کے سکوت کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھ لے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اس کی نماز نامکمل ہو گی، پوری نہیں ہوگی۔

محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر نامی راوی ضعیف ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد الوہاب، ابویحییٰ القناد، سکری کوفی، تہذیب الکمال (۱۲۳۶/۳)، تہذیب التہذیب (۳۲۰/۹)، الثقات (۲۲۳/۷)۔

1209 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

۱۲۰۸- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) (ص ۸۰-۸۱) رقم (۱۷۲) من طريق الدارقطني به - وقال البيهقي: ومحمد بن عبد الله بن عبید بن عمیر وان كان غیر معنیج به - وكذلك بعض من تقدم ممن رواد عن عمرو بن شعيب: فللقراءة المأموم فأنه الكتاب في مكنة الامام - ثوالف صحيحة عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: خبرنا عن فطرهم: وعن أبي لمريرة وغيره من فتوالهم -

۱۲۰۹- أخرجه احمد (۴۲۸/۲) وابو داود (۲۱۶/۱) كتاب الصلوة: باب من ترك القراءة في صلاته بفتح الكتاب حديث (۸۲۰) والحاكم (۲۲۹/۱) والبيهقي في (جزء القراءة) (ص ۲۷) رقم (۱۷۱) كترهم من طريق يحيى بن سعيد القطان بهذا الاسناد - وقال الحاكم: هذا حديث صحيح لا يخار عليه: فان جعفر بن ميمون العبدي من ثقات البصريين ويحيى بن سعيد لا يهتبط الا عن الثقات - ووافقه الذهبي - واخرجه ابو داود (۲۱۶/۱) كتاب الصلوة: باب من ترك القراءة بفتح الكتاب حديث (۸۱۹) وابو حنبل (۲۵۲) موارد (۱) والبيهقي في (جزء القراءة) (ص ۲۷) رقم (۱۷۲) كترهم من طريق عيسى بن يونس نا جعفر بن ميمون بهذا الاسناد -

الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ التَّهْدِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُجَ يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنْ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ جا کر لوگوں میں یہ اعلان کریں نماز اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک سورہ فاتحہ نہ پڑھ لی جائے۔ اور مزید تلاوت نہ کی جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن میمون، ابو علی، ابو العوام، بصری تمیمی الانماطی، تہذیب التہذیب (۲/۲۰۸)، والخلاصة (۱/۱۷۰)، الثقات

(۶/۱۳۵)۔

1210- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ - قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . وَقَالَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ فِي حَدِيثِهِ لَا تُجْزَى صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

زیاد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو شخص اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔“

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سوار بن عبد اللہ بن سوار بن عبد اللہ بن قدامة بن عترة، قاضي الرصافة، ابو عبد اللہ، تہذیب التہذیب (۳/۲۶۸)

۱۲۱۰- اخرجہ البخاری (۲/۱۸۰) کتاب الاذان باب وجوب القراءة للامام والمأموم: حديث (۷۵۶) ومسلم (۲/۲۶۰-الاصح) کتاب

الصلوة باب وجوب القراءة في كل ركعة: حديث (۲۹۶/۲۶) وابو داود (۱/۲۱۷) کتاب الصلوة باب من ترك القراءة في صلاة

بفاته الكتاب: حديث (۸۲۲) والنسائي (۲/۱۲۷) کتاب الافتتاح باب اجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلوة والترمذي (۲/۲۵۰) کتاب

الصلوة باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب: حديث (۲۶۷) وابن ماجه (۱/۲۷۳) کتاب الصلوة باب القراءة خلف الامام: حديث

(۸۲۷) واحمد (۵/۳۱۶) وابو عروبة (۲/۱۲۶) والبيهقي (۱/۳۸۶) والشافعي في (المسند) (۱/۷۵) وابن ابي شيبة (۱/۳۱۰) وابن خزيمة

(۱/۶۸۸) وابن حبان (۱۷۸۲) وابن الجارود في (المنقذ) رقم (۱۸۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۶۶) وفي (جزء القراءة) (ص

۲۰- ۲۱) رقم (۲۱۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷) والبطوني في (شرح السنة) (۲/۲۰۰) كرسيم من طريق سفيان بن عيينة بهذا الاسناد - وقال الترمذي

حديث حسن صحيح -

”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۹/۱)، والخصلاۃ (۴۳۰/۱)۔

1211- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ . وَهَذَا صَحِيحٌ أَيْضًا . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَمَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ حضرت محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اس شخص کی نماز نہیں ہوگی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

(یہ روایت بھی مستند ہے) یہی روایت بعض دیگر راویوں نے بھی نقل کی ہے۔

1212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَلْبٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَمَا صَنَعَ فَاصْنَعُوا . قَالَ أَبُو حَاتِمٍ هَذَا تَصْحِيحٌ لِمَنْ قَالَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے جو وہ کرے تم بھی وہ کرو۔

شیخ ابوحاتم نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت سے ان لوگوں کے موقف کی تصحیح ہو جاتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں: امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن شبیبہ او ابن ابوشیبہ۔ مجہول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے

۱۲۱۱- اخرجه مسلم (۲۶۰/۲-الاجبي) كتاب الصلوة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة: حديث (۲۹۶/۲۵) والدارمي (۲۲۸/۱) وابو عوانة (۱۲۵/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۶/۲) وفي (جزء القراءة) ص (۲۱-۲۲) رقم (۲۲) كسروم من طريق يونس بن يزيد: بهذا الاسناد- واخرجه مسلم (۲۶۲/۲-الاجبي) كتاب الصلوة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة: حديث (۲۹۶/۲۶) واحمد (۲۲۶/۵) وابو عوانة (۱۲۶/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۵-۳۷۶/۲) كسروم من طريق صالح بن كيسان عن الزهري به- واخرجه مسلم (۲۶۲/۲-الاجبي) حديث (۲۹۶/۲۷) واحمد (۲۲۲/۵) وابو عوانة (۱۲۶/۲) وابن حبان (۱۷۸۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۶/۲) كسروم من طريق عبد الرزاق: وهو في (مصنفه) (۲۶۲۲) عن معمر عن الزهري به- واخرجه النسائي (۱۲۸/۲) كتاب الافتتاح: باب ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلوة: من طريق ابن المبارك عن معمر عن الزهري به- وينظر: بغية الطرود في (جزء القراءة) ص (۲۴-۲۵)۔

۱۲۱۲- اخرجه الطبراني في (الالمع) (۳۳۱/۴) رقم (۳۵۶۹) والخطيب في (تاريخ بغداد) (۳۳۲/۸) كلاهما من طريق الحميدي بسند الاسناد- وقال الطبراني: لا يروى لنا الحديث عن جابر بن عبد الله الا بسند الاسناد تفرد به الحميدي والحديث ذكره البيهقي في (مجمع الزوائد) (۶۹/۲) وقال: وفيه موسى بن شبیبہ من ولد كعب بن مالك: ضعه احمد: ورفعه ابو حاتم: وذكره ابن حبان في الثقات۔

”طبقة“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۴) (۱۴۶۹)۔

1213- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْإِسْكَندَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أُمُّ الْقُرْآنِ عَوْضٌ مِنْ غَيْرِهَا وَلَيْسَ غَيْرُهَا مِنْهَا عَوْضٌ . تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ عَنْ أَشْهَبَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سورۃ فاتحہ دیگر تمام سورتوں کا عوض ہے، لیکن کوئی دوسری سورت اس کا عوض نہیں ہو سکتی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن خلاد نامی راوی منفرد ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سیار بن ایوب، ابوحسن مروزی فقیہ، امام نسائی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تہذیب التہذیب (۱/۳۵)، والخصلاصة (۱/۱۶)، ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴/۱۸۷)۔

○ محمد بن خلاد بن ہلال الاسکندرانی، ان کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا یہ کون ہیں؟ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۱۳۵) (۷۴۹۳)۔

○ اشہب بن عبد العزیز بن داؤد بن ابراہیم، ابو عمرو فقیہ مصری، تہذیب التہذیب (۱/۳۵۹)، الثقات (۸/۱۳۶)، البحر التمدیل (۲/۳۴۲)۔

1214- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يَقُولُ أَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۱۲۱۳- أخرجه الحاكم (۲۴۸/۱) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۲۱) رقم (۲۱) من طريق احمد بن سيار المروري بهذا الاسناد وقال الحاكم: قد اتفق الشبخان على اخراج هذا الحديث من اوجه مختلفة بغير هذا اللفظ - ورواه هذا الحديث اكثرهم اشته وكثيرهم ثقات على شرطهما ووافقه الذهبي - قلت: محمد بن خلاد الاسكندراني لا يدرى من هو - وقال ابن يونس: يروي مناكير - ينظر: (الميزان) (۶/۱۳۵)۔

۱۲۱۴- أخرجه الحاكم (۲۴۹/۱) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹۵) من طريق عن الصمد بن النعمان بهذا الاسناد - وصححه الحاكم ووافقه الذهبي - قلت: سفيان بن حسين ثقة لكنه ضعيف في الزهري خاصة قاله احمد وابن معين وابو داود والنسائي وابن حبان وابن عدي وغيرهم - وينظر: (تہذیب التہذیب) (۱/۱۰۷) (۲/۲۶۰) والتمیزان (۲/۲۶۰) والتقریب (۱/۲۶۰)۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ ہدایت کرتے تھے: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ فرمایا کرتے تھے: امام کی اقتداء میں پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرو اور آخری دو رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الصمد بن نعمان بصری، ابو محمد بزاز نسائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”216ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۹/۱) (۵۷۱۳)۔

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابو محمد، ابو حسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۰/۱) (۳۰۳)۔

1215 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کا حکم دیتے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ اس بات کو پسند کرتے تھے ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی ایک سورت پڑھی جائے اور آخری دو رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے اس وقت جب انسان امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو۔ اس روایت کی سند مستند ہے۔

1216 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ هَذَا صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حجاج بن صلت، ابو العباس اسدی، ابن اخی بن صلت۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”262ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف

۱۲۱۵- أخرجه الماکم (۲۲۹/۱) وعنه البيهقي في (جزء الفراء ۵) ص (۹۲) رقم (۱۹۲) من طريق أبي العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن اسماعيل الصفاني بسند الإسناد - وصححه الماکم - ووافقه الذهبي - وفيه نظر بعرف من الحديث السابق -

بہ "خطیب بغدادی" (۱۱۷/۴) (۱۷۸۳)۔

1217- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ اقْرَأُوا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ . وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت میں امام کی اقتداء میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرو۔
اس کی سند مستند ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حمین اسلم جچی وھو ابن سلمان، ابو معاذ قرشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انھیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۱۴/۳) (۵۲۸)۔

35- باب ذِكْرِ قَوْلِهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ . وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ .

باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: جس کا کوئی امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا (اس بارے میں روایات کا اختلاف)

1218- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُمَا ضَعِيفَانِ .

۱۲۱۷- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹۶) من طريق معمر بهذا الإسناد -

۱۲۱۸- أخرجه ابن الجوزي في (المصنف) (۲۲۰/۱) رقم (۵۲۹) من طريق الدارقطني به - وأخرجه محمد بن الحسن الشيباني في (السنن) (۱۶۸/۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۷/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۹/۲) كتاب الصلوة باب من قال: لا يقرأ خلف الإمام على الإطلاق وفي (جزء القراءة) ص (۱۱۷) رقم (۲۲۵، ۲۲۶) وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۹/۲) كتاب الصلوة باب القراءة خلف الإمام حديث (۹۱۵) كسوم من طريق أبي حنيفة النعمان بهذا الإسناد - وقد روي هذا الحديث مرسلًا ورجعه المصنف كما سباني - ورجعه أيضًا جماعة منسجم البيهقي فقال في (جزء القراءة): هذا حديث رواه جماعة من أصحاب أبي حنيفة مرسلًا - وقالهم عبد الله بن المبارك الإمام فرواه عنه مرسلًا - ثم أخرجه برقم (۲۲۶، ۲۲۷) من طريق ابن المبارك أنا سفيان وشعيب وأبو حنيفة عن موسى بن أبي عائشة عن عبد الله بن شداد مرسلًا - وقد رجع هذا الإمام أبو حاتم الرازي فقال ابنه في (العلل) (۱/ ۱۰۵، ۱۰۶) رقم (۲۸۴)

☆☆ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت اس شخص کی قرأت شمار ہوگی۔ اس روایت کو موسیٰ نامی راوی سے صرف امام ابو حنیفہ اور حسن نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ موی بن ابو عاصی ہمدانی۔ (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو حسن کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التعذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۵) (۱۴۷۴)۔

○ عبد اللہ بن شداد بن ہادلیثی، ابوالولدی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”کبار تابعین کے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”81ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۴) (۳۴۰۳)۔

امام کی اقتداء میں قرأت

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے اگر کوئی شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اُس شخص کی قرأت شمار ہوگی یعنی اُس شخص کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔
اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ولا يقرأ المؤتمر خلف الامام خلافا للشافعي رحمه الله في الفاتحة له ان القراءة ركن من الاركان فيشتركان فيه

ولنا قوله عليه الصلاة والسلام (من كان له امام فقرأه الامام له قراءة) وعليه اجماع الصحابة رضي الله عنهم وهو ركن مشترك بينهما لكن حظ المقتدى الانصات والاستماع قلا عليه الصلاة والسلام (واذا قرا الامام فانصتوا) ويستحسن على سبيل الاحتياط فيما يروى عن محمد رحمه الله ويكره عندها لما فيه من الوعيد

الهدايه كتاب الصلاة :فصل في القراءة.

”مقتدی شخص امام کی اقتداء میں قراء نہیں کرے گا‘ ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کا امام ہو

تو امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔“۔

اس بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق بھی ہے یہ رکعہ امام اور مقتدی دونوں کے درمیان مشترک ہے البتہ مقتدی کا یہ کام ہے وہ اس دوران خاموش رہے گا اور قرأت سنے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام قرأت کر رہا ہو تو تم خاموش رہو۔

امام محمد رحمہ اللہ سے اور ایک بات یہ بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں: استحسان کے طور پر احتیاط کے پیش نظر مقتدی بھی قرأت کرے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں امام کی اقتداء میں قرأت کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس پر وعید موجود ہے۔

شیخ ابن ہمام کی وضاحت

اسی عبارت کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے عظیم شارح شیخ کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَلِقَوْلِهِ تَعَالَى (فَاقْرَأْ وَامَّا تيسَّرَ مِنْهُ) وَهُوَ عَامٌّ فِي الْمُصَلِّينَ ، وَكَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ) (قَوْلُهُ وَلَنَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) (فَإِذَا صَحَّ وَجَبَ أَنْ يُخَصَّ عُمُومُ آيَةِ وَالْحَدِيثِ عَلَى طَرِيقَةِ الْخَصْمِ مُطْلَقًا فَيَخْرُجُ الْمُقْتَدِي ، وَعَلَى طَرِيقَتِنَا يُخَصُّ أَيْضًا لِأَنَّهَا عَامٌّ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ ، وَهُوَ الْمَذْرُوكُ فِي الرُّكُوعِ أَجْمَاعًا فَجَازَ تَخْصِيصُهَا بَعْدَهُ بِالْمُقْتَدِي بِالْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ .

وَكَذَا يُحْمَلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) عَلَى غَيْرِ حَالَةِ الْإِقْتِدَاءِ جَمْعًا بَيْنَ الْأَدِلَّةِ ، بَلْ يُقَالُ الْقِرَاءَةُ ثَابِتَةٌ مِنَ الْمُقْتَدِي شَرْعًا فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ ، فَلَوْ قَرَأَ لَكَانَ لَهُ قِرَاءَتَانِ فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ غَيْرُ مَشْرُوعٍ ، بَقِيَ الشَّانُ فِي تَصْحِيحِهِ .

وَقَدْ رَوَى مِنْ طُرُقٍ عِدِيدَةٍ مَرْفُوعًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ضَعَفَ ، وَاعْتَرَفَ الْمُضَعَّفُونَ لِرَفْعِهِ مِثْلُ الدَّارِقُطْنِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَابْنِ عَدِيٍّ بِأَنَّ الصَّحِيحَ أَنَّهُ مُرْسَلٌ لِأَنَّ الْحُقَاطَ كَالسُّفْيَانِيِّنَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ وَشُعْبَةَ وَإِسْرَائِيلَ وَشَرِيكَ وَأَبِي خَالِدٍ الدَّالْكَنِيِّ وَجَرِيرَ وَعَبْدَ الْحَمِيدِ وَزَائِدَةَ وَزُهَيْرَ رَوَوْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلُوهُ .

وَقَدْ أَرَادَهُ مَرَّةً أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَلِكَ ، فَنَقُولُ : الْمُرْسَلُ حُجَّةٌ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَيَكْفِينَا فِيهَا يَرْجِعُ إِلَى الْعَمَلِ عَلَى رَأْيِنَا ، وَعَلَى طَرِيقِ الْإِلْزَامِ أَيْضًا بِإِقَامَةِ الدَّلِيلِ عَلَى حُجِّيَّةِ الْمُرْسَلِ ، وَعَلَى تَقْدِيرِ التَّنْزِيلِ عَنْ حُجْمَتِهِ فَقَدْ رَفَعَهُ أَبُو حَنِيفَةَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ .

رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي مُوطَئِهِ : أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ).

وَقَوْلُهُمْ أَنَّ الْحُفَاطَ الَّذِينَ عَدُّهُمْ لَمْ يَرْفَعُوهُ غَيْرُ صَحِيحٍ.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي مُسْنَدِهِ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) قَالَ: وَحَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ جَابِرٍ، وَرَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزُّهَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ، وَإِسْنَادُ حَدِيثِ جَابِرٍ الْأَوَّلِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَهَؤُلَاءِ سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَأَبُو الزُّهَيْرِ رَفَعُوهُ بِالطَّرِيقِ الصَّحِيحَةِ فَبَطَلَ عَدُّهُمْ فِيْمَنْ لَمْ يَرْفَعَهُ، وَلَوْ تَفَرَّدَ الثَّقَةُ وَجَبَ قَبُولُهُ لِأَنَّ الرَّفْعَ زِيَادَةٌ وَزِيَادَةُ الثَّقَةِ مَقْبُولَةٌ فَكَيْفَ وَلَمْ يَنْفَرِدْ، وَالثَّقَةُ قَدْ يُسْنَدُ الْحَدِيثَ تَارَةً وَيُرْسِلُهُ أُخْرَى.

وَأَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فِي تَرْجَمَتِهِ، وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةً وَبَهَا أَخْرَجَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَقْرَأُ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَقَالَ: أَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَنَازَعَا حَتَّى ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ هَكَذَا (أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: أَتَنْهَانِي) الْحَدِيثُ.

وَهَذَا يُفِيدُ أَنَّ أَصْلَ الْحَدِيثِ هَذَا، غَيْرَ أَنَّ جَابِرًا رَوَى عَنْهُ مَحَلَّ الْحُكْمِ فَقَطْ تَارَةً وَالتَّجْوِيعَ تَارَةً.

قرآن مجید میں نمازی کو قرأت کرنے کا حکم دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فتح القدیر کتاب الصلوة فصل فی القراءۃ

”اس میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو اُس کی تلاوت کرلو۔“

نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ حکم دیا ہے: کوئی بھی نماز قرآن کی تلاوت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

بلکہ مستند روایت میں یہ منقول ہے: ”جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کی قرأت کرنا شمار ہوگا۔“

تو اس صورت میں مذکورہ بالا آیت اور حدیث کے حکم کی تخصیص کرنا ضروری ہوگا جیسا کہ تینوں ائمہ کے نزدیک بنیادی

اصول ہے اس اعتبار سے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص اس حکم کے عموم سے خارج ہوگا۔

پھر یہ پہلو بھی ہے جو شخص رکوع میں نماز کو پالیتا ہے وہ نماز کی رکعت کو پالیتا ہے حالانکہ اُس رکعت کے دوران اُس نے

قرأت نہیں کی ہوتی۔

اس حکم سے یہ پتہ چل جاتا ہے رکوع کو پانے والا شخص قرأت کے عمومی حکم سے خارج شمار ہوگا۔

اسی طرح ایک روایت میں یہ بات بھی منقول ہے:

”تم اللہ اکبر کہو پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں یاد ہو اُس کی تلاوت کرلو۔“

اس حکم کو بھی اُس صورت حال پر محمول کیا جائے گا جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں نہ ہو تاکہ دلائل کے درمیان باہمی

طور پر مطابقت پیدا کی جاسکے۔

بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے: مقتدی کے لیے بھی شرعی طور پر قرأت ثابت ہے کیونکہ امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا

قرأت کرنا شمار ہوگا اور اگر اب مقتدی بھی قرأت کر لیتا ہے تو ایک نماز میں دو قرأتیں ہو جائیں گی۔

مذکورہ بالا حدیث متعدد سندوں کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے:

جسے امام دارقطنی رحمہ اللہ، امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام ابن عدی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے اس روایت کا مرفوع ہونا ضعیف ہے

درست یہ ہے: یہ روایت ”مرسل“ حدیث کے طور پر منقول ہے کیونکہ کئی صحابہ نے اسے ”ارسال“ کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بھی ایک سند کے ساتھ اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

(ابن ہمام کہتے ہیں:) ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے: اکثر اہل علم کے نزدیک ”مرسل“ حدیث بھی حجت شمار ہوتی

ہے۔

اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے صحیح سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کیا

ہے۔

جیسا کہ امام محمد بن حسنؒ اپنی ”موطأ“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، شیخ ابوالحسن موسیٰ رحمہ اللہ اور شیخ عبد اللہ بن

شداد رحمہ اللہ کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔“

اس روایت کو شیخ سفیان ثوری رحمہ اللہ، شریک رحمہ اللہ، جریج رحمہ اللہ، شیخ زہری رحمہ اللہ نے اپنی اپنی اسانید کے ساتھ اپنی اپنی

”مسانید“ میں ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سفیان کی نقل کردہ سند امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق ”صحیح“ ہے۔

اس لیے مخالف حضرات کا اس روایت کو ”مرسل“ قرار دینے پر اصرار کو غلط ہوگا۔

(اصول یہ ہے:) اگر کوئی ثقہ راوی کسی حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو ایسی روایت کو قبول کرنا لازم ہوتا ہے اور کسی ”مرسل“ روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کرنا اس پر زیادتی شمار ہوتا ہے تو اگر کوئی ثقہ راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہو تو ہی اس کی نقل کردہ زیادتی مقبول شمار ہوتی ہے تو یہاں تو چار سے زیادہ راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ایسا بھی ہوتا ہے: کوئی ثقہ راوی کسی روایت کو ایک سند کے ساتھ ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کرتا ہے اور کسی دوسری سند کے ساتھ ”متصل“ روایت کے طور پر بھی نقل کر دیتا ہے۔

امام حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ایک شخص نے آپ کی اقتداء میں قرأت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قرأت کرنے سے روکا جب نماز ختم ہو گئی تو اس شخص نے اس صحابی سے یہ کہا: کیا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے تھے اس بارے میں دونوں کے درمیان تکرار ہو گئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایک سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے قرأت کرنا شروع کر دی تو ایک صحابی نے اسے روکا۔

اس سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے: حدیث کی اصل یہ واقعہ ہے تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کبھی پورا واقعہ ذکر کیا اور کبھی صرف اس کا حکم ذکر کر دیا اور کبھی صرف امام کی اقتداء میں قرأت کی ممانعت کا ذکر کر دیا۔

1219 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَخَلْفَهُ رَجُلٌ يَقْرَأُ فَهَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَازَعَا فَقَالَ اتَّهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَنَازَعَا حَتَّى بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنْ قَرَأَ تَهُ لَه قِرَاءَةٌ . وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ .

☆☆ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنی سند کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک صاحب نے قرأت کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روکا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان دونوں نے بحث شروع کر دی پہلے والے صاحب بولے: کیا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے ہیں ان دونوں کے درمیان

○ اسید بن عمرو بن عامر بن عبد اللہ بن عمرو بن عامر بن اسلم، ابو منذر بجلی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”188ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف یہ ”خطیب بغدادی“ (۱۶/۷) (۳۴۸۴)۔

☆☆ لیٹ بن سعد امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت شروع کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو دریافت کیا: تم میں سے کس نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: سب لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ان سے یہ سوال کیا ہر مرتبہ وہ خاموش رہے پھر اس شخص نے عرض کی: میں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک میرے لیے دشواری پیدا کر رہا ہے۔

1221- قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَتَنَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتْنَاهُ بِأَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَذَاكَرَا ذَلِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ . أَبُو الْوَلِيدِ هَذَا مَجْهُولٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

١٢٢٠ أخرجه البيهقي في الجزء الرابع (١٥٠) من طريق الدارقطني بهذا الإسناد - وينظر حديث (١١٨) -

١٢٢١ أخرجه البيهقي في (جريدة القراء) ص (١٤٩ - ١٥٠) رقم (٢٤١) من طريق الليث ابن سعد عن يعقوب بن أبي يوسف عن أبي حنيفة عن موسى بن أبي عائشة عن عبد الله بن شداد ابن السواد عن أبي الوليد عن جابر بن عبد الله عن أبي حنيفة قال: هذا هو الصحيح عن الليث بن سعد عن يعقوب بن أبي يوسف عن أبي حنيفة والنكاح بن أيوب عن رفر عن أبي حنيفة عن موسى بن أبي عائشة عن عبد الله بن شداد عن أبي الوليد عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مختصراً في قراءة الألف في القراء -

ہرَاغِرُ أَبِي حَنِيفَةَ.

وَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز قرأت کی ایک دوسرے شخص نے اس کو اشارے سے روکا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو پہلا شخص بولا: کیا تم مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے تھے ان دونوں کے درمیان بحث چھڑ گئی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات کو سن لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت اس شخص کی آت شمار ہوتی ہے۔

ابو الولید ثانی یہ راوی مجہول ہے اس کی سند میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا ذکر صرف امام ابو حنیفہ نے کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔



ادیان حدیث کا تعارف:

○ ابو الولید کی، عن جابر، ہوسعید بن مینا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۲۱) (۸۵۰۵)۔

1222- حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي الْأَزْهَرِ التِّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ بِهَذَا . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ . وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَاسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ وَشَرِيكٌ وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَأَبُو الْأَخْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَغَيْرُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ مُوسَلَاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے بعض اسناد میں یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے اور یہی درست ہے۔

۱۲۲۱- اضرجه البيهقي في (المعرفة) (۴/۲۹) كتاب الصلوة: باب الفراء: خلف الامام: حديث (۹۱۲) وفي (جزء الفراء ذ) ص (۱۲۸)-
 ۱۱۹ (رقم) (۲۳۸) من طريق يونس بن بكير بهذا الاسناد - قال البيهقي: (لقد روى يونس بن بكير عنهما - والحسن بن عماره متروك الحديث - جرحه نعمة بن العجاج وسفيان بن عيينة فمن بعدهما من ائمة القل الحديث - اله - قلت: اما روايته مرسله فقد تقدم - وينظر حديث (۱۱۸)-

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محلی، ابو محمد کو فی العطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں صفار طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”228ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۵۳) (۴۳۳۵)۔

1223- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ - مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَتْرُوكٌ.

☆ ☆ سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔
اس روایت کا راوی محمد بن فضل متروک ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہشام بن بختری، ابو جعفر مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”289ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۶۱/۳) (۱۳۷۲)۔

○ سلیمان بن فضل۔ قال ابن عدی: رایت لہ غیر حدیث منکر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۰۹/۳) (۳۵۰۱)۔

○ فضل بن عطیہ بن عمرو بن خالد مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۱/۲) (۴۳)۔

1224- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۲۲۴- أخرجه البيهقي في (جزء الفراءة) ص (۱۸۵) رقم (۱۰۴) وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۱/۱) رقم (۵۲۲) من طريق دارقطني به - وقال ابن الجوزي: محمد بن الفضل قال أحمد: ليس بشيء، حديثه حديث الضل الكذب وكذا قال يحيى: ليس بشيء، لا يكتب حديثه ليس بشيء - وقال الفلاس والنسائي: منروك الحديث - أ - وقد توبع محمد بن الفضل تابعه أبو عاصم: نوع بن أبي سعيد وهو أصح ما له منه - أخرجه البيهقي في (جزء الفراءة) (۱۰۴) ونقل عن أبي علي الحافظ قوله: (هذا كذب باطل) وأبو عاصم: نوع بن أبي سعيد كذاب - وقال البيهقي: (قال أبي عاصم في خروج عن حد الاحتجاج بروايته لكثرة ما وجد من المناكير في حديثه - أشهر من أن يحتاج لسمنا إلى نقل أقوال أهل العلم بالحديث فيه) -

عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) قَالَ نَزَلَتْ فِي رَفْعِ الْأَصْوَاتِ وَهُمْ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ. لَفْظُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو تم خاموش رہو اور غور سے سنو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک آواز بلند کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی، لوگ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوداؤد نامی راوی کے ہیں اس روایت کا راوی عبد اللہ بن عامر ضعیف ہے۔

1225- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يُخَالِجُنِي سُورَتِي. فَتَهَاظُمُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ. لَمْ يَقُلْ هَكَذَا غَيْرُ حَجَّاجٍ وَخَالَفَهُ أَصْحَابُ قَتَادَةَ مِنْهُمْ شُعْبَةُ وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا فَلَمْ يَذْكُرُوا أَنَّهُ نَهَاظُمُ عَنِ الْقِرَاءَةِ. وَحَجَّاجٌ لَا يَحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص نے آپ ﷺ کی اقتداء میں قرأت کرنا شروع کی جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص میری سورت (تلاوت) کے بارے میں رکاوٹ ڈال رہا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

روایت کے یہ الفاظ صرف حجاج نامی راوی نے نقل کیے ہیں، قتادہ کے دیگر شاگردوں یعنی شعبہ، سعید اور دیگر حضرات نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

”نبی اکرم ﷺ نے انہیں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔“

حجاج نامی راوی مستند نہیں ہے۔

— — — — —

۱۲۲۵- أخرجه الطبرانی في (تفسيره) (۱۶۲/۶) رقم (۱۵۵۹۷): حدثني العباس بن الوليد بهذا الإسناد وذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۲۸۵/۲) و زاد نسبه الى ابن ابي هاشم وابي الشيخ وابن مردويه وابن عساكر-

۱۲۲۵- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۶۵) رقم (۲۶۴) وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۲/۱) رقم (۵۲۵) كلاهما من طريق

الدارقطني به- وأخرجه ابن عمري في (الكامل) (۲۲۸/۲): حدثنا عبد الله بن الحسين الصفار وابن صاعد قالوا: حدثنا يونس بن موسى

بهذا الإسناد- ومن طريق ابن عمري أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۲/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يقرأ خلف الإمام

على الإطلاق وفي (جزء القراءة) ص (۱۶۵) رقم (۲۶۰) قال ابن صاعد: قوله: (فترى عن القراءة خلف الإمام) تفرد بروايته حجاج-

وقد رواه عن قتادة ثعبة وابن ابي عروبة ومعر واسماعيل بن مسلم وحجاج بن حجاج ويوب بن مسكين ولعمام وابان ويوب وسعيد

بن بشير فلم يقل أحد منهم ما تفرد به حجاج- اه-

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن نصر بن سندویہ بن یعقوب بن حسان، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”321ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۸۲/۵) (۲۶۲۸)۔

○ سلمۃ بن فضل الابرش - بالمعجمۃ - مولی الانصار، قاضی الری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ کثیر الخطاء“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”190ھ کے بعد“ ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۸/۱) (۳۷۷)۔

1226- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ إِمَامٍ . يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ ضَعِيفٌ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ ہو تو وہ ناقص ہوتی ہے ماسوائے اس نماز کے جو امام کی اقتداء میں ہو۔
یحییٰ بن سلام نامی راوی ضعیف ہے درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سلام بصری۔ نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ الدارقطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۸۳/۷) (۹۵۳۳)۔

1227- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ نَحْوَهُ مَوْقُوفًا.

۱۲۲۶- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۳۱/۱) رقم (۵۳۶) من طريق الدارقطني به - وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۸/۱): حدثنا بصر بن نصر، بهذا الإسناد - وأخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۵۲/۷) ومن طريقه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۵۹-۱۶۰) رقم (۲۴۹) من طريق جعفر بن العجاج وجماعة قالوا: حدثنا بصر بن نصر بهذا الإسناد - قال ابن عدي: وهذا الحديث عن مالك بهذا الإسناد لم يرفعه عن مالك يحيى بن سلام - وهذا الحديث في (الموطأ) من قول جابر موقوف - اه - وقال البيهقي: قال لنا أبو عبد الله الحافظ - فيما قرأ عليه: - ولعمري يحيى بن سلام عن مالك بن أنس في رفع هذا الخبر، ويحيى بن سلام كثر الوهم - وقد روى مالك بن أنس هذا الخبر في (الموطأ) عن وهب بن كيسان عن جابر من قوله: قال: وقد روي من وجه آخر مرفوعاً، ولعمري الراوي في رفعه - ثم أخرجه البيهقي برقم (۲۵۰) من طريق عبد الله بن منصور السدي نا إسماعيل بن موسى السدي عن مالك به مرفوعاً - قال البيهقي: قال أبو عبد الله: ولعمري الراوي عن إسماعيل السدي في رفعه بالمشك - اه - وله طريق آخر مرفوع - أخرجه الدارقطني في (أغراب مالك) كما في (نصب الراية) (۱۶۰/۲) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۶۱) رقم (۲۵۲) من طريق جعفر بن عاصم عن يحيى بن نصر ابن هاشم عن مالك عن وهب عن جابر مرفوعاً -

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَقَالَ أَيُّكُمْ الْقَارِءُ . فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا . فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَكْرَهَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ كَرِهَ لَنَهَى عَنْهُ .

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی آپ نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں کون شخص قرأت کر رہا تھا ایک شخص نے عرض کی: میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا؟ انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا ہوتا تو اس سے منع فرمادیتے

1228- قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا .

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

1229- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَشْهَلِيُّ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا .

۱۲۲۸- أخرجه أحمد (۴۲۰/۲) ومسلم (۳۰۴/۱) كتاب الصلوة: باب التمسيد في الصلوة: حديث (۴۰۴/۶۲) وأبو داود (۱۶۵/۱) كتاب الصلوة: باب الإمام يهلي من قعود: حديث (۶۰۴) والنسائي (۱۶۱/۲) كتاب الافتتاح: باب (وإذا قرأ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا) وابن ماجه (۲۷۶/۱) كتاب الصلوة: باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا: حديث (۸۴۶) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۷/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۶/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: يترك المأموم القراءة فيمضي جهر فيه الإمام وفي (جزء القراءة) ص (۱۳۱) رقم (۲۱۱) كسرهم من طريق أبي خالد الأحمر بهذا الإسناد - قال أبو داود: هذا الزيادة: (وإذا قرأ فأنصتوا) ليست بحفوفة والوهم عندها من أبي خالد - ونسبه العلامة الفماني: فقال في (السردية) (۲۴۳/۲): كذا قال وقد وهم في ذلك: لأن أبا خالد ثقة ومع ذلك فلم ينفر به حتى يحكم عليه بالوهم فقد تابعت ثلاثة كسرهم زادوا تلك الزيادة عن محمد بن عجلان - اه - وقد ضعف هذا الحديث جماعة: منسوخ: البخاري وابن معين وغيرهما - ومنسوخ من نسخة محمد بن عجلان وجعله منتخبا ليطه: كافي هاشم الرازي والبيهقي - ومنسوخ من صححه: كاهن والبندي وغيرهما - ونظر: (نصب الراية) (۱۵/۲-۱۶) -

۱۲۲۹- أخرجه النسائي (۱۶۲/۲) كتاب الافتتاح: باب (وإذا قرأ القرآن فاستمعوا له) ثنا محمد بن عبد الله المقرمي: بهذا الإسناد -

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ الْمُخَرَّمِيُّ يَقُولُ هُوَ ثِقَّةٌ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام ابو عبد الرحمن نے یہ بات بیان کی ہے: مخرمی کہتے ہیں: یہ شخص ثقہ ہے یعنی محمد بن سعد نامی راوی (ثقہ ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد انصاری اشہلی، ابو سعد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات چکھنے کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۳/۲) (۲۳۷)۔

○ الامام حافظ الیہ ”صدوق“ ہیں۔ احمد بن حازم بن محمد بن یونس بن قیس بن ابوغرزة، ابو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”276ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۲۳۹/۱۳) (۱۲۰)۔

1230- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَمُصْعَبِ بْنِ شَرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ . إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ ضَعِيفٌ .

۱۲۳۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۶/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: يترك المأموم القراءة فيما جهر فيه الإمام من طريق أبي الزاهر: ثنا إسماعيل بن أبان بهذا الإسناد - وأسنده البيهقي عن يحيى بن معين أنه قال في حديث ابن عجلان (إذا قرأ فانصتوا): ليس بشيء - وأسنده عن أبي حاتم أنه قال: (ليست لهذه الكلمة محفوظة لها من تخاليف ابن عجلان) - الله - قال الدارقطني في (المداية) (۲۶۵/۲) - أخرجه الدارقطني والبيهقي من روايته عن محمد بن عجلان أيضاً: ثم قال الدارقطني: إسماعيل بن أبان ضعيف - الإمام البيهقي: فعمل الوهم في الحديث من ابن عجلان: وسبقه إلى ذلك أبو حاتم في (العلل) - فأسند البيهقي عن عباس السدي قال: سمعت يحيى بن معين يقول في حديث ابن عجلان: (إذا قرأ فانصتوا) قال: ليس بشيء - ثم أسند عن ابن أبي حاتم قال في (العلل): سمعت أبي وذكر لهذا الحديث فقال: ليست لهذه الكلمة محفوظة لها من تخاليف ابن عجلان - قال: وقد رواه خازن بن مصعب أيضاً: يعني: عن زيد بن أسلم - وخارجه أيضاً ليس بالقوي - قال البيهقي: (وقد رواه يحيى بن العلاء الرازي كما روياه - ويحيى بن العلاء - مشرور) - ولهذا نصف ظاهر يحمل على عم فهم الجمع بين الأخبار المتعارضة ظاهراً مع أنه لا تعارض أصلاً: إذ معنى قوله صلى الله عليه وسلم: (وإذا قرأ فانصتوا) في غير الفاتحة: لعديت عباداً وغيره: (إذا كنتم خلفي فلا تقرأوا) والله بفاتحة الكتاب: فإنه لا صلاة لمن لم يقرأ بها: ولهذا ظاهراً في رفع التعارض فلا يحتاج معه إلى نصف وتوفيق للمعادين الصحيحة بدون حجة: وقد صححه مسلم في صحيحه (لم ياله عنه أبو بكر ابن أخت النضر) فقال له: فحديث أبي هريرة: (وإذا قرأ فانصتوا) فقال: هو عندي صحيح - فقال له: فلم لم نفسه لهننا! فقال: ليس كل شيء عندي صحيح وضمنته لهننا! إنما وضعت لهننا ما أجمعوا عليه - الله -

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، تم اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو جب ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے تو تم آمین کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔

جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو جب وہ سجدے میں جائے تو تم سجدے میں جاؤ جب بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

اس روایت کا راوی اسماعیل بن ابان ضعیف ہے۔

۱. اویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان، ابواسحاق غنوی کوفی۔ کانسیء الحال فی الروایۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۶/۲۴۰) (۳۲۷۸)۔

1231- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الصَّاعَانِيُّ
مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا. أَبُو سَعْدٍ
الصَّاعَانِيُّ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔
اس روایت کا راوی ابوسعید الصاغانی ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن احمد بن نصر بن سعید بن عیسیٰ بن عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔
ابن کا انتقال ”138ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ
”خطیب بغدادی“ (۱۰/۴۲۷) (۵۵۸۵)۔

○ محمد بن میسر۔ بعضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نودیں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی

١٣٣١- أخرجه أحمد (٢٧٦/٢) من طريق أبي سعد الشافعي بهذا اللفظ - وأخرجه البيهقي في (جزء القراءة) (٣١٢) من طريق ابن ميمون نا أبي سعد به -

(۹۰۱) (۶۳۸۴)۔

1232 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ . هَذَا مُرْسَلٌ . ☆☆ امام شعبی روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کی جائے گی۔

یہ روایت مرسل ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سالم ہمدانی - بالسکون - ابوسہل کوفی، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۴۶) (۵۹۳۵)۔

○ احمد بن یوسف، ابو عبد اللہ تغلبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”273ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۸/۵) (۲۶۹۳)۔

○ غسان بن ربیع بن منصور، ابو محمد الغسانی ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”226ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۲۹/۱۲) (۶۷۷۰)۔

1233 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ التَّغْلِبِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ حَرْبٍ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ التَّغْلِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ أَوْ أَنْصِتُ قَالَ بَلْ أَنْصِتُ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . تَفَرَّدَ بِهِ غَسَّانُ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَيْسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفَانِ وَالْمُرْسَلُ الَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

۱۲۳۲ - أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۸) رقم (۴۱۲) من طريق الدارقطني به -
۱۲۳۳ - أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۱۵۵/۶) ومن طريقه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۷) رقم (۴۱۲) من طريق علي بن حرب بن جابر -
الاسناد - وأخرجه البيهقي في (جزء القراءة) (ص ۱۸۷) رقم (۴۱۱) من طريق احمد بن يوسف التغلبي بهذا الاسناد - وقال ابن عدي - وهذا لا يرويه غير محمد بن سالم عن الشعبي وليس بالمحفوظ وقيس بن الربيع يرويه عنه - وقال: والضعف علي روايات محمد بن سالم بين -

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا میں امام کی اقتداء میں قرأت کر لیا کروں یا میں خاموش رہا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خاموش رہا کرؤ یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ اس روایت کو نقل کرنے میں غسان نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں جبکہ اس روایت کے دوسرے راوی قیس اور محمد بن سالم ضعیف ہیں۔

اس سے پہلے نقل کی جانے والی ”مرسل“ روایت اس سے زیادہ مستند ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔
1234 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُعَلِّمُنَا إِذَا صَلَّى بِنَا قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا . هَكَذَا أَمَلَاهُ عَلَيْنَا أَبُو حَامِدٍ مُخْتَصَرًا . سَالِمُ بْنُ نُوحٍ لَيْسَ بِالْقَوِيّ.

☆☆ حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، حضرت ابو موسیٰ نے ہمیں بتایا: نبی اکرم ﷺ جب ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

شیخ ابو حامد نے اس روایت کو اسی طرح مختصر طور پر ہمیں املاء کروایا ہے۔

اس روایت کا راوی سالم بن نوح مستند نہیں ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عامر سلمی بصری، یہ وہاں کے قاضی تھے۔ یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”135ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۲۲) (۴۹۵۹)۔

○ یونس بن جبیر باہلی، ابو غلاب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”60ھ“ کے بعد 100ھ سے پہلے ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۹۸) (۷۹۵۸)۔

1235 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

۱۲۳۵- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۶/۲) كتاب الصلوٰۃ باب من قال: بترك المأموم فيما يجبر فيه الإمام من طريق المدلقطني به- وأخرجه في (جزء القراءة) ص (۱۳۰) رقم (۲۱۰) من طريق ابراهيم بن ابي طالب نا محمد بن يحيى القطني بسند الاسناد- وينظر الحديث الآتي-

سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
سَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَابٍ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ أَبِي
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ فِيهِ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَنَا
فَكَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَيُبَيِّنُ لَنَا سُنَنَنَا قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ
فَانصِتُوا.. قَدْ رَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الصِّيَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سُفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَشُعْبَةُ وَهَمَّامٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَأَبَانُ
وَعَدِيُّ بْنُ أَبِي عَمَارَةَ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ فَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا.. وَهُمْ أَصْحَابُ قَتَادَةَ الْحِفَاطُ
عَنْهُ.

☆☆ حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ہم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، آپ ﷺ نے ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا اور ہمارے سامنے اپنی سنت کو بیان کیا۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ صفوں کو قائم رکھو (یعنی سیدھا رکھو) پھر تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے
تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش ہو جاؤ۔“

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے تاہم بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
”اور جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔“

1236 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدِلَانِيُّ وَأَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَاَنْصِتُوا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام ”غیر
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھے تو تم خاموش رہو۔

۱۲۳۵ - أخرجه مسلم (۲۰۲/۱) كتاب الصلوة: باب التشديد في الصلوة: حديث (۱۰۴/۶۲) وأبو داود (۲۵۶/۱) كتاب الصلوة: باب التشديد: حديث (۹۷۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۵/۲-۱۵۶) وفي (جزء القراءة) ص (۱۲۸) رقم (۲۲۰۵) كسوم من طريق سليمان التيمي بهذا الإسناد - قال أبو داود: ليس بمحفوظ لم يجر به إلا سليمان التيمي في هذا الحديث - وقال البيهقي: أخبرنا الحاكم قال: سمعت أبا علي الحافظ يقول: خالف جرير عن التيمي أصحاب قتادة كسوم في هذا الحديث والمحفوظ عن قتادة رواية هشام الدستوائي وهمام وسعيد بن أبي عروبة ومسلم بن راشد وأبي عوانة والحجاج بن الحجاج ومن تابعهم على روايتهم يعني: دون هذه اللفظة - اه - وقد صحح الإمام مسلم هذا الحديث: فأوردته صحيحه كما تقدم - وقد تحفه النووي في (شرح مسلم) (۱۲۲/۱) فانظره -

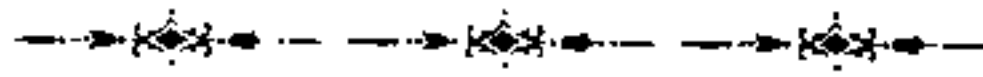
راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی السامی کدی بصری حافظ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”286ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۷۸) (۸۳۵۹)۔

1237- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكْرِيَّا التَّمَارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتْ أَوْ جَهَرَ . عَاصِمٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَرَفَعَهُ وَهَمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: امام کا قرأت کرنا تمہارے لیے کافی ہوگا خواہ وہ پست آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز میں قرأت کرے۔

اس روایت کا راوی عاصم مستند نہیں ہے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنا وہم ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید حطمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”244ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۶۱) (۴۳۸)۔

○ عاصم بن عبدالعزیز بن عاصم الشجعی مدنی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۴) (۱۴)۔

○ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی، ابو عبداللہ کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”120ھ“ سے پہلے ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۵۸) (۵۲۵۸)۔

1238- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۲۳۷- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۶) رقم (۴۳۳) من طريق الدارقطني به - وأخرجه أيضا برقم (۴۳۴) من طريقين عن أبي موسى الأنصاري بهذا الإسناد - قال أبو موسى: قلت لأحمد بن حنبل في حديث ابن عباس لهذا في القراءة: فقال: هذا منكر -

۱۲۳۸- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۲۰/۱) رقم (۵۲۸) من طريق الدارقطني به - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۰/۴) وفي (جزء القراءة) ص (۱۵۷) رقم (۳۴۵) وابن عدي في (الكامل) (۸۹/۶-۹۰) من طريق العباس بن محمد الدوري بهذا الإسناد -

وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۱۷/۱) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۵۵) رقم (۳۴۴)

قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَ تَهْ لَهُ قِرَاءَةً - جَابِرٌ وَلَيْتَ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔
اس روایت کے دو راوی جابر اور لیث دونوں ضعیف ہیں۔

1239 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَشَاذَانُ وَأَبُو غَسَّانَ قَالُوا

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ ح.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1240 - حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرے اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن سلیمان اصبہانی، روى عن عكرمة ونحوه، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۸۸/۳) (۲۸۸۹)۔

○ مختار بن عبد اللہ بن ابویلیٰ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۸۵/۶) (۸۳۸۳)۔

○ عبد اللہ بن ابویلیٰ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۱۲۳۹- أخرجه ابن ماجه (۲۷۷/۱) كتاب الصلوة: باب اذا قرأ الإمام فانهتموا الحديث (۸۵۰) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۷/۱) كتاب الصلوة: باب القراءة خلف الإمام والبيهقي في (جزء القراءة خلف الإمام) ص (۱۵۵) رقم (۲۶۱) وعبد بن حبيب في (المنتخب من السند) ص (۳۲۰) رقم (۱۰۵۰) وابو نعیم في (المعجم) (۳۲۶/۸) من طرق عن الحسن ابن صالح عن جابر الجعفي عن أبي الزبير عنه به - قال أبو نعیم: منسوخ من حديث الحسن - اه - وجابر الجعفي مجروح وقد تقدمت ترجمته وروى عن أبي حنيفة انه قال: ما رايت اكذب من جابر - والحديث من هذا الوجه ذكره الحافظ ابو صيري في (الزوائد) (۱۹۵/۱) وقال: هذا اسناد ضعيف جابر لمو ابن يزيد الجعفي منسوخ - اه - وينظر الحديث السابق -

۱۲۴۰- أخرجه البيهقي في (القراءة خلف الإمام) ص (۱۹۰) رقم (۱۱۷) من طريق الدارقطني به - قال ابن حبان في (المجروحون) (۵/۲): عبد الله بن أبي ليلى يروي عن علي: (من قرأ خلف الإمام فقد أخطأ الفطرة) روى عنه ابنه المختار بن عبد الله وهذا شيء لا أصل له عن علي: لأن المنسوخ عن علي ما روى عنه عبيد الله بن أبي رافع: انه كان يري القراءة خلف الإمام - وابن أبي ليلى هذا رجل مجروح ما اعلم له شيئاً يرويه عن علي غير هذا الحرف المنكر الذي ينسوه اجماع المسلمين فاطمة بهطلانه -

ہو: المیزان (۲۸۵/۶) (۸۳۸۳)۔

○ عبد اللہ بن ابولیلی، عن علی، لا یعرف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۷۴/۲) (۲۵۳۶)، والمغنی (۳۵۲/۱)۔

1241- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ مِثْلَهُ خَالَفَهُ قَيْسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ وَلَا يَصِحُّ اسْنَادُهُ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔



1242- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ۔

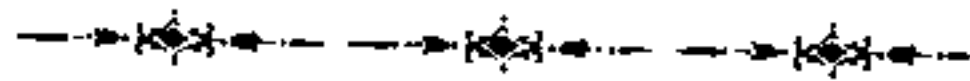
☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔

1243- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْمُنْذِرِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَمَارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ۔

خَالَفَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔ یہی روایت ایک اور حوالے سے منقول ہے تاہم یہ مستند نہیں ہے۔



۱۲۴۲- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۱) رقم (۴۱۸) من طريق الدارقطني به - وقال البيهقي: وكذلك رواه الحسن بن عمار عن عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الله بن أبي ليلى قال: سمعت علياً - رضي الله عنه - يقول: (من قرأ خلف الإمام فقد أخطأ الفطرة)۔

۱۲۴۳- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۱) رقم (۴۲۰) من طريق الدارقطني به - وأسنده عن ابن عدي قول البخاري: عبد الله بن عمار: (نحو ابن أبي ليلى) ولا يصح عن علي - قال البيهقي: ورواه سواد بن مصعب - وهو ضعيف - عن عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال: (من قرأ خلف الإمام فقد أخطأ الفطرة - أو ترك الفطرة)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن منذر مدنی، ابو عبد اللہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۱۰/۱) (۶۵۳)۔

○ یحییٰ بن منذر کندی، عن اسرائیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۲۲/۷) (۹۶۴۶)۔

○ عمار بن معاویۃ الدھنی۔ ابو معاویۃ بجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”133ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۷۱۰) (۴۸۶۷)۔

1244- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ وَأَبُو شَهَابٍ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مَنْ لَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: امام کی اقتداء میں وہ شخص قرأت کرے گا جو سنت پر عمل پیرا نہ ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن سلمۃ ابو عمر الوصفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”291ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۱۸۵) (۱۵۳، ۵۳/۳)۔

1245- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہاشم بن قاسم بن مسلم، لیشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، ابونضر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

۱۱۱۱- اضرجه البیرونی فی (جزء الفراء) ص (۱۹۰) رقم (۱۱۵) من طریق احمد بن یونس ثنا الحسن بن صالح بسندنا الدناد۔ واخرجه رقم (۱۱۶) من طریق سعید بن منصور عن ابی شہاب بسندنا الدناد۔

۱۲۱۵- اضرجه البیرونی فی (جزء الفراء) ص (۱۹۲-۱۹۳) رقم (۱۲۱) من طریق الدافطنی بہ۔ ونقل عن ابی علی الحافظ قال: هذا حديث المصنف الا سناد فاسد ولا يجوز الاحتجاج مثل هذا السناد ولا يوقف على سماع عبد الرحمن بن الاصبهاني عن المختار بن ابی لیلی ولا سماع المختار بن ابی لیلی من علی۔

”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”207ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۱۴/۲) (۳۹)۔

1246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَيُّوبَ وَغَيْرُهُ قَالُوا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِي وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ إِلَيْهِ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . كَذَا قَالَ . وَهُوَ وَهُمْ مِنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ .

وَالصَّوَابُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: تو یہ واجب ہو گئی۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں کیونکہ حاضرین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) امام جب لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ہی ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے تاہم زید نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے۔

(سابقہ روایت کی درست شکل یہ ہے:) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان سب لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔“

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حدیث۔ حضرت، ابوالزہریہ حمصی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”100ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۶/۱) (۱۸۰)۔

۱۲۴۷- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۲/۱-۲۲۳) رقم (۵۳۶) من طريق دارقطني به - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)

(۱۶۳-۱۶۴/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يقرأ خلف الإمام على الإطلاق: من طريق أبي صالح عن معاوية بن صالح: بهذا الإسناد

وقال البيهقي: كذا رواه أبو صالح كاتب الليث: وغلط فيه - وكذلك رواه زيد بن الحباب في إحدی الروایات عنه: وأخطأ فيه - والصواب:

أن أبا الدرداء قال ذلك لكثير بن مرة - أله - والعميد أخرجه النسائي (۱۵۶/۲) كتاب الافتتاح: باب اكتفاء المأموم بقراءة الإمام

حديث (۹۲۳) من طريق زيد بن الحباب بهذا الإسناد -

1248- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بِهِذَا

وَقَالَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيرُ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کثیر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان سب کے لیے کافی ہوگا۔

1249- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

أَبُو يَحْيَى التِّيمِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَ تَهْ لَهُ قِرَاءَةً . أَبُو يَحْيَى التِّيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو تو امام کا

قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

ابو یحییٰ تیمی اور محمد بن عباد یہ دونوں ضعیف ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن عباس، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”270ھ“ میں ہوا۔ ان

کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۶۷/۱۲) (۶۸۰۳)۔

○ محمد بن عباد بن ابویحییٰ تیمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے

لئے ملاحظہ ہو: المغنی (۵۹۵/۲) (۵۶۵۸)۔

1250- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ

يَحْيَى الْوَقَارُ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً فَلَمَّا قَضَاهَا قَالَ هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا عَنِ الْقُرْآنِ إِذَا أَسْرَرْتُ بِقِرَاءَةٍ تَنِي فَافْرَأْ وَمَعِيَ وَإِذَا جَهَرْتُ بِقِرَاءَةٍ تَنِي فَلَا يَقْرَأَنَّ مَعِيَ أَحَدٌ . تَفَرَّدَ بِهِ زَكْرِيَّا الْوَقَارُ وَهُوَ

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ مَشْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی جب آپ نے اسے مکمل کر لیا تو

۱۲۴۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۳/۲) وفي (جزء القراءة ص ۱۷۲) رقم (۲۸۱) من طريق الدارقطني بسند لا يثبت.

۱۲۴۹- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۲/۱) رقم (۵۲۷) من طريق الدارقطني به - وأخرجه البيهقي في (جزء القراءة ص ۱۷۲) رقم (۱۹۶)

رقم (۴۲۶) من طريق محمد بن اسماعيل السلمي ثنا محمد بن عباد الرازي بسند لا يثبت.

۱۲۵۰- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة ص ۱۷۲) رقم (۲۲۲) من طريق زكريا بن يحيى بسند لا يثبت.

دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن کی قرأت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ قرأت میں کون میرے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے جب میں پست آواز میں قرأت کر رہا ہوں تو تم بھی میرے ساتھ قرأت کر لیا کرو اور جب میں بلند آواز میں قرأت کروں تو کوئی شخص میرے ساتھ قرأت نہ کرے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ذکر یا نامی راوی منفرد ہے اور یہ شخص منکر الحدیث ہے اور متروک ہے۔

1251- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتْ أَوْ قَرَأَ . قَالَ أَبُو مُوسَى قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَذَا مُنْكَرٌ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے خواہ وہ پست آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز میں کرے۔

ابوموسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول قرأت کے بارے میں اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت منکر ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن صالح بن عطاء، ابوبکر الوزان۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۹، ۴۸/۴) (۱۶۳۰)۔

36- باب التَّأْمِينِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْجَهْرِ بِهَا.

باب: نماز کے دوران سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا، اسے بلند آواز میں کہنا

1252- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
وَالْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَبَّاسِ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ يَسُدُّ بِهَا

١٣٥٢- أخرجه أحمد (٣١٧/٤) وأبو داود (٢٤٦/١) كتاب الصلوة باب التاميم وراء الإمام: حديث (٩٣٢) والترمذي (٢٧/٢) كتاب الصلوة باب ما جاء في التاميم: حديث (٢٤٨) وابن أبي شيبة (٤٢٥/٢) والدارمي (٢٨٤/١) والطبراني في (المعجم) (٤٤/٢٢) رقم (١١١) والمعجم في (السنن الكبرى) (٥٧/٢) كتاب الصلوة باب جهر الإمام بالتاميم وفي (السنن الصغرى) (١٢٨/١) كتاب الصلوة باب الإمام بجهر بالتاميم: حديث (١٩١/٢٨٢) وفي (معرفة السنن والآثار) (٥٢٠/١) كتاب الصلوة باب التاميم: حديث (٧٢٨) للترمذي من طريق مكيان بهذا الإسناد - وقال الترمذي: حديث حسن - قال الحافظ في (التلخيص) (٤٢٧/١) ٤٢٨: وسند صحيح - وأعله ابن القطان بجهر بن عيسى وأنه لا يعرف - وأخطأ في ذلك: بل هو ثقة معروف: قيل: له صحبة: وثقه يحيى بن معين وغيره - (الـ)

صَوْتَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ هَذَا صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ .

☆☆ حضرت واکل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب امام ”غیر المَغضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھے تو وہ آمین کہے اور اس میں آواز کو کھینچے۔
ابو بکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایسا کرنا سنت ہے اس روایت کو نقل کرنے میں اہل کوفہ منفرد ہیں۔
یہ روایت مستند ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی مستند ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حجر بن عنبس - حضری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۵۵) (۱۷۱)۔



نماز کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے کا حکم

نماز کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

هو ان يقول المصلي اماماً او ماموماً او منفرداً: (آمين) اي استجب، بعد الانتهاء من الفاتحة، وذلك عند الحنفية والمالكية سراً، وعند الشافعية والحنابلة سراً في الصلاة السرية، وجهرًا فيما يجهر فيه بالقراءة. ويؤمن المأموم مع تأمين امامه.
ودليلهم حديث ابي هريرة: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا آمن الامام فامنوا، فانه من وافق تأمينه تأمين الملائكة، غفر له ما تقدم من ذنبه وقال ابن شهاب الزهري: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: آمين (1).

واضاف الحنابلة (2): فان نسي الامام التأمين امن المأموم، ورفع صوته، ليذكر الامام، فيأتي به؛ لانه سنة قولية اذا تركها الامام اتى بها المأموم كالاستعاذة، وان اخفاها الامام جهر بها المأموم. وان ترك المصلي التأمين نسياناً او عمداً حتى شرع في قراءة السورة لم يات به؛ لانه سنة فات محلها.

(1) رواه الجماعة الا ان الترمذي لم يذكر قول ابن شهاب (نيل الاوطار 2/222:).

(2) المغني 490/1.

والدلیل علی کون التامین سرًا عند المالکیۃ والحنفیۃ قول ابن مسعود: اربع یشفیہن الامام:
التعوذ والتسمیۃ والتامین والتحمید (۱) ای قول: ربنا لک الحمد.

ودلیل الجہر بہ عند الشافعیۃ والحنابلۃ: حدیث ابی ہریرۃ: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، قال: آمین، حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول (۲) وحدیث وائل بن حُجر: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، فقال: آمین، یُمدُّ بها صوتہ (۳).

نماز پڑھنے والا شخص خواہ امام ہو یا مقتدی ہو یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو جب وہ سورہ فاتحہ پڑھ لے گا تو آمین کہے گا۔ احناف اور مالکیوں کے نزدیک پست آواز میں آمین کہے گا جبکہ شوافع حنابلہ کے نزدیک سری نمازوں میں پست آواز میں جبکہ جہری نمازوں میں بلند آواز میں مقتدی شخص امام کی آمین کے ساتھ آمین کہے گا۔

اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس شخص کا آمین کہنا ملائکہ کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا“ اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔“

شیخ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔ حنابلہ نے یہ بات اضافی طور پر نقل کی ہے: اگر امام آمین کہنا بھول جاتا ہے تو مقتدی خود آمین کہے گا اور بلند آواز میں کہے گا تاکہ امام کو آمین کہنا یاد آ جائے اور وہ بھی آمین کہہ دے کیونکہ یہ قولی سنت ہے۔ اگر امام اُسے ترک کر دیتا ہے تو بھی مقتدی آمین کہے گا جیسا کہ تعوذ کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ اگر کوئی نمازی نماز کے دوران آمین کہنا بھول جاتا ہے یا جان بوجھ کر آمین نہیں کہتا اور اگلی سورت پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو اب وہ بعد میں آمین نہیں کہے گا کیونکہ اب اس کا موقع نہیں رہا ہے۔ آمین آہستہ آواز میں کہنے کے بارے میں مالکیوں اور احناف کی دلیل وہ روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”امام چار چیزیں آہستہ آواز میں پڑھے گا: تعوذ، تسمیہ، آمین، و ربنا لک الحمد۔“

شوافع اور حنابلہ نے اپنے موقف کی تائید میں یعنی بلند آواز میں آمین کہنے کی تائید میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ”غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بلند آواز میں آمین کہتے تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہلی صف میں کھڑے ہوئے لوگ اُسے سن لیتے تھے۔

(۱) فتح القدیر ۲۰۴/۱، والقول رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابراہیم النخعی.

(۲) رواہ ابو داؤد وابن ماجہ وقال: حتی یسمعہا اہل القف الاول، فی فتح بہا السجد (نیل الاوطار ۲۲۴/۲).

(۳) رواہ احمد وابوداؤد والترمذی (المصدر السابق).

سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَاِئِلُّ أَوْ عَنْ وَاِئِلِّ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَمِعْتُهُ حِينَ قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ . أَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ . كَذَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَيُقَالُ إِنَّهُ وَهَمَ فِيهِ لِأَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ وَغَيْرَهُمَا رَوَوْهُ عَنْ سَلَمَةَ فَقَالُوا رَفَعَ صَوْتَهُ بِآمِينَ . وَهُوَ الصَّوَابُ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی میں نے پ ﷺ کو سنا جب آپ نے ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا آپ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔ نماز کے دوران آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور آپ نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں آمین کہی تھی۔ ایک قول کے مطابق اس روایت میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ دیگر راویوں نے اسے سلمہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہی بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں آمین کہی تھی اور یہی روایت درست ہے۔

1256- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ يَعْنِي الْحَرَّانِيَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَاِئِلِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَلَمَّا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ . مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے ”وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا اور آپ ﷺ نے اس میں آواز کو بلند کیا۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن ابو شعیب، ابو مسلم حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ یا اس کے بعد“ ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۳) (۲۴۳)۔

۱۲۵۶- اخرجہ احمد (۴۸۸/۱) والنسائی (۱۴۵/۲) کتاب الافتتاح باب قول المأموم اذا عطس خلف الإمام وابن ماجہ (۲۷۸/۱) کتاب

الصلوة باب المصروع (آمین) حدیث (۸۵۵) والطبرانی فی (المکبیر) (۲۲/۲۲-۲۳) من رقم (۲۰) الی رقم (۴۰) والبیہقی فی (السنن

المکبیر) (۵۸/۲) کتاب الصلوٰۃ باب مصروع الإمام بالتأمین کسرم من طریق ابی اسحاق بسندنا الإسناد۔

○ خالد بن ابو یزید سماک بن رستم اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”41ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۱/۱) (۱۰۱)۔

○ عبد الجبار بن وائل بن حجر۔ یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”112ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۶۶/۱) (۷۹۵)۔

1257- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الذَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ السَّقَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ - يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ بِحَرْفٍ سَقَاءٍ ضَعِيفٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب ”وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھتے تھے تو آمین کہتے تھے اور بلند آواز میں کہتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ سابقہ روایت کا راوی بحر ثقہ ضعیف ہے۔

1258- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا فَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ أَمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ آمِينَ - هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سورہ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

اس روایت کی سند ”حسن“ ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن علاء حمصی ابن زبریق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”238ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“

۱۲۵۸- أخرجه ابن الجوزي في (المنهاج) (۲۱۵/۱) (۲۱۶) - رقم (۵۱۹) من طريق الدارقطني به -

الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۴/۱) (۳۷۱)۔

○ عمرو بن حارث بن ضحاک زبیدی۔ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۷/۲) (۵۵۲)۔

○ عبد اللہ بن سالم اشعری، ابو یوسف حمصی، یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”79ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۱۷/۱) (۳۲۲)۔

37- باب مَوْضِعِ سَكَّاتِ الْإِمَامِ لِقِرَاءَةِ الْمَأْمُومِ.

باب: امام کا (قرأت کے دوران) سکوت کرنا تا کہ مقتدی بھی قرأت کرے

1259- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ وَعَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ بِنِ الْبُسْتَبَانِ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ حَفِظْتُ سَكَّتَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ . وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَكَّتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكَّةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ وَسَكَّةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ . الْحَسَنُ مُخْتَلَفٌ فِي سَمَاعِهِ مِنْ سَمُرَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ حَدِيثًا وَاحِدًا وَهُوَ حَدِيثُ الْعَقِيقَةِ فِيمَا زَعَمَ قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ نماز کے دوران دو مرتبہ سکوت کرتے تھے ایک اس وقت جب امام نے تکبیر کہہ دی ہو اور قرأت شروع کرنی ہو اور دوسرا سکوت اس وقت ہوتا تھا جب آپ سورۃ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا تو ان لوگوں نے مدینہ منورہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا تو انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کی تصدیق کی۔

۱۲۵۹- أخرجه أبو داود (۲۰۶/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب السكته عند الافتتاح: حديث (۷۷۷) وابن ماجه (۶۷۵/۱-۶۷۶) كتاب الصلوٰۃ: باب في سكتي الإمام: حديث (۸۸۵) وأحمد (۲۱/۵) كلهم من طريق إسماعيل بن علي بن سفيان الثوري - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۹۶/۲) كتاب الصلوٰۃ: باب في سكتي الإمام: من طريق أبي داود - وللحديث طريق آخر أخرجه عبد الرزاق (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة: باب القراءة خلف الإمام: الحديث (۲۷۹۴) وأحمد (۷/۵) وأبو داود (۴۹۳/۲-۴۹۴) كتاب الصلوٰۃ: باب السكته عند الافتتاح: الحديث (۷۷۹-۷۸۰) والترمذي (۲۰/۲-۲۱) كتاب الصلوٰۃ: باب ما جاء في السكتين في الصلوٰۃ: الحديث (۲۵۱) وابن ماجه (۲۷۵/۱) كتاب إقامة الصلوٰۃ: باب في سكتي الإمام: الحديث (۸۸۶) والبيهقي (۱۹۵/۲-۱۹۶) كتاب الصلوٰۃ: باب سكتي الإمام: والبغاري في (جزء القراءة) ص (۲۳)

حسن بصری کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے حسن بصری نے ان سے ایک حدیث سنی ہے اور یہ وہ حدیث ہے جو عقیقہ کے بارے میں ہے جسے قریش بن انس نے حبیب نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو محمد سعدان بن یزید بغدادی بزاز۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۵۸/۱۲) (۱۵۱)۔

○ حسین بن سعید بن عبد اللہ الخرمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۶/۸) (۴۱۰۴)۔

1260- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنِيهَةً وَإِذَا قَرَأَ (وَلَا الضَّالِّينَ) سَكَتَ سَكْتَةً فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى أَبِي بَنٍ كَعْبٍ فَكَتَبَ أَنَّ الْأَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةٌ.

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نماز کا جب آغاز کرتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے پھر جب وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ لیتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے اس بارے میں ان پر اعتراض کیا گیا اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تو انہوں نے فرمایا: حکم اسی طرح ہے جیسے سمرہ نے کیا ہے۔

1261- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُقَعَاءِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنِيهَةً فَقُلْتُ يَا

۱۳۶۰- أخرجه أحمد (۲۲/۵) قال: حدثنا فضيل قال: أخبرنا منصور بن رونس عن الحسن بن سمره به- ونظره: الحديث السابق-
۱۳۶۱- أخرجه البخاري (۲۲۷/۲) كتاب الاذان باب ما يقول بعد التكبير الحديث (۷۶۴) ومسلم (۴۱۹/۱) كتاب المساجد باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة الحديث (۵۹۸/۱۶۷) وأحمد (۲۳۶/۲) والدارمي (۲۸۲/۱-۲۸۴) كتاب الصلوة باب في السكتين وأبو داود (۴۹۳/۱) كتاب الصلوة باب السكته عن الافتتاح الحديث (۷۸۱) والنسائي (۱۲۸-۱۲۹) كتاب الافتتاح باب الدعاء بين التكبيرة والقراءة وابن ماجه (۲۶۵-۲۶۶/۱) كتاب اقامة الصلوة باب افتتاح الصلوة الحديث (۸۰۵) وأبو عوانة (۹۸/۲) والدارمي (۲۸۴-۲۸۵) كتاب الصلوة باب في السكتين وأبو حنيفة (۲۱۶-۲۱۷/۱) وابن خزيمة (۲۲۷/۱) رقم (۴۶۵) وابن حبان (۱۷۷۵-۱۷۷۶) وابن الجارود في (المنقذ) رقم (۲۲۰) وأبو يعلى (۴۶۶/۱۰) رقم (۶۰۸۱) والبيهقي (۱۹۵/۲) وابن حزم في (المحلى) (۹۶/۴) والبيهقي في (شرح السنة) (۱۹۸/۲) بنحيفتنا) من طريق عن عمارة بن الققاع عن أبي زُرعة عن أبي هريرة به- وللحديث شاهد من حديث عائشة- أخرجه البخاري (۱۸۰/۱۱) كتاب الدعوات باب النعوذ من المأثم والمغرم الحديث (۶۳۶۸) ومسلم كتاب الذكر والدعاء باب النعوذ من شر الفتن وغيرهما الحديث (۵۸۹) وأبو داود (۴۸۲/۱) كتاب الصلوة باب في الاستعاذة الحديث (۱۵۱۴) والترمذي (۴۹۱/۵) كتاب الدعوات باب الاستعاذة من عذاب القبر والرجال (۲۶۸۹) والنسائي (۵۱/۱) كتاب الطهارة باب الوضوء بسماء التلحيع رقم (۶۱) وابن ماجه (۱۲۶۲/۲) كتاب الدعاء باب ما تقول منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (۲۸۲۸) وأحمد (۲۰۷/۵۷/۶) وابن أبي شيبة (۱۸۹/۱۰) وأبو يعلى (۴۴۷/۷-۴۴۸) رقم (۴۴۷۴) والبيهقي (۱۵۱/۲) من طريق عن فضام بن عمرو عن أبيه عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (اللهم اغسل خطاياي بماء الثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس)- وهذا لفظ النسائي ورواه بعضهم مطوّلًا- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح-

سُئِلَ اللَّهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا تَقُولُ فِي صَلَاتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ طَيِّبَاتِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ تکبیر کہنے اور قرأت کرنے کے درمیان میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

”اے اللہ! تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور آلوں کے ذریعے دھو دے۔“

اویان حدیث کا تعارف:

○ عمارۃ بن قعقاع بن شبرمۃ - ضعی - کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱/۲) (۳۸۱)۔

38- باب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالصُّبْحِ.

باب: ظہر، عصر، فجر میں قرأت کی مقدار

1262- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ. هَذَا ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ظہر اور عصر کی نماز میں قیام کا اندازہ لگایا

۱۳۶۲- أخرجه مسلم (۲۳۶/۱) كتاب الصلوة باب القراءة في الظهر والعصر حديث (۱۵۲) وابو داود (۲۱۳/۱) كتاب الصلوة باب تخفيف الاخيرين حديث (۸۰۴) والنسائي (۲۳۷/۱) كتاب الصلوة باب عدد صلاة العصر في العصر واحد (۲/۲) وابو عوانة (۱۵۲/۲) والدارمي (۲۹۵/۱) وابن ابي شيبة (۲۵۵/۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۰۷/۱) وابو يعلى (۱۱۳۶-۱۱۹۲) وابن خزيمة رقم (۵۰۹) وابن حبان (۱۸۲۸-۱۸۵۸) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۶۶/۲) كتاب الصلوة باب من قال: يسوي بين الركعتين الاوليتين وفي (۲۹۰/۲-۲۹۱) باب قدر القراءة في الظهر والعصر كل يوم من طريق فضيل بن يسار -

تو ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ ظہر کی نماز میں آپ ﷺ کا قیام اتنا طویل ہوتا ہے جتنی دیر میں تیس آیات تلاوت کی جاسکیں، یعنی جتنی سورہ سجدہ بڑی ہے یہ اندازہ پہلی دو رکعت کے بارے میں تھا۔ جبکہ آخری دو رکعت میں اس سے نصف ہوتا تھا۔

اسی طرح ہم نے عصر کی پہلی رکعت میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعت جتنا ہوتا تھا اور ہم نے عصر کی آخری دو رکعت میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ اس سے نصف ہوتا تھا۔ یہ روایت ثابت اور صحیح ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ بکر بن عمرو - وکیل ابن قیس - ابو الصدیق الناجی - بالنون والجمیم - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”108ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۶/۱) (۱۲۲)۔

1263 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَأَوَّلَ آيَةٍ مِنَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ بِالْحَمْدِ وَالْآيَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَفِيهِ حُجَّةٌ لِمَنْ يَقُولُ إِنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) إِنَّمَا هُوَ بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں بصرہ میں نماز ادا کی انہوں نے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی اور سورہ بقرہ کی پہلی آیت پڑھی پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی اور سورہ بقرہ کی دوسری آیت پڑھی پھر وہ رکوع میں چلے گئے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم اس میں سے جو آسانی سے پڑھ سکو اس کی تلاوت کر لو“۔

اس روایت کی سند ”حسن“ ہے۔

اس میں ان لوگوں کے لیے دلیل موجود ہے جو اس بات کے قائل ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”تم اس میں سے جو آسانی سے پڑھا جاسکتا ہو پڑھ لو“ سے مراد وہ تلاوت ہے جو سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کی جاتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۲۶۲ - اضرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۲) كتاب الصلوة باب تيسير القراءه بغايه الكتاب من طريق الدارقطني به -

1264- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قُرْآنٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَ هَذَا . فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيرُ - وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ - لَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . وَوَهُمُ فِي ذَلِكَ وَالصَّوَابُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ كَمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر رکعت میں تلاوت کی جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ لازم ہوگئی ہے۔ (اس روایت کے راوی) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد سے) فرمایا: اے کثیر! (کثیر کہتے ہیں: میں اس وقت ان کے پہلو میں موجود تھا) میں یہ سمجھتا ہوں امام جب لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ہی ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔ راوی کو اس روایت میں وہم ہوا ہے۔ درست یہ ہے: یہ الفاظ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں جیسا کہ ابن وہب نامی راوی نے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

39- باب ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيقِ وَالْأَمْرِ بِالْأَخْذِ بِالرُّكْبِ .

باب: تطبیق اور گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم منسوخ ہے

1265- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ وَطَبَّقَ وَجَعَلَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِهَذَا . وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَعْنِي فِي الرُّكُوعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا آپ ﷺ نے رفع یدین کیا اور پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور دونوں ہاتھوں کو ملا لیا اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس روایت کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی (حضرت عبداللہ بن

۱۳۶۵- أخرجه أحمد (۱/۴۸۸) والبغاري في (رفع اليدين) رقم (۲۲) وأبو داود (۱/۱۹۹) كتاب الصلوٰۃ: باب افتتاح الصلوٰۃ: حديث (۷۸۷) والنسائي (۲/۱۸۴) كتاب التطبيع: حديث (۱۰۳۶) وابن خزيمة (۵۹۵) والبیہقي في (المنن الكبرى) (۲/۷۸-۷۹) كتاب الصلوٰۃ: باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح: كسوم من طريقه عبد الله بن السريس: بهذا الإسناد -

مسعود بنی السدی نے ٹھیک کہا ہے ہم پہلے ایسا ہی کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیا گیا، پھر حضرت سعد بنی السدی نے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے اوپر رکھے (اس سے مراد یہ ہے: رکوع میں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن ادریس بن یزید بن عبد الرحمن الازودی: ابو محمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”92ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۱/۱)۔

تطبیق کا حکم منسوخ ہے

تطبیق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے امام ترمذی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے وہ روایت نقل کی ہے جس میں اس بات کا تذکرہ ہے: رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے اور پھر اس کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ فرمایا ہے:

والعمل علیٰ هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدهم

لا اختلاف بینہم فی ذلك الا ما روی عن ابن مسعود وبعض اصحابہ انہم کانوا یطبقون

والتطبیق منسوخ عند اهل العلم

اس روایت پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے وہ اہل علم جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد کے زمانوں سے ہے اس بارے میں ان حضرات کے درمیان کوئی اختلاف نہیں البتہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض شاگردوں کے حوالوں سے یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ تطبیق کیا کرتے تھے تاہم اہل علم کے نزدیک تطبیق کا حکم منسوخ ہے۔ تطبیق کے حکم پر گفتگو کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

وقد ورد ذلك عن بن مسعود متصلا فی صحیح مسلم وغیرہ من طریق ابراہیم عن علقمة

والاسود انہما دخلا علی عبد اللہ فذكر الحديث قال فوضعنا ایدینا علی رکبتنا فضرب ایدینا

ثم طبق بین یدیہ ثم جعلہما بین فخذیہ فلما صلی قال هكذا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم وحمل هذا علی ان بن مسعود لم یبلغہ النسخ وقد روی بن المنذر عن بن عمر باسناد قوی

قال انہما فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرة یعنی التطبیق وروی بن خزیمہ من وجہ آخر عن

علقمة عن عبد اللہ قال علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اراد ان یرکع طبق یدیہ

بین رکبتیہ فرکع فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي کنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا یعنی الامساك

بالرکب فهذا شاهد قوی لطریق مصعب بن سعد وروی عبد الرزاق عن عمر ما یوافق قول

سعد اخرجہ من وجہ آخر عن علقمة والاسود قال صلینا مع عبد اللہ فطبق ثم لقینا عمر

فصلینا معہ فطبّقنا فلما انصرف قال ذلك شيء كنا نفعله ثم ترك له
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت صحیح سند کے ساتھ صحیح مسلم اور دیگر کتابوں میں منقول ہے
علقہ اور اسود بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان
کی ہے (جس میں یہ مذکور ہے) ہم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہاتھوں پر
مارا اور پھر انہوں نے ہمارے ہاتھوں کو ملایا اور دونوں ہاتھوں کو ہمارے زانوں کے درمیان رکھوایا پھر جب انہوں نے نماز ادا
کر لی تو ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

اس روایت کو اس بات پر محمول کیا گیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع نہیں مل سکی کہ یہ حکم
منسوخ ہو چکا ہے۔

شیخ ابن المذر بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مستند سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا کیا تھا یعنی ایک مرتبہ تطبیق کی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ علقہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے
وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی تعلیم دی پھر جب انہوں نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا
لیا اور رکوع کیا جب اس بات کی اطلاع حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے ٹھیک کہا ہے ہم اس
طرح کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا یعنی گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

تو یہ ایک مستند ثبوت ہے جو مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتی
ہے انہوں نے ایک اور سند کے ساتھ علقہ اور اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو ہم نے تطبیق کی تو پھر ہماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ہم نے ان کی اقتداء
میں نماز ادا کی ہم نے تطبیق کی تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: پہلے ہم اس طرح کیا کرتے لیکن پھر اس
طریقے کو ترک کر دیا۔

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ونسخ التطبيق مذهبنا ومذهب العلماء كافة ان السنة وضع اليدين على الركبتين وكراهة
التطبيق الا بن مسعود وصاحبيه علقمة والاسود فانهم يقولون ان السنة التطبيق لانه لم يبلغهم
الناسخ وهو حديث سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه والصواب ما عليه الجمهور لثبوت
الناسخ الصريح ۲

۱ فتح الباری قولہ باب وضع الاكف على الركبتين في الركوع

۲ حاشیة النووی علی الصحیح لمسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة (باب النذب الی وضع الايدي علی الركبتين فی الركوع)

تطبیق کے حکم کا منسوخ ہونا ہمارا اور تمام علماء کا مذہب ہے سنت یہ ہے: رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ رکھا جائے اور تطبیق مکروہ ہے البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھی علقمہ اور اسودان کی رائے مختلف ہے یہ حضرات فرماتے ہیں: رکوع کے دوران تطبیق کے طور پر ہاتھ رکھنا سنت ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان حضرات تک اس روایت کی ناسخ دلیل نہیں پہنچ سکی اور وہ ناسخ دلیل حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے درست موقف وہی ہے جس پر جمہور عامل ہیں اور اس کی دلیل اس کے صریح ناسخ کا ثابت ہونا ہے۔

1266- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ بِهَذَا وَقَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِهَذَا وَضَعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ . هَذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

انہوں نے تکبیر کہی دونوں ہاتھ بلند کیے پھر جب وہ رکوع میں گئے تو دونوں ہاتھ جوڑ کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے ٹھیک کہا ہے ہم پہلے اسی طرح کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیا کریں۔ یہ سند ثابت ہے اور صحیح ہے۔

1267- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ بِهَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَكَعَ فَرَجَّ أَصَابِعَهُ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ الْخَمْسَ .

☆ ☆ علقمہ بن واثل اپنے والد (حضرت واثل بن حجر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے اور جب سجدے میں جاتے تھے تو پانچوں انگلیاں ملا لیتے تھے۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

40- باب مَا يُقَالُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھا جائے گا؟

1268- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۱۲۶۷- أخرجه ابن خزيمة (۲۰۱/۱) رقم (۵۹۴) وابن حبان (۱۹۲۰) والحاكم (۲۲۷/۱) والطبرانی في (الكبير) (۱۹/۲۲) رقم (۱۲۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۲) كتاب الصلوة: باب يضم أصابع يديه في السجود: كسوم من طريق الحارث بن عبد الله بن سفيان الإسناد - وصححه ابن خزيمة وابن حبان - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم - ووافقه الذهبي - قلت: ووافقه في ذلك فاسلم لم يرد للحارث - والمحدث ذكره البيهقي في (مجمع الزوائد) (۱۲۸/۲) وقال: رواه الطبرانی في (الكبير) وإسناده حسن -

فَمَنْ الْخَزَّازُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُرَيْدَةُ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَقُلْ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بریدہ! جب تم رکوع
سے سر اٹھاؤ تو یہ پڑھو:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ
”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے
لیے مخصوص ہے جو اتنی ہو جو آسمان کو بھر دے اور زمین کو بھر دے اور ان کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر
دے۔“



راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن جریر نسائی، نزیل نیشاپور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے
”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب
المعتمد“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹۶) (۴۷۷)۔

○ علی بن حسین بن عبید بن بسطام بن کعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید
حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۳/۴) (۵۸۳۸)۔

1369- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رَاشِدٍ أَبُو الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ثَابِتِ
بْنِ ثَوْبَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ النَّبِيُّ
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . قَالَ مَنْ وَرَاءَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو آپ ”سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پڑھتے تھے آپ ﷺ کے پیچھے موجود شخص بھی سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھتا تھا۔



۱۳۶۸- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۴۲/۱) رقم (۵۶۷) من طريق السارقطني به- وذكره السرخسي في (كنز العمال) (۱۹۷۴۲)

وعزاه للسارقطني وضعفه- والاسناد ضعيف جدا فقيه عمرو بن شعراء وجابر الجعفي ولما مشروكان-

۱۳۶۹- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۴۲/۱) رقم (۵۷۲) من طريق السارقطني به-

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عمرو بن عمارہ لیشی دمشقی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۹/۱۷۷) (۷۳۴)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۹/۲۶۵)۔

1270- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَيْضًا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ

عُمَارَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ثَابِتٍ بْنَ ثَوْبَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلْيَقُلْ مَنْ وَرَاءَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . هَذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو پیچھے والا شخص اللہم ربنا ولك الحمد پڑھے۔ یہ روایت اس سند کے حوالے سے محفوظ ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1271- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّبَالِيسِيُّ زَعَاثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

بْنِ جَنْزَةَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اتَّقَرُّوْا وَنَ خَلْفَ الْإِمَامِ . فَقُلْنَا إِنْ فِينَا مَنْ يَقْرَأُ قَالَ فَبِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ضَعِيفٌ . كَذَا رَوَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ وَخَالَفَهُ سَلَامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ فَرَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يَثْبُتُ . وَخَالَفَهُمَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِيُّ وَرَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَغَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا . وَرَوَاهُ خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ امام کی اقتداء میں قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہمارے درمیان ایک صاحب ہیں جنہوں نے یہ تلاوت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

۱۲۷۰- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۶۲/۱) رقم (۵۷۱) من طريق الدارقطني به -

۱۲۷۱- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۶۲/۱) رقم (۵۷۱) من طريق الدارقطني به - وأخرجه ابن عدي (۱۲۸/۲) من طريق دارقطنی

نوح بن علفة الربيع بن بدير بهذا الإسناد - ومن طريق ابن عدي أخرجه البيهقي في (جزء الفراء) ص (۷۵) رقم (۱۵۲) - وقال ابن

عدي: وهذا اضطراب عليه علي أيوب فقال: عن الأعرج عن أبي هريرة - ورواه عبيد الله بن عمرو بن أيوب عن أبي قلابة عن أنس

ولما اضطراب علي أيوب: اضطراب عليه عبيد الله بن عمرو - والصواب ما رواه جماعة عن أيوب عن أبي قلابة عن رجل من أصحاب النبي

صلى الله عليه وسلم -

اس روایت کا راوی ربیع بن بدر ضعیف ہے، بعض دیگر راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اسے نقل کرنے میں کچھ تلافی بھی کیا ہے۔

— — — — —

روایان حدیث کا تعارف:

○ شیخ حافظ: ابو موسیٰ، عیسیٰ بن عبد اللہ بن سنان بن دلویہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”277ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۲/۶۱۸) (۲۴۱)۔

○ یزید بن عمر بن جنزہ مدائنی۔ قال الخطیب: ما علمت من حالہ الا خیراً۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۲/۳۴۷) (۷۶۳)۔

1272 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ الزَّمِّي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الرَّقِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَلَى بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اتَّقَرُّوْا فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ . فَسَكْتُوا قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ إِنَّا لَنَفْعَلُ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ . لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ان کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ نماز کے دوران قرأت کر رہے تھے جب کہ امام بھی قرأت کر رہا تھا؟ لوگ خاموش رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو ایک صاحب بولے یا چند حضرات نے یہ بات بیان کی: ہم نے ایسا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو تم لوگ دل میں سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔ یہ الفاظ فارسی نامی راوی کے ہیں۔

— — — — —

روایان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن یوسف الزمی۔ خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں کبار طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”20ھ“ یا کچھ زیادہ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۶۱) (۲۱۱)۔

۱۲۷۲- أخرجه ابن الجوزي في (المنهاج) رقم (۳۶۶) من طريق الدارقطني به - وأخرجه أبو يعلى (۵/۱۸۷-۱۸۸) رقم (۲۸۰۵) وابن حبان (۴۵۸-۴۵۹) موارد في (منهاج) رقم (۷۲-۷۳) (۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵) والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۳/۱۷۵-۱۷۶) من طريق عن عبيد الله بن عمرو الرقي بهذا الإسناد - وصححه ابن حبان - وذكره البيهقي في (المصنف الزوائد) (۲/۱۱۳) وقال: رواد أبو يعلى والطبراني في (الموطأ) وأرجاله ثقات -

1273- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوْهِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابراہیم بن مالک، ابو علی القوہستانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”67ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۹/۳) (۱۵۹۱)۔

○ یوسف بن عدی بن زریق تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”32ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۸۱) (۴۴۲)۔

1274- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ جَهْوَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بِهَذَا.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سلمان بن حسن بن اسرائیل بن یونس، ابوبکر النجاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۲۳۸) (۳۹۵)۔

1275- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ رَاجَّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِقَوْمٍ كَانُوا يَفْرَءُونَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهِ خَلَطْتُمْ عَلَى الْقُرْآنِ . وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

☆ ☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حاضرین سے فرمایا جو (آپ ﷺ کی اقتداء

۱۲۷۲- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۷۲) رقم (۱۶۶) من طريق يوسف بن عدي بهذا الإسناد - وينظر: الحديث السابق -

۱۲۷۵- أخرجه البزار (۲۲۹/۱) كشف رقم (۱۸۸) وأبو يعلى (۲۷۵/۹) رقم (۵۲۹۷) من طريق النضر بن شميل بهذا الإسناد - وأخرجه

احمد (۱/۲۵۱) والبزار (۲۲۹/۱) رقم (۱۸۸) وأبو يعلى (۱۲۲/۸) رقم (۵۰۰۶) من طريق أبي أحمد البزيري عن يونس بن أبي إسحاق

بهذا الإسناد - قال البزار: لا أعلم رواه هكذا إلا يونس - وذكره البيهقي في (المجمع) (۱۱۲/۲) وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار

أحمد رجال الصحيح -

میں) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے (اُن سے یہ فرمایا: تم نے میرے لیے تلاوت کرنا مشکل کر دیا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پہلے ہم نماز میں سلام کا جواب (دے دیا کرتے تھے) پھر ہمیں یہ بتایا گیا: نماز ایک مشغولیت ہے (اس لیے نماز کے درمیان کوئی بات چیت یا کلام نہ کیا جائے)۔

1276- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوعًا فَكَبِّرْ وَارْكَعْ فَإِنَّهَا تُجْزِيكَ وَاحِدَةً لِّلْكَبِيرِ وَالرُّكُوعِ. وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيمَنْ نَسِيَ التَّكْبِيرَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تم کچھ لوگوں کو رکوع کی حالت میں پاؤ تو تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ، تو وہ ایک تکبیر ہی تمہارے لیے تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جانے والی تکبیر کے طور پر کافی ہوگی۔
سعید بن مسیب سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنا بھول جائے پھر وہ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا۔

41- باب صِفَةُ مَا يَقُولُ الْمُصَلِّيُ عِنْدَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

باب: نمازی رکوع اور سجدے میں کیا پڑھے؟

1277- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ. ثَلَاثًا وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ. ثَلَاثًا.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ پڑھتے تھے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن ابان قرشی کوئی مشکد انہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۵۳/۴) (۳۳۷۸)۔

1278- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ

۱۲۷۷- أخرجه ابن خزيمة (۶۶۸-۶۸۰) وابن أبي شيبة (۲۲۴/۱) كتاب الصلوات باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده حديث (۲۵۵۷) كمالا من طريق حفص بن غياث بسند الإسناد - وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۵/۱) من طريق مجاهد بن سميد عن الشعبي بسند الإسناد - وقد روي لنا عن حذيفة بسند آخر دون ذكر زيادة: ثلاثا - أخرجه مسلم وغيره وسباني -

اللّٰهُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: آدمی رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ پڑھے۔

1279- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ . وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْيَ وَعَظْمِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ . وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا‘ میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا‘ تو میرا پروردگار ہے‘ میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سرسجود ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے‘ اسے شکل و صورت عطاء کی ہے‘ اسے سماعت اور بصارت نصیب کی ہے‘ تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے‘ سب سے عظیم خالق ہے‘“

نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا‘ میں تجھ پر ایمان لایا‘ میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا‘ تو میرا پروردگار ہے‘ میری سماعت‘ میری بصارت‘ میرا مغز‘ میری ہڈیاں‘ میرا پورا وجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے‘ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے‘“

نبی اکرم ﷺ جب فرض نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تمام حمد تیرے لیے مخصوص ہے‘ جو اتنی ہو جو آسمانوں کو بھرے اور زمین کو بھر دے اور اس کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر دے‘“

اس روایت کی سند صحیح حسن ہے۔

۱۲۷۸ ذکرہ الحافظ فی (التلخیص) (۱/۱۲۸) من طریق المصنف عن ابن مسعود - وقال الحافظ: وفيه السري بن اسماعيل عن النسيبي عن مسروق عنه - والسري ضعيف وقد اختلف فيه على النسيبي -

1280- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ حَجَّاجٍ فِي الرُّكُوعِ خَاصَّةً دُونَ غَيْرِهِ وَزَادَ رَوْحٌ وَعَظِمِي وَعَصَبِي.

☆ ☆ ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے۔ اس میں بطور خاص رکوع کا ذکر ہے دوسری چیزوں کا ذکر نہیں ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”میری ہڈیاں اور میرے پٹھے۔“

1281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

☆ ☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ پڑھتے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد العزیز بن عبید اللہ بن حمزہ بن صہیب بن سنان حمصی، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۱/۱) (۱۲۳۹)۔

1282- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا.

☆ ☆ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے تھے۔

— — — — —

۱۲۸۱- أخرجه البزار (۳۶۱/۱) - كشف (رقم ۵۳۷) والطبرانی في (الكبير) (۱۲۵/۲) رقم (۱۵۷۲) كلاهما من طريق سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي ثنا اسماعيل بن عياض بهذا الإسناد - قال البزار: لا نعلمه عن جبیر الا من لهذا الوجه وعبد العزيز صالح وليس بالقوي روى عنه الفيل العلم - وذكره السيوطي في (المجمع) (۱۳۱/۲) وقال: رواه البزار والطبرانی في (الكبير) وعبد العزيز بن عبید اللہ صالح الحديث -

۱۲۸۲- ذكره الفسافي في (الاحاديث الضعيف) ص (۱۵۶) رقم (۲۸۲) وقال: إبراهيم بن سليمان ليس بمشهور -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن سلمان مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۲/۱) (۱۶۳)۔

1283- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ يُسَبِّحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ يُسَبِّحُ لِلَّهِ مِنْ جَسَدِهِ ثَلَاثَةً وَثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةً عَظِيمٍ وَثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةً عَرِيقٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص رکوع کرے تو تین مرتبہ تسبیح پڑھے کیونکہ وہ اپنے نام کے ساتھ تین تسبیح پڑھ رہا ہوگا اور اس کے ساتھ تین سو تینتیس ہڈیاں اور تین سو تینتیس رگیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہوں گی۔

1284- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو ہر عیب سے پاک ہے جو فرشتوں کا اور جبرائیل امین کا پروردگار ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن یزید ہذلی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”اسحاق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۳) (۳۹۷)۔

1285- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبُوحٌ

۱۲۸۴- ذکرہ الفسافی فی (الامارات الضعاف) ص (۱۵۶) رقم (۲۸۴) وقال: ابراہیم بن الفضل ضعیف۔

۱۲۸۵- أخرجه ابو داود (۲۲۶/۱) کتاب الصلوٰۃ باب مقدار الركوع والسجود حدیث (۸۸۶) والترمذی (۶۶/۲) (۶۷) کتاب الصلوٰۃ باب

ما جاء في التسبیح في الركوع والسجود حدیث (۲۶۱) وابن ماجه (۲۸۷/۱) (۲۸۸) کتاب الصلوٰۃ باب التسبیح في الركوع والسجود

حدیث (۸۹۰) کلہم من طریق ابن ابی ذئب بسند الاسناد۔ وأخرجه أيضا الشافعی فی (الام) (۱۱۱/۱) وفي (المسند) (۸۹/۱) رقم

(۲۱۹) من طریق ابن ابی ذئب بہ۔ قال الحافظ فی (التلخیص) (۱۲۸/۱) وفيه انقطاع ولا جله قال الشافعی بعد ان أخرجه: ان كان ثابتاً۔

قُدُوسَ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ .

قَالَ وَحَدَّثَنِي هِشَامُ صَاحِبُ الدِّسْتَوَانِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ . قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ شُعْبَةُ يَقُولُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ . قَالَ كَذَا قَالَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سلیمان بن حرب سے دریافت کیا: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہشام نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے انہوں نے فرمایا: انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

42-باب ذکر الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا يُجْزِي فِيهِمَا .

باب: رکوع اور سجدے کا تذکرہ ان میں کیا جائز ہے؟

1286- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ الْأَحْمَرُ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ اسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو آپ کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا

تھا۔

1287- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَصْبَغٍ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

۱۲۸۵- أخرجه مسلم (۴۱/۲-نووي) كتاب الصلوة: باب ما يقال في الركوع والسجود: حديث (۴۸۷/۲۲۴) والنسائي (۱۹۱-۱۹۰/۲) كتاب التلطيف: واحد (۱۹۴/۶) وابن خزيمة (۶۰۶) كلهم من طريق شعبة بهذا الإسناد وأخرجه مسلم (۴۱۰/۲-نووي) كتاب الصلوة: باب ما يقال في الركوع والسجود: حديث (۴۸۷/۲۲۴) والنسائي (۲۲۴/۲) كتاب التلطيف: واحد (۱۹۴/۶) وأبو عوانة (۱۶۷/۲) وابن أبي شيبة (۲۵۰/۱) وابن حبان (۱۸۹۹) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۴/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰۹۰۸۷/۲) كلهم من طريق سعيد بن أبي عروبة عن قتادة بهذا الإسناد۔

۱۲۸۶- هذا إسناد ضعيف: حارثة بن أبي الرجال: قال البخاري: منكر الحديث۔ وقال النسائي: منكر الحديث۔ وقال أبو زرعة الرازي: واحد۔ وقال البزار: ليس الحديث۔ بنظر: الضعفاء الصغير (۹۵) للبخاري: الضعفاء والمتروكين (۱۱۳) للنسائي: إمامي الضعفاء (۴۲۲/۲) لأبي زرعة: كشف الاستار (۲۶۱)۔ وقال النووي: في (المجموع) (۴۰۶/۲): حديث عائشة غريب۔ وقال الحافظ في (التلخيص) (۲۵۶/۱): لهذا الحديث بيض له المنذري ولم يعرفه النووي بل قال: يفتي عنه حديث أبي حميد وقد رواد الدارقطني بلفظ: (كان إذا سجد يستقبل بأصابعه القبلة) وفيه حارثة بن أبي الرجال وهو ضعيف۔ لكن رواد ابن حبان عن عائشة في حديث أوله: (فقدت رسول الله) وكان معي على فراسي فوجدته ساجدا راحا عقيبته مستقبلا بأطراف أصابعه القبلة)۔

۱۲۸۷- أخرجه ابن خزيمة (۳۱۹-۳۱۸/۱) رقم (۶۲۷) من طريق محمد بن عمرو بن تمام المصري: حديث أصبغ بن الفرج: بهذا الإسناد۔ وأخرجه الحاكم (۲۳۱/۱) من طريق محمد بن سلمة: ثنا الدارقطني بهذا الإسناد۔ وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي۔

الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۶۰) (۶۰۴۸)۔

1289- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْجَمَلِ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبید اللہ بن محمد بن زید مدنی، ابو ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۷۳) (۶۱۵۰)۔

1290- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُليَّةَ عَنْ ابْنِ عَرُونَ قَالَ قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ مَنْ خَلْفَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

☆☆ ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے:

جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو پیچھے والا شخص یہ پڑھے:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی! اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی

حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔“

1291- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

۱۲۹۰- أخرجه أبوتح أبي شيبة (۲۲۷/۱) كتاب الصلوات باب في الامام اذا رفع راسه من الركوع ماذا يقول من خلفه: متنا ابن عليه برندا الارصاد-

۱۲۹۱- أخرجه الدارمي (۲۰۲/۱) كتاب الصلوة باب اول ما يقع الانسان على الارض للسجود وابو داود (۵۲۴/۱) كتاب الصلوة باب

كيف يضع ركبته قبل يديه الحديث (۸۲۸) والترمذي (۵۶/۲) كتاب الصلوة باب ما جاء في وضع اليدين قبل الركبتين الحديث

(۳۶۸) والنسائي (۲۲۴/۲) كتاب التطيؤ باب رفع اليدين قبل الركبتين وابن ماجه (۲۸۶/۱) كتاب اقامة الصلوة باب السجود

الحديث (۸۸۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۵/۱) كتاب الصلوة باب السجود الحديث (۸۸۲) والطحاوي في (شرح معاني

الآثار) (۲۵۵/۱) كتاب الصلوة باب ما يجدا بوضعه في السجود والبيريقي (۹۸/۲) كتاب الصلوة باب وضع الركبتين قبل اليدين

والعاكف (۲۲۶/۱) وابن خزيمة (۳۱۸/۱) رقم (۶۲۶) وابن هبان (۱۸۷-۱۸۸) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۵/۱) من حديث

يزيد بن هارون عن شريك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل به- وقال الترمذي: (حسن غريب لا نعرف اهدا رواه غير شريك

وصحه ابن خزيمة وابن هبان والعاكف ووافقه الذهبي)-

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ تَقَعُّ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ غَيْرُ شَرِيكٍ. وَشَرِيكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِيمَا يَتَفَرَّدُ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے اور جب اٹھتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے۔ ایک اور راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

آپ اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں راوی یزید منفرد ہیں۔ انہوں نے شریک سے روایت کیا ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبد الکریم بن نافع، ابو عبد اللہ ازدی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”252ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۱۳/۳) (۱۵۴۷)۔

1292 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ حَتَّى حَادَى بِإِبْهَامِيهِ أُذُنِيهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مِفْصَلٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مِفْصَلٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ انْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ فَسَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَفْصٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ نے تکبیر کہی یہاں تک کہ آپ نے اپنے دونوں انگوٹھے کانوں تک اٹھالیے پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا یہاں تک کہ آپ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا، پھر آپ ﷺ

۱۲۹۲- اخرجہ الحاکم (۲۲۶/۱) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۹۹/۲) كتاب الصلوة: باب وضع الركبتين قبل اليدين من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب ثنا العباس بن محمد الدوري بهذا الإسناد - قال الحاکم: صحيح على شرط الشيخين، والله اعرف له علة ووافقه الذهبي - وقال البيهقي: تفريجه الملاء بن العطار، والملاء مجسول وذكر ابن ابي حاتم في (علل الحديث) (۱۸۸/۱) رقم (۵۲۹) وسفل من ابيه قوله: لهذا حديث منكر - الله - والملاء اخرج له الحاکم وسكت عنه الذهبي، ولم يورده في كتابه (المنهاج) - قال العافظ ابن حجر في (ترجيته من اللسان) (۱۸۲/۱): وخالفه عمر بن حفص بن غياث، وامر من اتبعنا الناس في ابيه فرواه عن ابيه عن الامام عن ابي القاسم عن علقمة وغيره عن عمر موقوفا عليه، ولهذا امر المحفوظ والله اعلم - الله - ومن لهذا الطريق اخرج الطحاوي في (شره معاني الآثار) (۲۵۶/۱) فهد بن سليمان عن عمر بن حفص به -

تکبیر کہتے ہوئے جھکے تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں بھی العلاء بن اسماعیل منفرد ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1293- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ مَسْجِدَنَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا صَلَّيْتُ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي. قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ وَكَذَلِكَ مَا بَعْدَهُ.

☆☆ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے انہوں نے

ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں میرا اس وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے، لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں یہ کر کے دکھاؤں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کس طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اٹھے تو پہلے بیٹھ گئے (اس کے بعد کھڑے ہوئے)۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

اسی طرح بعد والی روایت کا بھی یہی حکم ہے۔

1294- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ

الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى أَوْ الثَّلَاثَةِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا. هَذَا صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث لئی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے:

آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے جب آپ پہلی اور تیسری رکعت میں تھے تو آپ اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک پہلے سیدھے بیٹھ نہیں گئے۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

1295- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۱۲۹۳- أخرجه أحمد (۴/۴۳۶) و (۵/۵۱۰۵۲) والبخاري (۲/۵۶۶) كتاب الاذان باب كيف يعتمر على الارض اذا قام من الركعة! حديث

(۸۲۴) وابو داود (۱/۲۲۲-۲۲۳) كتاب الصلوة باب السجود في الفرد! حديث (۸۴۲) (۸۴۳) والبيري في (السنن الكبرى)

(۲/۱۲۳-۱۲۴) كتاب الصلوة باب كيف القيام من الجلوس! كلهم من طريق ايوب السخيتاني سندا لا مناد.

۱۲۹۴- أخرجه البخاري (۲/۵۶۳) كتاب الاذان باب من استوى قاعدا في وتر من صلواته ثم نرض! حديث (۸۲۳) وابو داود (۱/۲۲۳)

كتاب الصلوة باب السجود في الفرد! حديث (۸۴۴) والنسائي (۲/۲۲۴) كتاب التطييع باب الاثناء للجلوس عند الرفع من

المسجدتين! والترمذي (۲/۷۹) كتاب الصلوة باب ما جاء كيف السجود من السجود! حديث (۲۸۷) وابن خزيمة (۱/۶۶۶) وابن هبان

(۱/۱۹۳۴) والبيري في (السنن الكبرى) (۲/۱۲۳) كتاب الصلوة باب كيف القيام من الجلوس! كلهم من طريق الحسين بن سعيد لا مناد.

وقال الترمذي لهذا حديث حسن صحيح.

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَوِّرِ الزُّهْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُمْ أَتَوْا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَحَدُهُمَا وَصَاحِبٌ لَهُ أَيُّوبُ أَوْ خَالِدٌ فَقَالَ لَهُمَا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيُؤَمِّكُمَا أَكْبَرُكُمَا وَصَلُّوَا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي . هَذَا صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ ان کے ایک ساتھی بھی تھے نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے یہ فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں اذان دینا تم دونوں اقامت کہنا اور تم دونوں میں سے وہ شخص امامت کروائے جو تم دونوں میں سے عمر میں بڑا ہے اور تم اسی طرح نماز ادا کرنا جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ثابت، محمد بن ابوبکر بصری، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ کے بعد“ ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۷) (۱۸)۔

1296- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تَزُكُّوا صَلَاتَكُمْ فَقَلِّمُوا خِيَارَكُمْ . أَبُو الْوَلِيدِ هُوَ خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نماز پاکیزہ ہو جائے تو تم اپنے نیک لوگوں کو آگے کرو (یعنی ان سے امامت کراؤ)۔ ابو الولید نامی راوی خالد بن اسماعیل ہے اور یہ ضعیف ہے۔

43-باب مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ قَبْلَ إِقَامَةِ صَلَاتِهِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

باب: جو شخص امام کے کمر اٹھانے سے پہلے امام کو پالے اس نے نماز کو پالیا

1297- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا

۱۲۹۶- اضرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/۱۲۲) من طريق خالد بن اسماعيل بسند الحسن بن عدي - وقال ابن عدي: وهذا الحديث عن ابن جريج بسند الحسن بن عدي - وقال ايضا: خالد بن اسماعيل ابو الوليد المخزومي يضع الحديث على ثقات المسلمين -

حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ عَنْ قُرَّةَ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا یعنی وہ اس سے پہلے پائے کہ امام (آخری رکعت کے رکوع سے) کمر اٹھا چکا ہو (یعنی کھڑا ہو چکا ہو)۔

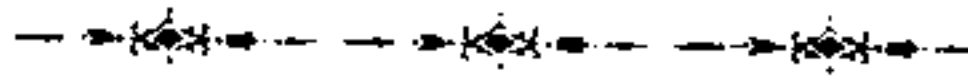


راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سواد۔ ابن اسود بن عمرو العامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”245ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۳۷) (۵۰۸۱)۔

○ محمد بن یحییٰ بن اسماعیل تمیمی التمار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۶۷/۶) (۸۳۱۸)۔

○ یحییٰ بن حمید۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۷۰/۷) (۹۳۹۶)۔



رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہونے کا مسئلہ

یہاں مصنف نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے اگر کوئی شخص امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے جماعت کی نماز میں شریک

۱۲۹۷- أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۲۸/۷) من طريق عمرو بن سواد بسندنا الإسناد - وقال ابن عدي: فكذا زاد في منته: (قبل ان يقيم الإمام صلاته) - وهذه الزيادة بقولها يحيى بن حميد وهو مصري لا اعرف له وبعضه في غير هذا - وقال العافظ في (اللسان) (۲۵۰/۶): قال البخاري: لا يتابع في حديثه وضعفه الدارقطني وأخرجه ابن خزيمة حديث في صحيحه وذكره ابن هبان في الثقات والمقبلي في الضعفاء وذكره له حديث عن قررة عن أبي سلمة عن أبي هريرة رفعه: (من أدرك ركعة من الصلوة فقد أدركها قبل ان يقيم الإمام صلاته) - وقد رواد مالك وغيره من حفاظ اصحاب الزهري ولم يذكروا الزيادة اللازمة ولعلها كلام الزهري - اهـ - وأخرجه البخاري (۵۷/۲) كتاب المواقبت باب من أدرك ركعة من الصلوة الحديث (۵۸۰) ومسلم (۷۲۳/۱) كتاب المساجد باب من أدرك ركعة من الصلوة الحديث (۶۰۷/۱۶۱) وابو داود (۶۶۹/۱) كتاب الصلوة باب من أدرك ركعة من الصلوة الحديث (۱۱۲۱) والترمذي (۱۹/۲) كتاب الجمعة باب من يترك من الجمعة ركعة الحديث (۵۲۲) والنسائي (۲۷۴/۱) كتاب المواقبت باب من أدرك ركعة من الصلوة وابن ماجه (۲۵۶/۱) كتاب إقامة الصلوة باب فيمن أدرك من الجمعة ركعة الحديث (۱۱۲۲) وأحمد (۲۷۱/۲) - ومالك في (الموطأ) (۱۰/۱) كتاب وقوت الصلوة باب من أدرك ركعة من الصلوة (۱۵) - وعبد الرزاق (۲۸۱/۲) رقم (۲۳۶۹) والمبيدي (۷۲۲-۷۲۱/۲) رقم (۹۴۶) وابو عوانة (۸۱-۸۰/۲) والطحاوي في (تسريح معاني الآثار) (۱۵۱/۱) وابن خزيمة (۱۷۲/۲) رقم (۱۸۴۹) وابن هبان (۱۴۷۴) وابو يعلى (۳۷۲/۱۰) رقم (۵۹۶۲) والدارمي (۲۷۷/۱) كتاب الصلوة باب من أدرك ركعة من الصلوة فقد أدرك والخطيب في (تاريخ بغداد) (۲۹/۲) والبیهقي (۲۰۳/۲) كسوم من طريق عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة به -

ہو جاتا ہے تو وہ اس نماز کو (یعنی اس رکعت کو) پانے والا شمار ہوگا۔

اس موضوع پر فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن الرشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں تین اقوال ہیں: جمہور اس بات کے قائل ہیں اگر رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے مقتدی امام کو پالیتا ہے تو یعنی اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاتا ہے تو اس نے اس رکعت کو پالیا اور اب اس پر اس رکعت کو قضاء کے طور پر (یعنی اُسے نماز کے آخر میں دوبارہ) ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

اس کے بعد ان اہل علم کے درمیان اس بات میں اختلاف پایا جاتا ہے ایسے شخص کے لیے کیا یہ بات شرط ہوگی؟ اُس نے تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کہی ہو یا پھر صرف رکوع کی تکبیر کہہ لینا اُس کے لیے کافی ہوگا۔

اگر صرف رکوع کی تکبیر کہہ لینا اُس کے لیے کافی ہوتا تو کیا تکبیر تحریمہ کی نیت کرنا اُس کے لیے شرط ہوگا یا نہیں ہوگا؟ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے ایسے شخص کے لیے ایک ہی مرتبہ تکبیر کہنا کافی ہے اگر اُس نے نماز کے آغاز کی تکبیر کی نیت کی تھی۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں تاہم مختار قول یہ ہے ایسا شخص دو تکبیریں کہے گا۔ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے دونوں تکبیریں کہنا لازمی ہے ایک گروہ کے نزدیک ایک تکبیر کہنا کافی ہے اگرچہ مقتدی نے نماز کا آغاز کرنے کی تکبیر نہ کی ہو۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں جب امام رکوع میں جا چکا ہو تو مقتدی کی وہ رکعت فوت ہو جائے گی اور اس کی تلائی اُس وقت ہو سکتی ہے وہ نماز کے آخر میں کھڑا ہو کر دوبارہ اُس رکعت کو ادا کرے یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

جس وقت مقتدی صف کے آخر تک پہنچتا ہے اُس وقت امام اپنا سر اٹھا چکا تھا لیکن بعض مقتدیوں نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا تو ایسی صورت میں بھی مقتدی امام کو یعنی اس رکعت کو پانے والا شمار ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے لوگ امام کے حوالے سے ایک دوسرے سے متعلق ہوتے ہیں یہ قول امام شعبی رحمہ اللہ کا ہے۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کا بنیادی سبب لفظ رکعت کا اطلاق ہے کہ اس سے مراد کیا ہے۔

اس سے مراد فعل ہے یعنی جھکنا ہے یا پھر جھک کر دوبارہ کھڑے ہونا ہے اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے:

”جس شخص نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے اس نماز کو پالیا۔“

شیخ ابن المنذر رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک لفظ رکعت کا اطلاق جھک جانے اور جھکنے کے بعد دوبارہ کھڑے ہونے ان دونوں افعال پر ہوتا ہے اس شخص کا قیام رہ جاتا ہے تو اس کی رکعت بھی رہ جائے گی اور جن حضرات کے نزدیک صرف جھکنا ہے ایسا شخص رکوع کو پالیتا ہے اس لفظ میں جو اشتراک کا مفہوم پایا جاتا ہے وہ لغوی اور شرعی دونوں اعتبار سے ہے۔

اس کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے رکعت کا مطلب جھکنا ہے اور شریعت میں اس سے مراد قیام اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا تینوں شامل ہیں۔

جن فقہاء نے مذکورہ بالا حدیث سے رکعت سے مراد ان کا شرعی مفہوم لیا ہے اور ان لوگوں کے مسلک کو اختیار نہیں کیا جو لفظ کے بعد کو اختیار کرنے کے قائل ہیں انہوں نے کہا ہے امام کے ساتھ تینوں احوال میں یعنی قیام میں رکوع میں اور سجدہ میں مقتدی کا شریک ہونا ضروری ہے یہاں اس بات کا بھی احتمال ہو سکتا ہے جن حضرات کے نزدیک رکعت سے مراد جھکنے کا مفہوم ہے انہوں نے اس مفہوم کا اعتبار کیا ہو جس پر لفظ دلالت کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے جس مقتدی نے رکوع کو پایا اس نے اس رکعت کو پایا جس کے جھکنے کا فعل فوت ہو گیا تھا تو اس نے رکعت کا صرف ایک حصہ پایا ہے اس بنیاد پر اختلاف کی بنیاد اسماء کی دلالت کے بعض حصوں یا کل حصوں کو اختیار کرنے حوالے سے ہوگی۔ اور اس میں دونوں پہلوؤں کے اعتبار سے انحراف کا تصور کیا جاسکتا ہے۔

جن فقہاء نے صف میں شامل دیگر مقتدیوں کے رکوع کا اعتبار کیا ہے تو اس کی وجہ انہوں نے یہ قرار دی ہے نماز میں رکعت کی نسبت کبھی امام کی طرف جاتی ہے کبھی اس کی نسبت امام اور مقتدی سب کی طرف بھی جاتی ہے تو یہاں اختلاف کا سبب یہ ہے اس نسبت میں احتمال کیا پایا جاتا ہے یعنی نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے ایک رکعت کو پایا تو اس میں رکعت کی نسبت میں دونوں احتمال پائے جاتے ہیں۔ لیکن جمہور نے جس مسلک کو اختیار کیا ہے وہ زیادہ واضح ہے۔

ایک یا دو تکبیروں کے کافی ہونے کے بارے میں جو فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے یعنی جس وقت مقتدی نماز میں شامل ہوتا اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو اس وقت مقتدی ایک تکبیر کہنے کا پابند ہوگا یا دو تکبیریں کہنے کا پابند ہوگا اس اختلاف کا سبب یہ مسئلہ ہے تکبیر تحریمہ کے لیے یہ بات شرط ہے اسے کھڑے ہو کر کہا جائے یا یہ بات شرط نہیں ہے جن فقہاء نے یہ بات کہی ہے تکبیر کے لیے یہ بات شرط ہے وہ قیام کی حالت میں ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہی طریقہ عمل تھا اور جو فقہاء پوری تکبیر کہنے کو فرض قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک دونوں تکبیریں کہنا لازم ہوگا لیکن جن فقہاء کے نزدیک تکبیریں کہنا شرط نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ”تکبیر کے ذریعے نماز شروع ہوتی ہے“ تو یہ الفاظ عام ہیں ان حضرات کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ فرض ہے انہوں نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے۔

جن فقہاء نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے خواہ تکبیر تحریمہ کی نیت نہ بھی کی ہو تو اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے ان لوگوں نے ان فقہاء کے مسلک کو اپنایا ہے جو تکبیر تحریمہ کہنے کو فرض قرار نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے انہوں نے ان فقہاء کے مسلک کو بنیاد بنایا ہے جن کے نزدیک تکبیر تحریمہ کی نماز کی نیت سے تاخیر جائز ہے کیونکہ جب آدمی تکبیر تحریمہ کی نیت کر لے گا تو اس کا مطلب یہ ہے وہ نماز میں شامل ہونے کی نیت بھی ساتھ ہی کر رہا ہے۔ تکبیر تحریمہ کی دو صفات ہیں یعنی ایک نیت کا شامل ہونا اور دوسرا آغاز میں یعنی نماز کے آغاز میں ہونا تو جن فقہاء نے ان دونوں اوصاف کو شرط قرار دیا ہے انہوں نے نیت کی شمولیت کو لازمی قرار دیا ہے اور جن فقہاء نے اسے ایک وصف کافی قرار دیا ہے انہوں نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے

اگرچہ انسان کی نیت شامل نہ بھی ہو۔

1298- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعْدُوا وَهَذَا وَمَنْ أَدْرَكَ الرُّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے میں چلے جاؤ لیکن اس کو رکعت شمار نہ کرنا اور جو شخص ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ نافع بن یزید الکلاعی - ابو یزید مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”168ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۹۶) (۷۱۳۳)۔

○ یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی، ابوصالح، یہ ”لین الحدیث“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۵۷) (۷۱۵)۔

○ زید بن ابوعتاب - (اور ایک قول کے مطابق:) زید ابوعتاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵۵) (۲۱۵۷)۔

44- باب لُزُومِ إِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

باب: رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی رکھنا واجب ہے

1299- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ أَمْلَأَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۱۲۹۸ - أخرجه أبو داود (۲۳۶/۱) كتاب الصلوة: باب في الرجل يمدك الإمام ساجداً كيف يفتح أصبعه (۸۹۲) والماكم (۲۱۶/۱) ۲۷۲ ۲۷۳ (السنن الكبرى) (۸۹/۲) كلسيم من طريق سعيد بن أبي مرزوق بهذا الإسناد وقال الماكم: صحيح الإسناد ويحيى ابن أبي سليمان من ثقات المصريين - ووافقه الذهبي - أما البيهقي فقال انفرد به يحيى بن أبي سليمان المدني وفردوى بإسناد آخر أصح من ذلك عن أبي هريرة - الله - وأخرجه أيضاً ابن عدي في (الكامل) (۲۲۰/۷) من طريق سعيد بن أبي مرزوق وقال: وليحيى بن أبي سليمان غير ما ذكرت وأمر ممن كتب أحاديثه وإن كان بعضها غير محفوظة - الله - وفرد عنه البخاري أنه قال في يحيى هذا منكرو الحديث -

إِدْرِيسَ وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِرَجُلٍ لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ . هَذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

★★ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی نہیں رکھتا۔
اس حدیث کی سند ثابت اور صحیح ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حماد بن سعید البراء، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۵۹/۲) (۲۲۵۲)۔

○ عبد اللہ بن سخرہ - ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۸/۱) (۳۲۸)۔

1300- حَدَّثَنَا بَذْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعُبَيْدُ اللَّهِ وَأَبُو أَسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ وَيَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ صَلَاتَهُ . مِثْلُهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
”اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو شخص نماز میں کمر کو قائم نہیں رکھتا۔“

45-بابُ وُجُوبِ وَضْعِ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ.

باب: پیشانی اور ناک کو رکھنا واجب ہے

1301- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ خَلْفٍ الدِّمَشْقِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۲۹۹- أخرجه أبو داود (۵۳۳/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب صلاة من لا يقيم صليبه: حديث (۸۵۵) والترمذي (۵۱/۲) كتاب الصلوٰۃ: باب ما جاء فيمن لا يقيم صليبه: حديث (۲۶۵) والنسائي (۱۸۳/۲) كتاب الافتتاح: وباب اقامة الصلب في الركوع (۲۱۶/۲) باب اقامة الصلب في السجود: وابن ماجه (۲۸۲/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب الركوع في الصلوٰۃ: حديث (۸۷۰) والدارمي (۳۰۶/۱) واحمد (۱۱۲/۶-۱۱۹-۱۲۳) والمصنف (۱۵۱) وعبد الرزاق (۲۸۵۶) وابن خزيمة (۲۰۰/۱) رقم (۶۶۶۰۵۹۱) وابن حبان (۵۰۴۰۵۰۱-۵۰۴-مؤرد) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۹۵) والطحاوي في (مشكل الآثار) (۷۹-۸۰) والطبراني (۶۱۳) والبيهقي (۱۱۷۰۸۸/۲) وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۱۱۶/۸) والطبراني في (الكبير) (۲۱۶-۲۱۷/۱۷) رقم (۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵) والبيهقي في (شرح السنة) (۲۲۹/۲) كلهم من طريق عمارة بن عمير عن ابي مضر عن ابي مسعود البصري: به- وقال الترمذي: حسن صحيح - وصححه ابن خزيمة وابن حبان-

بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ بِدِمَشْقَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا نَاشِبُ بْنُ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ تَصَلَّى وَلَا تَضَعُ أَنْفَهَا بِالْأَرْضِ. فَقَالَ يَا هَذِهِ ضَعِي أَنْفَكَ بِالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أَنْفَهُ بِالْأَرْضِ مَعَ جَبْهَتِهِ فِي الصَّلَاةِ. نَاشِبٌ ضَعِيفٌ وَلَا يَصِحُّ مُقَاتِلٌ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک اہلیہ کو دیکھا جو نماز ادا کر رہی تھی وہ اپنی ناک زمین پر نہیں رکھ رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خاتون! تم اپنی ناک زمین پر رکھو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک پیشانی کے ساتھ نماز کے دوران زمین پر نہیں رکھتا۔
اس روایت کا راوی ناصب ضعیف ہے اور مقاتل کی عروہ کے حوالے سے نقل کے حوالے سے یہ روایت مستند نہیں ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ناشب بن عمرو۔ عن مقاتل بن حیان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۷) (۸۹۹۳)۔

— — — — —

سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا حکم

یہاں مصنف نے سجدے کے دوران ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا مسئلہ بیان کیا ہے۔
اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے امام ابوالحسین احمد القادوری رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ”التجرید“ میں بیان کرتے ہیں:
جب کوئی شخص پیشانی کو چھوڑ کر صرف ناک سجدہ کرے تو ایسا کرنا جائز ہوگا جبکہ یہ دونوں حضرات (امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: (اگر اسے پیشانی زمین پر رکھنے کی قدرت حاصل ہو) تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
ہماری دلیل یہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
”تم لوگ رکوع کرو اور سجدہ کرو“۔

اس کے ظاہری الفاظ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں وہ چیز واجب ہے جسے سجدے (یعنی سر جھکائے) کا نام دیا جاسکے اور یہ چیز یہاں پائی جا رہی ہے اگرچہ پیشانی کو زمین پر نہیں رکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے سجدے کا مطلب زمین کے ساتھ ملنا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: سجد البعیر اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی گردن کا اگلا حصہ زمین پر رکھ دیتا ہے پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے چہرہ جھکا ہوا ہونا چاہیے اور یہ بالکل اس طرح ہوگا جیسے پیشانی کے صرف ایک حصے کو زمین پر رکھا جائے گا۔

۱۔ التجرید از امام قادیانی

1302- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أَنْفَهُ عَلَى الْأَرْضِ - رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک زمین پر نہیں رکھتا۔

دیگر راویوں نے اس کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عکرمہ بن خالد بن سلمہ بن عاص بن ہشام مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”عکرمہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۰) (۲۷۳)۔

1303- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي مَا يُصِيبُ أَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصِيبُ أَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ مَا يُصِيبُ الْجَبِينَ - قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ إِلَّا أَبُو قَتَيْبَةَ وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جو ناک زمین پر نہیں رکھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس وقت ناک زمین پر نہیں رکھتا جب وہ پیشانی زمین پر رکھتا ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

1304- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا

۱۲۸۱- اخرجہ ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/۲۶۹) رقم (۵۸۶) من طریق الدارقطنی بہ۔ ونقل قول الدارقطنی: ونعقبہ فقال: ما قدح فیہ غیرہ ولا یقبل التضمین حتی یتبین سببہ۔

۱۲۸۲- اخرجہ ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/۲۵۰) رقم (۵۸۶) من طریق الدارقطنی بہ۔ وقد روی لهذا الحديث عن عکرمہ مرسلًا اخرجہ ابن ابی قتیبة (۱/۲۳۵) رقم (۲۶۹۵): ثنا ابن فضیل عن عاصم عن عکرمہ مرسلًا۔ وخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۱۰۶) من طریق سفیان عن عاصم الاحول عن عکرمہ مرسلًا ايضا۔ وقال البیہقی: وكذلك رواد سفیان بن عیینة وعبدہ بن سلیمان عن عاصم الاحول عن عکرمہ مرسلًا۔ وقال البیہقی فی (معرفة السنن والآثار) (۲/۹): وأما حديث عکرمہ فانما هو مرسل وانما رواه بذكر ابن عباس فیہ ابو قتیبة عن سفیان وشعبة عن عاصم عن عکرمہ وغلط فیہ۔ ورواه سہاک بن حرب عن عکرمہ عن ابن عباس موقوفًا۔ قال ابو عیسی الترمذی: فیما فرأت فی کتابہ: حديث عکرمہ مرسلًا أصح۔ وكذلك قاله غیرہ من الحفاظ۔

۱۲۸۳- اخرجہ الحاكم (۱/۲۷۰) من طریق الجراح بن مخلد بسند الاسناد۔ وقال: صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه وقد اوقفه شعبه عن عاصم۔ ثم اخرجہ من طریق عاصم الاحول عن عکرمہ عن ابن عباس موقوفًا۔ وقال ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/۲۵۰): فان قلوا: قال ابو بكر بن ابی رافع: لم يرفعه الا ابو قتیبة قلنا: فهو ثقة اخرجہ له البخاري والرفع زیادة وهي من الثقة مقبولة۔

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَوْهَبُ بْنُ كَيْسَانَ يَا أَبَا نَعِيمٍ مَا لَكَ لَا تُمْكِنُ جَبْهَتَكَ وَأَنْفَكَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْجُدُ بِأَعْلَى جَبْهَتِهِ عَلَى قِصَاصِ الشَّعْرِ. تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيَّةِ. ☆☆ عبد العزيز بیان کرتے ہیں میں نے وہب سے کہا: اے ابو نعیم! آپ نماز کے دوران اپنی پیشانی اور ناک زمین پر کیوں نہیں رکھتے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے پیشانی کے اوپر والے حصے یعنی جہاں سے بالوں کا آغاز ہوتا ہے ان پر سجدہ کیا تھا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبد العزیز نامی راوی منفرد ہیں اور یہ مستند نہیں ہیں۔

46- باب صِفَةِ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

باب: تشهد میں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

1305- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ وَبُنْدَارٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَفْتَرِشَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى. تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز میں (بیٹھنے کا) سنت طریقہ یہ ہے بائیں پاؤں کو بچھالیا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا جائے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبد الوہاب نامی راوی ”منفرد“ ہے۔

○ ابو عباس قلوری۔ بکسر قاف وتشدید لام مفتوحة وسکون واو بعد هاءراء۔ عصری، بصری، اسمہ احمد، وقیل: محمد بن عمرو بن عباس بن عبیدہ، وقیل: عبید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۴۴/۲) (۲۵)۔

○ عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر، (اور ایک قول کے مطابق) جابر بن عتیک انصاری، مدنی، ثقہ یہ راویوں کے چوتھے

۱۳۰۱- المخرجه ابن الجوزي في (التعقيب) (۲۵۰/۱-۲۵۱) رقم (۵۸۷) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: عبد العزيز بن عبد الله بن عيسى بن معين: ضعيف- وقال ابو زرعة: مضطرب الحديث والهي الحديث- وقال النسائي: واسماعيل بن عياش ضعيف- وقال ابن هبان: خرج عن عبد الله احتجاج به- (۵)- والحديث المخرجه ايضا ابن عمري في (الكامل) (۲۸۵/۵) من طريق الحسن بن عرفة بسند لا يثبت- وقال ابن عمري: وهذه الاحاديث التي ذكرتها لهذا المخرج كذا وما رايت احدا يحدت عنه غير اسماعيل بن عياش- ۱۳۰۵- المخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۲۹/۲-۱۳۰) كتاب الصلاة: باب كيفية الجلوس في التشهد الاول والثاني من طريق جعفر بن عون: انها بحسب ابن سعد بسند لا يثبت- وينظر الحديث الثاني-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۶/۱) (۲۰۸)۔

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

تشہد میں بیٹھنے کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک تشہد میں بیٹھنے کا وہی طریقہ ہے جو دو سجدوں کے درمیان جلسہ کے دوران بیٹھنے کا طریقہ ہے یعنی بائیں پاؤں کو بچھایا جائے گا جس کا طریقہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں خواہ تشہد آخری ہو یا درمیان والا تشہد ہو ان حضرات کی دلیل حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ وہ روایت ہے جس میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے بارے میں بیان کیا ہے جب نبی اکرم ﷺ تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو آپ ﷺ اپنا بائیں پاؤں بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دیتے تھے۔

(ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے:)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ گیا تا کہ اس بات کا جائزہ لوں نبی اکرم ﷺ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نماز میں تشہد کے لیے بیٹھے تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور بائیں ہاتھ بائیں زانوں کے اوپر رکھا اور آپ ﷺ نے اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: پہلے اور دوسرے تشہد میں سرین کو زمین پر ٹیک کر بیٹھا جائے گا کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نماز کے درمیان والے اور آخری تشہد میں اسی طرح بیٹھا کرتے تھے۔

حنابلہ اور شوافع یہ کہتے ہیں: دوسرے تشہد میں سرین کے اوپر ٹیک لگا کر بیٹھنا سنت ہے۔ اس طرح کہ بائیں پاؤں دائیں طرف سے نکال کر سرین کو زمین پر لگا کر اس پر ٹیک رکھی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ جب نماز کی آخری رکعت میں ہوتے تھے تو بائیں پاؤں کو پیچھے کر لیتے تھے اور ایک طرف زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے تھے اور پھر سلام پھیرا کرتے تھے۔

اس طرح بیٹھنے کو تورک کہا جاتا ہے نماز میں تورک کا مطلب یہ ہے بائیں سرین کو زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھا جائے اور ران کے اوپر جو جگہ ہے اُسے ورکان کہا جاتا ہے جیسا کہ بازو کے آخری حصے کو کعبین کہا جاتا ہے۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: صبح کی نماز میں تشہد میں سرین کے بل نہیں بیٹھا جائے گا کیونکہ یہ دوسرا تشہد نہیں ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدی کی نقل کردہ حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ پہلے اور دوسرے تشہد میں فرق ظاہر کرنے کے لیے دوسرے تشہد میں اس طرح بیٹھا کرتے تھے کہ جن نمازوں میں صرف ایک تشہد ہوگا وہاں اس طرح کے طریقے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اس لیے وہاں فرق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے دوسرے تشہد میں سرین کے بل بیٹھنا جمہور کے نزدیک سنت ہے لیکن احناف کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔

1306- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجَعَ الْيُسْرَى وَتُنْصَبَ الْيُمْنَى. ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز میں (بیٹھنے کا) طریقہ یہ ہے: تم بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

1307- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَفْتَرِشَ الْيُسْرَى وَتُنْصَبَ الْيُمْنَى. هَذِهِ كُلُّهَا صَحَاحٌ لَمْ يَرَوْهَا إِلَّا الثَّقَفِيُّ. ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز (میں بیٹھنے) کا سنت طریقہ یہ ہے: تم بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

یہ تمام روایات مستند ہیں، لیکن انہیں صرف ثقفی نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

47- باب صِفَةِ التَّشْهَدِ وَوُجُوبِهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب: تشهد کا طریقہ اس کا واجب ہونا اس بارے میں روایات کا اختلاف

1308- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو نَحْلٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَلَسَ يَدْعُو - يَعْنِي فِي التَّشْهَدِ - يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَيَضَعُ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطَى وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى فَيَحْذَهُ الْيُسْرَى.

☆ ☆ عامر بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب (نماز کے دوران) تشریف فرما ہوتے تھے تو دعا کیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی تشهد میں دعا کیا کرتے تھے آپ اپنا دایاں دست مبارک رکھتے تھے اور پھر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے آپ اس وقت اپنا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھتے تھے جبکہ آپ نے اپنا بائیں دست مبارک اپنے بائیں زانوں پر رکھا ہوتا تھا آپ ﷺ نے اپنے بائیں دست مبارک سے اپنے بائیں زانوں کو پکڑا ہوتا تھا۔

— — — — —

۱۳۰۶- أخرجه ابن أبي نبيبة (٢٥٤/١) رقم (٢٩٢٧): حدثنا ابن فضيل و أبو اسامة عن يحيى بن سعيد بسندنا الدمشقي - و ينظر السابق -

۱۳۰۷- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٣٦٢/١) رقم (٦٠٧) من طريق الدارقطني به -

۱۳۰۸- أخرجه مسلم (١/١) كتاب المساجد باب صفة الجلوس في الصلاة حديث (٥٧٩/١١٢) و ابن حبان (١٩٦٢) و البيهقي في (السنن الكبرى) (١٣١/٢) كتاب الصلاة باب كيف يضع يده على فخذيه و الإشارة بالسجدة كل يوم من طريق أبي خالد الدمشقي بسندنا

راویان حدیث کا تعارف:

○ عامر بن عبد اللہ بن زبیر بن عوام اسدی ابو حارثہ ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقفہ“ قرار دیا ہے اور یہ عابد و زاہد سمجھے جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 121 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۸/۱) (۵۳)۔



تشہد کا حکم اور اس کے کلمات

تشہد کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: احناف کے نزدیک صحیح روایت کے مطابق اتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے جب تک عبدہ و رسولہ کے کلمات پڑھے جائیں اگر مقتدی امام سے پہلے فارغ ہو جاتا ہے اور اس دوران کوئی ابت کر لیتا ہے یا کچھ کھا پی لیتا ہے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں اتنی دیر تک بیٹھنا تشہد پڑھنا اور درود شریف پڑھنا یہ سب لازمی رکن ہیں۔ فقہاء مالکیہ کے نزدیک تشہد اور سلام کی مقدار تک بیٹھنا یہ رکن ہے۔

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے: احناف کے نزدیک پہلا اور دوسرا تشہد پڑھنا واجب ہیں جبکہ جمہور کے نزدیک پہلا تشہد پڑھنا سنت ہے اور دوسرے تشہد میں درود شریف پڑھنا مالکیوں اور حنفیوں کے نزدیک سنت ہے۔ احناف کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں تشہد کے یہ کلمات سکھائے تھے اور پھر ارشاد فرمایا تھا:

”جب تم انہیں پڑھ لو یا ایسا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی۔“

اس سے مراد یہ ہے: جب تم تشہد کے کلمات پڑھ لو یا اتنے دیر تک بیٹھے رہو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی تو نبی اکرم ﷺ نے یہاں نماز کی تکمیل کو اتنی دیر تک بیٹھنے سے مشروط قرار دیا ہے خواہ انسان نے تشہد کے کلمات پڑھے ہوں یا نہ پڑھے ہوئے ہوں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تشہد پڑھنے یا بیٹھے رہنے دونوں میں سے کوئی ایک شرط عائد کی ہے اور بیٹھے بغیر تشہد نہیں پڑھا جاسکتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی بیٹھے بغیر تشہد نہیں پڑھا ہے تو اس اعتبار سے درحقیقت نماز کی تکمیل کے لیے تشہد کی مقدار میں بیٹھنا شرط ہے کیونکہ تشہد کے لیے بیٹھنا ضروری ہے جب ایک چیز کو دوسری چیز سے مشروط قرار دے دیا جائے گا تو وہ اس کے بغیر نہیں پائی جائے گی کیونکہ نماز کی تکمیل واجب یا فرض ہے اور آخری قعدہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اس لیے آخری قعدہ بھی واجب یا فرض ہوگا کیونکہ جس کام کے بغیر واجب مکمل نہ ہوتا ہو وہ کام کرنا بھی واجب ہوتا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث خبر واحد ہے اس سے فرضیت کیسے ثابت ہو سکتی ہے تو اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے یہ خبر واحد اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مجمل حکم کو بیان کر رہی ہے اور اگر بیان ضمنی بھی ہو تو بھی اس سے فرضیت ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت اس

لیے ثابت نہیں ہوتی کیونکہ نماز میں قرأت کرنے کا حکم قرآن میں موجود ہے اور وہ حکم مجمل نہیں ہے بلکہ وہ حکم خاص ہے۔ اس اعتبار سے خبر واحد کے ذریعے اس حکم پر اضافہ کرنا قرآن کے حکم کو منسوخ کرنے کے برابر ہوگا اور ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: تشہد کے الفاظ پڑھنا اور تشہد کی مقدار میں بیٹھنا اس لیے واجب نہیں ہے اگر کوئی شخص اسے بھول بھی جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ عمل سنت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

فقہاء شوافع اور حنابلہ نے یہ دلیل پیش کی ہے نبی اکرم ﷺ خود بھی قعدہ میں بیٹھتے تھے آپ ﷺ باقاعدگی کے ساتھ اس میں بیٹھے رہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا اور فرمایا: (التحیات للہ) پڑھو۔

پھر یہ بات بھی منقول ہے: جب کبھی نبی اکرم ﷺ اسے بھول گئے تو سجدہ سہو کیا اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

”جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے رہے ہو اسی طرح نماز ادا کرو۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: تشہد کے کلمات لازم ہونے سے پہلے ہم یہ کہا کرتے تھے: ”بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبریل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو قلاں صاحب پر سلام ہو۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: تم یہ نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے تم یہ پڑھا کرو: ”تمام طرح کی جسمانی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔“

اس حدیث سے دو طرح استدلال کیا گیا ہے۔

ایک استدلال یہ ہے کہ اس میں تشہد کے لیے فرض ہونے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے دوسرا یہ ہے اس میں اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور اسے قعدہ اخیرہ میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو جہاں تک بیٹھنے کا تعلق ہے تو وہ تشہد کے پڑھنے کا محل ہے اس لیے اس کے تابع شمار ہوگا۔

1309- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ

۱. الفقه الاسلامی وادلتہ

۱۳۰۹- أخرجه الشافعي (۹۷/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد: الحديث (۲۷۶) و احمد (۲۹۲/۱) و مسلم (۲۰۲/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد في الصلاة: الحديث (۱۰۴/۶۰) و ابو داود (۵۹۷-۵۹۶/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد: الحديث (۹۷۶) و الترمذي (۸۲/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء في التشهد: الحديث (۲۹۰) و النسائي (۲۴۲/۲) كتاب التطبير: باب في التشهد و ابن ماجه (۲۹۱/۱) كتاب إقامة الصلاة: باب ما جاء في التشهد: الحديث (۹۰۰) و ابو عوانة (۲۲۷/۲-۲۲۸) و ابن خزيمة (۱۷۰۵) و ابن حبان (۱۹۵۲-۱۹۵۱) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۶۳/۱) و الطبراني في (المعجم) (۱۰۹۹۶) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۰/۲) كتاب الصلاة: باب التشهد (۲۷۷/۲) باب وجوب التشهد الآخرة و في (معرفة السنن والآثار) (۲۰/۲) كتاب الصلاة: باب التشهد: الحديث (۸۸۲-۸۸۳) و ابن جوزي في (التحقيق) (۲۵۸-۲۵۷/۱) رقم (۵۹۹) كاسوم من طريق الليث بن سعد الدمشقي و قال الضمري: هذا حديث حسن صحيح لم يرد.

تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے ہیں اور اللہ کے رسول ہیں۔“

تشہد کے الفاظ کے بارے میں اختلاف کی وضاحت

تشہد کے الفاظ کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

احناف اور حنابلہ کے نزدیک تشہد میں یہ کلمات پڑھے جائیں گے:

”میری تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ ﷺ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔“

تشہد کے یہ کلمات وہ ہیں جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھائے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: وہ تشہد بہترین ہے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”تمام زبانی، مالی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔“

اس میں دو الفاظ اضافی منقول ہیں۔

(اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔)

شوافع کے نزدیک تشہد کے الفاظ مختلف ہیں۔

یہ تشہد کے کم از کم کلمات ہیں جب کہ مکمل تشہد وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کے کلمات یوں سکھایا کرتے تھے کہ جس طرح قرآن کی سورت کے الفاظ سکھایا کرتے تھے۔

1311- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ أَمْلَاءَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ الشَّهَادَةُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقُولُوا هَكَذَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تشهد فرض ہونے سے پہلے ہم یہ پڑھا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہ پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم یہ پڑھا کرو:

”تمام جسمانی اور قوی عبادتیں پاکیزہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اس کی سند مستند ہے۔

1312 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاصِحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَبَاطٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ وَمَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ وَحَمَّادٌ وَمُغِيرَةُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّشَهُدَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تشهد کی تعلیم ان الفاظ میں دیتے تھے:

”تمام عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں“ (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

1313 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ فِي التَّشَهُدِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ

۱۳۱۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة: باب مبتدأ فرض التشهد: من طريق الدارقطني به- وأخرجه النسائي (۶۰/۲) كتاب الصوم: باب إيجاب التشهد: حديث (۱۲۷۷) حدثنا سعيد بن عبد الرحمن أبو عبيد الله البخزومي بهذا الإسناد- وأخرجه الطيالسي (۲۳/۱) الحديث (۲۴۹) وأحمد (۲۸۴/۱) والدارمي (۲۰۸/۱) كتاب الصلاة: باب في التشهد: والبخاري (۲۱۱/۲) كتاب الأذان: باب التشهد في الأضرة: الحديث (۸۳۱) ومسلم (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد في الصلاة: الحديث (۶۰۲/۵۵) وأبو داود (۵۹۱/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد: الحديث (۹۶۸) والترمذي (۸۱/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء في التشهد: الحديث (۲۸۹) والنسائي (۲۴۰-۳۲۹/۲) كتاب التطبير: باب كيف التشهد الأول: وابن ماجه (۲۹۰/۱) كتاب إقامة الصلاة: باب ما جاء في التشهد: الحديث (۸۹۹) وابن الجارود (۸۰/۱) كتاب الصلاة: باب صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحديث (۲۰۵) وأبو عروبة (۲۳۰-۳۲۹/۲) وابن خزيمة (۲۴۸-۲۴۹) وابن حبان (۳۱۰-۳۱۱/۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۲/۱) وابن جبارود في (السنن) رقم (۲۰۵) والبيهقي (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة: باب التشهد: والبيهقي في (شرح السنة) (۲۷۵/۲)

۱۳۱۲- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۵۴-۵۵/۱) رقم (۹۹۰) من طريق المسيب بن واضح بهذا الإسناد: وأخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۳۰۶۱): أخبرنا الثوري عن منصور والاعمش: وأبي قانم عن أبي وائل به- ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد (۴۲۳/۱) وابن ماجه (۲۹۰/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في التشهد: حديث (۸۹۹) وابن حبان (۱۹۵۰) والطبراني في (الكبير) (۴۹/۱) رقم (۹۸۸) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۷/۲)۔

۱۳۱۳- أخرجه أبو داود (۲۵۵/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد: حديث (۹۷۱): حدثنا نصر بن علي بهذا الإسناد-

عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ تَابَعَهُ عَلَى رَفِيعِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَوَقَفَهُ
غَيْرُهُمَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں یہ پڑھتے تھے:

”تمام قوی اور جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”اور اس کی برکتیں بھی نازل ہوں۔“

”اور اس کی برکتیں بھی نازل ہوں۔“

(نبی اکرم ﷺ کے تشہد کے یہ الفاظ ہیں:)

”ہم پر اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتا ہوں: ”وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

”وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ کے تشہد کے یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس سول ہیں۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

بعض راویوں نے بھی اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن نصر بن علی محضی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۵) (۴۲۰)۔

1314 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّكْرِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ بْنِ خَارِجَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الْغَزَاوِيُّ أَبُو سَعِيدٍ التَّمَّامِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو

١٣١٤- أخرجه ابن الجوزي في (التحفة) (٢٥٨/١) رقم (٦٠٠) من طريق المارغطاني به- وقال ابن الجوزي: لا يصح قال يحيى الخارجه
غير ثقة، وقال أحمد لا يثبت عنه؛ لا يكتب عنه، وقال ابن هبان: لا يعمل الاحتجاج بطوره، قال أحمد: ولا يعمل حسني الرواية عن موسى بن
عبيدة- وقال يحيى: لا يثبت بحديثه-

الْعَبَّاسُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُولِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . هَذَا لَفْظُ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ . مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَخَارِجَةُ ضَعِيفَانِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان الفاظ میں تشہد کی تعلیم دیتے تھے:

”تمام پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

(راوی کہتے ہیں:) پھر وہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابی عثمان نامی راوی کے ہیں۔

اس روایت کے دو راوی موسیٰ بن عبیدہ اور خارجه یہ دونوں ضعیف ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عباس محمد بن عبدالرحمن بن ساہور دغولی، اہل ائمہ مسلمین، وکان شیخ خراسان فی عصرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۲/۴۸۳)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۵۵۷/۱۴) (۳۲۰)۔

1315 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشْجِ أَنْ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ كَتَبَ لِي فِي التَّحِيَّاتِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَخَذَ بِيَدِي فَرَعَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ بِيَدِهِ فَرَعَمَ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ الصَّلَوَاتِ الطَّيِّبَاتِ الْمُبَارَكَاتِ لِلَّهِ . هَذَا إِسْنَادُ

۱۳۱۵- أخرجه العاکم (۱/۲۶۶) من طريق الوليد بن مسلم بسند الإسناد - وذكر المصنف في (العلل) (۲/۸۲-۸۳) وقال: اسنده الوليد بن مسلم وعبد الله بن يوسف التميمي عن ابن لهيعة ولله تعليم رفعه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وغيره - والمحمفوظ ما رواه عروة عن عبد الرحمن بن عبد القاري: ان عمر كان يعلم الناس التحيمات من قوله غير موقوف - اهـ -

حَسَنٌ. وَابْنُ لَهْيَعَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيَّ.

☆☆ یعقوب بن اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: عون بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تشہد کے کلمات مجھے لکھ کر دیئے پھر انہوں نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار ان کا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی (وہ کلمات یہ ہیں):
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلَّهِ .
”تمام قوی اور جسمانی عبادات اللہ کے لیے مخصوص ہیں۔“
اس روایت کی سند ”حسن“ ہے اور اس کا راوی ابن لہیعہ مستند نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عبیدہ بن نشیط، ابو عبد عزیز مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ولا یسمانی عبد اللہ بن دینار، وکان عابداً، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھنے والے کم عمر افراد میں سے ہیں۔ ان انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۸۶) (۱۲۸۳)۔
○ محمد بن وزیر بن حکم سی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۵) (۷۸۶)۔

1316 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَابٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَنَا فَكَانَ يُبَيِّنُ لَنَا مِنْ صَلَاتِنَا وَيُعَلِّمُنَا سُنَّتَنَا فذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . زَادَ فِيهِ عَلَى أَصْحَابِ قَتَادَةَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَخَالَفَهُ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَابْنُ وَابْنُ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ . وَهَذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ .

☆☆ حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنت کی تعلیم دی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

جب کوئی شخص قعدہ میں بیٹھے تو یہ الفاظ پڑھے:

”تمام قولی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

قائد نامی راوی کے شاگردوں نے اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

”وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

جبکہ دیگر راویوں نے قائد کے حوالے سے اس کے برعکس نقل کیا ہے اس روایت کی سند متصل ہے اور حسن ہے۔

1317- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ سَيَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ قَالَ أَخَذَ عِلْقَمَةَ بِيَدِي وَقَالَ أَخَذَ عَبْدُ اللَّهِ بِيَدِي وَقَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . تَابَعَهُ ابْنُ عَجَلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ .

☆ ☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ نے میرا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے نماز کے دوران تشہد کے کلمات کی تعلیم دی۔ (وہ کلمات یہ ہیں:)

”تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

— — — — —

۱۳۱۷- أخرجه أحمد (۱/۴۵۰) وابن أبي شيبة (۱/۲۹۱) وابن حبان (۱۹۶۲) والطبرانی في (الكبير) (۹۹۲۶) كلهم عن طريق الحسين بن علي الجعفي بسندنا لا يشار - وينظر: الحديث القدسي -

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن حرب بن حکم بھٹی اونحی، کوفی، ابو محمد، ثقہ فاضل یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 133 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۳/۱) (۲۶۰)۔

○ قاسم بن خیرہ، ابو عروہ ہمدانی کوفی، ثقہ فاضل، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 100 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۰/۲) (۵۵)۔

1318- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ رِشْدِينَ عَنْ حَيَّوَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ فَرَّادَ فِي آخِرِهِ كَلَامًا وَهُوَ قَوْلُهُ إِذَا قُلْتَ هَذَا - أَوْ فَعَلْتَ هَذَا - فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ. فَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ زُهَيْرٍ فِي الْحَدِيثِ وَوَصَلَهُ بِكَلَامِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفَصَلَهُ شَبَابَةً عَنْ زُهَيْرٍ وَجَعَلَهُ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَقَوْلُهُ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ قَوْلٍ مَنْ أَدْرَجَهُ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِأَنَّ ابْنَ ثَوْبَانَ رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ كَذَلِكَ وَجَعَلَ آخِرَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاتِّفَاقِ حُسَيْنِ الْجَعْفِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ فِي رَوَايَتِهِمْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَلَى تَرْكِ ذِكْرِهِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ مَعَ اتِّفَاقِ كُلِّ مَنْ رَوَى التَّشْهَدَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَنْ غَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَلَى ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے بعض راویوں نے اس کے آخر میں اضافی کلمات نقل کیے ہیں

وہ یہ ہیں:

”جب تم یہ پڑھ لو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم ایسا کر لو گے تو تم نے اپنی نماز کو مکمل کر دیا اب اگر تم اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو“۔

بعض راویوں نے اس روایت کو زہیر کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے ان کلمات کو حدیث میں درج کر دیا ہے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے کلام کے ساتھ ملا دیا ہے جبکہ شہابہ نامی راوی نے اسے زہیر کے حوالے سے الگ سے نقل کیا ہے اور ان کلمات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے اور ان کلمات کا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہونے زیادہ

۱۳۱۸- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۶۱/۱۰-۶۲) رقم (۹۹۲۳) من طريق محمد بن عجلان بسند لا يشاركه قال المصنف في (المجلد) (۱۲۷/۵-۱۲۸) رواه الحسن بن الحر عن القاسم بن مغيرة عن علقمة عن عبد الله حدث به عنه محمد بن عجلان و الحسين بن علي الجعفي و زهير بن معاوية و عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان - فاما ابن عجلان و حسين الجعفي فانهما علي المظلة - و اما زهير فراده مسلم في آخره كلاما ادرجه بعض الرواة عن زهير في حديث النبي صلى الله عليه وسلم ' و هو قوله (اذا قضيت هذا او فعلت هذا فقد قضيت صلاتك ان شئت ان تقوم فقم)

مناسبت لگتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اسے نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں درج کر دیا جائے۔

بعض دیگر راویوں نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے ان اضافی کلمات کو نقل کیا ہے اور بعض نے نقل نہیں کیا ہے۔

1319- وَأَمَّا حَدِيثُ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ فَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَقَالَ أَخَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِي وَقَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِذَا قُلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ . شَبَابَةُ ثَقَّةٌ وَقَدْ فَصَّلَ آخِرَ الْحَدِيثِ جَعَلَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةٍ مِنْ آدِرَجٍ آخِرُهُ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَقَدْ تَابَعَهُ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ فَرَوَاهُ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ كَذَلِكَ وَجَعَلَ آخِرَ الْحَدِيثِ مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆ ☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

میرا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی (وہ کلمات یہ ہیں):

”تمام قوی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس

کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے

بندے اور رسول ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم یہ پڑھ لو گے تو تم نے اپنے اوپر لازم نماز کو ادا کر لیا! اب اگر تم اٹھنا

چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

یہاں پر اس روایت کے راوی شہابہ ثقفی ہیں انہوں نے روایت کے آخر میں الگ سے یہ بات ذکر کی ہے: یہ کلمات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہیں اور یہ روایت اس روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے جس میں ان کلمات کو نبی

اکرم ﷺ کے الفاظ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بعض دیگر راویوں نے بھی اسے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے ان

(اضافی کلمات کو) مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

1320- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

۱۳۲۰- أَضْرَجَهُ ابْنُ الْجَوَازِيِّ فِي (التَّحْقِيقِ) (۲۵۵/۱) رَقْمَ (۵۹۵) مِنْ طَرِيقِ الْمَارْفُطْنِيِّ بِهِ - وَاضْرَجَهُ أَحْمَدُ (۴۲۲/۱) وَابْنُ دَاوُدَ

(۲۵۵-۲۵۶/۱) كِتَابُ الصَّلَاةِ: بَابُ التَّشَهُّدِ: حَدِيثُ (۹۷۰) وَالدَّارِمِيُّ (۲۰۹/۱) وَابْنُ حِبَّانَ (۱۹۶۱) وَالتَّحَاوِيُّ فِي (تَرْغِيبِ الْمَعْنِيِّ لِلدَّارِمِيِّ)

(۲۷۵/۱) وَالتَّحَابُاسِيُّ (۲۷۵) وَالتَّحَابُاسِيُّ فِي (الْكَبِيرِ) (۹۹۲۵) مِنْ طَرِيقِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِرِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ -

زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلَقَمَةَ بِيَدِي وَزَعَمَ أَنَّ ابْنَ
مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيّاتُ لِلَّهِ
وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . ثُمَّ قَالَ إِذَا قُضِيَتْ هَذَا أَوْ فَعَلْتَ هَذَا فَقَدْ قُضِيَتْ
صَلَاتُكَ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ .

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا، ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں یہ بتایا تھا، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ تھاما اور انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی (جو یہ ہیں):

”تمام قوی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جب تم یہ پورا کر لو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب تم ایسا کر لو گے تو تم نے اپنی نماز کو ادا کر لیا اب اگر تم اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

1321- وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ الْأَذْيِ رَوَاهُ عَنْهُ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ بِمُتَابَعَةِ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ فَحَدَّثَنَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَائِيُّ وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعَدِّلُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي وَأَخَذَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِ عَلْقَمَةَ وَأَخَذَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا قَرَعْتَ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَرَعْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَإِنْ شِئْتَ فَانْصَرَفْ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

١٣٢١- أخرجه الطبراني في (المعجم) (٦٢/١٠) رقم (٩٩٢٤) وفي (الموسم) (١٩٧/٥) رقم (٤٣٨٦)؛ حدثنا عبد الله بن محمد بن عيسى السوملي ثنا الحسن بن الربيع، بهذا الإسناد - وينظر: (السنن الكبرى) (١٧٦/٢) و (نصب الرتبة) (٤٢٤/١) - (٤٢٥).

قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ تھاما تھا اور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور تشہد کے کلمات کی تعلیم تھی (جو یہ ہیں):

”تمام قوی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ کے نیک تمام بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ گے تو تم نماز سے فارغ ہو جاؤ گے اب تم چاہو تو بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اٹھ جاؤ۔



ویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کیت بن بھلول بن عمر، ابوعلی موصلی، قال خطیب: کان ثقہ۔ وتوفی فی سنۃ اربع و تسعین و مائتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸۷/۸)۔

48- باب ذکر وجوب الصلّٰۃ علی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فی التشہد و اختلاف الروایات فی ذلك.

اب: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے اس بارے میں منقول روایات کا اختلاف

1322- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الرَّغْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخِطَّاطُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَوْ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ عَلَّمَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ تَشَهُدَ وَقَالَ عَلَّمَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ شَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمُ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمُ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. قَالَ وَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فَبَلَغَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ

۱۳۲۲- ترجمہ الطبرانی فی الکبیر (۶۶/۱۰) رقم (۹۹۲۷): حدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ - وَ لَمْ يَشْهَدْ ذَكَرَ السَّيِّئِي فِي (مَجْمَعُ الزَّوَادِ) (۱۴۸/۲) وَقَالَ: وَفِيهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ وَ لَمْ يَضَعِفْ -

الصَّالِحِينَ فَقَدْ سَلَّمَ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلِ الْأَرْضِ . ابْنُ مُجَاهِدٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆ ☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابو معمر نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے تشہد کے کلمات سکھائے تھے اور یہ بات بیان کی تھی یہ کلمات مجھے نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح سکھائے تھے جس طرح آپ ﷺ ہم لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں):

”تمام پاکیزہ جسمانی اور قوی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور خاص رسول ہیں! اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر اور ان کے اہل بیت پر بھی! میں جیسا کہ حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا! بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے! اے اللہ! تو ان کے ساتھ ہم پر بھی درود نازل کر! اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت پر برکتیں نازل کر! جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں نازل کیں! بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے! اے اللہ! ان کے ساتھ ہم پر بھی برکتیں نازل کر! اللہ تعالیٰ کا درود اور اہل ایمان کا درود حضرت محمد ﷺ پر نازل ہو جو نبی ہیں! امی ہیں! آپ ﷺ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں!“

مجاہد فرماتے ہیں: جب انسان سلام بھیجتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرے: ”اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو“ تو اس نے آسمان اور زمین میں بسنے والے تمام لوگوں پر سلام بھیج دیا۔

عبدالوہاب بن مجاہد نامی راوی ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

- عثمان بن صالح بن سعید خیاط خلکانی - مولیٰ بنی کنانہ، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: (”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶۳) (۲۵۱۱)۔
- عبدالوہاب بن مجاہد بن جبرکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ وکذہ ثوری، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۸/۱) (۱۴۰۷)۔

تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم

نماز کے آخر میں تشہد کے درمیان نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے پر شرعی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: جہاں تک تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا تعلق ہے تو علماء کا اس بات پر اتفاق ہے نماز کے علاوہ درود پڑھنا واجب نہیں ہے جس سے یہ بات متعین ہو جاتی ہے صرف نماز کے دوران درود شریف پڑھنا واجب ہے احادیث میں

یہ بات منقول ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہمیں یہ تو پتہ ہے، ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، لیکن ہم آپ ﷺ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: نماز کے دوران جب ہم آپ ﷺ پر درود بھیجنا چاہیں تو اس کا طریقہ کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ پڑھو۔

نماز کے آخر میں تشہد کے دوران نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا ہی درود پڑھنے کا مناسب موقع ہے اس لیے اس وقت درود پڑھنا واجب ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے خود وتر کی نماز میں اپنے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے، جیسا کہ امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اس روایت کو نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اسے واجب بھی قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

”جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو۔“

اور اس حکم کو واجب کے درجے سے نکالنے والی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

درود کے واجب ہونے کی ایک دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے جس میں ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“

تشہد میں نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ ہوتا ہے، درود شریف پڑھنے کے واجب ہونے کی سب سے قوی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے جسے امام حاکم رحمہ اللہ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی نماز کے دوران تشہد پڑھے تو وہ یوں پڑھے: اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر۔“

شوافع کے نزدیک پہلے تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا سنت ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی آل پر بھیجنا سنت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے پہلا تشہد مختصر ہوتا ہے جبکہ دوسرے تشہد میں نبی اکرم ﷺ کی آل پر درود بھیجنا بھی سنت ہے۔ ایک قول کے مطابق دوسرے تشہد میں درود شریف پڑھنا واجب ہے، کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں یہ الفاظ ہیں: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر۔“

یہاں امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور امر ”وجوب“ کا تقاضا کرتا ہے۔

امام قدوری کا بیان

تشہد کے دوران نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ امام ابوالحسنین احمد بن محمد القدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

لے الفقہ الاسلامی وادلہ

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ پر درود شرط نہیں ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تشہد کے بعد درود پڑھنا شرط ہے اگر کوئی شخص تشہد سے پہلے اسے پڑھ لیتا ہے یا قعدہ سے پہلے اسے پڑھ لیتا ہے تو اس کے ذمے سے یہ فرض ساقط نہیں ہوگا۔

ہماری دلیل وہ روایات ہیں جو اس سے پہلے ہم تشہد کے مسئلے میں بیان کر چکے ہیں اور دو قیاس ہیں جن کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں اس کی وجہ یہ ہے تشہد نماز کا ایک بنیادی رکن ہے تو اب آپ اس میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کو شرط قرار نہیں دیں گے جس طرح دیگر ارکان کا یہ حکم ہے (دوسری کسی چیز کو ہم نے شرط قرار نہیں دیا گیا ہے)۔

1323- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلَّى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَخِي بَلْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نَصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ لَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ .

☆☆ ابن اسحاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

”انہوں نے نماز میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں مجھے یہ حدیث سنائی ہے: جب کوئی مسلمان شخص نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے۔“

(ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا، ہم اس وقت آپ ﷺ کے آس پاس موجود تھے اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے سے تو ہم واقف ہو چکے ہیں جب ہم نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو اس دوران آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ اس شخص نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا

لے التجريد از امام قدوری

۱۳۲۳- أخرجه ابن خزيمة (۷۱۱) وابن حبان (۱۹۵۹) والحاكم (۲۶۸/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۷-۱۵۶/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة على النبي في التشديد من طريق أبي الأزهري أحمد بن الأزهري بسند الإسناد - صححه ابن خزيمة وابن حبان - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم - ولم يخرجاه - ووافقه الذهبي - قلت: محمد بن اسماعيل بن بسار لم يحنج به مسلم إنما روى له متابعة - و أخرجه أحمد (۱۱۹/۶) عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد بسند الإسناد - وأخرجه أبو داود (۲۵۸/۱) كتاب الصلاة: باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بسند التشديد حديث (۲۵۱/۱۷) رقم (۶۹۸) من طريق محمد بن اسماعيل بسند الإسناد -

لیکن پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنا چاہو تو یہ پڑھو:
 ”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر جو آتی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی (درود نازل کر) جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا تھا اور حضرت محمد جو آتی نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکتیں نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل کیں بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“
 اس روایت کی سند حسن متصل ہے۔

1324 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بُرَيْدَةُ إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَى فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ .

☆ ☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بریدہ! جب تم نماز میں تشہد میں بیٹھو تو تشہد کے کلمات اور مجھ پر درود بھیجنا ہرگز ترک نہ کرنا کیونکہ یہ نماز کی زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر بھی سلام بھیجنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام بھیجنا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن شمر، جعفی کوفی شیعہ، ابو عبد اللہ۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۲۳/۵)۔

1325 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيْسَى الْكَاتِبُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَبَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطَهْوٍ وَبِالصَّلَاةِ عَلَى . عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ وَجَابِرُ الْجُعْفِيُّ ضَعِيفَانِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وضو اور مجھ پر درود بھیجے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

عمرو بن شمر اور جابر جعفی یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۳۲۴- زکریہ السیوطی فی (الجامع الصغیر) رقم (۵۵۵) و عزاء للدارقطنی و مرزہ بالضعف۔

۱۳۲۵- قال ابن الملقن فی (خلاصة البسم النیر) (۱/۱۶۰): رواه الدارقطنی و البیروقی و ضعفاه۔ و قال العافظ فی (التلخیص) (۱/۲۶۲): و

فیہ عمرو بن شمر و هو منکروک رواه عن جابر الجعفی و هو ضعف۔

1326- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهِمِّنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى نَبِيٍّ . عَبْدُ الْمُهِمِّنِ بْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتا۔

اس روایت کا ایک راوی عبدالمہمین عباس مستند نہیں ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن بحر بن بری: بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 234ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۲/۲) (۲۹۶)۔

○ عبدالمہمین بن عباس بن سہل بن سعد ساعدی انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 170ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۵/۱)۔

○ عباس بن سہل بن سعد ساعدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ فی حدود عشرین، وقیل: قبل ذلک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۱)۔



1327- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

۱۳۲۶- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۰/۱) رقم (۶۰۲) من طريق الدارقطني به- وأخرجه ابن ماجه (۱۵۰/۱) كتاب الطهارة باب ما جاء في التسمية في الوضوء حديث (۴۰۰) والحاكم (۶۲۹/۱) والطبراني في (الكبير) (۵۶۹۸) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۹/۲) كلهم من طريق عبد السموم بن عباس بن سواد الدمشقي وقال الحاكم: لم يخرج هذا الحديث علي شرطهما لأسما لم يخرجاهما عبد السموم- وقال الذهبي: عبد السموم واه-

۱۳۲۷- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۰/۱) رقم (۶۰۲) من طريق الدارقطني به- وذكره المصنف في (العلل) (۱۹۸/۶) من هذا الطريق-

صَبِيحٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرِيرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَلَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِي
لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ . جَابِرٌ ضَعِيفٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں بھیجتا، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔
اس روایت کا ایک راوی جابر ضعیف ہے، اس سے روایت نقل کرنے میں اختلاف بھی کیا گیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن ابراہیم کوفی، قال ذہبی: ذکرہ ازدی، فقال: زائع علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۴۰/۳)، لسان (۶۰/۲)۔

○ عبدالمؤمن بن قاسم انصاری، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۲۱/۴)۔

1328 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيهَا عَلَى الْ مُحَمَّدٍ مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ.

☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اگر میں نماز پڑھتے ہوئے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نہیں بھیجتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سلام بن حماد بن ابان بن عبد اللہ، ابو علی سواق۔ امام داقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۶/۷)۔

1329- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْكِنْدِيُّ أَبُو
عُمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَابِرٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا
أَصَلِّي فِيهَا عَلَى مُحَمَّدٍ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ صَلَاتِي لَمْ تَتِمَّ.

١٣٢٨- ذكره المصنف في (الملل) (١٩٨/٦) فقال: وخالفه اسرائيل وشرىك وقيس فرووه عن جابر عن ابي جعفر عن ابي مسعود: (لو صليت صلاة لم يحصل فيها على النبي صلى الله عليه وسلم ولا على اهل بيته لرايت اسرها ان تتم) - موقوفاً وهو الصواب عن جابر -

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں جس نماز کے دوران حضرت محمد ﷺ پر درود نہ بھیجوں اس کے بارے میں میرا یہی گمان ہے میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

49- باب ذکر ما يخرج من الصلاة به وكيفية التسليم.

باب: نماز سے کیسے باہر آیا جائے؟ سلام پھیرنے کا طریقہ

1330- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ دائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔ اس روایت کی سند مستند ہے۔

1331- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ التَّمِيمِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ وَكَانَ تَسْلِيمُهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی آپ ﷺ ان الفاظ میں سلام پھیرتے تھے: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ"۔

— — — — —

۱۳۳۰- أخرجه الشافعي (۹۸/۱) كتاب الصلاة: باب صفة الصلاة الحديث (۲۸۱) والمرامي (۲۱۰/۱) كتاب الصلاة: باب التسليم في الصلاة: و مسلم (۱۰۹/۱) كتاب المساجد: باب السلام للتحليل من الصلاة الحديث (۱۱۹) و ابو عوانة (۲۳۷/۲) كتاب الصلاة: باب بيان التسليمين عند الفراغ من التضرع والنسائي (۶۱/۲) كتاب السجود: باب السلام و ابن ماجه (۲۹۶/۱) كتاب إقامة الصلاة: باب التسليمين حديث (۹۱۵) و ابو عوانة (۲۳۷/۲) و ابن خزيمة (۷۲۶ ۷۲۷) و ابن حبان (۱۹۹۲) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۶۷/۱) و ابو نعيم في (الحلية) (۱۷۶/۸) و البيهقي في (السنن و الكبرى) (۱۷۸/۲) كتاب الصلاة: باب الاختيار ان يسلم تسليمتين و في (معرفة السنن و الآثار) (۶۰-۵۹/۲) كتاب الصلاة: باب السلام في الصلاة: حديث (۹۳۱) كل يوم من طريق اسحاق بن محمد بن سعد بهذا اللفظ -

۱۳۳۱- أخرجه ابن ماجه (۲۹۶/۱) كتاب الصلاة: باب التسليم حديث (۹۱۶) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۱۸/۱) كتاب الصلاة: باب التسليم: و في (الزوائد) (۲۱۶/۱) و هذا إسناده حسن: هكذا وقع في بعض النسخ و في بعضها: صلاة بن زفر عن حذيفة - و يزيد انه عن عمار ان الدارقطني روى هذا الوجه فقال: عن عمار -

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضالہ بن فضل بن فضالہ تمیمی ابو فضل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۹/۲)۔

1332- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ وَعَنْ شِمَالِهِ . اخْتَلَفَ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي إِسْنَادِهِ . وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ أَحْسَنُهُمَا إِسْنَادًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اس رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے (تو بھی ایسا ہی ہوتا تھا)۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابواسحاق نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے اس روایت کی دوسری سند زیادہ بہتر ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمود بن آدم مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 258ھ میں ہوا۔ ذکرہ ابن عدی فی شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۲/۲)۔

○ حسین بن واقد مروزی، ابو عبداللہ قاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ لہ اوہام بن سابعہ، ان انتقال 157ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب (۱۸۰/۱)۔

1333- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمِيدُ الرَّوَّاسِيِّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

۱۳۳۲- أخرجه النسائي (۶۴/۲ - ۶۵) كتاب السجود باب كيف الصلاة على الشمال حديث (۱۳۲۵) والطحاوي في (شرح معاني الآثار)

(۳۶۸/۱) كلاًهما من طريق علي بن الحسن بن تقي بن قال: أنبأنا الحسين بن واقد بهذا الإسناد -

۱۳۳۳- أخرجه الطيالسي (۲۷۹) وابن أبي شيبة (۲۹۹/۱) وأحمد (۳۸۶/۱ - ۳۹۶) والنسائي (۲۳۰/۲) كتاب المنطوية باب التكبير عند

الرفع من السجود والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۶۸/۱) والبیهقي في (السن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة باب اللفظ

في ان يسلم تسليمين وفي (معرفة السنن والآثار) (۶۳/۲) كتاب الصلاة باب السلام في الصلاة حديث (۹۳۸) والطبراني في

(الكبير) (۱۵۱-۱۵۰/۱) رقم (۱۰۱۷۲) كسوم عن طريق زهير بن معاوية بهذا الإسناد -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے
آپ ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے قیام کرتے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے اور آپ دائیں طرف اور
بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ کہا کرتے تھے یہاں
تک کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔
(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حمید بن عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن روای۔ ابو عوف کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا
ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 189ھ یا 190ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے
لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳/۱)۔

○ عبد الرحمن بن اسود بن یزید بن قیس نخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے
تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 99ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ
ابن حجر عسقلانی (۴۷۳/۱)۔

1334 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ
الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ.
☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دو مرتبہ (یعنی دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے
تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حریث بن ابی مطر فزاری، ابو عمرو بن عمرو کوئی، حناط۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ
راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی
(۱۵۹/۱)۔

1335 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۳۳۱ اخرجه ابن الجوزي في (المعجم) (۳۶۷/۱) من طريق دارقطني: به - و اخرجه ابن ابی شيبة (۲۹۹/۱) والطحاوي في (مسنن)
معاني الآثار (۲۶۹/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة: باب الاضحية في ان يسلم تسليمتين كل يوم من
طريق هريث: بهذا الاضمار -

سَعِيدُ الْمُؤَدَّبُ عَنْ زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَمْ أَتَسَلِّمْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدَّيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جو کچھ مرضی بھول جاؤں لیکن میں نبی اکرم ﷺ کا نماز کے دوران سلام کرنے کا طریقہ نہیں بھولوں گا، آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ”السلام علیکم ورحمة اللہ، السلام علیکم ورحمة اللہ“ کہا کرتے تھے۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم ﷺ کے دونوں رخساروں کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسلم بن ابی وضع ثنی قضائی جزوی، نزہل بغداد، ابوسعید مودب، مشہور بکنیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بھم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 180ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۸/۲)۔

1336- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ وَارَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قَلِيلًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں ایک سلام پھیرا کرتے تھے اور وہ بھی سامنے کی طرف رخ کر کے (سلام کے کلمات) کہا کرتے تھے آپ ﷺ تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہوتے تھے۔



۱۳۳۵- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۵/۱) رقم (۶۱۱) من طريق الدارقطني به- وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة باب الاختيار أن يسلم تسليمتين وأبو حبان كلاهما من طريق منصور بن أبي مزاحم بسندنا الدارقطني وفي (العلل) لم يصنف (۳۶۳/۵) ورواه عن الشعبي زكريا وهو غريب عنه قيل للتبليغ: هو بن أبي زائدة قال: الله أعلم - أ- وفي (علل الحديث) لأبي حنيفة (۱۰۹/۱) قال أبي: كنا نرى أن هذا زكريا بن أبي زائدة حتى قيل لي: إنه زكريا بن حكيم البجلي-
۱۳۳۶- أخرجه الترمذي (۹۰/۲) كتاب الصلاة باب ما جاء في التسليم في الصلاة حديث (۲۹۶) وأبو حنيفة (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة باب من يسلم تسليمة واحدة حديث (۹۱۹) والهاشم (۲۳۰/۱-۲۳۱) وأبو حنيفة (۷۲۹) وأبو حنيفة (۵۱۸) موارد أو الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۰/۱) كتاب الصلاة باب السلام في الصلاة كيف هو أو البيهقي (۱۷۹/۲) كتاب الصلاة باب جواز الاختصار على تسليمة واحدة وأبو الجوزي في (التحقيق) (۳۶۷/۱) رقم (۶۱۹)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن مسافر بن راشد ثقی، ابوصالح ہذلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۲/۱)۔

○ محمد بن مسلم بن عثمان بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ رازی، معروف بابن وارہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۵۶/۳)۔

1337- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا نَعِيمٌ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَطَاءٍ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ وَاحِدَةً فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ .

☆☆ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں سامنے کی طرف منہ کر کے ایک مرتبہ سلام پڑھا کرتے تھے لیکن جب آپ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو بائیں طرف بھی پھیر دیا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ روح بن عطاء بن ابی ميمونة۔ قال احمد: منكر حديث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۵۳۰/۲)۔

○ عطاء بن ابی ميمونة بصری، ابو معاذ، واسم ابی ميمونة: منبع، ثقة ان پر یہ الزام ہے یہ ”قدریہ“ عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 131ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۲)۔

1338- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَبْدِ الْمُهِيمَنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ مِنَ الصَّلَاةِ .

☆☆ عبد الہیمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں دائیں طرف ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔

1339- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۳۳۷ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۸/۱) رقم (۶۶۱) من طريق الدارقطني - وقال الجوزي: وفي الحديث روح قال احمد: منكر الحديث - وتركه يحيى - وخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۹/۲) كتاب الصلاة: باب جواز الانفراد على تسليمة واحدة من طريق نعيم بن همام بهذا الاسناد وخرجه ابن عدي في (الكامل) (۳۶۸/۵) من طريق أبي كامل الجعفي: ثنا روح بن عطاء بهذا الاسناد -

الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا.

☆☆ عبدالمہمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سلام پھیرا کرتے تھے آپ ﷺ مزید سلام نہیں کرتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ زبیر بن بکار بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر اسدی، ابو عبد اللہ بن ابی بکر، قاضی مدینہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۷/۱)۔

50- باب مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ.

باب: نماز کی کنجی وضو ہے

1340- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَخْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ الطُّهُورُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی ہے: نماز کی کنجی وضو ہے، تکبیر کہہ کر نماز کا آغاز ہوتا ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔ ایک راوی نے لفظ وضو کی جگہ لفظ طہور نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن منذر طریق - کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ تیشیع، یہ راویوں کے دسویں

۱۳۳۹- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۸/۱) رقم (۶۲۰) من طريق الدارقطني به - وضعه ابن الجوزي - وأعله بمحمد المرسين - وقد تقدم حاله -

۱۳۴۰- أخرجه الترمذي (۲/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء في تحريم الصلاة وتخليتها حديث (۲۲۸) وابن ماجه (۱۰۱/۱) كتاب الطهارة: باب مفتاح الصلاة الطهارة حديث (۲۷۶) والحاكم (۱۳۲/۱) والعقيلي في (الضعفاء الكبير) (۲۴۹/۲) وابن عدي في (الكامل) (۱۱۷/۴) وابن أبي شيبة (۲۲۹/۱) كلهم من طريق أبي مفيان: طريف بن شهاب: بهذا الإسناد - وقال: الترمذي: وحدثني علي بن أبي طالب في هذا الجواب أنما - وأصح من حديث أبي سعيد - وأعله العقيلي وابن عدي - وضعه أيضا عبد الحق في (الاهكام الوسطى) - وأعله بابي مفيان: طريف بن شهاب - وينظر: (نصب الراية) (۳۶۳/۱) -

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴۲)۔

○ طریف بن شہاب او ابن سعد، سعدی بصری، اشل۔ (اور ایک قول کے مطابق): اعسم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۷/۱)۔

1341- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو بَشِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَيْمَتِنَا وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا: ہم اپنے حکمرانوں پر سلام بھیجا کریں اور ایک دوسرے پر بھی سلام بھیجا کریں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن عبد ملک، اسفاطی بصری اعور، خال عباس بن فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۱۹/۲)۔

○ عبد اعلیٰ بن قاسم ہمدانی، ابو بشر بصری لولوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۵/۱)۔

1342- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا قَعَدَ قَدَرُ الشَّهَادَةِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نمازی تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

۱۳۴۱- أخرجه ابن خزيمة (۱۰۴/۳) رقم (۱۷۱۰)؛ حدثنا محمد بن يزيد الأسفاطی بهذا الإسناد؛ وأخرجه ابن ماجه (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة باب رد السلام على الإمام حديث (۹۲۲)؛ وابن خزيمة (۱۰۴/۳) رقم (۱۷۱۰) من طريقين عن عبد الله بن القاسم بهذا الإسناد؛ وأخرجه أبو داود (۲۶۲/۱) كتاب الصلاة؛ باب الرد على الإمام حديث (۱۰۰۱)؛ وابن ماجه (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة؛ باب رد السلام على الإمام حديث (۹۲۱)؛ وابن خزيمة (۱۰۴/۳) رقم (۱۷۱۱) من طريق قنادة عن الحسن بن سمره به۔

۱۳۴۲- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۲/۲) كتاب الصلاة؛ باب تحليل الصلاة بالتسليم؛ من طريق أبي عاصم بهذا الإسناد۔ وقال البيهقي: عاصم بن ضمرة ليس بالقوي؛ وأما أبو موسى بن أبي طالب رضي الله عنه - لا يخالف ما رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم - وإن لم يرد ذلك عنه فهو معجزة بما رواه وهو غير مدع من حديثنا المصطفى صلى الله عليه وسلم الذي لا حجة في قول أحد من أئمة۔

1343- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کی کنجی وضو ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے۔

1344- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ افْتِتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نماز سے پہلے وضو کیا جاتا ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن عبدالرحمن بن صعصعہ، ایک قول کے مطابق: ایوب بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۰/۱)۔

۱۲۴۳- أخرجه الترمذي (۷۰/۱) كتاب الصلاة: باب صفة الصلاة: الحديث (۲۰۶) وابن أبي شيبة (۲۲۹/۱) كتاب الصلوات: باب في افتتاح الصلاة ما لقوا: وحمد (۱۲۹/۱) والدارمي (۱۷۵/۱) كتاب الصلاة: باب افتتاح الصلاة الطهور: و أبو داود (۴۱۷/۱) (كتاب الصلاة: باب الامام يحدّث بعد ما يرفع راسه: الحديث (۶۱۸) والترمذي (۸-۹) كتاب الطهارة: باب ان افتتاح الصلاة الطهور: الحديث (۲) وابن ماجه (۱۱۱/۱) كتاب الطهارة: باب افتتاح الصلاة الطهور: الحديث (۲۷۵) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۲/۱) (كتاب الصلاة: باب السلام في الصلاة: ابو نعيم في الحلية (۲۷۲/۸) والبيهقي (۱۷۲/۲) كتاب الصلاة: باب تحليل الصلاة بالتسليم: و ابو يعلى (۱۵۶/۱) رقم (۶۱۶) والخطيب (۱۹۷/۱۰) والعقيلي في (الضعفاء) (۱۳۷/۲) من حديث عبد الله بن محمد بن عقيب: عن محمد بن الحنفية: عن علي: عن النبي صلى الله عليه وسلم - وقال الترمذي: (انه اصح نسب في هذا الباب و احسن) - و عبد الله بن محمد بن عقيب صدوق: و قد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه - و سمعت محمد بن اسماعيل يقول: كان احمد بن حنبل: و اسحاق: و العيصي: يهتجون بحديثه: قال محمد: و هو مقارب الحديث - اهـ -

۱۲۴۴- أخرجه الطبراني في (الموسم) (۸۶/۸) رقم (۷۷۷): حدثنا محمد بن احمد الرافع: قال: حدثنا محمد بن يحيى الزاري: قال: حدثنا الواقدي بهذا الاسناد: و قال الطبراني: لا يروى هذا عن عبد الله بن زيد الا بهذا الاسناد: تفرد به الواقدي - اهـ - و الواقدي من روى: و قد توبع الواقدي على هذا الحديث: تابعه محمد بن موسى بن مسكين: أخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۲۸۹/۲) من طريقه: عن فليح بن سليمان عن عبد الله بن ابي بكر: عن عباد بن تميم: عن عبد الله بن زيد: به - وقال ابن حبان عنه: كان ممن يسرق الحديث: و يهتد به و يروى عن الثقات اشياء: موضوعات -

51- باب صَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ مُحْدِثٌ .

باب: امام جب جنابت یا بے وضو حالت میں ہو اس وقت اس کا نماز ادا کرنا

1345- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَتَسَيَّتُ أَنْ اغْتَسِلَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے جب آپ ﷺ نے تکبیر کہہ دی تو پھر آپ وہاں سے واپس مڑ گئے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ویسے ہی رہو پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے جب آپ تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: میں جنابت کی حالت میں تھا اور مجھے غسل کرنا یاد نہیں رہا۔

1346- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ بِمَضْرُوعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ كَمَا أَنْتُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى اتَّانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کا آغاز کیا آپ ﷺ نے تکبیر کہی آپ ﷺ کی اقتداء میں ہم نے بھی تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے حاضرین کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ایسے ہی رہنا تو ہم قیام کی حالت میں رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس واپس تشریف لائے آپ ﷺ غسل کر کے آئے تھے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

عبدالوہاب نامی راوی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

۱۳۴۵- اخرجہ البیہقی فی (معرفة السنن و الآثار) (۲/۲۱۹) من طريق دارقطني به- و اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۲۹۷-۲۹۸) کتاب الصلوة باب امامة الجنب من طريق محمد بن ابي مذكور بهذا الاسناد- و اخرجہ احمد (۲/۴۴۸): حدیثنا و کعب بن عازر الاسناد و اخرجہ الشافعی فی (الامم) (۱/۱۶۷) و من طريقه البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۲۹۷) و فی (معرفة السنن و الآثار) (۲/۲۱۹) عن الثقة عن امامة بن زید بهذا الاسناد- و اخرجہ ابن ماجه (۱/۲۸۵) کتاب الصلوة باب ما جاء فی البناء علی الصلوة حدیث (۱۳۲۰) من طريق عبد الله ابن موسى النجفي عن امامة بن زید به- قال ابو بصير فی (الزوائد) (۱/۲۹۹): هذا اسناد ضعيف لا يثبت امامة-

۱۳۴۶- اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۲۹۹) کتاب الصلوة باب امامة الجنب من طريق عثمان بن سعيد الدارمي: ثنا عبد الله بن معاذ بهذا الاسناد- و قال البیہقی: خالفه عبد الوهاب بن عطاء: فرواه عن محمد عن قتادة عن بكر بن عبد الله المزني عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا-

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن بشر رازی، قال ذہبی: امام داقطنی فرماتے ہیں: لیس بذاک، تفرد باشیاء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معنی (۴۳۸/۲) (۴۲۶۹)، میزان (۱۶۰/۵) (۵۸۵۶)۔

1347- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ مَنْ خَلْفَهُ فَأَنْصَرَفَ فَأَشَارَ إِلَى أَصْحَابِهِ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ . قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ وَبِهِ نَأْخُذُ .

☆☆ حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا آغاز کیا، آپ نے تکبیر کہی، آپ کے پیچھے موجود لوگوں نے بھی تکبیر کہی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو توڑ دیا اور اپنے اصحاب کو اشارہ کیا کہ تم لوگ جس حالت میں ہو ویسے ہی رہنا تو وہ لوگ قیام کی حالت میں رہے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے

عبدالوہاب نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

52-باب الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ.

باب: صف کے پیچھے نماز ادا کرنا

1348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّهَا صَلَّيْ خَلْفَ الصَّفِّ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: انہوں نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی جعد غطفانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۴۲/۱)۔

۱۳۶۸- أخرجه السارمى (۲۹۵/۱) والبيهقى في (السنن الكبرى) (۱۰۵/۲) من طريق عبد الله بن داود بسند الإسناد - وقال الشيخ أحمد شاكر في (تخليقه على الترمذى) (۱۱۹/۱): وهذا إسناد صحيح - ۵ - وللحديث طرق أخرى - وينظر الحديث الثاني -

○ زیاد بن ابی جعد رافع کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۶/۱)۔

1349- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي

الْجَعْدِ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّه فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُعِيدَ.

☆☆☆ حضرت دابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

1350- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ عَتَّابٍ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ

الْحَمِصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو يُحْمَدَ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ جُوَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقَوْمٍ وَلَيْسَ هُوَ
عَلَى وُضوءٍ فَتَمَّتْ لِلْقَوْمِ وَأَعَادَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ ﷺ اس وقت

وضو کی حالت میں نہیں تھے لوگوں کی نماز مکمل ہو گئی اور نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو ڈھرایا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن عبد اللہ انصاری۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: لا ینفی ان صحیح بما انفرد بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: میزان (۳۸۱/۵)۔

○ جویر - تفسیر جابر - يقال: اسمہ جابرو جویر لقب، ابن سعید ازعی، ابو قاسم بلخی، نزیل کوفہ، راوی تفسیر، علم حدیث کے

ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 140ھ کے بعد ہوا۔

١٣٤٩- أخرجه أحمد ١٠٢٢٨١ والطبراني في (الكبير) (١٤/٢٢) رقم (٢٧٤) وابن حبان (٢٢٠١) من طريقه وكيع بهذا اللفظ - و

للحميد طروق عن وابصة: فخرجه احمد (٢٢٨/٤) والطبراني (١٢٠١) و ابو داود (٤٣٩/١) كتاب الصلاة: باب الرجل يجلي وجهه

خلف الصف (٦٨٢) والنرمذي (١/١٤٨) كتاب الصلاة: باب الصلاة خلف الصف وحده الحديث (٢٣٦) وابن حبان (٤٠٢-٤٠٣-٤٠٤) موارد

الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٢٩٢) و البيهقي (٢/١٠٤) من طريق عمرو بن مرة عن قتادة بن يساف عن عمرو بن راشد عن

وأربعة به - وأخرجه الترمذي (١١٥/١ - ١١٦) كتاب الصلاة: باب الصلاة خلف الصف وحده (٢٢٠) وإسناده (٢٢١/١) كتاب الصلاة: باب

مسألة الرجل خلف الصف وحده (١٠٠٤) والدارمي (٢٩٤/١) كتاب الصلاة: باب في صلاة الرجل خلف الصف وحده وابن حبان

1.5 مرارة، والصدي (٢٩٢/٢) رقم (٨٨٤) والبسوفى (١.٥-١.٤/٣) والطهراني (١٤٢/٢٢) و ابو جلي (١٦٢/٢) رقم (١٥٨٩)

١٢٥٠ أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٤٠٠) كتاب الصلاة باب إمامة الجنب من طريق أبي عتبة أحمد بن الفرج بهذا اللفظ.

و أخرجه ابن عدي في (الكامل) (٢٥٢/٥) من طريق محمد بن مصفى ، ثنا بقة ، بهذا الاسناد ، وهذا الاسناد في غاية الضعف ، عسى أن

عبد الله جروي سالار يتابع عليه: كما قال ابن هبان وابن عدي - وينظر: (الكامل) (٢٥١/٥) و جويهر ابن محمد مشرك و الصمغاني لم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۶/۱)۔

1351- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا وَقَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ أَجْزَأَتْ صَلَاةُ الْقَوْمِ وَيُعِيدُ

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں آپ ﷺ کے یہ الفاظ ہیں:

جب امام لوگوں کو نماز پڑھائے وہ اس وقت بھولے سے بے وضو حالت میں ہو تو لوگوں کی نماز درست ہوگی اور امام اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن داؤد بن بکر، ابویحییٰ، خفاف نيسابوری، قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ان انتقال 286ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۶۲/۸)۔

1352- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ يُعْرِفُ بِابْنِ الْمُطَبَّقِيِّ حَدَّثَنَا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَيْسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جُوَيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَيُّمَا إِمَامٍ سَهَا فَصَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُمْ ثُمَّ لِيُغْتَسِلَ هُوَ ثُمَّ لِيُعِيدَ صَلَاتَهُ وَإِنْ صَلَّى بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَمِثْلُ ذَلِكَ . كَذَا قَالَ عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ .

☆ ☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو امام بھول کر لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دے تو ان لوگوں کی نماز درست ہوگی پھر اس امام کو چاہیے کہ وہ غسل کر کے اپنی نماز کو دہرائے اسی طرح اگر وہ (بھول کر) وضو کے بغیر نماز پڑھائے تو بھی یہی حکم ہوگا۔

عيسى بن ابراهيم نامی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

1353- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ وَأَعَادُوا . هَذَا مُرْسَلٌ . وَأَبُو جَابِرٍ الْبَيَاضِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆ ☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنابت کی حالت میں (بھول کر) لوگوں کو نماز پڑھا دی نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی نماز کو دہرایا اور لوگوں نے بھی اپنی نماز کو دہرایا۔

یہ روایت مرسل ہے اور ابو جابر نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

۱۲۵۲- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱: ۱۰۰۲) كتاب الصلاة باب إمامة الجنب من طريق دارقطني به - وقال: لهذا مرسل - و أبو جابر البياضي متروك الحديث - كان مالك بن انس له برتضيه - و كان يحيى بن معين يقول: أبو جابر البياضي كذاب - و ذكره في (المعرفة) (۲/ ۲۲۲-۲۲۳) معلقاً بـمعين إسناده - و اعلمه بالله رمان - و كذب البياضي -

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن عطاء، ابو عبد اللہ جلاب۔ قال خطیب: اخبرنا علی بن ابی علی، قال: قرأنا علی حسین بن ہارون، عن ابن سعید، قال: احمد بن یحییٰ بن عطاء جلاب عسکری، معروف حدیث، ان انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۵) (۲۶۷۳)۔

○ محمد بن عبد الرحمن، ابو جابر بیاضی مدنی۔ قال نسائی وغیرہ: متروک حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۲۳/۶)۔

1354 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَأَعَادُوا. عَمَرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِالْكَذِبِ. ☆☆ عاصم بن ضمرة حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے (بھولے سے) جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھادی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ وہ نماز ادا کی اور لوگوں کو بھی یہ ہدایت کی کہ وہ نماز کو دہرائیں۔

اس روایت کا راوی عمرو بن خالد یہ شخص ابو خالد واسطی ہے (جس نے امام زید کے حوالے سے مسند امام زید نقل کی ہے) یہ شخص متروک الحدیث ہے امام احمد بن حنبل نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

1355 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ الشَّرِيدِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا.

☆☆ شریذ ثقفی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھادی وہ جنابت کی حالت میں تھے انہوں نے اس نماز کو دہرایا لیکن انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ شریذ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۰/۱)۔

۱۲۵۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰۱/۲) كتاب الصلاة: باب إمامة الجنب وفي (معرفة السنن والآثار) (۲۲۲/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة بالنجاسة: حديث (۱۲۲۵) من طريق الدارقطني بسندنا الاصحاح - قال قال البيهقي في (السنن): هذا انما يرويه عمرو بن خالد ابو مسلم الواسطي وهو متروك رماه الحفاظ بالكذب - وقال في (المعرفة): وهذا الحديث احمد ما انكره عليه وبيع وغیره وكان مغبان النوري بقول: لم يرو هبيب بن ابي ثابت عاصم بن ضمرة نبأ فلان -

۱۲۵۵- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰۰-۲۹۹/۲) كتاب الصلاة: باب إمامة الجنب وفي (معرفة السنن والآثار) (۲۲۱/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة بالنجاسة: حديث (۱۲۲۱) من طريق الدارقطني به -

1356- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَّارٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ نَظَرَ فِي ثَوْبِهِ اخْتِلَامًا فَقَالَ كَبُرْتُ وَاللَّهِ إِلَّا أَرَانِي أُجْنِبُ ثُمَّ لَا أَعْلَمُ ثُمَّ أَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا أَجِيءُ بِهِ كَمَا أُرِيدُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الْجُنُبُ يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ مَا أَعْلَمُ فِيهِ اخْتِلَافًا. وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا أَخْفِظُهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ هَذَا.

☆☆ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھا دی وہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے بعد میں جب انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان دیکھا تو بولے: میں بوڑھا ہو گیا ہوں اللہ کی قسم! میرا خیال ہے مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی لیکن مجھے اس کا پتا نہیں چل سکا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز کو دہرایا البتہ انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔

عبدالرحمن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس بات پر اتفاق ہے جنابت والا شخص اس نماز کو دہرائے گا البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

1357- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ فِي رَجُلٍ صَلَّى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا) ایسے شخص کے بارے میں فرمان نقل کرتے ہیں جو لوگوں کو بے وضو حالت میں نماز پڑھا دیتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ شخص اس نماز کو دوبارہ ادا کرے البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے۔

1358- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا. قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا قَالَ يُعِيدُونَ قَالَ لَا إِلَّا حَمَّادٌ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی بعد میں انہیں یاد آیا

۱۳۵۶- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٤/١٠٠) كتاب الصلاة: باب إمامة الجنب: وفي (معرفة السنن والآثار) (٢/٢٢١) كتاب

الصلاة: باب الصلاة بالنجاسة: حديث (١٢٢٢) من طريق الدارقطني: به -

۱۳۵۷- أخرجه عبد الرزاق (٢/٢٤٨) رقم (٣٦٥٠) عن معمر عن الزهري بهذا الإسناد - ومن طريق عبد الرزاق أخرجه البيهقي في

(السنن الكبرى) (٤/١٠٠) كتاب الصلاة: باب إمامة الجنب: وفي (معرفة السنن والآثار) (٢/٢٢٢) كتاب الصلاة: باب الصلاة بالنجاسة:

حديث (١٢٢٢) -

کہ انہوں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا (جس کی وجہ سے ان کا وضو ٹوٹ چکا ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دوبارہ وضو کیا (اور دوبارہ نماز ادا کی) البتہ انہوں نے ان لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کی ہدایت نہیں کی۔

ابن مہدی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات سے واقف ہیں کسی راوی نے یہ بات بھی نقل کی ہو؟ اُن لوگوں نے بھی دوبارہ نماز ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! صرف حماد نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے۔

53- باب مَا جَاءَ فِي اعْتِرَاضِ الشَّيْطَانِ لِلْمُصَلِّي لِيُفْسِدَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ.

باب: شیطان کا نمازی کے سامنے آنا تاکہ اس کی نماز خراب کر دے

1359- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَضَمَّ يَدَهُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّ الشَّيْطَانَ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَخَنَقْتُهُ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهِ عَلَى يَدَيَّ وَإِيمُ اللَّهِ لَوْلَا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهِ أَخِي سُلَيْمَانُ لَارْتَبَطَ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يُطِيفَ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک فرض نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران اپنے ہاتھوں کو ملا لیا جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک نیا کام کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! شیطان یہ چاہتا تھا کہ وہ میرے آگے سے گزرے تو میں نے اسے گردن سے پکڑ لیا یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھوں پر محسوس کی اللہ کی قسم! اگر مجھ سے پہلے میرے بھائی سلیمان علیہ السلام یہ دعا نہ کر چکے ہوتے تو میں اس شیطان کو اس مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے گرد گھومتے (اور اس کا مذاق اڑاتے)۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن بدیل بن قریش بن حارث، ابو جعفر یامی کوفی۔ سل ابو الحسن دارقطنی عن احمد بن بدیل؟ فقال: فیہ لین۔ ان انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۹۴/۴) (۱۶۵۶)۔

○ مفضل بن صالح اسدی نخاس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۱/۲)

۱۳۵۹- اخرجہ الطبرانی فی (الکبیر) (۲۵۱/۲) رقم (۲۰۵۲): حدثنا محمد بن فضال الجوهري ثنا احمد بن عبد بن سواد اللخمي وذكره السويسي فی (المجمع الزوائد) (۶۶/۲) وقال: رواه الطبرانی فی (الکبیر) وفيه المفضل بن صالح: ضعفه البخاري و ابو حاتم - و اخرجہ احمد (۱۰۵/۵) من طريق اسحاق بن زهير عن سفيان - و قال السويسي فی (المجمع) (۹۰/۲): (ورواه رجال الصالح) -

(۱۳۳۳)۔

1360- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي يُفْسِدُ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَعَتْهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ- أَوْ كُلُّكُمْ- فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ رَبِّ (هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي) فَرَدَّ اللَّهُ خَائِبًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ ﷺ نے نماز ادا کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا تھا تا کہ میری نماز خراب کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا میں نے اسے پکڑ لیا میں نے یہ ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تا کہ صبح تم سب لوگ اسے دیکھ لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعایا آ گئی:

”اے میرے پروردگار! مجھے ایسی بادشاہی عطاء کر جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو رسوا کر کے واپس کر دیا۔

1361- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ ح

وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ . قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَعْنِي التَّشَهُّدَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو نماز کی کنجی ہے تکبیر کہہ کر اس کا آغاز ہوتا ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے ہر دو رکعت کے بعد تم سلام پھیر دیا کرو۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد تشہد پڑھنا ہے (یعنی ہر دو رکعت کے بعد تم تشہد پڑھا کرو)۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن حسین جعفی، ابوحسن بروی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ

۱۳۶- أخرجه البخاري (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة: باب الاستسقاء في المسجد: حديث (۲۶۱) وفي (۱۰۵/۳) كتاب العمل في الصلاة: باب ما يجوز من العمل في الصلاة: حديث (۱۲۱۰) وفي (۱۸۹/۶) كتاب بدء الخلق: باب صفة الجلبس وجموده: حديث (۲۲۸۶) وفي (۱۲۶/۷) كتاب احوال النبیاء: باب قول الله تعالى: (وولعنا لداود سليمان) حديث (۲۶۲۳) وفي (۵۰۹/۹) كتاب التفسير: باب قوله: (هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لَهُ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ) حديث (۱۸۰۸) وفي مسلم (۲۲/۲-توروي) كتاب المساجد: باب جواز لعن الشيطان: حديث (۵۶۱/۲۹) واهمد (۲۹۸/۲) والنسائي في (التفسير) رقم (۱۶۰) وابن حبان (۶۱۹) والبیروقي في (السنن الکبری) (۷۹/۲) کلہم من طریق ثعلبہ بهذا الاسناد۔

ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۷) (۹۱۵)۔

○ عبد اللہ بن یزید مخزومی، مدنی مقری اعور، من شیوخ مالک، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۶۲) (۷۵۰)۔

54- باب صِفَةِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَأَحْكَامِهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَلِكَ وَأَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ .

باب: نماز کے دوران سہو کی صورت اور اس کے احکام اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف کسی بھی چیز کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹی

1362- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ - قَالَ - فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْسَيْتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرِ الصَّلَاةُ . قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ . فَأَوْمَأُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

۱۳۶۲- أخرجه مالك (۹۲/۱) كتاب الصلاة: باب ما يفعل من سلم من ركعتين سابقاً: حديث (۵۸) و البخاري (۶۷۶/۱) كتاب الصلاة: باب تشييع الأصابع في المسجد: حديث (۱۸۲) (۲۰۵/۲) كتاب الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا نكح يقول الناس: حديث (۶۷۶) (۱۱۸/۲) كتاب السجود: باب من سلم يتشهد في سجدة: حديث (۱۲۲۸) و باب من يكبر في سجدة: حديث (۱۲۲۹) (۱۸۲/۱) و (۱۸۲/۱) كتاب الأدب: باب ما يجوز من ذكر الناس: حديث (۶۰۵) (۲۴۵/۱۲) كتاب أخبار الأئمة: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد: حديث (۷۲۵۰) و مسلم (۱۰۲/۱) كتاب المساجد: باب السجود في الصلاة و السجود له: حديث (۵۷۲/۹۷) و أبو داود (۳۲۱/۳۲۰/۱) كتاب الصلاة: باب السجود في السجدين: حديث (۱۰۸-۱۰۹) و الترمذي (۲۶۷/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر و العصر: حديث (۳۹۹) و النسائي (۲۲/۲) كتاب السجود: باب ما يفعل من سلم من ركعتين سابقاً و ابن ماجه (۲۸۲/۱) كتاب الصلاة: باب فيمن سلم من تسعين أو ثلاث سابقاً: حديث (۱۳۱۶) و الدارمي (۲۵۱/۱) كتاب الصلاة: باب سجود السجود من الزيادة و أبو عروبة (۱۹۶/۲) و أحمد (۲۲۵-۲۲۶/۲) و المسيني (۱۲۳/۲) رقم (۹۸۲) و عبد الرزاق (۲۶۶۸) و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۲۶۲) و ابن خزيمة (۲۷-۲۶/۲) رقم (۸۶۰) (۱۱۷-۱۱۸/۲) رقم (۱۰۳۶-۱۰۳۵) و ابن حبان (۲۲۶۶-۲۲۶۰) و البيهقي (۲۵۶/۲) كتاب الصلاة: باب من قال: يسلم عن سجدة السجود (۲۵۶/۲) باب الكلام في الصلاة على وجه السجود و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۱۶/۱) باب الكلام في الصلاة: لما يحدت فيها من السجود و الطبراني في (المعجم الصغير) (۱۱۳/۱) و البزار (۱۱۳/۱) و الفرائد (ص ۲۲۲) و البغوي في (شرح السنة) (۲۲۸/۲) من طريق محمد بن سرج بن أبي لهريرة: به - قال الترمذي: حديث أبي هريرة: حديث حسن صحيح -

كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ . فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ قَالَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَبَّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ مسجد کے اگلے حصے میں موجود لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے، آپ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر رکھا، آپ ﷺ کے چہرے سے ناراضگی کا اظہار ہو رہا تھا، جلد باز لوگ مسجد سے باہر چلے گئے وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہو گئی ہے، نماز مختصر ہو گئی ہے، حاضرین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، لیکن انہیں نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرنے کی جرأت نہیں ہوئی، ایک شخص کھڑا ہوا، نبی اکرم ﷺ نے اسے ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کا نام دیا تھا، اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھول گئے تھے یا نماز مختصر ہو گئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز مختصر ہوئی ہے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شاید آپ بھول گئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے حاضرین کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ تو لوگوں نے اشارہ کیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ واپس اپنی جگہ پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے بقیہ دو رکعت پڑھانے کے بعد پھر سلام پھیرا، پھر آپ نے تکبیر کہتے ہوئے عام سجدوں کی طرح یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

محمد نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے سجدہ سہو کرنے سے پہلے سلام پھیرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں، البتہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا۔

1363- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ يَأْسَنَادِهِ نَحْوَهُ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ كُلُّ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَقُلْ قَالُوا مَوْلَا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ .

★★ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: تو لوگوں نے اشارہ کیا۔ یہ الفاظ صرف حماد بن زید نامی راوی نے نقل کیے ہیں۔

1364- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَمْرٍو الْمَعْرُوفُ بِالْخَوْلَانِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۳۶۴- ذکرہ الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۷۷/۲) من طریق الدارقطنی - و ذکر ان ابن الجوزی رواہ فی (العلل المتناہیۃ) من طریقہ و نقل عن ابن الجوزی انہ قال: و اما حدیث انس: فقیہ صخر بن عبد اللہ قال ابن عدی: یحدث عن الثقات بالباطل، امامہ ما برورہ منکر، او من موضوعاتہ - وقال ابن حبان: لا یحل الروایۃ عنہ - قال الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۷۷/۲): و تعقبہ صاحب (التنقیح) و قال: انہ و لعم - ابن الجوزی فی صخر لقنا: فان صخر بن عبد اللہ ابن ہرملة الراوی عن عمر بن عبد العزیز لم یشکلم فیہ ابن عدی و لا ابن حبان بل ذکرہ ابن حبان فی (الثقات) - و قال النسائی: لعم صالح - و اما ضعف ابن عدی صخر بن عبد اللہ الکوفی المعروف بالعاجبی و لعم مناخر عن ابن ہرملة - روی عن مالک واللیث و غیرہما -

بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حِمَارٌ فَقَالَ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مِنَ الْمُسْتَبَحِّ أَنْفَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ . قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ . قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ کے سامنے سے کچھ گدھے گزرے تو آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے عیاش بن ابوربیعہ نے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: ابھی کون سبحان اللہ کہہ رہا تھا؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے کہا ہے کیونکہ میں نے یہ بات سن رکھی ہے گدھا آگے سے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی چیز (آگے سے گزرے) نماز کو نہیں توڑتی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ صحیح بن عبد اللہ بن حرملة مدنی، حجازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ غلط ابن جوزی، فنقل عن ابن عدی انه اثممه، وانما ماتهم صحیح بن عبد اللہ حاجبی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۵/۱) (۷۷)۔

1365 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالُوا لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَأَ مَا اسْتَطَعَتْ .

☆☆ سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمان کی نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی البتہ جہاں تک ہو سکے تم اسے روکنے کی کوشش کرو (کہ وہ نماز کے دوران تمہارے آگے سے نہ گزرے)۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن متوکل باہلی، بصری، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ بالمصیۃ۔ ان

۱۳۶۵- المخرج ابن الجوزي في (المعلل السنن) (۱/۱۱۵) رقم (۷۶۱) من طريقه الدارقطني وقال ابن الجوزي: لا يصح - قال احمد و النسائي ابراهيم الجوزي مشروك - وقال يحيى بن ابي بن شي - ۵۱ - وبظن: (نصب الرتبة) (۷۷/۲)۔

کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۶۵) (۷۸۳)۔

1366- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُذَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ.

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے (یعنی آگے سے گزر کر نماز کو نہیں توڑتی ہے)۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ جبر بن نوف ہمدانی بکالی ابووداک، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے فائز نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۵/۱) (۳۳)۔

1367- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ.

☆ ☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن سلیمان بن داؤد، معروف بالصغدی، وکان ثقہ، قال عثمان بن احمد دقاق: ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۷) (۳۷۷)۔

1368- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشِيبُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَقْطَعُ

۱۳۶۶- اخرجہ ابو داؤد (۱/۱۶۰) کتاب الصلوة: باب من قال: لا یقطع الصلوة شیء. حدیث (۷۱۹) و البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲۷۸/۲) کتاب الصلوة: باب الدلیل علی ان مرور القلب وغیرہ بین یدیه لا یفسد الصلوة و البیہقی فی (شرح السنة) (۱۷۵/۲) و ابن الجوزی فی (العلل المتناهیة) (۱/۱۴۵) کلیم من طریق مجالد بن سعید بهذا الاسناد۔ قال ابن الجوزی: قال احمد: مجالد لیس بشیء۔ و قال ابن حبان: یقلب الامانید فیرفع المراسیل لا یجوز الاحتجاج به۔ و قال النووی فی (المجموع) (۲/۲۲۵): رواد ابو داؤد باسناد ضعیف۔ و الحدیث ذکرہ الزیلعی فی (نصب الرایة) (۲/۷۶) و قال: و مجالد بن سعید فیہ مقال و اخرجہ له مسلم مقروناً بجماعة من اصحاب السلفی۔

۱۳۶۷- اخرجہ الطبرانی فی (الکبیر) (۸/۱۹۳) رقم (۷۶۸۸) من طریق عفیر بن معدان بهذا الاسناد۔ و ذکرہ الہیثمی فی (المجموع) (۲/۶۵) و قال: و اسناده حسن۔ قلت: انی له الحسن و فی الاسناد عفیر بن معدان و قد ذکرہ الہیثمی نفسه فی (المجموع) (۲/۱۸۰) و قال: و فیہ عفیر بن معدان و قد اجمعوا علی ضعفه و قال الزیلعی فی (نصب الرایة) (۲/۷۷): و قال ابن الجوزی: و اما حدیث ابی امامة: فیہ عفیر بن معدان۔ قال احمد: ضعیف منکر الحدیث۔ و قال یحییٰ: لیس بثقة۔ و قال ابو حاتم: لیس بثقة۔

جَرِيحٌ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَبَّاسَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے آئے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْجَمَّالِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ فِي بَادِيَةِ لَنَا فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلبِيَّةٌ وَحِمَارٌ لَنَا فَمَا نَهْنَهُمَا وَمَا رَدَّهُمَا.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم اپنی رہائش گاہ میں تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی آپ کے سامنے سے چھوٹا کتا اور گدھا گزرے جو ہمارے (پالتو) تھے لیکن ہم نے انہیں روکا نہیں اور انہیں واپس نہیں کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معاذ بن فضالہ زہرائی، طفاوی، ابوزید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ دھومن کبار شیوخ بخاری، ان کا انتقال 210ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۷) (۱۲۰۷)۔

1373- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَبْرَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَذَاكِرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَأَتَى عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ إِلَّا أَحَدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ.

۱۳۷۱- أخرجه أحمد (۲۱۱/۱) والنسائي (۲۵۰/۲) كلاهما من طريق هجاج الأعور: برزنا اللامداد - وينظر: الحديث السابق -

۱۳۷۲- أخرجه أبو داود (۱۹۱/۱) كتاب الصلاة: باب من قال الكلب لا يقطع الصلاة: حديث (۷۸) من طريق يحيى بن أيوب برزنا اللامداد -

۱۳۷۳- أخرجه عبد الرزاق (۲۰۷/۲-۲۰۸) رقم (۲۴۷۶) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۴۳۲) والبیهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۳۳) كتاب الصلاة: باب لا تبطل صلاة المرء بالكلب فيها: كلهم من طريق إسماعيل بن مسلم: برزنا اللامداد - والحديث ذكره

المصنف في (التلخيص) (۱۰/۲) وعزاد إلى إسماعيل بن ربيعة وربيعة بن كليب في مسند برزنا وقال: وفي إسنادهما إسماعيل بن مسلم المسكي ضعيف - اه - وقد أثار الترمذي (۲/۴۶۶) إلى هذه الرواية فقال: رواه الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس

عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے کسی مسئلے پر گفتگو کر رہا تھا اسی دوران حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ہمارے پاس تشریف لے آئے انہوں نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو وہ حدیث سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے ہم نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو نماز میں کسی کمی کے بارے میں شک ہو تو وہ اتنی نماز ادا کرے کہ وہ شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

1374- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي أَزَادَ أَمْ نَقَصَ فَإِنْ كَانَ شَكٌّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثْنَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِنْ كَانَ شَكٌّ فِي الثَّلَاثِ وَالْثْنَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثْنَيْنِ وَإِنْ كَانَ شَكٌّ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُ ثَلَاثًا جَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَسْنَدَ لَكَ مَكْحُولٌ هَذَا الْحَدِيثَ قُلْتُ مَا سَأَلْتُهُ. قَالَ فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

☆☆ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اسے یہ اندازہ نہ ہو سکے کہ اس نے زیادہ (رکعات) پڑھ لی ہیں یا کم پڑھی ہیں تو اگر شک ایک رکعت یا دو رکعت کے بارے میں ہو تو اسے ایک سمجھے اگر دو اور تین ہونے کے بارے میں ہو تو اسے دو سمجھے اگر تین اور چار ہونے کے بارے میں ہو تو اسے تین سمجھے یہاں تک کہ اسے وہم زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1375- حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ

۱۳۷۴- أخرجه أحمد (۸۷/۳) من طريق أساعيل بن عتبة عن محمد بن أسحاق به - وقد رواه جماعة محمد بن أسحاق - فاضله: كمال بن زيد - و أساعيل بن عتبة - و عبد الله ابن مبير - و عبد الرحمن المحارب - و ينظر: (العلل للبيهقي) (۲۵۸/۴) - وقد ورد الحديث مسنداً فاضله الترمذي (۲۶۶/۲) كتاب الصلاة باب ما جاء فيمن يشك في صلاته حديث (۱۲۰۹) و أبو يعلى (۸۲۹) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۲/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۲/۲) كسوم من طريق محمد بن أسحاق - حديث مكحول عن كريب - مولى ابن عباس - عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف -

۱۳۷۵- أخرجه الحاكم (۳۲۶/۱) من طريق جعفر بن محمد بن فضيل ثنا عمار بن مطر الرضاوي بهذا الإسناد - و قال الحاكم: صحيح الإسناد و لم يخرجه - و نسخة الذهبي: فقال: عمار بن مطر الرضاوي تركه - و الحديث ذكره السيوطي في (الجامع الصغير) (۱۵۶/۶) - و عزاد للحاكم - و مرزله بالضعف -

الْعَنْبَرِيُّ يَنْزِلُ الرُّهَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَهَا فِي ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَلَيْتَمَّ فَإِنَّ الزِّيَادَةَ خَيْرٌ مِنَ النِّقْصَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو نماز کی رکعت تین یا چار ہونے کے بارے میں شک ہو وہ نماز کو مکمل کر لے (یعنی ایک مزید رکعت ادا کر لے) کیونکہ اس میں اضافہ ہو جانا اس میں کمی رہ جانے سے بہتر ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن جریر بن جبلة بن ابی داؤد، ابو عباس - وقیل ابو حسن - عسکلی بصری - قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۵/۱۰) (۵۳۶۸)۔

○ کریب بن ابی مسلم ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، ابورشدین، مولیٰ ابن عباس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۴۲) (۴۳)۔

○ ثابت بن ثوبان، غسی، شامی، والد عبدالرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵/۱) (۳)۔

1376 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّهَوِيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي الثَّنَتَيْنِ أَوْ الْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّنَتَيْنِ أَوْ الثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ لَيْتَمَّ مَا بَقِيَ حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ وَلَا يَكُونَ فِي النِّقْصَانِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو دو یا ایک رکعت کے بارے میں غلطی لگ جائے تو وہ اسے ایک سمجھے اور جب اسے دو یا تین کے بارے میں شک ہو تو وہ انہیں دو سمجھے اور جب اسے تین یا چار رکعت کے بارے میں شک ہو تو وہ انہیں تین سمجھے اور پھر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کر لے یہاں تک کہ اسے وہم زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو کمی کے بارے میں نہ ہو اس کے بعد جب وہ بیٹھا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) اس وقت دو سجدے کرے (یعنی سجدہ سہو کرے)۔

1377 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذَلِكَ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْ السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ لَفْظُهُمَا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: جس دن حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے تھے (یعنی جس دن انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز میں سہو جانے کے بارے میں بتایا تھا) اس دن نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے تھے۔
ان دونوں روایات کا لفظ ایک ہی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن بسر ہمدانی، ابو جعفر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ سان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵/۲) (۲۵)۔

○ سعید بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جمیل بن عامر بن جذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح، ابو عبد اللہ مدنی، سئل عنہ احمد بن حنبل؟ فقال: ليس به بأس۔ وسئل عنه يحيى بن معين؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال فيه يعقوب بن سفيان: لين حديث۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶۷/۹) (۳۶۵۳)۔

1378- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ. وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ذوالیدین (کے توجہ دلانے والے دن) سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبد الرحمن کے ہیں۔

1379- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

۱۳۷۸- اضرجه النساني (۲۶/۳) کتاب السجود باب ذكر الاختلاف على أبي هريرة في السجدين حديث (۱۲۲۸) وابن خزيمة (۱۱۰۳۶)

کتاب الصلوة باب في صلاة السجود - و ينظر: حديث (۱۳۶۲-۱۳۶۳)۔

۱۳۷۹- اضرجه النساني (۲۶/۳) کتاب السجود باب انما يصلي على ما ذكر اذا شك حديث (۱۲۲۹) و احمد (۸۸/۲) و ابو عوانة

(۱۹۲/۲) و الطحاوي في (ترتيب معاني الآثار) (۱۶۲/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۳۱/۲) کتاب الصلوة باب من شك في صلاته و في

(معرفة السنن والآثار) (۱۶۸/۲) کتاب الصلوة باب سجود السجود حديث (۱۱۲۰) كبريم من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة بسند الاثر -

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا لَمْ يَذَرِ أَحَدُكُمْ كُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ بَعْدَ ذَلِكَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتْ لَهُ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَتْ أَرْبَعًا ارْغَمَتَا الشَّيْطَانَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اندازہ نہ ہو سکے کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں، تین یا چار تو وہ مزید ایک رکعت پڑھ لے اور پھر اس کے بعد سہو کے دو سجدے کر لے جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) اگر وہ پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے تو اس میں سے جفت تعداد (یعنی چار رکعت) اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر وہ چار رکعت ادا کر لیتا ہے تو یہ دونوں شیطان کو رسوا کر دیں گے۔

1380 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً حَتَّى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتْ لَهُ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَ آتَمَهَا فَهُمَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ. زَادَ هَذَا فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ. وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ مِنْ رِوَايَةِ مُوسَى بْنِ دَاوُدَ عَنْهُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز پڑھنے کے دوران شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت ادا کرے یہاں تک کہ اسے وہ شک زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو پھر اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو اس میں سے چار جفت تعداد اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس نے مکمل نماز ادا کی ہوگی تو یہ دونوں شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گی۔

اس روایت میں راوی نے ”سلام سے پہلے“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1381 - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَجَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ كُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُطْرَحِ الشَّكُّ وَلْيُتَيَسَّرَ عَلَيْهِ مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا كَانَتْ شَفَعًا لِصَلَاتِهِ وَإِنْ كَانَ صَلَّى تَمَامَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ.

۱۳۸۱- أخرجه مسلم (۱/۱۰۰) کتاب المساجد باب السجود في الصلاة حديث (۵۷۱/۸۸) وأحمد (۸۳/۳) وأبو عوانة (۱۹۲/۲-۱۹۳) والبيهقي في السنن الكبرى (۲/۳۲۱) وكثيرهم من طريق موسى بن داود بهذا الإسناد - وأخرجه أبو عوانة (۱۹۲/۲-۱۹۳) وابن حبان (۳۶۶۹) كلاهما من طريق خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال بهذا الإسناد -

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران شک ہو جائے اور اسے اندازہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں، تین یا چار؟ تو وہ شک کو ایک طرف رکھ دے اور جس پر یقین ہو اس پر بنیاد رکھے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو اس میں سے جفت تعداد اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس نے چار رکعت ادا کی ہوں گی تو یہ دونوں (سجدے) شیطان کے لیے رسوائی کا باعث ہوں گے۔

1382- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِنْ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ كَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد رکھے اور جب وہ یقینی طور پر مکمل نماز ادا کرے (تو آخر میں) دو مرتبہ سجدہ سہو کرے اگر اس کی نماز مکمل ہوگی تو ایک رکعت اور دو سجدے اس کے لیے نفل کی حیثیت اختیار کر جائیں گے اور اگر اس کی نماز پہلے نامکمل تھی تو اس ایک رکعت کے ذریعے اس کی نماز مکمل ہو جائے گی اور سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

1383- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَوْفَلٍ بْنِ مُسَاحِقٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ ابْنُ أَخِي أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ كَمْ صَلَّى أَرْبَعًا أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ ثُمَّ يَقُومُ لِيَقْرَأَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعًا وَقَدْ زَادَ رَكْعَةً كَانَتْ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ تَشْفَعَانِ الْخَامِسَةَ وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثًا كَانَتِ الرَّابِعَةُ تَمَامَهَا وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ لِلشَّيْطَانِ.

۱۳۸۲- أخرجه ابن خزيمة (۱۰۲۳) وابن حبان (۲۶۶۶) من طريق أبي سعيد الأشج بسند الإسناد - وأخرجه أبو داود (۲۶۹/۱) كتاب الصلاة: باب إذا صلى غيباً حديث (۱۰۲۶) وابن ماجه (۲۸۲/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء فيمن شك في صلاته فرجع إلى اليقين حديث (۱۱۹۰) وابن أبي شيبة (۲۵/۲) والبیهقي في (السنن الكبرى) (۲۵۱/۲) كتاب الصلاة: باب الدليل على أن سجدة السهو للمسبوقة نافذة وفي (معرفه السنن والآثار) (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة: باب سجود السهو: حديث (۱۱۲۹) كالمسوم من طريق أبي خالد اللهمري بسند الإسناد - وأخرجه النسائي (۲۷/۲) كتاب السهو: باب إتمام المصلي على ما ذكر إذا شك حديث (۱۲۳۸) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۲۴/۱۸) من طريق محمد بن عجلان بسند الإسناد -

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں، چار یا تین؟ تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد رکھے، پھر اٹھ کر قرأت کرے اور ایک رکعت ادا کرے، پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشهد پڑھ رہا ہو) تو سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے، اگر اس نے پہلے چار رکعت ادا کی تھی تو اب اس کی ایک رکعت زائد ہو جائے گی اور یہ دونوں سجدے اسے جفت کر دیں گے جو پانچویں رکعت تھی اور اگر اس نے پہلے تین رکعت ادا کی تھیں، تو چوتھی رکعت اسے مکمل کر دے گی اور سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن سعید مساحقی، قال عقیلی: نہ مناکیر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۹/۴) (۲۷۴۵)۔

○ ابوبکر بن عبد اللہ بن محمد بن ابی سبرۃ ابن ابی رھم بن عبد عزی قرشی عامری مدنی، قیل: اسمہ عبد اللہ، وقیل: محمد، وقد ینسب ی جدہ، رموہ بالوضع، وقال مصعب زبیری: کان عالما۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۹۷) (۵۱)۔

1384 - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنْ اسْتَيْقَنَ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيُصَلِّ وَاحِدَةً بَرَكْعَتَهَا وَسَجْدَتَيْهَا ثُمَّ لِيَتَشَهَّدْ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَإِنْ كَانَ صَلَّى ثَلَاثًا وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى رَابِعَةً كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ وَإِنْ كَانَ صَلَّى أَرْبَعًا وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِسَجْدَتَيْنِ۔

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو اگر اسے یہ یقین ہو کہ وہ تین رکعت ادا کر چکا ہے تو وہ مزید ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرے، پھر اس کے بعد تشهد میں بیٹھے اور پھر جب اس سے فارغ ہو جائے اور کچھ پڑھنے کے لیے باقی نہ رہ جائے صرف سلام پھیرنا ہو اس وقت وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے، پھر وہ سلام پھیر دے، اگر اس نے تین رکعت ادا کی تھی تو اب جو رکعت ادا کی ہے وہ چوتھی رکعت ہو جائے گی اور سجدہ سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے اور اگر اس نے پہلے چار رکعت ادا کی تھی تو اب جو اس نے ادا کی ہے اس کے ساتھ یہ پانچویں ہو جائے گی اور یہ دونوں سجدے اس پانچویں رکعت کو جفت کر دیں گے۔

1385 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي ذُوَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهِمِّ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنَ النَّقَبَاءِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ يُقَالُ لَمْ يَرَوْا عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ.

☆ ☆ عبدالمہمین اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان کرتے ہیں: یہ صحابی بنو ساعدہ کے نقباء میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا تھا۔ ایک قول کے مطابق حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن عمامہ ثبی۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۵۰۶/۲، ۵۰۷، ۳۳۳۵)۔

1386 - حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذِرْ أَرَادَ أَنْ يَقْصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمْ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اسے اندازہ نہ ہو سکے اس نے زیادہ رکعت ادا کر لی ہیں یا کم ادا کی ہیں؟ تو وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے جب وہ بیٹھا ہو (یعنی تشہد کے دوران ایسا کرے) پھر اس کے بعد وہ سلام پھیر دے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن مرزوق، ابو عبد اللہ باہلی بصری، قال فی خطیب: کان مٹھ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۹۹/۳) (۱۲۳۳)۔

○ عمر بن یونس بن قاسم یمامی، علم حدیث کے ماہرین تھے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

۱۲۸۵ - أخرجه ابن قانع وابن السكن كما في (الاصابة) (۱۷۲/۶) من طريق عبد السمیع بن سہذا اللہ سند - ونقل العافظ عن الدارقطني لم يرو السند غير هذا الحديث - و عبد السمیع بن يس بالقوي - و نقله العافظ فقال: وفي السند غيره - الا - قلت: قول الدارقطني غير موجود في السنن فلعلة في الدارقطني -

۱۲۸۶ - أخرجه البخاري (۲۶۵/۲) كتاب السجود باب اذا لم يجد كم صلى حديث (۱۲۳۱) و مسلم (۶۱/۲) نووي (كتاب المساجد) باب السجود في الصلاة و السجود له حديث (۲۸۹/۸۲) و الترمذي (۲۱/۲) كتاب السجود باب التحريم و الدارمي (۲۵۱/۲۵۰) و الطيالسي (۲۲۶۵) و عبد الرزاق (۲۶۶۲) و ابن ابي شيبة (۲۲۹/۱) و ابن حبان (۱۶) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۱/۲) كلهم من طريق يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد -

(۶۳۲) (۵۲۷)۔

○ عکرمۃ بن عمار العجلی، ابوعمار یمانی، اصلہ من بصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یغلط، وفی روایت عن یحییٰ ابن ابی کثیر اضطراب، ولم یکن لہ کتاب، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۶/۲) (۲۷۶)۔

55- باب ادبَارِ الشَّيْطَانِ مِنْ سَمَاعِ الْأَذَانِ وَسَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ.

باب: اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور سجدہ سہوہ سلام سے پہلے کیا جائے گا

1387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا أَدْنَى الْمُؤَذِّنُ حَرَجَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُصَاةٌ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ رَجَعَ فَإِذَا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ حَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ فِي صَلَاتِهِ فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَيَبْنِ نَفْسِهِ لَا يَدْرِي أَزَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان مسجد سے نکلتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو شیطان واپس آ جاتا ہے پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے تو شیطان پھر مسجد سے نکل جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے پھر جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے وہ مسلمان شخص کے پاس اس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے جس کے بعد اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی کر دی ہے جب کسی شخص کو اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھنے کے دوران) وہ دو مرتبہ سجدہ سہوہ کرے ایسا وہ سلام پھیرنے سے پہلے کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلمۃ بن صفوان بن سلمۃ الأنصاری، زرقی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۷/۱)

۱۳۸۷- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى ۲/۲۶۰) كتاب الصلاة: باب من قال: بسجدة بعد التسليم من طريق الدارقطني - وينظر: الحديث السابق-

(۳۶۸)۔

1388 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ صَلَاتِي ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّيْ خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالَسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس کو نماز میں شک ہو جائے اور اسے پتا نہ چلے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت ادا کی ہیں؟ تو وہ اٹھ کر ایک اور رکعت ادا کر لے اور پھر اس کے بعد جب وہ بیٹھا ہوا ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اس نے جو رکعت ادا کی ہے اگر وہ پانچویں ہوگی تو یہ دو سجدے اسے جفت کر دیں گے اور اگر وہ چوتھی ہوگی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ناک گرد آلود کر دیں گے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مروان، ابواسحاق واسطی۔ ذکر ابو عبد اللہ بن یحییٰ انہ سمع دارقطنی یقول: ابراہیم بن احمد بن مروان یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۶) (۳۰۳۳)۔

1389 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذَرِ ثَلَاثًا صَلَّيْ أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَتَمَّ حَتَّى يَسْتَقِنَ أَنْ قَدْ أَتَمَّ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ وَتَرَا كَانَتْ شَفَعًا لِصَلَاتِهِ وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ شَفَعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں؟ تو وہ اسے مکمل کر لے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے مکمل نماز ادا کر لی ہے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس کی نماز طاق ہوگی تو یہ (سجدے) اسے جفت کر دیں گے اور اگر اس کی نماز پہلے ہی جفت تھی تو یہ سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

۱۳۸۸- أخرجه أبو عروبة (۱۹۲/۲) و ابن خزيمة (۱۰۲۴) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۲) و البيهقي في (السنن الكبرى)

(۲/۲۳۱) كاسم من طريق النعمان بن محمد بسند لا يثبت -

۱۳۸۹- أخرجه أحمد (۷۲/۲) حدثنا يونس بن محمد 'حدثنا فليح بن سليمان' بسند لا يثبت -

1390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى بِهِمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَعَلَيْهِ الْجُلُوسُ فَسَبَّحَ النَّاسُ بِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى إِذَا جَلَسَ لِلتَّسْلِيمِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي. وَقَالَ النَّسَابُورِيُّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ هَذَا.

☆☆ محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد پھر کھڑے ہو گئے حالانکہ ان پر بیٹھنا لازم تھا لوگوں نے اس بات پر سبحان اللہ کہا، لیکن وہ بیٹھے نہیں یہاں تک کہ جب وہ سلام پھیرنے کے لیے (آخری تشہد میں) بیٹھے تو انہوں نے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا، انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
نیشاپوری نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ تنیسی مصری، یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۱/۱) (۱۰۱)۔
○ محرمۃ بن بکیر بن عبد اللہ بن اشج، ابومسور مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ وروایت عن ابیہ وجادۃ من کتابہ، قالہ احمد وابن معین وغیرہما وقال ابن مدینی: سمع من ابیہ قلیلاً، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۲/۲) (۹۷۲)۔

○ محمد بن یوسف قرشی، مولیٰ عثمان، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۱/۲) (۸۴۵)۔

○ یوسف قرشی اموی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۲/۲) (۴۷۰)۔

۱۳۹۰- أخرجه أحمد (۱۰۰/۴) والنسائي (۲۳/۳) كتاب السهو، باب ما يفعل من نسي شيئاً من صلاته، حديث (۱۳۶۰) كلاًهما من طريق محمد بن يوسف بهيضا اللخاري - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۳۴/۲-۲۳۵) كتاب الصلاة، باب سجود السهو في النقص من طريق بكر بن مضر عن عمرو بن العمار عن بكير عن العجلان - مولى فاطمة - عن محمد بن يوسف به - وقد جرد ابن الترمذاني في (الجوهر النقي) (۳۴۶/۲) إسناده النسائي، وأظهر وجوداً في اختلاف طرق الحديث، فلترجع -

56- باب الْبِنَاءِ عَلَى غَالِبِ الظَّنِّ.

باب: غالب گمان پر بنیاد رکھنا

1391- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَلَا أَدْرِي أَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَا وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَتَنَى رَجُلِيهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يُتَمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز پڑھائی۔

اس روایت کے راوی ابراہیم بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں پتا نبی اکرم ﷺ کی اس نماز میں کسی اضافہ ہو جانے کا ذکر کیا گیا ہے یا کسی کمی کا ذکر کیا گیا ہے۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! کیوں کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے اس اس طرح نماز ادا کی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی ٹانگیں سیدھی کیں اپنا رخ قبلے کی طرف کیا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا جب آپ نے سلام پھیر دیا تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں بتا دیتا میں بھی انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو تو جب میں کوئی چیز بھول جاؤں تو مجھے یاد کروادیا کرو اور جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست صورت کے بارے میں کوشش کرے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیرے اور اس کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1392- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ .

۱۳۹۱- أخرجه البخاري (۶۲/۱) كتاب الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان حديث (۱۰۱) و مسلم (۱۰۰/۱) كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۵۷۲/۸۹) و ابو داود (۶۲۰/۱) كتاب الصلاة: باب اذا صلى خطبا حديث (۱۰۲۰) و احمد (۱۳۹/۱) و ابو عوانة (۲۰۲/۲) و ابو يعلى (۷۶/۹) رقم (۵۱۸۲۰) و ابن حبان (۲۶۶۲) و ابن ابی نبيہ (۱۱۵/۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۵/۲) كتاب الصلاة: باب سجود السهو في الزيادة في الصلاة بعد التسليم: كلهم من طريق جرير بن عوف هذا الاسناد۔

۱۳۹۲- أخرجه مسلم (۱۰۰/۱) كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۵۷۲/۹۰) و ابن ماجه (۲۸۲/۱) كتاب الصلاة: باب من شك في صلاته حديث (۱۳۱۲) و ابو نعيم في (الحلية) (۲۳۶/۷) و ابو يعلى (۱۱۹/۸) رقم (۵۰۰۲) و الخطيب في (تاريخ بغداد) (۵۷/۱) و كلهم من طريق مسمر بن عوف هذا الاسناد۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1393- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الشَّكِّينِ أَبُو مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا مُسَعَّرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ آخِرَى ذَلِكَ بِالصَّوَابِ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں بھی انسان ہوں میں بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو اگر کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورت نماز کے درست ہونے کے قریب ہے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

57-باب سُجُودِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ.

باب: سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا

1394- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا تھا اور انہوں نے یہ بات بتائی تھی: نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے تھے۔

1395- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهْرَ فَقَامَ فِي اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ.

۱۳۹۴- أخرجه مسلم (۲۰۱/۱) كتاب المساجد باب السجود في الصلاة حديث (۱۵۷۲/۹۰) و احمد (۴۵۵/۱) و الطحاوي (۱/۱۱۱) كلهم من طريق سفیان بن عاصم بن صاعد -

۱۳۹۵- أخرجه البخاري (۹۲/۲) كتاب السجود باب (۱) الحديث (۱۳۲۴) و مسلم (۳۹۹/۱) كتاب المساجد باب السجود في الصلاة الحديث (۵۷۰/۸۵) و ابو داود (۶۲۵/۱) كتاب الصلاة باب من قام من اثنتين الحديث (۱۰۳۴) و الترمذي (۲۴۲/۲) كتاب الصلاة باب سجدتي السهو قبل السلام الحديث (۳۸۹) و النسائي (۱۹/۳) كتاب السجود باب من قام من اثنتين ناسيا و ابن ماجه (۳۸۱/۱) كتاب إقامة الصلاة بابا جاء فبين قام من اثنتين ناسيا الحديث (۱۲۰۶) و (۱۲۰۷) و المعيني (۲۰۴/۲) رقم (۹۰۳) و مالك (۹۶/۱) رقم (۶۶۶۵) و ابن أبي شيبة (۱۷۹/۱) و الدارمي (۳۵۳/۱) و ابو عوانة (۱۹۳/۲) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۴/۱) و ابن الجارود ص (۷۰-۷۱) رقم (۲۴۲) و البيهقي (۱۳۴/۲) و (۲۵۲-۲۴۴-۲۴۳-۲۴۲) من طريق عن الأعرج عن ابن ببيعة به - و قال الترمذي: حديث ابن ببيعة حديث حسن و العمل على هذا عند بعض أهل العلم - و تعقيب المساجد كقوري في (شرح الترمذي) (۳۳۷/۲) فقال: هو صحيح أخرجه الشيخان -

☆☆ حضرت عبداللہ بن نحسینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، آپ دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے، آپ بیٹھے نہیں، جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

58- باب لیس علی المقتدی سہو وعلیہ سہو الإمام

باب: مقتدی پر سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن امام کے سہو (پر سجدہ کرنا) اس پر لازم ہوگا

1396- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ بْنِ رُسْتَمِ السَّقَطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ سَهْوٌ فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ خَلَفَهُ السَّهْوُ وَإِنْ سَهَا مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ وَالْإِمَامُ كَافِيهِ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں ہو (اس کی کسی اپنی غلطی کی وجہ سے) اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن اگر امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو امام پر بھی سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا اور اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں پر بھی لازم ہوگا۔

لیکن اگر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو اب اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا بلکہ امام اس کے لیے کافی ہوگا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو حسین مدنی۔ قال بیہقی: مجہول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سنن کبریٰ (۳۵۲/۲)۔

1397- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الْأُمَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْعَبْسِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ

۱۳۹۶- ذکرہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۲۵۲) کتاب الصلوٰۃ: باب من سوا خلف الإمام من طریق خارجة بن مصعب و الحدیث ذکرہ العافظ فی (بلوغ المرام) رقم (۳۶۰) وقال: رواه الترمذی و البیہقی بسند ضعیف۔ قلت: لیس عن الترمذی هذا الحدیث و لعلہ البزار: كما جاء فی (التعلیق البغوی)۔

۱۳۹۷- أخرجه الحاكم (۲/۲۲۱) و عنه البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۲۵۱-۲۵۰) کتاب الصلوٰۃ: باب من سوا فجلس فی الدلی من طریق عنمان بن سعید الدارمی ثنا یحیی بن صالح: بهذا الإسناد و لم یخرجاه۔ ووافقه الذہبی۔ اما البیہقی فقد ضعفه فقال: هذا حدیث ینفرد به ابو بکر العنسی و هو مجہول۔ و تعقبه ابن الترمذی فی (الجوہر النقی) (۲/۲۵۱-۲۵۰) فقال: لیس بمجہول الا ان ابن ماجہ أخرجه له وروی عنه الوحاظی و بقیة و لكنه منکلم فیہ و لعلہ انتبه علی البیہقی بأخره فقال له ابو بکر العنسی مجہول بروی عن عمر ذکرہ صاحب میزان۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا سَهْوَ فِي وَثِيَةِ الصَّلَاةِ إِلَّا قِيَامٌ عَنْ جُلُوسٍ أَوْ جُلُوسٌ عَنْ قِيَامٍ.

☆☆ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نماز میں کسی بھی غلطی پر سجدہ سہو اسی وقت لازم ہوگا جب آدمی بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا کھڑے ہونے کی بجائے بیٹھ جائے۔

1398- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْوَاسِطِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَرَنِي عُمَرُ السَّهْوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَتَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَوَقَّفَ عَلَيْنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَكُونَ شَكُّهُ فِي الزِّيَادَةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ نماز میں سہو ہو جانے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے وہ ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اتنی نماز ادا کرے کہ اس کا وہ شک نماز میں اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

1399- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ نَتَذَاكُرُ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ إِلَّا أَخْبَرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا شَكَّكَتَ فِي النُّقْصَانِ فَصَلِّ حَتَّى تَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ.

☆☆ عبید اللہ بن عبد اللہ (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان) نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا ہم نماز کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے بتایا: کیا میں آپ حضرات کو وہ روایت سناؤں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تمہیں نماز کے دوران کسی کمی کے بارے میں شک ہو تو تم نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ وہ شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

59- باب الْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّيِ وَالسَّجْدَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَالتَّشَهُدِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا.

باب: اندازے کی بنیاد پر (نماز جاری رکھنا) اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا

اس سے پہلے یا اس کے بعد تشہد پڑھنا

۱۳۹۸- ذکرہ المصنف فی (العلل) (۲۵۹/۴) وقال: لم يروى في (السنن الكبرى) (۲/۲۳۲) - قلت: و سفيان بن عيينة ضعيف في الزهري -

۱۳۹۹- تقدم تخريجہ برقم (۱۳۷۳) - و ازید لنا فاقول: ان الحديث اخرجه الربيع بن كليب في (مسندہ) برقم (۲۳۲-۲۳۱) من طريقين عن اسماعيل بن مسلم بهذا الاسناد - و من طريق الربيع بن كليب في (المختار) برقم (۹۰۲-۹۰۱) - وقال الضياء: رواه اسحاق بن رافعه عن عبد الرزاق عن ابن المبارك عن اسماعيل بن مسلم - اه - و ينظر: (العلل) للمصنف (۲۵۷/۴-۲۶۰) -

1400 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَّكَتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَكَثُرَ ظَنُّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمَ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ . وَوَأَقْبَى عَبْدُ الْوَاحِدِ سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَاسْرَائِيلُ وَاحْتَلَفُوا فِي مَتْنِهِ .

☆ ☆ ابو عبیدہ بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم نماز کی حالت میں ہو اور تمہیں تین یا چار رکعت ہونے کے بارے میں شک ہو اور تمہارا زیادہ گمان یہ ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تم تشہد پڑھنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کر لو یہ اس وقت کرو جب تم بیٹھے ہوئے ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے کرو پھر اس کے بعد دوبارہ تشہد پڑھو اور پھر سلام پھيرو۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔
بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرتے ہوئے اس کے متن میں کچھ اختلاف نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خصیف بن عبدالرحمن جزری، ابوعون، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ سنی، حفظ، خلط،
 بخارہ ورمی بالارحاء، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات
 کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۴/۱) (۱۲۶)۔

○ ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود، مشہور یکنیت، واشہر ان لا اسم له غیرہا، (اور ایک قول کے مطابق): اسمہ عامر، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ تیسرے طبقے کے اکابر راویوں میں سے ایک ہیں۔ ورنہ انہ لا یصح سماعہ من ابیہ، ان کا انتقال 80ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۳۸) (۸۶)۔

١٤٠٠- أخرجه أبو داود (٢٧٠/١) كتاب الصلاة باب من قال: يتم على أكبر فته حديث (١١٠٢٨) وأحمد (١٤٢٨-١٤٢٩) والطحاوي في (شرح معاني الآثار ١/١٤١) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢٥٦/٢) كتاب الصلاة باب ينضم بعد سجدي السجود كلهم من طريق محمد بن مسلمة بهذا الاسناد - وهذا اسناد فيه علل: الاول: ان محمد بن مسلمة قد خولف في هذا الحديث خالفه سفيان وشريك و محمد بن فضيل واسرائيل وعبد الواحد فرووه عن هشيب مرفوعاً - الثاني: ان هشيب لم يرو عنه عبد الله الجزري: قال الحافظ في (التفريب ١/١٢٤): صدوق سي. الحفظ: خلط بآخره - الثالث: ان ابا عبيدة بن عبد الله بن مسعود لم يترك ابن مسعود - قال العلامة في (جامع التمهيد) ص (٢٠٤): قال ابو حاتم والجماعة: لم يسمع من ابيه شيئاً - اله - وبنظر: (الرواية في تخرج ابا عبد الله الهادي في (١٠٩/٤) فقد تكلم على علل هذا الحديث كلاماً شافياً -

60- باب الرجوع إلى القعود قبل استتمام القيام.

باب: (بھولنے کی صورت میں) پورا کھڑا ہونے سے پہلے دوبارہ بیٹھ جانا

1401- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَابِرٌ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْفَرِيَابِيُّ وَمُؤَمَّلٌ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام دو رکعت ادا کرنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو اگر اسے پورا کھڑا ہونے سے پہلے ہی یہ بات یاد آ جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے، لیکن اگر وہ پورا کھڑا ہو چکا ہو تو پھر وہ نہ بیٹھے اور بعد میں سجدہ سہو کر لے۔ دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مغیرہ بن شبیل - بجلی حمسی، ابو طفیل کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۹/۲) (۱۳۱۶)۔

1402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَمْضِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو شک ہو جائے اور وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو اگر وہ پورا کھڑا ہو چکا ہو تو اسی طرح نماز پڑھتا

۱۴۰۱- أخرجه أبو داود (۲۷۲/۱) كتاب الصلاة: باب من نسي أن ينصرف وهو جالس حديث (۱۰۳۶) وابن ماجه (۲۸۱/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من اثنين سائعا حديث (۱۲۰۸) وأحمد (۲۵۳/۴) وعبد الرزاق (۳۰/۲) رقم (۲۱۸۳) والطبرانی في (المعجم) (۲۹۹/۲۰) رقم (۹۹۷) والبیروقی في (السنن الكبرى) (۲۴۳/۲) كتاب الصلاة: باب من سجد فلهي خمساً كل يوم من طريق سفیان بن عيينة -

۱۴۰۲- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۱۰/۱) من طريق شعبة بن موارثنا قيس بن الربيع - بسند الإسناد - وأخرجه أحمد (۲۵۶/۱) والطحاوي (۱۱۰/۱) من طريق شعبة عن جابر بن يزيد - بسند الإسناد -

رہے اور بعد میں دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے لیکن اگر وہ پورا کھڑا نہ ہوا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیے اب اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

1403- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَمْ يُتَكَلَّمْ فِي جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّمَا تُكَلِّمُ فِيهِ لِرَأْيِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَجَابِرٌ عِنْدِي لَيْسَ بِالْقَوِي فِي حَدِيثِهِ وَرَأْيِهِ. اس روایت کے بعض راویوں پر تنقید کی گئی ہے۔

61-باب تَحْلِيلُ الصَّلَاةِ التَّسْلِيمِ.

باب: سلام پھیر کر نماز ختم ہوتی ہے

1404- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَاحْرَامُهَا. وَاحْلَالُهَا.

☆ ☆ محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر تحریمہ کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔
عبد اللہ نامی راوی نے کچھ الفاظ مختلف نقل کیے ہیں۔

62-باب مَنْ أَحَدَتْ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ أَوْ أَحَدَتْ قَبْلَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

باب: جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے یا امام کے سلام

پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے اس کی نماز مکمل ہوگی

1405- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ الْإِفْرِيقِيُّ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ ثُمَّ أَحَدَتْ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ ضَعِيفٌ لَا يَحْتَجُّ بِهِ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام آخری

۱۱۰۳- قال ابو داود (۲۷۲/۱) (و ليس في كتابي عن جابر الجعفي الا هذا الحديث) - ينظر ترجمته في (توسيع الكمال) (۱/۶۵-۱۷۲).
و (توسيع التوسيع) (۱/۶۶-۵۱).

رکعت پڑھنے کے بعد تشہد میں بیٹھا ہوا ہو اور اس کی اقتداء میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلی کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے، تو اس شخص کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمن بن زیاد ضعیف ہے، اس کو مستند تسلیم نہیں کیا گیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن رافع، تنوخی مصری، قاضی افریقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا۔ (اور ایک قول کے مطابق): بعدھا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۹) (۹۲۸)۔

1406 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَنْعَمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَأُحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام نماز مکمل کر لے اور وہ بیٹھا ہوا ہو اسی دوران سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگی اور جو شخص اس کی اقتداء میں ہو اس کی نماز پوری ہوگی۔

1407 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ - يَعْنِي ابْنَ مُوسَى - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَحَدُ الْإِمَامِ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ وَاسْتَوَى جَالِسًا تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَصَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ مِمَّنْ اتَّعَمَّ بِهِ

١٤٠٥- أخرجه أبو داود (١٦٧/١) كتاب الصلاة: باب الامام يحدث بعدما يرفع رايه من آخر ركعة حديث (٦١٧) والترمذي (٢٦١/٢) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يحدث في التمسيد حديث (٤٠٨) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٢٧٤/١-٢٧٥) والبيهقي في (السنن الكبرى) (١٧٦/٢) كتاب الصلاة: باب تحليل الصلاة التسليم والنفوي في (شرح السنة) (٣٢٩/٢) كترجم من طريق عبد الرحمن بن زياد بن أنعم بهذا الإسناد- قال الترمذي: (هذا حديث إسناده ليس بذلك القوي وقد اضطربوا في إسناده- وعبد الرحمن بن أنعم: وهو الإفريقي وقد ضعفه بعض أهل الحديث منهم: يحيى بن سعيد وأحمد بن حنبل)- قال البيهقي: وعبد الرحمن بن زياد ينسرد به وهو مختلف عليه في لفظه وعبد الرحمن لا يحتاج به: كان يحيى القطان وعبد الرحمن بن مسعود لا يحدتان عنه. لضعفه وجره أحمد بن حنبل ويحيى بن معين وغيرهما من الحفاظ- وينظر: (معرفة السنن والآثار) (٦٥/٢)- والحديث ضعفه القيساري في (الهداية) (٧١/٢) فقال: (والقول الحفاظ على تكاثره وضعفه وحتى العنيفة القائلون به يستنبطون من ذكره: لا نسهم معترفون في قارة نفوسهم بسقوطه وعندني أنه باطل موضوع لم ينطو به النبي صلى الله عليه وسلم)- قال-

۱۵.۶- أخرجه ابو داود (۱۶۷/۱) كتاب الصلاة: باب الامام يبعث بعدما يرفع رايه من آخر ركعة حديث (۶۱۷): ثنا احمد بن حنبل بن علي بن
الاسناد- ومن طريق ابي داود: أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۶/۱) كتاب الصلاة: باب تحليل الصلاة بالنسليم-
ورنظر: الحديث السابق-

١٤٧- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٢٧٤/١-٢٧٥) من طريق سفيان بن عيينة عن ابن عمر: حديث (١٤١٢، ١٤١٣) -

مِمَّنْ أَدْرَكَ أَوَّلَ الصَّلَاةِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آخری سجدے سے سر اٹھانے اور سیدھے بیٹھ جانے کے بعد امام کا وضوٹو جائے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی اور اس شخص کی بھی نماز مکمل شمار ہوگی جو اس کی اقتداء میں نماز کے آغاز سے شریک ہوا تھا۔

63-باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْقِيَامَ وَالْفَرِيضَةَ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

باب: ایسے بیمار شخص کی نماز کا حکم جو قیام نہ کر سکتا ہو سواری پر فرض نماز ادا کرنے کا حکم

1408- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّائِلَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ- قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبَاتًا فِي الْحَدِيثِ- عَنْ حُسَيْنِ الْمُكْتَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبِكَ .

☆ ☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے بواسیر کی شکایت تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر ایسا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر کرو اگر ایسا بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل لیٹ کر کرو۔

1409- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ. ☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق، ابو عبد الرحمن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ یا اس سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴۲/۲) (۳۱۱)۔

۱۴۰۸- اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۲۰۱) کتاب الصلوة: باب صلوة المریض من طریق ابی الحسن محمد بن الحسن بن محمد بن الفضل القطان ببغداد: انہا اسماعیل بن محمد الصفار: بیئنا الاسناد - و اخرجہ البخاری (۲/۲۰۱) کتاب تفسیر الصلوة: باب اذا لم یطو قاعداً صلی علی جنب: حدیث (۱۱۱۷) و ابن خزيمة (۹۷۹، ۱۲۵۰) و البیہقی فی (معرفة السنن و الآثار) (۱۲۸/۲) کتاب الصلوة: باب المریض: حدیث (۱۰۷۷) کلہم من طریق ابن المبارک بیئنا الاسناد -

۱۴۰۹- اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۲۰۷-۲۰۵) کتاب الصلوة: باب صلوة المریض: اخرجنا ابو الحسن: انہا اسماعیل بن محمد الاسناد - و قال البیہقی: رواہ البخاری فی الصحیح عن عبدان عن ابن المبارک - و بنظر: الحدیث السابق: و الحدیث الآتی -

1410- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدَوَيْهِ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ.

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے ”ناصر“ کی شکایت تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر یہ نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل ادا کرو۔

1411- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ بِهَذَا وَقَالَ الْبَاسُورُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں بیماری کا نام ”باسور“ نقل کیا گیا ہے۔

1412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ الرَّمَّاحِ قَاضِي بَلْخِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ أَبِي سَهْلٍ الْبَصْرِيِّ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ انْتَهَيْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى مَضِيقِ السَّمَاءِ مِنْ فَوْقِنَا وَالْبَلَّةُ مِنْ أَسْفَلِنَا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنُ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَقَامَ بِغَيْرِ أَذَانٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى بِنَا عَلَى رَاحِلَتِهِ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ.

★★ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ایک ایسی جگہ پر پہنچے جو تنگ تھی ہمارے اوپر آسمان تھا اور ہمارے نیچے نشیب تھا نماز کا وقت ہو گیا مؤذن کو حکم دیا گیا اس نے اذان دی اور اقامت کہی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اذان کے بغیر ہی اقامت کہہ دی پھر نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور آپ نے اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے نماز پڑھائی ہم نے بھی اپنی سواریوں پر موجود رہتے ہوئے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر لی آپ نے سجدے میں اپنے سر مبارک کو رکوع سے تھوڑا زیادہ جھکایا۔

— — — — —

۱۴۱۰- أخرجه أبو داود (۲۵۰/۱) كتاب الصلاة: باب في صلاة القاعد: حديث (۹۵۳) و الترمذي (۲۰۸/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء ان صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم: حديث (۲۷۲) و ابن ماجه (۲۸۶/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة المريض: حديث (۱۲۲۳) و احمد (۴۳۶/۴) و ابن خزيمة (۱۲۵۰، ۹۷۹) و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۲۳۱) كلهم من طريق و كيع بسند الإسناد - و قال الترمذي: و لا نعلم احدا روى عن حسين المعلم نحو رواية ابراهيم بن طهمان - قال العافظ في (الفتح) (۲۰۱/۲)

۱۴۱۱- تقدم تخرجه - و ينظر: (۱۴۱۰، ۱۴۰۹، ۱۴۰۸) -

۱۴۱۲- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۵۶/۲۳-۲۵۷) رقم (۶۶۳) من طريق داود بن عمرو الضبي: قال: ثنا ابن الرماح قاضي بلخ: بسند الإسناد - و لهذا اسناد ضعيف: كما سيأتي -

راویان حدیث کا تعارف:

- محمد بن ابی نوح عبدالرحمن بن غزوٰان، مولیٰ خزائنہ، معروف والدہ بقراء، یکنی ابا عبد اللہ۔ قال ابو حسن دارقطنی: محمد بن عبدالرحمن ابی نوح بن قرا دمتروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۱۱/۲) (۷۹۳)۔
- عمر بن میمون بن بحر بن سعد، رماح بلخی، ابو علی قاضی، وسعدھورماح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وہی فی آخر عمر، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۷۱ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۲) (۵۱۳)۔
- عثمان بن یعلیٰ بن امیہ ثقفی، مجہول، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۰) (۴۵۶۱)۔
- یعلیٰ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام تمیمی، خلیف قریش، وهو یعلیٰ ابن مدیہ۔ بضم میم و سکون نون بعدھا تحتانیہ مفتوحہ۔ وہی امہ، صحابی مشہور، ان کا انتقال ۴۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۷/۲) (۴۰۱)۔



شیخ علاؤ الدین سمرقندی کا بیان

سواری پر نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ”تحفۃ الفقہاء“ کے مصنف شیخ علاؤ الدین سمرقندی تحریر کرتے ہیں: سواری پر نماز ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں نماز فرض ہوگی واجب ہوگی یا نفل ہوگی جہاں تک فرض نماز کا تعلق ہے تو وہ دو شرائط کے ساتھ سواری پر ادا کرنا جائز ہوگا۔

ایک شرط یہ ہے: آدمی شہر سے باہر ہو خواہ وہ مسافر ہو یا ویسے ہی اپنی زرعی اراضی کی طرف گیا ہو۔ دوسری صورت یہ ہے: اسے کوئی ایسا عذر لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ سواری سے نیچے نہ اتر سکتا ہو اور وہ بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا دشمن کا اندیشہ ہو یا درندے کا اندیشہ ہو یا نیچے کیچڑ زیادہ ہو لیکن ایسا شخص رکوع اور سجدہ کیے بغیر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے گا سجدے میں وہ اپنے سر کو رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا دے گا۔ کیا سواری پر باجماعت نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

اس طرح کہ بعض لوگ دوسروں کے پہلو میں کھڑے ہو جائیں اور وہ لوگ اپنے امام کو آگے کھڑا کر دیں یا اپنے درمیان میں کھڑا کر لیں تو ظاہر الروایۃ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ایسا کرنا جائز نہیں ہے خواہ کوئی بھی صورت ہو۔ البتہ امام محمد رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ لوگ ایک صف بنا کر کھڑے ہوں اس طرح کہ ان کے درمیان کوئی کشادگی نہ ہو اور ان کا امام ان کے درمیان میں کھڑا ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

جہاں تک واجب نماز کا تعلق ہے تو اس کا بھی حکم ہے کیونکہ احکام میں وہ فرض نماز کے ساتھ شامل ہوتی ہے اس کی مثال وتر ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر کی نماز ادا کرنا واجب ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے

کیونکہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔

حسن نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: فجر کی دو سنتیں سواری پر ادا کرنا جائز نہیں ہے جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔

نذر نماز کا بھی یہی حکم ہے۔

اسی طرح وہ نفل نماز جس کی قضاء کرنا واجب ہو اسے بھی ادا نہیں کیا جاسکتا اسی طرح وہ سجدہ تلاوت جو زمین پر تلاوت کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہو اسے بھی سواری پر ادا نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن اگر کوئی شخص سواری پر آیت سجدہ کو تلاوت کر لیتا ہے تو وہ سواری پر ہی اشارے کے ساتھ سجدہ کر لے گا ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ وہ اسی حالت میں واجب ہوا تھا۔

اگر کوئی شخص سواری پر سوار ہوتے ہوئے اپنے اوپر دو رکعات ادا کرنا لازم قرار دے دیتا ہے اور پھر ان دونوں کو سواری پر ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے

جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: جس شخص نے اپنے اوپر دو رکعات لازم کی ہوں جبکہ وہ سوار ہو اور پھر وہ ان دونوں کو سواری پر ہی ادا کرے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا یعنی انہوں نے اس حوالے سے کوئی فرق نہیں کیا: نذر ماننے والا شخص سواری پر سوار تھا یا زمین پر موجود تھا۔

جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو سواری پر اسے ادا کرنا جائز ہے خواہ سوار شخص کسی بھی حالت میں ہو وہ مسافر ہو یا مسافر نہ ہو اس صورت میں جبکہ وہ شہر سے باہر جا چکا ہو اگرچہ وہ سواری سے نیچے اترنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو عام علماء اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات صرف مسافر کے لیے جائز ہے جو شخص شہر سے باہر نکل کر کسی نواحی آبادی میں جاتا ہے اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس بارے میں منقول حدیث کا تعلق سفر کے ساتھ ہے۔

صحیح قول وہی ہے جو عام علماء نے بیان کیا ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے لیے تشریف لے گئے تھے تو آپ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر رہے تھے حالانکہ مدینہ منورہ اور خیبر کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں ہے جو شرعی مدت سفر کے برابر ہو۔

جہاں تک شہر کے اندر سواری پر نفل نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو ظاہر الروایۃ کے مطابق ایسا کرنا جائز نہیں ہے

جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: استحسان کے طور پر ایسا کرنا جائز ہے۔

پیدل چلنے والے شخص کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے لڑائی کے دوران لڑتے ہوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے پانی میں تیرتے ہوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نص کا تعلق صرف سواری پر سوار ہونے کی حالت کے ساتھ ہے۔

۱۔ تحفۃ الفقہاء شیخ علاؤ الدین سمرقندی

64- باب الْحِثِّ عَلَى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْأَمْرِ بِهَا.

باب: باجماعت نماز کی ترغیب اور اس کا حکم دینا

1413- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

طَهْمَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَقْدِرُ عَلَى قَائِدٍ يُلَاقِيَنِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ أَنْهَارٌ وَأَشْجَارٌ فَيَسْعُنِي أَنْ أَصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ أَسْمَعْ الْإِقَامَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاتَّيَهَا.

☆☆ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ساتھ لانے والا نہیں ہوتا جو ہر وقت میرے ساتھ رہے جبکہ میرے اور مسجد کے درمیان میں نالے بھی ہیں درخت بھی ہیں تو کیا میرے لیے اس بات کی گنجائش ہے میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اقامت کی آواز سنتے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم یہاں (مسجد میں) آیا کرو۔

باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟

باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جمہور نے اسے سنت یا فرض کفایہ کہا ہے جبکہ اہل ظاہر کے نزدیک باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے اور مکلف شخص اس کا پابند ہے۔

اس اختلاف کی وجہ وہ روایات ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں اور جن کے مفہوم میں تعارض پایا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔“

اس حدیث سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے یعنی اس میں فرض نماز تنہا ادا کرنے کے مقابلے میں اضافی خوبی پائی جاتی ہے (جو زیادہ اجر و ثواب ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقصود یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے کے مقابلے میں زیادہ مکمل ہوتا ہے اور کمال ایک ایسی چیز ہے جو بنیادی اجزاء سے اضافی شمار کی جاتی ہے۔

اسی طرح نابینا کے بارے میں منقول مشہور حدیث ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت نماز ادا کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا تھا

۱۱۱۲- أخرجه أحمد (۲/۲۲۲) و ابن خزيمة (۱/۱۱۷۹) و الحاكم (۱/۲۱۷) من طريق حماد بن عبد الرحمن بسند الإسناد - و صححه

الحاكم ووافقه الذهبي و صححه ابن خزيمة -

کیونکہ اسے ساتھ لانے والا کوئی شخص موجود نہیں تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں ملتی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے جب کوئی عذر نہ ہو تو باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی تائید میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت بھی پیش کی جاسکتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں انہیں اکٹھا کیا جائے اور پھر میں نماز کے لیے حکم دوں اس کے لیے اذان دی جائے پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور خود میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں سمیت انہیں جلا دوں اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر انہیں اس بات کا پتہ ہو کہ انہیں ایک پر گوشت بڑی ملے گی یا پائے ملیں گے تو یہ عشاء کی نماز میں (یعنی باجماعت) ضرور شریک ہوں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی تھی ہدایت کے اُن طریقوں میں سے ایک بات یہ بھی شامل ہے مسجد میں نماز ادا کی جائے جہاں اذان دی جاتی ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:

”اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“

فقہاء کے دونوں گروہوں نے اپنے موقف کے برعکس منقول روایت میں تاویل کر کے جمع و تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے اپنے موقف کے برعکس منقول روایت کے ظاہری الفاظ کو اس مفہوم کی طرف لے جانے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے اختیار کیا ہے۔

اہل ظاہر یہ کہتے ہیں: افضلیت کا مقابلہ خود واجبات کے اندر بھی ہو سکتا ہے اور اس بارے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے یعنی باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے اور زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس منفرد شخص کی نماز سے جو کسی عذر کی وجہ سے باجماعت نماز کا پابند نہیں رہتا ہے علماء ظاہر نے یہ بات بیان کی ہے اس تاویل کی روشنی میں دونوں روایات میں کوئی تعارض باقی نہیں رہے گا انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں درج ذیل حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے:

”بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہوئے شخص کی نماز میں نصف فضیلت رکھتی ہے۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں نابینا شخص کے بارے میں منقول نماز کے مقابلے کو جمعہ کی نماز پر محمول کیا جائے گا یہی وہ اذان ہے جس پر سننے والے شخص پر یہ لازم ہے وہ مسجد جائے اور (جمعہ کی نماز ادا کرے) اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے تاہم یہ بہت دور کی تاویل محسوس ہوتی ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ میں یہ بات منقول ہے: نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے آپ ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی: اے اللہ کے

رسول! مجھے ساتھ لانے کے لیے کوئی آدمی نہیں ملتا جو مجھے مسجد تک پہنچا سکے تو اُس شخص نے اللہ کے رسول سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لے نبی اکرم ﷺ نے اسے رخصت عنایت کر دی تھی لیکن جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اُسے واپس بلایا اور دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم اُس کا جواب دو۔

حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ مفہوم بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس سے جمعہ کی اذان مراد لی جائے کیونکہ جمعہ کی نماز ادا کرنا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو شہر میں رہتا ہو خواہ اُس نے اذان کی آواز نہ بھی سنی ہو اور جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

اسی طرح حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے متعارض روایت مذکور ہے جو موطا میں منقول ہے۔

حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ جو نابینا تھے وہ (اپنے محلے کے افراد کی) امامت کیا کرتے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات تاریکی ہوتی ہے اور بارش اور سیلاب کا بھی اندیشہ ہوتا ہے جبکہ مجھے بصارت کی کمی کی شکایت ہے (یا میں نابینا ہوں) تو اے اللہ کے رسول! آپ میرے گھر تشریف لائیں اور وہاں کسی جگہ نماز ادا کر لیں جسے میں مستقل طور پر جائے نماز بنا لوں نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لے گئے تھے نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: تم کہاں نماز ادا کرنا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے وہاں نماز ادا کی تھی۔ (اس سے یہ ثابت ہوتا ہے نابینا شخص کو اس بات کی اجازت ہے وہ جماعت نماز میں شامل نہ ہو تو یہ سابقہ مذکورہ نابینا والی روایت سے متعارض ہے۔)

65- باب قَضَاءِ الصَّلَاةِ بَعْدَ وَقْتِهَا وَمَنْ دَخَلَ فِي صَلَاةٍ فَخَرَجَ وَقْتُهَا قَبْلَ تَمَامِهَا

باب: نماز کا وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا جو شخص نماز پڑھنا شروع کر دے اور

اسے مکمل کرنے سے پہلے اس کا وقت گزر جائے (اس کا حکم)

1414- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَنَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَنَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّوْا الْغَدَاةَ

☆ ☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے آپ ﷺ

سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور آپ نے دو رکعت ادا کی پھر اس کے آپ ﷺ نے صبح کی نماز (قضاء کے طور پر) ادا کی۔

لے بدایۃ المجتہد

نمازوں کے مکروہ اوقات

فتاویٰ ہندیہ (جو فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مشہور ہے) اس میں یہ بات تحریر ہے:

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ لَا تَجُوزُ فِيهَا الْمَكْتُوبَةُ وَلَا صَلَاةُ الْجَنَازَةِ وَلَا سَجْدَةُ التَّلَاوَةِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَعِنْدَ الْإِنْتِصَافِ إِلَى أَنْ تَزُولَ وَعِنْدَ اخْتِرَافِهَا إِلَى أَنْ يَغِيبَ إِلَّا عَصَرَ يَوْمِهِ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يَجُوزُ آدَاؤُهُ عِنْدَ الْغُرُوبِ .

هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَا دَامَ الْإِنْسَانُ يَقْدِرُ عَلَى النَّظَرِ إِلَى قُرْصِ الشَّمْسِ فَهِيَ فِي الطَّلُوعِ .

كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ هَذَا إِذَا وَجِبَتْ صَلَاةُ الْجَنَازَةِ وَسَجْدَةُ التَّلَاوَةِ فِي وَقْتٍ مُبَاحٍ وَأَخَّرْنَا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ قَطْعًا أَمَّا لَوْ وَجِبَتْ فِي هَذَا الْوَقْتِ وَأُذِيتَا فِيهِ جَازَ ؛ لِأَنَّهَا أُذِيتَا نَاقِصَةً كَمَا وَجِبَتْ .

كَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ وَهَكَذَا فِي الْكَافِي وَالتَّبْيِينِ لَكِنَّ الْأَفْضَلَ فِي سَجْدَةِ التَّلَاوَةِ تَأْخِيرُهَا وَفِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ التَّأْخِيرُ مَكْرُوهٌ .

هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ وَلَا يَجُوزُ فِيهَا قِضَاءُ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ الْفَائِتَةِ عَنْ أَوْقَاتِهَا كَالْوُثْرِ . هَكَذَا فِي الْمُسْتَصْفَى وَالْكَافِي .

وَالْتَطَوُّعُ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ يَجُوزُ وَيُكْرَهُ كَذًا فِي الْكَافِي وَشَرَحِ الطَّحَاوِيِّ حَتَّى لَوْ شَرَعَ فِي التَّطَوُّعِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا ثُمَّ تَهَقُّقُهُ كَانَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَلَوْ صَلَّى فَرِيضَةً سِوَى عَصْرِ يَوْمِهِ لَا تَنْتَهِضُ طَهَارَتُهُ بِالْقَهْقَرَةِ .

هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ فِي نَوَاقِصِ الْوُضُوءِ وَيَجِبُ قَطْعُهُ وَقِضَاؤُهُ فِي وَقْتٍ غَيْرِ مَكْرُوهٍ فِي ظَاهِرِ الرَّوَايَةِ وَلَوْ أَنََّّهُ خَرَجَ عَنْ عَهْدِهِ مَا لَزِمَهُ بِذَلِكَ الشُّرُوعُ . هَكَذَا فِي فَتَحِ الْقَدِيرِ وَقَدْ آسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

كَذَا فِي شَرَحِ الطَّحَاوِيِّ

وَلَوْ قِضَاهُ فِي وَقْتِ مَكْرُوهٍ جَازَ وَقَدْ آسَاءَ .

كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحِيِّ .

وَلَوْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الْوَقْتِ الْمَكْرُوهِ فَأَدَّى فِيهِ يَصِحُّ وَيَأْتُمُّ وَيَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي غَيْرِهِ .

كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

إِذَا نَذَرَ مُطْلَقًا أَوْ فِي غَيْرِ هَذِهِ الْأَوْقَاتِ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ الْإِدَاءُ فِيهَا وَهُوَ .

هَكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ أَمِيرِ الْحَاجِّ .

تِسْعَةُ أَوْقَاتٍ يُكْرَهُ فِيهَا النَّوَافِلُ وَمَا فِي مَعْنَاهَا لَا الْفَرَائِضُ .

هَكَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكِفَايَةِ فَيَجُوزُ فِيهَا قَضَاءُ الْفَائِتَةِ وَصَلَاةُ الْجَنَازَةِ وَسَجْدَةُ التَّلَاوَةِ .

كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانٍ .

مِنْهَا مَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

كَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكِفَايَةِ يُكْرَهُ فِيهِ التَّطَوُّعُ بِأَكْثَرِ مِنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ .

وَمَنْ صَلَّى تَطَوُّعًا فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَةً طَلَعَ الْفَجْرُ كَانَ الْإِثْمُ أَفْضَلُ ؛ لِأَنَّ وَقُوعَهُ فِي

التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْفَجْرِ لَا عَنْ قَصْدٍ وَلَا تَنُوبَانٍ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ عَلَى الْأَصَحِّ .

هَكَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ وَالتَّبْيِينِ .

وَلَوْ شَرَعَ أَرْبَعًا فَالْشَّعْمُ الَّذِي بَعْدَ الطُّلُوعِ يُنُوبُ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ هُوَ الْمُبْتَخَارُ .

كَذَا فِي خِزَانَةِ الْفَتَاوَى وَمِنْهَا مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .

هَكَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكِفَايَةِ وَلَوْ أَفْسَدَ سُنَّةَ الْفَجْرِ ثُمَّ قَضَاهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يُجْزِ كَذَا فِي

مُحِيطِ السَّرْحِيِّ .

وَمِنْهَا مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ التَّغْيِيرِ .

هَكَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكِفَايَةِ لَوْ افْتَتَحَ صَلَاةَ النَّفْلِ فِي وَقْتٍ مُسْتَحَبٍّ ثُمَّ أَفْسَدَهَا فَقَضَاهَا بَعْدَ صَلَاةِ

الْعَصْرِ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ لَا يُجْزِيهِ هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحِيِّ .

وَمِنْهَا مَا بَعْدَ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَعِنْدَ الْإِقَامَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعِنْدَ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

وَالْعِيدَيْنِ وَالْكُسُوفِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ هَكَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكِفَايَةِ .

وَيُكْرَهُ التَّنْفُلُ عِنْدَ خُطْبَةِ الْحَجِّ وَخُطْبَةِ النِّكَاحِ .

هَكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ أَمِيرِ الْحَاجِّ .

وَيُكْرَهُ التَّطَوُّعُ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ لِلْمُخْطَبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

كَذَا فِي مُنْيَةِ الْمُصَلِّي .

إِذَا شَرَعَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْإِمَامُ لِلْمُخْطَبَةِ يُتِمُّ أَرْبَعًا وَهُوَ الصَّحِيحُ وَإِلَيْهِ مَالُ

الْإِمَامِ الصَّدْرُ الْأَجَلُ الشَّهِيدُ الْأَسْتَاذُ حُسَامُ الدِّينِ كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ .

وَيُكْرَهُ التَّنْفُلُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ الْأَسَنَةُ الْفَجْرِ أَنْ لَمْ يَحْفَ فَوَتْ الْجَمَاعَةُ ، وَقَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

مُطْلَقًا وَبَعْدَهَا فِي الْمَسْجِدِ لَا فِي الْبَيْتِ وَبَيْنَ صَلَاتَيْ الْجَمْعِ بِعَرَفَةَ وَمَرْقَلَةَ .

هَكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

وَيُكْرَهُ جَمِيعُ الصَّلَوَاتِ سِوَى الْوَقْتِيَّةِ إِذَا ضَاقَ وَقْتُ الْمَكْتُوبَةِ .

هَكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ أَمِيرِ الْحَاجِّ نَاقِلًا عَنِ الْحَاوِي .

وَيُكْرَهُ الصَّلَاةُ وَقْتُ مُدَافَعَةِ الْبَوْلِ أَوْ الْغَائِطِ وَوَقْتُ حُضُورِ الطَّعَامِ إِذَا كَانَتْ النَّفْسُ تَائِقَةً إِلَيْهِ

وَالْوَقْتُ الَّذِي يُوجَدُ فِيهِ مَا يَشْغَلُ الْبَالَ مِنْ أَفْعَالِ الصَّلَاةِ وَيُخِلُّ بِالْخُشُوعِ كَأَنَّا مَا كَانَ الشَّاعِلُ

، وَيُكْرَهُ آدَاءُ الْعِشَاءِ مَا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ .

هَكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ ۛ

تین اوقات ایسے ہیں جن میں فرض نماز ادا کرنا یا سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے:

ایک وہ وقت جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے ایک وہ وقت جب سورج عین درمیان میں پہنچ جائے یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور وہ وقت جب سورج سرخ ہو جائے (یعنی اس کی دھوپ ماند پڑ جائے) یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے البتہ اسی دن کی عصر کی نماز کا حکم مختلف ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اس وقت میں اسی دن کی عصر کی نماز ادا کرتا ہے تو یہ ادا کرنا جائز ہوگا۔ فتاویٰ قاضی خان میں یہی بات تحریر ہے۔

شیخ ابوبکر محمد بن فضل یہ فرماتے ہیں: جب تک آدمی سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے پر قادر ہے سورج طلوع شمار ہوگا الخلاصہ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت ایک ایسے وقت میں لازم ہوئے ہوں جو ان کے لیے مباح وقت تھا لیکن آدمی نے اس کو اتنا مؤخر کر دیا: یہ وقت آجائے (جس میں انہیں ادا کرنا مکروہ ہے) تو ایسی صورت میں یہ قطعی طور پر جائز نہیں ہوں گے البتہ اگر یہ اسی وقت میں واجب ہوتے ہیں اور وہ شخص اسی وقت میں ان دونوں کو ادا کر دیتا ہے تو یہ جائز ہوگا کیونکہ یہ جس طرح ناقص طور پر لازم ہوئے تھے اسی طرح ناقص طور پر ادا کر لیے گئے ہیں۔

”السراج الوہاج“ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے اسی طرح کتاب ”الکافی“ اور کتاب ”التہیین“ میں مذکور ہے۔ تاہم سجدہ تلاوت کے بارے میں یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے: اسے مؤخر کر دیا جائے لیکن نماز جنازہ میں چونکہ تاخیر کرنا مکروہ ہے (اس لیے اس میں ایسا نہیں کیا جائے گا)۔

”التہیین“ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

ان اوقات میں کسی فرض نماز کی قضاء ادا کرنا یا کسی واجب کی قضاء ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے ”المستصفی“ اور ”الکافی“ میں اسی طرح تحریر ہے۔

ان اوقات میں نوافل ادا کرنا جائز ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہوگا ”الکافی“ اور ”شرح طحاوی“ میں اسی طرح تحریر ہے۔ یہی وجہ ہے: اگر کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت کوئی نفل نماز شروع کرتا ہے اور

۱۔ الْفَتْاوى الهنديّة (كِتَابُ الصَّلَاةِ) الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي بَيَانِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ وَتُكْرَهُ فِيهَا)

نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنستا ہے اب اس پر وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اس وقت میں اس دن کی عصر کی نماز کے علاوہ کوئی اور فرض (یعنی قضاء فرض نماز) ادا کرتا ہے تو اب قہقہہ لگانے کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ”فتاویٰ قاضی خان“ میں وضو کو توڑنے والی چیزوں کی بحث میں اسی طرح تحریر ہے۔

ایسے شخص پہ یہ بات لازم ہے وہ نماز کو توڑ دے اور اس کی قضاء ایسے وقت میں ادا کرے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ نہ ہو۔

ظاہر الروایت میں یہ بات مذکور ہے اگر کوئی شخص اس نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو اب اس کے ذمے سے وہ فرض ادا ہو جائے گا۔ ”فتح القدیر“ میں اسی طرح تحریر ہے۔

”شرح طحاوی“ میں یہ بات مذکور ہے: ایسے شخص نے غلط کیا تاہم اس پر مزید کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ”محیط سرحی“ میں یہ تحریر ہے: اگر کوئی شخص نماز کو مکروہ وقت میں قضاء کے طور پر ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا لیکن اس شخص نے غلط حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔

”البحر الرائق“ نامی کتاب میں یہ بات مذکور ہے: اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے وہ مکروہ وقت میں نماز ادا کرے گا اور پھر وہ اس وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا درست ہوگا البتہ وہ شخص گنہگار ہوگا ایسے شخص پہ لازم ہوگا کہ وہ اسے دوسرے کسی وقت میں بھی ادا کرے۔

شیخ ابن امیر الحاج کی تصنیف ”شرح منیۃ المصلی“ میں یہ بات تحریر ہے: اگر کسی شخص نے مطلق طور پر نذر مانی ہو یا ان اوقات کے علاوہ کسی اور وقت میں نذر مانی ہو تو اب ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے اس کی نذر پوری نہیں ہوگی اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں یہ بات تحریر ہے: نو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل اور ان کے حکم جیسی دیگر نمازیں ادا کرنا مکروہ ہے۔ ”فتاویٰ قاضی خان“ میں یہ تحریر ہے ان اوقات میں قضاء نماز ادا کرنا نماز جنازہ ادا کرنا اور سجدہ تلاوت ادا کرنا جائز ہے۔ ان میں سے ایک وقت وہ ہے جو صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر نماز فجر ادا کرنے سے پہلے تک کا وقت ہے یہ بات ”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں لکھی ہوئی ہے۔

”السراج الوہاج“ میں یہ بات تحریر ہے اور ”التبیین“ میں بھی یہ لکھا ہے: جو شخص رات کے آخری حصے میں نفل ادا کر رہا ہو اور اس کے ایک رکعت پڑھ لینے کے بعد صبح صادق ہو جائے تو اس کے لیے زیادہ فضیلت یہی رکھتا ہے وہ ان دو رکعت کو پورا کر لے کیونکہ اس شخص نے صبح صادق ہو جانے کے بعد نوافل ادا کرنے کا قصد نہیں کیا ہے اور صبح قول کے مطابق یہ نفل فجر کی دو سنتوں کے قائم مقام بھی نہیں ہو سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص ایسی صورت حال میں چار رکعت ادا کر لیتا ہے تو صبح صادق ہو جانے کے بعد اس نے جو دو رکعت ادا کی ہیں وہ فجر کی سنتوں کے قائم مقام شمار ہوں گی مختار قول یہی ہے جو ”خزانہ الفتاویٰ“ میں تحریر ہے۔

ان اوقات میں سے ایک وقت وہ ہے جب صبح کی نماز ادا کر لی گئی ہو اور پھر اس کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک کا

وقت جو ہے ”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں یہی تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں ادا کرتے ہوئے انہیں فاسد کر دیتا ہے اور پھر فجر پڑھ لینے کے بعد ان سنتوں کی قضاء ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا یہ بات ”محیط سرحسی“ میں تحریر ہے۔

”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں یہ بات تحریر ہے: ان اوقات میں سے ایک وقت یہ ہے عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سے لے کر سورج متغیر ہو جانے تک کا وقت ہے۔

اگر کوئی شخص مستحب وقت میں نفل نماز کا آغاز کرتا ہے پھر اس کو توڑ دیتا ہے پھر عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے سے پہلے ان کی قضاء کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ یہ بات محیط سرحسی میں تحریر ہے۔

ان اوقات میں سے ایک وقت یہ ہے جب سورج غروب ہو چکا ہو اس کے بعد سے لے کر مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے کا وقت ہے۔

ایک وقت وہ ہے جب جمعہ کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو۔

ایک وقت وہ ہے جب جمعہ عیدین کسوف یا استسقاء کی نماز کا خطبہ دیا جا رہا ہو یہ سب باتیں ”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں تحریر ہیں۔

جب حج یا نکاح کا خطبہ پڑھا جا رہا ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ یہ بات ”مدیۃ المصلیٰ“ میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز سے پہلے والی چار رکعت پڑھنا شروع کر دے اور اسی دوران امام خطبہ دینے کے لیے آ جائے تو صحیح یہی ہے وہ شخص پہلے ان چار رکعت کو پورا کر لے۔ شیخ صدر شہید حسام الدین نے ”فتاویٰ ظہیریہ“ میں یہ بات تحریر کی ہے۔ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے لیکن اگر جماعت کے فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو تو فجر کی سنتیں ادا کرنا جائز ہے۔

عیدین کی نماز ادا کرنے سے پہلے گھر میں یا مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے اور عیدین کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے گھر میں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

عرفہ اور مزدلفہ میں جب دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے تو ان دونوں نمازوں کے درمیان میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے یہ بات بحر الرائق میں تحریر ہے۔

جب کسی نماز کا وقت بہت تھوڑا رہ چکا ہو تو اس وقت کے فرض کے علاوہ کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ ہے یہ بات شرح منیۃ المصلیٰ میں تحریر ہے جو ابن امیر الحاج نے لکھی ہے انہوں نے اسے ”الحاوی“ نامی کتاب سے نقل کیا ہے۔

پیشاب یا پاخانہ کی حاجت کو روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

جب کھانا سامنے موجود ہو اور انسان کی طبیعت بھی اس کی طرف مائل ہو تو ایسے وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے بلکہ جس وقت میں کوئی ایسا سبب پایا جا رہا ہو جس کی وجہ سے نماز کی طرف توجہ مبذول نہ ہو رہی ہو اور خشوع اور خضوع میں خلل واقع ہو تو اس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوگا خواہ وہ کوئی بھی سبب ہو۔

آدھی رات گزار جانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے یہ بات ”بحر الرائق“ میں تحریر ہے۔

1415- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اسی دوران سورج نکل آئے تو وہ دوسری رکعت بھی ادا کر لے۔

1416- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَدَّثَنِي خِلَاسٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ .

☆☆ ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر سورج نکل آئے تو قتادہ نے بتایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: ایسا شخص اپنی نماز مکمل کرے گا۔

1417- حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَتِيقِيُّ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوْقِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمِّ صَلَاتَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر اسی دوران سورج نکل آئے وہ شخص اپنی نماز کو مکمل کرے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سنان باہلی، ابو بکر بصری، عوقی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۷/۲) (۲۸۲)۔

۱۴۱۵- أخرجه ابن خزيمة (۹۹/۲) رقم (۹۹۸): حدثنا أبو يحيى محمد بن عبد الرحيم: بهذا الإسناد - قلت: وهذا إسناد منقطع: سمعته بن السبب لم يلقه بلالاً -

۱۴۱۵- أخرجه النسائي في (السنن الكبرى) (۱۷۶/۱) كتاب الصلاة الاول: باب عدد صلاة الصبح: حديث (۱۶۶) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۹/۱) كتاب الصلاة: باب الدليل على أنها لا تنقطع بطلوع الشمس فيها: من طريقين عن معاذ بن هشام بهذا الإسناد -

۱۴۱۶- أخرجه احمد (۱۹۰/۲) و النسائي في (السنن الكبرى) (۱۷۶/۱) كتاب الصلاة الاول: باب عدد صلاة الصبح: حديث (۱۶۶) و الحاكم (۲۷۶/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۹/۱) كلهم من طريقه: بهذا الإسناد - و أخرجه احمد (۱۸۹/۲۶۶/۲) و

البيهقي (۲۷۹/۱) كلاهما من طريقه: سمعته بن أبي عروبة عن قتادة: به -

1418- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ الصُّبْحَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو پھر اسی دوران سورج نکل آئے تو وہ شخص صبح کی نماز ادا کر لے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ بشیر بن نہیک - سدوسی، (اور ایک قول کے مطابق): سلوسی، ابو شعثاء بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۴/۱) (۱۰۰)۔

1419- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّهِمَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے فجر کی دو رکعت (مکمل) ادا نہ کی ہوں یہاں تک کہ سورج نکل آئے وہ ان دونوں کو ادا کرے۔

1420- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ هَارُونَ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بَشِيرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

۱۴۱۸- أخرجه أحمد (۲/۴۷۷، ۵۲۶) وابن خزيمة (۲/۹۶) رقم (۹۸۶) كلاهما من طريق عبد الصمد قال: حدثنا همام: بهذا الإسناد - وأخرجه أحمد (۲/۲۰۹): حدثنا بشر قال: حدثنا همام قال: حدثنا قتادة عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة قال همام: وجدت في كتابي عن بشير بن نهيك ولا إسناده عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة فذكره -

۱۴۱۹- أخرجه الترمذي (۲/۲۸۷-۲۸۸) كتاب الصلاة: باب ما جاء في إعادتها بعد طلوع الشمس: حديث (۴۲۳) وابن خزيمة (۲/۱۶۵) رقم (۱۱۱۷) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۸۱) كتاب الصلاة: باب من أجاز قضاها بعد طلوع الشمس إلى أن تمام الظهور: كسروم من طريق عمرو بن عاصم بهذا الإسناد - وقال الترمذي: لهذا حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه ولا نعلم أحداً روى هذا الحديث عن همام بهذا الإسناد نحو هذا إلا عمرو بن عاصم الكلابي - والمعروف من حديث قتادة عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث السابق - قال البيهقي: تفرد به عمرو بن عاصم و عمرو بن عاصم ثقة -

۱۴۲۰- أخرجه أبو داود (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة: باب فيمن نام عن الصلاة أو نسيها: حديث (۴۴۲) والطبراني في (معجمه) (۱۸/۱۵۲-۱۵۳) رقم (۲۲۲) والهاكم (۱/۵۷۴) كسروم من طريق خالد بن عبد الله بهذا الإسناد - وقال الهاكم: لهذا حديث ما قدمنا ذكره من صحة سماع الحسن عن عمران ولم يخرجاه - ووافقه الذهبي - قلت: والحسن لم يسمع من عمران كما قد واحد - وبظن: (جامع التمهيد) ص (۱۶۳) -

مَسِيرَ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتْ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنُ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى الْفَجْرَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں شریک تھے سب لوگ فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے وہ لوگ سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے جب سورج تھوڑا سا بلند ہو گیا اور اچھی طرح روشن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اذان دی پھر نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعت ادا کیں مؤذن نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز (قضاء کے طور پر) ادا کی۔

1421- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنِمْنَا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنُ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى إِذَا امْكُنَّا الصَّلَاةَ صَلَّيْنَا.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے ہم سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اذان دی ہم نے فجر کی دو رکعت ادا کیں پھر ہم نے آرام سے نماز ادا کی۔

1422- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ. فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

☆☆ یحییٰ بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ (مسجد میں) آئے تو نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ان صاحب نے اٹھ کر دو رکعت ادا کی (جب وہ اس سے فارغ ہوئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: یہ دو رکعت کون سی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے انہیں فجر سے پہلے ادا نہیں کیا تھا (یعنی یہ فجر کی دو سنتیں ہیں) تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے آپ نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

1423- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۴۲۲- اخرجہ ابن خزيمة (۱۱۶): اخرجہ الربيع بن سليمان و نصر بن مَرْزُوقٍ بهذا الاسناد و من طريق ابن خزيمة اخرجہ ابن مهدي (۲۴۷۱) و اخرجہ العاکم (۲۷۱/۱) و (۲۷۵) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۸۲/۲) كتاب الصلاة: باب من اجاز قضاء الصلوة بعد الفراغ من الفريضة من طريق محمد بن يعقوب عن الربيع بن سليمان بهذا الاسناد - و قال العاکم: صحيح على شرطهما - قلت: كذا قال وهو ولعمري: فوالله يحيى بن سعيد بن قيس لم يخرجه له - و بنظر: الحديث الذي -

وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَصَلَاةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهِمَا الْآنَ. قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَيْسٌ هَذَا هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

☆☆ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو فجر کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کر رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا صبح کی نماز دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے ان صاحب نے عرض کی: میں نے فجر سے پہلی والی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کی تھیں اس لیے اب انہیں ادا کر لیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔

یہاں قیس نامی راوی سے مراد یحییٰ سعید کے دادا ہیں۔

1424 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزْوَةٍ - أَوْ قَالَ فِي سَرِيَةٍ - فَلَمَّا كَانَ آخِرُ السَّحَرِ عَرَسْنَا فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتَّى آيَقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثْبُ فِرْعَا دَهْشًا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَاذَنْ فَصَلَّيْنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا نَقْضِيهَا لَوْ قُتِلَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْنَهَا كُمْ اللَّهُ عَنِ الرَّبِّ وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (راوی کو شک

ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سریہ میں شرکت کے لیے ایک سفر میں شریک تھے جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہم نے پڑاؤ کر لیا

(اور سو گئے) ہم بیدار نہ ہو سکے یہاں تک کہ سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا ہم لوگ خوفزدہ ہو گئے جب نبی اکرم ﷺ

بیدار ہوئے تو انہوں نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم وہاں سے روانہ ہو جائیں پھر ہم نے کچھ سفر کیا یہاں تک کہ سورج کچھ بلند

ہو گیا تو لوگوں نے قضائے حاجت کی پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا: وہ اذان دیں پھر ہم نے دو رکعت

ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی ہم نے عرض کی: اے

۱۴۲۳ - أخرجه أحمد (۵/۱۱۷) و أبو داود (۲/۲۲) كتاب الصلاة: باب من فاتته منى بغضيرها: حديث (۱۲۶۷) و ابن ماجه (۱/۳۶۵) كتاب

الصلاة: باب ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر: حديث (۱۱۵۱) و الحاكم (۱/۳۷۵) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۸۳)

كلهم من طريق عبد الله بن نمير بهذا الإسناد - و أخرجه الترمذي (۲/۲۸۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء فيمن نفوته الركعتان قبل

الفجر: حديث (۱۲۲) من طريق عبد العزيز المداودي عن سعد بن سعيد بهذا الإسناد - وقال الترمذي: حديث محمد بن إبراهيم

نصرته لا من حديث سعد بن سعيد - و قال مكيان بن عبيدة سمع عطاء بن أبي رباح عن سعد بن سعيد هذا الحديث و إنما يروى هذا

الحديث مرسلًا - وقال الترمذي أيضًا: و إسناده هذا الحديث ليس بمتمم محمد بن إبراهيم التيمي لم يسمع من قيس و روى بعضهم هذا

الحديث عن محمد بن إبراهيم أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج فرأى قيسًا - و هذا أصح من حديث عبد العزيز عن سعد بن سعيد -

۱۴۲۴ - أخرجه أحمد (۲/۱۱۷) و ابن خزيمة (۱/۹۹۱) و ابن حبان (۱/۱۱۶۱) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۳۸۵) و الطبراني في

(الكبير) (۱۸/۱۶۸-۱۶۹) رقم (۳۷۸) كلهم من طريق لقمان بن حسان: بهذا الإسناد -

اللہ کے نبی! کیا ہم اسے کل اس کے وقت میں قضاء نہ کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو سود سے منع کرے گا اور خود اسے تم سے قبول کرے گا۔

1425- قِرَاءَةُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَآتَا أَسْمَعَ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمِضَاةِ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا .

☆☆ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) جس میں یہ الفاظ ہیں:

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سونے میں تفریط نہیں ہے تفریط اس شخص کے لیے ہے جو نماز ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جاتا ہے جو شخص ایسا کرے تو وہ اس نماز کو اسی وقت ادا کرے جب وہ اس پر متنبہ ہو جائے یا پھر جب اگلا دن آئے تو اس کے وقت میں اسے ادا کر لے۔

1426- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنْ كَانَ أَمْرُ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنَكُمْ وَإِنْ كَانَ أَمْرُ دِينِكُمْ فَلِي . قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا . فَقَالَ لَا تَفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْغَدِ لَوْ قَتَيْهَا .

☆☆ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی تمہارا دنیاوی کام ہو تو یہ تمہارا معاملہ ہے اور اگر کوئی دینی معاملہ ہو تو وہ میری طرف آئے گا ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنی نماز کے بارے میں تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے رہ جانے میں تفریط نہیں ہوتی۔ تفریط بیداری میں ہوتی ہے جب ایسی صورت حال ہو جائے تو اس نماز کو (بیدار ہونے کے بعد) ادا کر لویا اگلے دن اس کے وقت میں ادا کر لو۔

تارک نماز کا حکم

علامہ ابن رشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

۱۴۲۵- أخرجه مسلم (۲۷۲/۱) كتاب المساجد باب قضاء الصلاة الفائتة حديث (۶۸۱) من طريق شيبان بن فروخ بسند لا مشهور - و أخرجه ابو داود (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة باب فيمن نام عن صلاة او نسيتها حديث (۴۴۱) والنسائي (۲۹۶/۱) كتاب المواقيت باب فيمن نام عن الصلاة و ابو عوانة (۲۵۷/۲) و ابن حبان (۱۴۶۰) و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۵۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۰۴/۱) و (۴۶۶/۲) كلهم من طريق سليمان بن المغيرة بسند لا مشهور -

۱۴۲۶- أخرجه احمد (۲۹۸/۵) و ابو داود (۱۱۹/۱) كتاب الصلاة باب فيمن نام عن الصلاة او نسيتها حديث (۴۳۷) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۴۰۱/۱) كلهم من طريق حماد بن سلمة بسند لا مشهور - و أخرجه الترمذي (۱۷۷) و النسائي (۲۹۶/۱) و ابن خزيمة (۹۸۹) و ابن حزم في (المحلى) (۱۵/۲) من طريق حماد بن زيد عن ثابت بسند لا مشهور - وقال الترمذي: حسن صحيح -

(المسألة الرابعة) وأما ما الواجب على من تركها عبداً وأمر بها فإبى أن يصليها لا جحوداً لفرضها فإن قوماً قالوا: يقتل وقوماً قالوا: يعزر ويحبس والذين قالوا يقتل منهم من أوجب قتله كفراً وهو مذهب أحمد وإسحاق وابن المبارك ومنهم من أوجب حداً وهو مالك والشافعي وأبو حنيفة وأصحابه وأهل الظاهر ممن رأى حبسه وتعزيره حتى يصلي. والسبب في هذا الاختلاف اختلاف الآثار وذلك أنه ثبت عنه عليه الصلاة والسلام أنه قال "لا يحل دم امرء مسلم إلا بأحدى ثلاث: كفر بعد إيمان أو زنا بعد إحصان أو قتل نفس بغير نفس" وروى عنه عليه الصلاة والسلام من حديث بريدة أنه قال "العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر" وحديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال "ليس بين العبد وبين الكفر (أو قال الشرك) إلا ترك الصلاة" فمن فهم من الكفر ههنا الكفر الحقيقي جعل هذا الحديث كأنه تفسير لقوله عليه الصلاة والسلام "كفر بعد إيمان" ومن فهم ههنا التغليظ والتوبيخ أي أن أفعاله أفعال كافر وأنه في صورة كافر كما قال "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن" ولم ير قتله كفراً. وأما من قال يقتل حداً فضعيف ولا مستند له الاقياس شبه ضعيف أن أمكن وهو تشبيه الصلاة بالقتل في كون الصلاة رأس البامورات والقتل رأس المنهيات

وعلى الجملة فاسم الكفر إنما ينطلق بالحقيقة على التكذيب وتارك الصلاة معلوم أنه ليس بكاذب إلا أن يتركها معتقداً لتركها هكذا فنحن إذن بين أحد أمرين: أما أن اردنا أن نفهم من الحديث الكفر الحقيقي يجب علينا أن نتاول أنه أراد عليه الصلاة والسلام من ترك الصلاة معتقداً لتركها فقد كفر وأما أن يحمل على اسم الكفر على غير موضوعه الأول وذلك على أحد معنيين: أما على أن حكمه حكم الكافر: أعني في القتل وسائر أحكام الكفار وإن لم يكن مكذباً وأما على أن أفعاله أفعال كافر على جهة التغليظ والردع له: أي أن فاعل هذا يشبه الكافر في الأفعال إذ كان الكافر لا يصلي كما قال عليه الصلاة والسلام "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن" وحمله على أن حكمه حكم الكافر في أحكامه لا يجب البصير إليه إلا بدليل لأنه حكم لم يثبت بعد في الشرع من طريق يجب البصير إليه فقد يجب إذا لم يدل عندنا على الكفر الحقيقي الذي هو التكذيب أن يدل على المعنى المجازي لا على معنى يوجب حكماً لم يثبت بعد في الشرع بل يثبت ضده وهو أنه لا يحل دمه إذ هو خارج عن الثلاث الذين نص عليهم الشرع فتأمل هذا فإنه بين والله أعلم. أعني أنه يجب علينا أحد أمرين: أما أن نقدر في الكلام محذوفاً أن اردنا حمله على المعنى الشرعي المفهوم من اسم الكفر

واما ان نحمله على المعنى المستعار واما حمله على ان حكمه حكم الكافر في جميع احكامه
مع انه مؤمن فشيء مفارق للاصول مع ان الحديث نص في حق من يجب قتله كفرا او حدا
ولذلك صار هذا القول مضاهيا لقول من يكفر بالذنوب
جو شخص جان بوجھ کر نماز ادا نہیں کرتا یعنی اسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ نماز پڑھنے سے انکار کر دیتا ہے البتہ اس کی فرضیت
کا انکار نہیں کرتا (فرضیت کا قائل رہتا ہے) تو ایسے شخص کو کیا سزا دی جائے گی؟
اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔
دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی اور اسے قید کر دیا جائے گا۔
جن حضرات نے اسے قتل کرنے کی تجویز پیش کی ہے ان کے اس بارے میں دو موقف ہیں۔
ان میں سے بعض حضرات نے یہ بات اس لیے بیان کی ہے کیونکہ ان کے نزدیک نماز ترک کرنے والا شخص دائرۃ
اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور دائرۃ اسلام سے خارج ہونے والا شخص مرتد ہوتا ہے اور مرتد کو قتل کر دیا جاتا ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ اور امام عبد اللہ بن مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں۔
جبکہ اہل علم کے دوسرے گروہ نے حد کے طور پر اس کے قتل کا فتویٰ دیا ہے۔
امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، ان کے اصحاب اور بعض اہل ظاہر اسی بات کے قائل ہیں۔
جن حضرات نے یہ کہا ہے نماز ترک کرنے والے شخص کو تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی یہاں تک کہ وہ نماز ادا کرنے
لگے انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے حلال ہوتا ہے: ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا، شادی
شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا یا کسی کو ناحق قتل کر دینا۔“
اسی طرح حضرت بریدہ بنی نعہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”ہمارے اور ان کے درمیان (معاہدے کی بنیاد) نماز ہے جس نے اسے ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔“
اسی طرح حضرت جابر بن عبد اللہ نے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”بندے اور کفر کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اور شرک کے درمیان نماز ترک کرنے کے
علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔“

جن لوگوں نے یہاں روایت سے مراد ”حقیقی کفر“ لیا ہے انہوں نے اس حدیث کو اس سے پہلے والی حدیث یعنی ایمان
قبول کر لینے کے بعد کفر اختیار کرنے کی تفسیر قرار دیا ہے۔

جن اہل علم نے یہ بات یہاں بنیادی مقصد انکار کا اظہار ہے اور شدت کے ساتھ ملامت کا اظہار ہے انہوں نے اس

حدیث کا یہ مفہوم مراد لیا ہے، ایسے شخص کا فعل کفریہ ہوگا اور بظاہر وہ کافر کی شکل اختیار کر لے گا۔
اس کی مثال کے طور پر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا، چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا۔“

اس لیے ان حضرات نے نماز نہ پڑھنے والے شخص کے قتل کو کفر کی وجہ سے لازم قرار نہیں دیا۔
جن حضرات نے حد کے طور پر اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے، ان کے موقف میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور ان کے پاس اس حوالے سے کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے، صرف چند قیاسات ہیں، اگر انہیں قبول کرنا ممکن ہو اور وہ قیاس یہ ہے کہ آپ نماز کو قتل کے مشابہہ قرار دیں کیونکہ نماز تمام احکامات یعنی اوامر میں سرفہرست ہے، جبکہ قتل تمام منہیات میں سرفہرست ہے، مختصر طور پر یہ کہہ سکتے ہیں: کفر کا لفظ حقیقی اعتبار سے تکذیب پر دلالت کرتا ہے، اور یہاں یہ بات طے ہے، جو شخص نماز ادا نہیں کر رہا، وہ اس کی تکذیب کے جرم کا مرتکب نہیں ہو رہا، البتہ اگر وہ نماز ترک کرنے (کے جائز ہونے) کا عقیدہ بھی رکھے تو حکم مختلف ہوگا۔

اب ہم دو میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کر سکتے ہیں، یعنی یا تو یہ ہو جائے کہ ہم حدیث کے الفاظ سے ”حقیقی کفر“ مراد لیں، اس صورت میں حدیث کی تاویل یہ ہوگی: جو شخص نماز ترک کر دے اور جو شخص نماز ترک کرنے کے جائز ہونے کا عقیدہ بھی رکھے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، یا پھر یہ ہو سکتا ہے، روایت میں نقل ہونے والے لفظ کفر کو دوسرے معنی پر محمول کیا جائے اور اس میں دو احتمال ہو سکتے ہیں۔

یا تو ہم اس سے یہ مفہوم قرار لیں کہ اس پر کافر کا حکم لگے گا، یعنی اسے قتل کر دیا جائے گا، یعنی کفار کے تمام احکام نافذ ہوں گے اگرچہ اس نے تکذیب نہیں کی ہے۔

یا پھر یہ وہ سکتا ہے، ہم یہاں یہ مراد لیں کہ اس سے مراد یہ ہے، زجر و توبیخ کی جائے اور انکار کے اظہار کے طور پر انسان کے اس فعل کو کفریہ قرار دیا جائے، یعنی وہ شخص اس جرم کے ارتکاب کے حوالے سے اپنے افعال میں کفار کی مشابہت اختیار کر گیا ہے، کیونکہ کافر شخص بھی نماز نہیں پڑھتا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے:

”زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا۔“

ایسے شخص پر کفر کا حکم لگانا اسی وقت قابل قبول ہو سکتا ہے جب اس کی کوئی دلیل موجود ہو، کیونکہ یہ ایک ایسا حکم ہے جو شریعت میں کسی ایسے طریقے سے ثابت نہیں ہے جس پر عمل کرنے کو واجب قرار دیا جائے۔

تو جب ہمارے پاس کفر کے حقیقی معنی مراد لینے کی کوئی دلیل نہیں ہے تو اب یہ لازم ہوگا کہ ہم یہاں مجازی طور پر کفر کا معنی مراد لیں، جو کوئی ایسا مفہوم نہ ہو جس کے نتیجے میں ایسا حکم ثابت ہو رہا ہو جو شریعت میں ثابت نہ ہو، بلکہ اس کے برعکس حکم ثابت ہو رہا ہو اور وہ حکم یہ ہے، ایسے شخص کا خون بہانا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ ان تین افراد میں شامل نہیں ہے، جن کے بارے

میں شریعت نے صراحت کے ساتھ یہ حکم دیا ہے (کہ انہیں قتل کیا جاسکتا ہے) آپ اس پہ غور و فکر کریں یہ بات واضح ہے۔
یعنی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دو میں سے کسی ایک موقف کو اختیار کرنا لازم ہے۔

یا تو یہ ہوگا: ہم کلام کو محفوظ تسلیم کر لیں، اگر ہم لفظ کفر کے شرعی مفہوم پہ اُسے محمول کرتے ہیں یا پھر یہ ہو سکتا ہے ہم اسے مستعار معنی پر محمول کریں اور اس وقت حدیث کا مفہوم یہ بنے گا: تارکِ صلوٰۃ شخص پر کافر شخص کے تمام احکام نافذ ہوتے ہیں حالانکہ وہ مؤمن ہوتا ہے۔

تو ان میں ایک ایسا مفہوم ہے جو اصول سے متصادم ہے حالانکہ حدیث ایسے لوگوں کے حق میں نہیں ہے جو تارکِ صلوٰۃ شخص کے قتل کو کفر یا حد کی وجہ سے لازم قرار دیتے ہیں۔ اس لیے یہ قول ان کے موقف سے ملتا جلتا ہوگا جو گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے انسان کو کافر قرار دے دیتے ہیں۔

1427- حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَوْمُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْبِقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَلَوْ قَتَلَهَا مِنَ الْغَدِ.

قَالَ فَسَمِعَنِي عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي يَا فَتَى احْفَظْ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے لوگوں کے نماز کے وقت سوئے رہ جانے کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوئے رہ جانے میں تفریط نہیں ہے تفریط بیداری میں ہے جب کوئی شخص نماز بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے تو جیسے ہی اُسے یاد آئے اس وقت اسے ادا کر لے یا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں (قضاء کے طور پر) اسے ادا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا: اے نوجوان! تم جو حدیث بیان کر رہے ہو اسے یاد رکھنا کیونکہ میں نے بھی یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوئی ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحییٰ بن حسان، ابو خطاب حسانی، نکری۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۰/۱) (۱۳۹)۔

○ حماد بن واقد عیشی۔ ابو عمرو صفار بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۸/۱)۔

(۵۵۱)

1428- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِخَوِ هَذِهِ الْقِصَّةِ قُلْنَا أَلَا نُصَلِّيْهَا فِي غَدٍ قَالَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الرَّبَا وَيَأْخُذُهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جس میں اسی طرح کا قصہ ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ہم نے عرض کی: کیا ہم اسے کل ادا نہ کر لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع کیا ہے اور خود وصول کرے گا۔

1429- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرََانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا وَقَالَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الرَّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ.

☆ ☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں):

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع کیا ہے اور خود اسے تم سے قبول کرے گا۔

66- باب قَدْرِ الْمَسَافَةِ الَّتِي تُقْصَرُ فِي مِثْلِهَا صَلَاةٌ وَقَدْرِ الْمُدَّةِ

باب: اس مسافت کی مقدار کا بیان جس کی وجہ سے نماز قصر ہو جاتی ہے نیز قصر کی مدت کا بیان

1430- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ فِي أَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُودٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى عُسْفَانَ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل مکہ! چار برد سے کم (مسافت کے سفر) میں نماز قصر نہ کرو جتنا مکہ سے عسفان تک کا فاصلہ ہے۔

۱۴۲۸- أخرجه عبد الرزاق (۱۲۶۱) عن ابن عيينة عن اسماعيل بن مسلم المكي بسند الدلائل ومن طريق عبد الرزاق: أخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۷۵/۱۸) رقم (۲۹۹)۔

۱۴۳۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۷/۳) كتاب الصلاة: باب السفر الذي لا تقصر في مثله الصلاة من طريق السارقطني: وهذا حديث ضعيف اسماعيل بن عياش لا يمتنع به، وعبد الوهاب بن مجاهد ضعيف بكرة، والصحيح ان ذلك من قول ابن عباس، وأخرجه الطبراني في (الكبير) (۹۶/۱۱) رقم (۹۷) والبيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱۴۱/۲) كتاب الصلاة: باب السفر الذي تقصر في مثله الصلاة: حديث (۱۵۸۶) من طريق اسماعيل بن عياش بسند الدلائل، وقال البيهقي: وإسماعيل بن عياش غير معتمد به، وروايته عن غير أهل الشام ضعيفة، وعبد الوهاب بن مجاهد ضعيف بكرة، والصحيح موقوفاً۔

قصر نماز کے احکام

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

وہ سفر جس کی وجہ سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں وہ (ایسا سفر) ہے کہ انسان تین دن اور تین راتوں کی مسافت (کی دوری پر جانے) کا قصد کرے (وہ مسافت) اونٹ کے چلنے کی رفتار کے اعتبار سے ہو یا پیدل چلنے کے اعتبار سے ہو اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ”مقیم شخص مکمل ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر) مسح کر سکتا ہے جبکہ سفر کرنے والا شخص تین دن اور تین راتوں تک ایسا کر سکتا ہے۔“

یہ رخصت جنس کے اعتبار سے عمومی ہے تو اس سے لازمی طور پر متعین مدت کا عموم ہونا لازم آئے گا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس کی مقدار دو دن (کی مسافت) بیان کی ہے اور تیسرے دن کا اکثر حصہ بیان کیا ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ہر مدت ایک دن اور ایک رات (کی مسافت) ہے۔ یہ ایک قول کے مطابق ہے۔ تاہم ان حضرات کے خلاف وہ حدیث دلیل ہونے کے لیے کافی ہے جس سفر کا ہم نے تذکرہ کیا ہے اس سے مراد درمیانی رفتار سے سفر کرنا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ہے: انہوں نے یہ مدت مراحل کے اعتبار سے متعین کی ہے اور یہ چیز پہلی رائے کے قریب ہے۔

صحیح قول کے مطابق اس بارے میں فرسخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(اور اس مدت کا) پانی میں سفر میں اعتبار نہیں کیا جائے گا اس سے مراد یہ ہے: (سمندر میں سفر کرتے ہوئے) خشکی پر سفر کرنے کی مدت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

سمندر میں اس چیز کا اعتبار کیا جائے گا جو اس کی حالت کے لائق ہو جس طرح پہاڑوں کے بارے میں یہی حکم ہے

مصنف فرماتے ہیں: مسافر پر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنا فرض ہے وہ ان کے علاوہ مزید رکعات ادا نہیں کرے گا جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر چار رکعت پڑھنا ہی فرض ہے البتہ قصر کرنے کی اسے رخصت دی گئی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:

قصر کا لفظی مطلب مسافت کو قطع کرنا ہے لیکن یہاں پر مطلق طور پر یہ مفہوم مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد مخصوص مسافت کو قطع کرنا اور یہی وجہ ہے مصنف نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں وہ مسافت جس کی وجہ سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں احکام کے تبدیل ہونے سے مراد نماز کا قصر ہونا ہے روزہ نہ رکھنے کا جائز ہونا ہے تین دن اور تین راتوں تک مسح کی اجازت ہونا ہے جمعہ اور عیدین کی ادائیگی کا ساقط ہو جانا ہے قربانی کا ساقط ہو جانا ہے عورت کا محرم کے بغیر اتنے سفر کا ممنوع ہونا ہے۔

قصد کا مطلب ایسا ارادہ کرنا ہے جو عمل کے ساتھ ملا ہوا ہو مصنف نے اس قید کو اس لیے ذکر کیا ہے کیونکہ اگر کوئی شخص مسافت یا سفر کے قصد کے بغیر پوری دنیا بھی گھوم لیتا ہے تو وہ شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ قصد کر لیتا ہے لیکن یہ بات نیت کے ساتھ ظاہر نہیں ہوتی تو بھی یہی حکم ہوگا تو احکام کی تہدیلی انسان کے حق میں اس وقت ثابت ہوگی جب

دونوں چیزیں ایک ساتھ جمع ہوں گی۔

صاحب ہدایہ نے جو پیدل چلنے یا اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے کا ذکر کیا ہے تو اس سے مراد پوری رات اور پورا دن چلنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد صرف دن کے وقت سفر کرنا ہے اس کی وجہ یہ ہے: رات تو آرام کے لیے بنائی گئی ہے اسی طرح یہ بھی شرط نہیں ہے ایک دن صبح سے لے کر اگلے دن صبح تک سفر کیا جائے۔ کیونکہ آدمی اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح دن کے بعض حصے میں جانور بھی سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس لیے سفر کی تکمیل کے حق میں راحت حاصل کرنے کے لیے پڑاؤ کرنا بھی سفر کا حصہ شمار ہوگا۔

یہاں اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے ہمارے اصحاب اور اہل کوفہ نے یہ کہا ہے: مسافت کی کم از کم مقدار جس میں نماز کو قصر کیا جاتا ہے وہ تین دن اور تین راتوں کا سفر ہے جو اونٹ پر سوار ہو کر کیا جائے یا پیدل چل کر کیا جائے اور یہ دن وہ ہیں جو سردیوں کے دنوں کے سب سے چھوٹے دن ہوتے ہیں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے جو اس سفر کی مدت کے دو دن اور تیسرے دن کا اکثر حصہ قرار دیا ہے تو امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ جبکہ محمد بن سماعہ کی روایت کے مطابق امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: تیسرے دن کا اکثر حصہ شامل ہوگا یعنی جب وہ تیسرے دن زوال کے بعد اپنی منزل پر پہنچ جائے گا۔

امام مرغینانی رحمہ اللہ اور عام مشائخ نے اس کا تعین فرسخ کے اعتبار سے کیا ہے ایک قول کے مطابق یہ 21 فرسخ ہوگا۔ ایک قول کے مطابق یہ 18 فرسخ ہوگا۔ صاحب ہدایہ نے یہ بات بیان کی ہے: فتویٰ اسی بات پر ہے۔

یوم الفقه نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہی قول مختار ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد پندرہ فرسخ ہوگا۔ مصنف نے جو بات ذکر کی ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما اور سوید بن علقمہ کا مذہب ہے جبکہ کتاب التہدید میں یہ بات تحریر ہے: حضرت حذیفہ یمانی، ابو قلابہ شریک بن عبد اللہ ابن جبیر، ابن سیرین، شععی، نخعی، ثوری اور حسن بن یحییٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔

ایک مصنف نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی وہی رائے ہے جو ہمارا مذہب ہے۔

تاہم حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے مستند طور پر دوسرا قول منقول ہے۔ بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام شافعی رحمہ اللہ سے قصر کی مسافت کے بارے میں سات مختلف اقوال منقول ہیں ایک مقام پر انہوں نے اس کی مسافت اڑتالیس میل قرار دی ہے۔ ایک جگہ پر چھیالیس میل قرار دی ہے۔ ایک جگہ پر چالیس میل سے زیادہ قرار دی ہے ایک جگہ پر چالیس میل قرار دی ہے ایک جگہ پر دو دن کی مسافت تحریر کی ہے ایک جگہ پر ایک دن اور ایک رات کی مسافت تحریر کی ہے۔

تاہم امام شافعی رحمہ اللہ نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: تین دن اور تین راتوں سے کم سفر میں نماز کو قصر نہ کیا جائے ایسا انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی وجہ سے کہا ہے تاکہ اختلاف سے باہر آیا جائے۔ ”مختصر المزنی“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے:

”میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔ تین دن سے کم سفر میں نماز کو قصر نہ کروں میں اپنی ذات کے لیے احتیاط کے طور پر ایسا کرتا ہوں۔“

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے جو یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے مرحلے کے اعتبار سے اس مسافت کا تعین کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے: ان کے نزدیک سفر کی مدت میں تین مراحل کے سفر کا اعتبار کیا جائے گا اور اس کا پہلے قول سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے: تین دن اور تین راتوں تک سفر کرنے سے بھی اتنا ہی سفر طے ہوتا ہے کیونکہ درمیانی رفتار کے ساتھ روزانہ ایک مرحلہ طے کیا جاسکتا ہے خاص طور پر ان دنوں میں جو سال کے چھوٹے دن ہوتے ہیں۔

مصنف نے جو یہ کہا ہے: ”اس بارے میں فرسخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور یہی بات صحیح ہے“ تو اس کے ذریعے انہوں نے بعض مشائخ کے قول سے احتراز کیا ہے کیونکہ ان مشائخ نے فرسخ کے اعتبار سے اس مسافت کا تعین کیا ہے پھر اس بارے میں ان مشائخ کے درمیان اختلاف ہے ایک قول کے مطابق یہ مسافت اکیس فرسخ ہوگی ایک قول کے مطابق اٹھارہ فرسخ ہوگی ایک قول کے مطابق پندرہ فرسخ ہوگی۔

”الدراہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: فتویٰ اٹھارہ فرسخ کے قول پر ہے کیونکہ یہ درمیانے درجے کا عدد ہے جبکہ ”جوامع الفقہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہی قول مختار ہے۔

جبکہ ”المجتبیٰ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: خوارزم کے اکثر مشائخ نے پندرہ فرسخ کے قول پر فتویٰ دیا ہے جبکہ شیخ بقالی نے ”الاربعین“ میں بارہ فرسخ کا قول ذکر کیا ہے۔

یہاں مصنف نے یہ بات بھی بیان کی ہے: پانی میں سفر کرتے ہوئے خشکی کی مسافت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ مصنف نے جو یہ کہا ہے: چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنا اس پر فرض ہے اس کے ذریعے انہوں نے سنت سے احتراز کیا ہے کیونکہ سنت کی یہ حیثیت نہیں ہے (کہ چار سنتوں والی نماز کی دو سنتیں پڑھی جائیں) اور چار رکعت والی قید کے ذریعے انہوں نے فجر، مغرب اور وتر کی نماز سے احتراز کیا ہے کیونکہ انہیں مختصر نہیں کیا جاسکتا۔

ان دونوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا اس سے مراد یہ ہے: ان دو رکعات سے زیادہ رکعات ادا نہیں کی جائیں گی۔ شیخ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: سفر کے دوران دو رکعات ادا کی جائیں گی ان کے علاوہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: اگر کوئی شخص دو رکعت ادا کرنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کے لیے یہ کافی ہوگا کہ وہ سجدہ سہو کر لے۔

شیخ حسن بن یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: کوئی شخص جان بوجھ کر چار رکعات ادا کر لیتا ہے تو اسے دوبارہ اس نماز کو ادا کرنا ہوگا اگر وہ آسانی سے اسے ادا کر سکے۔

ہمارا مذہب نماز کو قصر کرتا ہے اور یہ مسافر کے لیے فرض ہے، حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت جابرؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سفیان ثوریؓ حماد بن ابوسلیمان (ان سب حضرات نے) اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شیخ اثرم یہ کہتے ہیں: مسافر کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے، وہ سفر کے دوران چار رکعات ادا کرے۔
شیخ ابن المذر عیسیٰ نے ”الاشراف“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر کی ہے: امام احمد عیسیٰ یہ فرماتے ہیں: میں اس مسئلے سے عافیت کو پسند کرتا ہوں۔

بغوی کہتے ہیں: اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں:
خطابی یہ کہتے ہیں: بہتر یہ ہے: قصر کر لیا جائے تاکہ آدمی اختلاف سے باہر نکل آئے۔
امام ترمذی عیسیٰ فرماتے ہیں: اس بارے میں عمل اسی چیز پر کیا جائے گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کیا ہے اور یہ قصر نماز ادا کرنا ہے۔
شیخ محمد بن یحیٰ عیسیٰ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
قاضی اسماعیل بن اسحاق مالکی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام مالک عیسیٰ اور امام احمد عیسیٰ سے بھی یہی روایت منقول ہے جس کا تذکرہ شیخ ابن المذر نے کیا ہے۔

امام شافعی عیسیٰ کا یہ کہنا ہے: اس کے لیے فرض چار رکعت ادا کرنا ہے، یعنی مسافر کے لیے چار رکعت پڑھنا فرض ہے۔
ایک روایت کے مطابق امام مالک عیسیٰ اور امام احمد بن حنبل عیسیٰ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
1431- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا لَوْثٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ بِقُصْرِ الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا فَأَقَمْنَا سَبْعَ عَشْرَةَ قَصْرًا وَإِذَا زِدْنَا أَتَمَمْنَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ دن قیام کیا، اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصر نماز ادا کرتے رہے۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ہم مسافر ہوں اور تیرہ دن قیام کریں تو ہم نماز قصر کرتے ہیں، اگر اس سے زیادہ قیام کریں تو مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔

۱۔ تجميع البناية شرح الهداية ج ۲ ص ۳ مطبوعه دار الفكر

۱۴۶۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۰/۲) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكنًا من طريق لويس بن وهب الدمشقي -

وأخرجه أبو داود (۲۶/۲) كتاب الصلاة: باب متى يتم المسافر: حديث (۱۲۲۰) وابن هبان (۲۷۵۰) والبيهقي في (السنن الكبرى) -

(۱۵۰/۲) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكنًا وفي (معرفة السنن والآثار) (۶۳۲/۲) كتاب الصلاة: باب المقام النبي

يتم بصلته الصلاة: حديث (۱۶۰۷) كل يوم من طريق عاصم عن عكرمة عن ابن عباس -

قصر نماز کا حکم

سفر کے دوران مسافر کا قصر نماز ادا کرنا کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

کتاب اللہ کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

’اور جب تم زمین میں سفر کرو تو اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ اگر تم نماز کو قصر کر لیتے ہو، اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے‘۔

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: قرآن میں یہ الفاظ ہیں: تم قصر نماز ادا کر لیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا‘ تو اب تو ہم امن کی حالت میں ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر آپ حیران ہوئے ہیں اس بات پر میں بھی حیران ہوا تھا اور میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: یہ وہ رعایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطاء کی ہے، تو تم اس کی اس رعایت کو قبول کرو۔ جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو اس بارے میں متواتر احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز ادا کیا کرتے تھے، جب آپ حج کرنے کے لیے یا عمرہ کرنے کے لیے یا کسی غزوہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کے ساتھ رہا ہوں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد یہ تھی، میں سفر کے دوران بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں، سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال تک (سفر کے دوران) دو سے زیادہ رکعت ادا نہیں کی ہیں۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (سفر کے دوران) دو رکعت ادا کی ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں، اب تم لوگوں نے مختلف راستے اختیار کر لیے ہیں تو میری یہ خواہش ہے: چار کے مقابلے میں دو مقبول رکعت مجھے مل جائیں۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

ایک مرتبہ ہم لوگ مکہ جانے کے لیے نکلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس آنے تک دو رکعت ادا کی، ہم نے اس دوران مکہ میں دس دن قیام کیا اور واپس آنے تک قصر نماز ہی ادا کرتے رہے، یہ تمام روایات مستند ہیں۔

اسی طرح تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے: جو شخص کسی سفر پر روانہ ہوتا ہے تو وہ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرے گا، خواہ وہ حج کا سفر ہو، عمرے کا سفر ہو یا جہاد کا ہو، کیونکہ اس بات کا اختیار حاصل ہے: وہ چار رکعت والی نماز کو دو رکعت ادا کرے۔

علامہ ابن قدامہ نے یہ بات نقل کی ہے: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یہ دریافت کیا گیا: نماز کو کب قصر کیا جائے گا، یعنی

کتنے فاصلے میں قصر کیا جائے گا؟ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے جواب دیا: چار برید کے فاصلے تک کا سفر کرنا ہو تو نماز کو قصر کیا جائے گا۔ ان سے پوچھا گیا: اگر کسی شخص نے مکمل ایک دن سفر کرنا ہو تو کیا یہ حکم ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! چار برید سفر ہونا چاہیے جو سولہ فرسخ ہوتا ہے اور دو دن میں طے ہوتا ہے۔ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے: قصر اس وقت تک کرنا جائز نہیں ہے جب تک سولہ فرسخ سے کم سفر ہو ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اس اعتبار سے یہ اڑتالیس میل بن جائیں گے۔ قاضی ثامی شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک میل میں بارہ ہزار قدم ہوتے ہیں۔

اسی طرح علامہ ابن قدامہ نے یہ بات بھی نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ دس فرسخ کے سفر میں قصر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بعض فقہاء کے نزدیک قصر کی مسافت دو دن کا سفر ہوگی اور یہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی رائے ہے امام مالک امام لیث بن سعد اور امام شافعی رحمہم اللہ علیہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایک دن کا سفر ہو تو بھی نماز کو قصر کیا جائے گا البتہ اس سے کم سفر کے لیے نماز کو قصر نہیں کیا جائے گا امام اوزاعی رحمہ اللہ نے اس کو اختیار کیا ہے۔ عام علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ایک دن کا سفر کافی ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ تین دن کی مسافت کے سفر میں نماز قصر کیا کرتے تھے۔

امام سفیان رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ”مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک (موزوں پر) مسح کر سکتا ہے۔“

البتہ بعض اسلاف سے بھی یہ بات منقول ہے: وہ ایک دن سے کم کے سفر میں بھی نماز کو قصر کر لیا کرتے تھے۔

1432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ سَبْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ سَبْعَ عَشْرَةَ فَإِنْ زِدْنَا أَتَمْنَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر کے دوران ایک جگہ پر سترہ دن قیام کیا اس دوران ہم قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم سترہ دن تک قصر نماز ادا کریں گے اگر اس سے زیادہ قیام کرنا ہو تو مکمل نماز ادا کریں گے۔

۱۔ المغنی لابن قدامہ مسئلہ ۱ فتول مسافت القصر

۱۴۳۲- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۰/۲) كتاب الصلاة باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكثاً من طريق دارقطني به - و ينظر: المعين السابق -

قصر کے لیے اقامت کی نیت کی بحث

کتنی مدت تک اقامت کی نیت ہو تو انسان قصر نماز ادا کر سکتا ہے اور کتنی مدت سے زیادہ نیت ہو تو قصر نماز ادا نہیں کر سکتا اس بارے میں علامہ ابن قدامہ نے بحث کرتے ہوئے یہ بات ذکر کی ہے: امام احمد بن حنبل سے یہ بات منقول ہے: اگر مسافر شخص کسی شہر میں اکیس دن سے زیادہ قیام کی نیت کرے تو اب وہ مکمل نماز ادا کرے گا جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: اگر کوئی شخص چار دن قیام کی نیت کر کے تو اب وہ بھی مکمل نماز ادا کرے گا لیکن اگر وہ چار دن سے کم قیام کی نیت کرتا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے: تین کا عدد کم از کم حد ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”باہر سے آنے والا شخص حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد تین دن تک قیام کر سکتا ہے۔“

وہ مسافت جسے طے کرنے کی نیت کے نتیجے میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے اُس کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زوحیلی تحریر کرتے ہیں:

جس مسافت کے نتیجے میں قصر کرنا جائز ہوتا ہے اُس مسافت کی مقدار کے تعین کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا

جاتا ہے۔

احناف کے نزدیک مسافت کی وہ کم از کم مدت جس میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے وہ معتدل ممالک کے سب سے چھوٹے دنوں میں تین دن کے سفر کی مقدار ہے خواہ یہ سفر اونٹ کے ذریعے کیا جائے یا پیدل کیا جائے تاہم اس سفر کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے: وہ پورے دن کا ہو یعنی صبح سے لے کر رات تک سفر جاری رہے بلکہ صبح سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک جتنا فاصلہ طے کیا جاسکتا ہے وہ فاصلہ مراد ہوگا یہ سفر درمیانی رفتار سے ہونا چاہیے اور عام معمول کے آرام کے ہمراہ ہونا چاہیے اگر کوئی شخص تیزی سے سفر کرتے ہوئے اتنا فاصلہ تھوڑی مدت میں طے کر لیتا ہے جیسا کہ آج کل کے دور میں ذرائع مواصلات کے ذریعے سے یہ ممکن ہو گیا ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی قصر کرنا جائز ہوگا۔

اگر کوئی شخص اتنے سفر کا ارادہ کر کے سفر کا آغاز کر دیتا ہے: اس کے اور اس کی منزل کے درمیان تین دن کی مسافت ہو تو اب اس شخص کے لیے قصر نماز ادا کرنا جائز ہوگا لیکن اگر وہ کسی متعین جگہ کی نیت نہیں کرتا یا کوئی شخص کسی تعین کے بغیر تین دن تک سفر کرتا ہو اپوری، نیا گھوم لیتا ہے تو اب اُسے قصر نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

تین مراحل کی مقدار تین دن کی مسافت کے بالکل برابر ہوتی ہے کیونکہ عام طور پر ایک دن میں ایک مرحلہ طے کیا جاسکتا ہے خاص طور پر شمال کے چھوٹے دنوں میں (ایک ہی مرحلہ طے کیا جاسکتا ہے) اس سے کم مسافت کی مقدار میں قصر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ احناف کے نزدیک فرخ کے حوالے سے مسافت کا اندازہ لگانا درست نہیں ہے اور یہی قول درست

ہے۔

احناف نے اس کے تعین کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا اعتبار کیا ہے جو سنت سے ثابت ہے انہوں نے اس مسافت

کو اس مدت پر قیاس کیا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

”مقیم شخص ایک دن اور ایک رات جبکہ مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے گا۔“

سمندر اور پہاڑی علاقوں میں وہاں کے مخصوص حالات کے مطابق جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے وہی مسافت مراد ہو گی۔

سمندر میں اتنی مسافت مراد ہوگی: جو معتدل ہوا کے اندر طے کی جاسکتی ہو جو بالکل ساکن بھی نہ ہو اور بہت تیز بھی نہ ہو اسی صورت حال میں جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے وہ مراد ہوگی۔

اسی طرح پہاڑی علاقوں میں وہاں کے حالات کے مطابق تین دن تین راتوں میں جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے وہ مراد ہوگی اگر اتنی مسافت ہموار علاقے میں ہو تو اُس سے کم وقت میں طے ہو جائے گی۔

تین دنوں کو گھنٹوں کے حساب سے اگر مجموعہ مرتب کیا جائے تو وہ مختلف ملکوں کے اعتبار سے مختلف ہوگا، مصر اور اس جیسے دوسرے ممالک میں یہ سفر بیس گھنٹے بنتے ہیں جس میں روزانہ کے پونے سات گھنٹے ہوں گے، شام وغیرہ میں تین دنوں کا مجموعہ تقریباً انیس گھنٹے چالیس منٹ کے قریب کا سفر بنتا ہے جس میں ایک دن میں تقریباً چھ گھنٹے اور چالیس منٹ سے کچھ کم وقت ہوگا۔

احناف کے علاوہ جمہور اس بات کے قائل ہیں: وہ طویل سفر کہ جس کے نتیجے میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے وہ وقت کے اعتبار سے قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے وہ وقت کے اعتبار سے معتدل ایام میں دو دن کا سفر ہے یا پھر اتنا سفر ہے جو بوجھ اٹھا کر معمول کے مطابق سامان اُتارنے سے رکھنے اور کھانے پینے نماز وغیرہ کو شامل کر کے کوئی اونٹ دو مرحلے کا سفر طے کرتا ہے جیسے جدہ اور مکہ کے درمیان جو فاصلہ ہے یا طائف اور مکہ کے درمیان جو فاصلہ ہے یا عسفان اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے جو ایک طرف کی مسافت کے اعتبار سے چار برید یا سولہ فرسخ یا اڑتالیس ہاشمی میل بنتے ہیں ایک میل چھ ہزار ذراع کے برابر ہوگا جیسا کہ شوافع اور احناف نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: ایک میل تین ہزار پانچ سو ذراع کے برابر ہوتا ہے اور اس اعتبار سے مسافت کا اندازہ 89 کلومیٹر یا 88.704 کلومیٹر بنتا ہے اب کوئی اگر اتنی مسافت کو ایک گھنٹے میں طے کر لیتا ہے یعنی جہاز یا گاڑی کے ذریعے کر لیتا ہے تو بھی وہ مسافر شمار ہوگا کیونکہ اُس نے چار برید کا فاصلہ طے کر لیا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا، سمندر کا سفر بھی خشکی کے سفر کی مانند تصور ہوگا۔

ان حضرات کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اے مکہ کے رہنے والو! چار برید سے کم مسافت پر قصر نماز ادا نہ کرو۔“

یعنی وہ فاصلہ جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: یہ دونوں حضرات چار برید کی مسافت پر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور اتنی مسافت کے سفر کے دوران روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے اس سے کم مسافت میں وہ حضرات ایسا نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے: اتنی مسافت میں سفر کرنے اور سوار ہونے سواری سے اترے

کی مشقت کا ارادہ ہو جاتا ہے اس سے کم میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔

شوافع کے نزدیک یہ مسافت مکمل طور پر مقررہ اور متعین ہے اگر اس میں ذرا سی بھی کمی ہوگی تو سفر باقی نہیں رہے گا جبکہ حنابلہ اور مالکیوں کے نزدیک یہ مقرر اور متعین نہیں ہے بلکہ اندازے کے حوالے سے ہے اگر اس میں دو ایک میل کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو حنابلہ کے نزدیک اس سے فرق نہیں پڑے گا جبکہ مالکیوں کے نزدیک اگر یہ آٹھ میل تک کم ہوتی ہے تو بھی اس سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔

جمہور کے برخلاف فقہاء مالکیہ نے یہ رائے بیان کی ہے: مکہ کے رہنے والے لوگ منیٰ، مزدلفہ اور مہلب تک کی مسافت میں مستغنی قرار دیئے جائیں گے اور اگر یہ لوگ عرفات میں وقوف کرنے کے لیے نکلیں گے اور ان کے ذمے حج کے ایسے اعمال باقی ہوں جو انہوں نے اپنے وطن واپس جانے سے پہلے ادا کرنے ہوں تو سنت پر عمل کرنے کا تقاضا یہ ہے: وہ لوگ اس طرف جاتے ہوئے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے قصر نماز ادا کریں گے لیکن اگر انہوں نے وہ افعال اپنے وطن (مکہ) پہنچ کر ادا کرنے ہوں تو پھر وہ پوری نماز ادا کریں گے۔

67- باب الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

1433- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّفَرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ كَانَ إِذَا زَاغَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَإِذَا لَمْ تَزُغْ لَهُ فِي مَنْزِلِهِ سَارَ حَتَّى إِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَإِذَا لَمْ تَحْنُ فِي مَنْزِلِهِ رَكِبَ حَتَّى إِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا .

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنٌ عَنْ كُرَيْبٍ وَخَدَّاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ فَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُونَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعَهُ أَوَّلًا مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنٍ كَقَوْلِ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْهُ ثُمَّ لَقِيَ ابْنَ جُرَيْجٍ حُسَيْنًا فَسَمِعَهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَحَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ وَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُونَ حُسَيْنٌ سَمِعَهُ مِنْ عِكْرِمَةَ وَمِنْ كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَ يُحَدِّثُ بِهِ مَرَّةً عَنْهُمَا جَمِيعًا كَرَوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْهُ وَمَرَّةً

۱۴۳۳ ہجری ۱۱۶۲-۱۱۶۱ (۱۱۶۲-۱۱۶۱) کتاب الصلوات باب الجمع بین الصلوات فی السفر من طریق الدارقطنی - و
 ۱۴۳۴ ہجری ۱۱۶۵ (۱۱۶۵) و من طریق احمد (۳۶۷/۱) و الطبرانی فی (المعجم) (۲۱۰/۱۱) رقم (۱۱۵۲۲) و لهذا الاسناد ضعیف جداً
 لضعف حسین بن عبد الله و لعل و مره الاسناد فی هذا الحديث منه -

عَنْ كُوَيْبٍ وَخَدَّهٖ كَقَوْلِ حَجَّاجٍ وَابْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَمَرَّةً عَنْ عِكْرِمَةَ وَخَدَّهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَقَوْلِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَتَصِيحُ الْأَقَاوِيلُ كُلُّهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ کرب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم ﷺ اپنی رہائش گاہ میں موجود ہوتے تھے اور اس دوران سورج ڈھل جاتا تھا (یعنی دوپہر کا وقت ہو جاتا تھا) تو نبی اکرم ﷺ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہی ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب نبی اکرم ﷺ کی (گھر میں) موجودگی کے وقت سورج نہیں ڈھلا ہوتا تھا (یعنی دوپہر نہیں ہوتی تھی) اور نبی اکرم ﷺ نے روانہ ہونا ہوتا تھا تو آپ ﷺ روانہ ہو جاتے تھے پھر جب عصر کا وقت ہو جاتا تھا تو اُس وقت آپ سفر روک کر ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے اسی طرح اگر آپ ﷺ کی رہائش گاہ میں مغرب کا وقت ہو جاتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر مغرب کا وقت نہ ہوا ہوتا تو آپ روانہ ہو جاتے اور عشاء کی نماز کے وقت میں ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بارے میں اختلاف کی وضاحت

دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: اختلاف کے علاوہ دیگر تمام کے نزدیک ظہر اور عصر کی نماز کو تقدیم کی صورت میں یعنی پہلی نماز (یعنی ظہر کی نماز) کے وقت میں ادا کرنا یا تاخیر کی صورت میں یعنی دوسری نماز (یعنی عصر کی نماز) کے وقت میں جمع کر کے ادا کرنا جائز ہے اور تقدیم کے حوالے سے جمعہ بھی ظہر کی مانند ہے اسی طرح مغرب اور عشاء کو تقدیم کی شکل میں یا تاخیر کی شکل میں جمع کرنا جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے: سفر طویل ہونا چاہیے یعنی اتنا طویل ہو کہ اُس میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔ جن نمازوں کو جمع کر کے ایک ساتھ ادا کرنا ہے وہ ظہر اور عصر کی نماز ہے اور مغرب و عشاء کی نماز ہے ان دو میں سے کسی ایک کے وقت میں ان دونوں کو ادا کیا جاسکتا ہے اگر انہیں پہلی نماز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اسے جمع تقدیم کہتے ہیں اور اگر دوسری نماز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اسے جمع تاخیر کہتے ہیں۔

تاہم زیادہ فضیلت اس بات میں ہے: انسان ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا نہ کرے تاکہ اس حوالے سے اختلاف سے بچ سکے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے باقاعدگی سے اس پر عمل نہیں کیا ہے اگر یہ زیادہ فضیلت والا کام ہوتا تو آپ قصر کی طرح اس پر بھی باقاعدگی سے عمل پیرا ہوتے۔

جمع تاخیر (یعنی دوسری نماز کے وقت میں دونوں نمازیں ادا کرنا) احادیث سے ثابت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔

ان میں پہلی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اگر سورج کے

ڈھل جانے سے پہلے سفر شروع کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کی نماز تک مؤخر کر دیتے تھے پھر (عصر کے وقت میں) دونوں نمازیں ادا کیا کرتے تھے اور اگر (نبی اکرم ﷺ کے روانہ ہونے سے پہلے) سورج ڈھل چکا ہوتا تھا تو آپ ﷺ روانگی سے پہلے ہی ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر اس کے بعد روانہ ہوا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہیں اپنے گھر جلدی پہنچنے کا پیغام ملا تو انہوں نے تیزی سے سفر شروع کیا اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا جب شفق غروب ہو گئی تو سواری سے نیچے اترے انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا اور پھر یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جمع تقدیم کی دلیل حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ منقول مستند روایت ہے: نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے موقع پر جب مغرب کے بعد روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے عشاء کو بھی مغرب کی نماز کے ساتھ ادا کر لیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہوا ہو وہ عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ہی اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع تقدیم کے طور پر ادا کرے گا کیونکہ عصر کی نماز کو اس کے عام مقررہ وقت سے پہلے ادا کیا جا رہا ہے دوسری اقامت کے ذریعے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے گا اسی طرح مزدلفہ کی رات مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع تاخیر کے طور پر ادا کرنا جائز ہوگا کیونکہ عشاء کی نماز اپنے وقت میں ادا کی جا رہی ہے اس لیے اسے ادا کرنے کے لیے نئے سرے سے اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی بھی وقت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے: نمازوں کے اوقات تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اس لیے خبر واحد کی بنیاد پر انہیں ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایات نقل کی ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے! نبی اکرم ﷺ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ نے کبھی بھی وقت سے پہلے یا وقت کے بعد نماز ادا نہیں کی البتہ دو نمازیں ہیں (جنہیں آپ ﷺ نے اپنے وقت سے بہت کر ادا کیا) وہ ظہر اور عصر کی نماز جو عرفہ میں ایک ساتھ ادا کی تھی اور مغرب اور عشاء کی نماز جو مزدلفہ میں ادا کی تھی۔

(ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: درست بیان یہ ہے: احادیث سے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ثابت ہے اور قرآن کی طرح حدیث بھی (شرعی احکام کا) بنیادی ماخذ ہے۔

جن حضرات نے تقدیم یا تاخیر کی صورت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے ان کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ صرف تین سورتوں میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں جب سفر درمیش ہو یا بارش برف باری سردی بہت

شدید ہو اور عرفہ و مزدلفہ میں (دونمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں)۔

ان تین صورتوں کے علاوہ کسی بھی صورت میں ”نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی شرط کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک ظہر اور عصر کی نماز کو جبکہ مغرب و عشاء کی نماز کو تقدیم یا تاخیر کی صورت میں ایک ساتھ ادا کرنے کے اسباب چھ ہیں: سفر، بارش، کچھ تاریکی، بیماری (جیسے بیہوشی وغیرہ) عرفہ اور مزدلفہ۔ عرفہ اور مزدلفہ میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا سنت ہے جبکہ دیگر مواقع کے بارے میں مرد اور خواتین دونوں کے لیے نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی اجازت نہیں۔

اس طرح سفر کے دوران مطلق طور پر نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہے خواہ سفر طویل ہو یا مختصر ہو لیکن اُس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ سفر خشکی کا ہونا چاہیے سمندر کا نہ ہو کیونکہ سمندری سفر میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: یہ رخصت ہے اور رخصت کو صرف انہیں صورتوں میں محدود رکھا جائے گا جن میں رخصت دی گئی ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی شرط ہے: وہ سفر کسی گناہ کے لیے نہیں ہونا چاہیے یا محض سیر و تفریح کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

1434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ آخِرُهُمَا حَتَّى يُصَلِّيَهُمَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا جب سورج ڈھل جاتا تو آپ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ ان دونوں نمازوں کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ ان دونوں نمازوں کو عصر کی نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

1435- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَدْرٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَرَّالَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الزَّوَالِ صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ لَوْ قَتِيهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے اور اس دوران سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک عصر کی نماز بھی ادا نہیں کر لیتے تھے اور اگر آپ زوال سے پہلے روانہ ہو چکے ہوتے تو پھر آپ ﷺ دونوں نمازوں کو عصر کی نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

۱۴۳۲- أخرجه عبد بن حماد في المستدرج رقم (۶۱۳) والطبرانی في المعجم (۱۱) رقم (۱۵۴۲) من طريق أبي بكر بن أبي شيبة ثنا أبو خالد الأحمر عن ابن عباس -

1436- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ مَاهَانَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا ارْتَحَلَ حِينَ تَزِيغِ الشَّمْسِ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ ذَلِكَ أَخَّرَ ذَلِكَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سورج کے ڈھل جانے کے بعد روانہ ہونا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ نے اس سے پہلے روانہ ہونا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک موخر کر دیتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ہشیم بن مہان، ابوریع کسائی رازی۔ امام دارقطنی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: ”ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۱۳۵) (۴۲۳۱)۔

موسیٰ بن ربیعہ مصری۔ امام ابوزرعہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۸/۱۳۲) (۶۳۲)۔

1437- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو موخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت آ جاتا (تو اس وقت میں دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے)۔

1438- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ

فَضَّالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ سَارَ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَيَنْزِلُ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَإِذَا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ

۱۱۳۶- أخرجه الطبرانی في (الكبير) (۱۱/۲۱۱) رقم (۱۱۵۲۳) من طريق أبي الطاهر بن السرح ثنا موسى بن ربيعة عن محمد بن عجلان به۔ ليس فيه ابن الربار۔ و حسين بن عبد الله تقدم ضعفه۔

۱۱۳۷- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۱/۲) كتاب الصلاة باب الجمع بين الصلواتين في السفر من طريق الدارقطني به۔ و أخرجه مسلم (۱/۱۸۹) كتاب صلاة المسافرين باب جواز الجمع بين الصلواتين حديث (۷۰۶/۱۷) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۲/۳) كتاب الصلاة باب الجمع بين الصلواتين في السفر و في (معرفة السنن و الآثار) (۱۱۶/۲) كتاب الصلاة باب الجمع بين الصلواتين في سفر حديث (۱۱۶۳۶) كلهم من طريق شهاب بن سوار بهذا الإسناد۔

صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ذَهَبَ.

☆☆ ابن شہابؒ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سورج ڈھل جانے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتا تو آپ روانہ ہو جاتے یہاں تک کہ جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا تو آپ پڑاؤ کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ ﷺ سورج ڈھلنے تک روانہ نہ ہوئے ہوتے تو آپ ﷺ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوتے۔

1439- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَالثَّيْتُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت شروع ہو جاتا پھر اس کے بعد آپ ﷺ ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

1440- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَزِيدٍ الْعُدْرِيُّ بِرُوتٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ وَجَاءَهُ خَبَرٌ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَصْحَابِهِ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ فَقَالَ الَّذِي قَالَ لَهُ الصَّلَاةَ إِنَّهُ لَيَعْلَمُ مِنْ هَذَا عِلْمًا لَا أَعْلَمُهُ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ سَاعَةً نَزَلَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَكَانَ لَا يَنَادِي لِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ- وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ- وَقَالَا جَمِيعًا فَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ سَاعَةً وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ أَيْنَ تَوَجَّهَتْ بِهِ الشُّبْحَةُ فِي السَّفَرِ وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۴۳۸- أخرجه أحمد (۲/۳۶۵) وعبد بن حميد (۱/۱۱۶۵) كلاهما من طريق يحيى بن غيلان بسند الإسناد- وأخرجه البخاري (۲/۵۸۲) كتاب تقصير الصلاة: باب إذا دخل بعد ما زاعت الشمس الحديث (۱/۱۱۲) ومسلم (۱/۴۸۹) كتاب صلاة المسافرين: باب جواز الجمع بين الصلاتين الحديث (۶/۷۰۴) وأبو عوانة (۲/۳۵۱) وأبو داود (۱/۲۸۹) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين (۱/۱۲۸) والنسائي (۱/۲۸۴) كتاب المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر (۵۸۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۶۱) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين في السفر: كل يوم من طريق المفضل بن فضالة بسند الإسناد-

۱۴۳۹- أخرجه البيهقي في (معركة السنن والآثار) (۲/۴۴۶) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين في السفر: حديث (۱/۱۶۳۵) من طريق إبراهيم بن الحسين: حدثنا أبو صالح: عبد الله بن صالح: بسند الإسناد- وينظر الحديث (۱۴۳۷-۱۴۳۸)-

۱۴۴۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۵۹-۱۶۰) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين في السفر: من طريق الدارقطني: به-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ تشریف لائے انہیں ان کی اہلیہ صفیہ بنت ابوعبید کی بیماری کی اطلاع ملی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر تیز کر دیا جب سورج غروب ہو گیا تو ان کے ساتھیوں میں سے کسی صاحب نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے ان کے جس ساتھی نے انہیں نماز کے لیے کہا تھا اس نے یہ سوچا کہ ضرور ان کے پاس اس بارے میں کوئی ایسی معلومات ہوں گی جس سے میں واقف نہیں ہوں پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور نماز کے لیے اقامت کہی وہ سفر کے دوران نماز کے لیے اذان نہیں دیا کرتے تھے۔

یہاں پر نیشاپوری راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے اس کے بعد کے الفاظ راویوں کے متفقہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر انہوں نے یہ بات بتائی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفق غروب ہو جانے کے تھوڑی دیر بعد مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری کی پشت پر ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کو بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب مدنی، نزیل عسقلان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲/۲) (۵۰۵)۔

1441- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَخِيهِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَبْرٌ مِنْ صَفِيَّةَ فَاسْرَعَ السَّيْرَ ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ أَنْ غَابَ الشَّفَقُ بِسَاعَةٍ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ.

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کی (اہلیہ) صفیہ کی بیماری کی اطلاع ملی تو وہ تیزی سے سفر کرنے لگے پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی جس میں یہ الفاظ ہیں: ”شفق غروب ہونے کے تھوڑی دیر بعد“۔

ابن وہب نامی راوی نے ان کی متابعت کی ہے۔

1442- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا ارْتَحَلَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ جَمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَإِذَا مَدَّ لَهُ السَّيْرُ آخَرَ الظُّهْرِ وَعَجَّلَ

الْعَصْرَ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ سورج ڈھل جانے کے وقت سفر کے لیے روانہ ہونے لگتے تو آپ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیا کرتے اور جب آپ اس سے پہلے روانہ ہونے لگتے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ منذر بن محمد بن منذر۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵۱۵/۶) (۸۷۷۰)۔

1443- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ شَاكِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سُفْيَانُ بَعْدَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَى رُبْعِ اللَّيْلِ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَحَدُهُمْ فِي حَدِيثِهِ إِلَى رُبْعِ اللَّيْلِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

ایک راوی نے اس روایت میں: ”ایک چوتھائی رات تک“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

ایک اور راوی نے بھی ”چوتھائی رات تک“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1444- جَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ قَوْلِ النَّسَابُورِيِّ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عاصم بن جعفر معافری، مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۷) (۶۰۲۲)۔

1445- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ

۱۲۶۲- اخرجہ احمد (۸۰/۲): حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: بِهَذَا الْإِسْنَادِ -

بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا رَأَتْ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ تَرَحَّلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ آخَرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کی نماز کے لیے پڑاؤ کرتے تھے اسی طرح آپ مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے پھر عشاء کے لیے پڑاؤ کرتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن خالد بن یزید بن عبد اللہ بن مَوْهَب - رملی، ابو خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۳/۲) (۲۴۴)۔

1446- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند کچھ مختلف ہے۔

1447- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْبُلْخِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ

۱۴۴۵- أخرجه أبو داود (۵/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين: حديث (۱۲۰۸) و من طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۳-۱۶۴/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين في السفر و في (معرفة السنن و الآثار) (۴/۱۱۵) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين في السفر: حديث (۱۶۳۲)۔

۱۴۴۷- أخرجه أحمد (۵/۲۴۱) و أبو داود (۸-۷/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين: حديث (۱۲۲۰) و الترمذي (۲/۲۸۸-۲۸۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلواتين: حديث (۵۵۲) و الحاكم في (علوم الحديث) (ص ۱۱۹) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۳/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين في السفر: كل يوم من طريق قتيبة بن سعيد: بهذا اللفظ۔

قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا مَعَ الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا قُتَيْبَةُ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا (سفر کے دوران پڑاؤ سے) جب نبی اکرم ﷺ سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ سورج کے اُھل جانے کے بعد روانہ ہوتے تو آپ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے پھر روانہ ہوتے تھے اسی طرح جب آپ مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ ﷺ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ اسے عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہوتے تو پھر آپ عشاء کی نماز جلدی ادا کرتے اور اسے مغرب کے ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو صرف قتادہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

1448- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَعِينُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهَذَا مِثْلَهُ. ☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی عتاب بغدادی، ابوبکر اعین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۷۶) (۶۱۶۶)۔

1449- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَاللَّفْظُ لَوَكْبِعٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَسَارَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لَهُ الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَادَ يَغِيبُ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا نَابَتْهُ حَاجَةٌ صَنَعَ هَكَذَا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کی اہلیہ سیدہ صفیہ کی بیماری کی اطلاع ملی۔ وہ اس وقت سفر کی حالت میں تھے انہوں نے رفتار تیز کر دی جب سورج غروب ہو گیا تو ان سے نماز کے لیے کہا گیا لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب تھی تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی پھر وہ انتظار کرتے رہے

۱۴۴۸- أخرجه أحمد (۲۱/۵-۲۲): ثنا قتيبة بن سعيد بسندنا الحسناء - وينظر: الحديث السابق -

۱۴۴۹- إسناده الجيّد في (السنن الكبرى) (۱۶۰/۲) إلى هذه الرواية - وينظر: الحديث الأدنى -

یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی پھر انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام ہوتا تھا تو وہ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

1450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهِذَا وَقَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا عَجَلَ بِهِ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ.

☆☆ نافع: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: یہاں تک کہ شفق غروب ہونے سے پہلے انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کر لی اور پھر وہ انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی پھر انہوں نے یہ بتایا: جب نبی اکرم ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے جیسے میں نے اب کیا ہے۔

1451- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا وَلَا أَظُنُّ أَنْ تُدْرِكَهَا. وَذَلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ - قَالَ - فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَرْنَا حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ عَهْدِي بِصَاحِبِي وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيَّ وَمَضَى كَمَا هُوَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا عَجَلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ هَكَذَا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ روانہ ہوا وہ اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے انہوں نے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے بتایا: (ان کی اہلیہ) صفیہ بنت ابوعبید کی حالت نازک ہے اور میرا یہ خیال ہے آپ (ان کے انتقال سے پہلے) ان تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ (راوی کہتے ہیں: یہ عصر کے بعد کی بات ہے راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرؓ تیزی سے وہاں سے نکلے ان کے ساتھ قریش کا ایک شخص بھی تھا ہم لوگ سفر کرتے ہوئے جا رہے تھے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا میرا حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ گہرا تعلق تھا وہ

۱۱۵۰- أخرجه أبو داود (۶/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلوتين: حديث (۱۶۱۲): ثنا محمد بن عبيد المحاربي بسندنا - و

قال أبو داود: رواد ابن جابر عن نافع نحو هذا بإسناده -

۱۱۵۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۰/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلوتين في السفر: أخرنا أبو عبد الله الحافظ و

أبو بكر بن الحسن الماضي قال: ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب: ثنا العباس بن الوليد بن مزيه: بسندنا - قال البيهقي: وجمناه

و هو فضيل ابن عزيان و عطاء بن خالد عن نافع - و بنظر: الحديث الذي -

نماز بڑی باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے میں نے عرض کی: نماز کا وقت ہو گیا ہے انہوں نے میری طرف توجہ نہیں کی اور چلتے رہے جیسے پہلے چارہے تھے یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت ہو گیا تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی تو اسی دوران شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ہمیں یہ بتایا: جب نبی اکرم ﷺ نے کسی معاملے میں جلدی کرنی ہوتی تھی تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن یزید بن جابر ازدی، ابو عبیدہ شامی دارانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 157ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۴) (۴۰۶۸)۔

1452- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1453- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَطَافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ صَادِرِينَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتُصْرِخَ عَلَيَّ زَوْجَتِي صَفِيَّةَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ وَكَانَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ ظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هَكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے آرہے تھے یہاں تک کہ راستے میں انہیں ان کی اہلیہ صفیہ کی شدید بیماری کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے سفر کو تیز کر دیا ان کا یہ معمول تھا جیسے ہی سورج غروب ہوتا تھا اسی وقت اتر کر مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے لیکن اس رات ایسا نہیں ہوا یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید وہ نماز کو بھول گئے ہیں ہم نے ان سے کہا: جناب! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے والی تھی اس وقت انہوں نے اتر کر نماز ادا کی پھر جب شفق غروب ہو گئی اس وقت انہوں نے کھڑے ہو کر عشاء کی نماز بھی ادا کر لی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بتایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۴۵۲- أخرجه أبو داود (۶/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلوتين: حديث (۱۲۱۳): ثنا إبراهيم بن موسى بهذا الإسناد - وأخرجه

النسائي (۲۸۷/۱) من طريق الوليد بن مسلم قال: حدثنا ابن جابر بهذا الإسناد -

۱۴۵۳- أخرجه النسائي في (السنن الكبرى) (۱/۱۸۹) كتاب مواقيت الصلاة: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر المغرب والعشاء:

حديث (۱۵۶۸): ثنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا عطاء بن خالد بهذا الإسناد -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن موسیٰ بن یزید تمیمی، ابواسحاق فراء رازی، یلقب بالصغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴/۱) (۲۸۹)۔

68- باب صِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرِ وَصِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ.

باب: سفر کے دوران نماز کا طریقہ کسی عذر کے بغیر دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا، کشتی میں نماز ادا کرنے کا طریقہ

1454- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التِّمِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن برقان۔ بضم موحدة و سکون راء بعدها قاف۔ کلابی، ابو عبد اللہ رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فی حدیث زہری، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 50ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۹/۱)۔

1455- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمْرُهُ اَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا اِلَّا اَنْ يَخْشَى الْفَرَقَ. قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ يَعْنِي فِي السَّفِينَةِ فِيهِ رَجُلٌ مَّجْهُولٌ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

۱۱۵۵- أخرجه الهزار (۲۲۹/۱) كسيف (رقم ۶۸۴): حدثنا ابراهيم بن محمد التيمي: ثنا عبد الله بن داود: بهذا الاسناد - قال الهزار: لا نعلمه عن النبي صلى الله عليه وسلم منهك من وجه من الوجوه الا من هذا: و لا له الا هذا الاسناد: و لا نعلم من سبي هذا التقفي - و ذكر بعض اصحابنا لهذا الحديث عن (عمر بن عبد القادر عن جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الجعفر -) - و اصعب انه غلط: و انما هو عندي عن ابن عمر - الا - و ذكره السويدي في (مجمع الزوائد) (۱۶۶/۲) وقال: رواه الهزار: و فيه رجل لم يسم و بغيره رجاله نقات: و اسناده منكحل -

یہ ہدایت کی تھی: وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں، ماسوائے اس صورت کے کہ انہیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو۔
امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: مراد یہ ہے: وہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں۔

کشتی میں نماز ادا کرنے کا حکم

کشتی میں نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن مازہ تحریر کرتے ہیں:

امام محمد رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص کشتی سے باہر آ کر نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو میں اس کے لیے یہ بات پسند کروں گا، وہ کشتی سے باہر آ کر زمین پر نماز ادا کرے، لیکن اگر وہ کشتی میں بھی نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا، جواز کی دلیل ابن سیرین کی نقل کردہ وہ روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں کشتی میں بیٹھ کر نماز ادا کی، اگر ہم چاہتے تو ہم خشکی پر جا سکتے تھے۔

اسی طرح مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے حضرت جنازہ بن ابوامیہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی، اگر ہم چاہتے تو ہم کھڑے ہو سکتے تھے۔

اسی طرح کی روایت امام خمس الائمہ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ کے کلام کے حوالے سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک کشتی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ موجود تھا، جن میں حضرت ابودرداء، حضرت ابوسعید خدری، حضرت جابر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شامل تھے، اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا، تو ان کا امام آگے ہوا اور ان سب حضرات نے کشتی میں ہی نماز ادا کر لی، اگر ہم چاہتے تو ہم خشکی پر جا سکتے تھے۔

(مصنف کہتے ہیں:) اس کی وجہ یہ ہے: معنوی طور پر کشتی بھی زمین کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ قرأت کے لیے اس پر بیٹھنا مباح ہے، جس طرح زمین پر بیٹھنا مباح ہے، تو کشتی کی مثال پلنگ کی طرح ہوگی۔

1456 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ كُرْدَيْهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلْوَانَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْحَبَشَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قَالَ صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْفَرَقَ . حُسَيْنُ بْنُ عَلْوَانَ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کشتی میں کس طرح نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، البتہ تمہیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو (تو بیٹھ کر نماز ادا کرو)۔

اس روایت کا ایک راوی حسین بن علوان متروک ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علوان، من اهل کوفۃ، کان یضع حدیث علی ہشام بن عروۃ، وغیرہ بن ثقات، وضع لا تحل کتبہ حدیثا علی جہۃ تجب، کذبہ احمد بن حنبل، رحمہ اللہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مجروحین (۲۳۴/۱)۔

1457- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلِ الْبُرْهَارِيِّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ قَافَا حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ قَالَ قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی میں نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ کھڑے ہو کر ادا کی جائے گی البتہ اگر تمہیں ڈوب جانے کا اندیشہ ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ بشر بن قافا، ابوہشیم، عن ابی نعیم۔ ضعفہ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۶/۲)۔

1458- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ وَآحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ آتَى أَبَا مِنَ أَبْوَابِ الْكِبَائِرِ. قَالَ الشَّيْخُ حَنْشٌ هَذَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّحْبِيُّ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔

شیخ فرماتے ہیں: حنش نامی راوی ابوعلی رحبی ہیں اور یہ متروک ہیں۔

— — — — —

۱۴۵۶- أخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهيّة) (۱/۱۱۳) رقم (۶۹۸) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: قال أبو هانم الرازي و الدارقطني: متروك- وقال رحبي: كذاب- وقال ابن عدي: يضع الحديث-

۱۴۵۷- أخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهيّة) (۱/۱۱۳) رقم (۶۹۹) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: بشر لا يعرف- قلت: بل عرفه الدارقطني وقد ضعفه- ينظر: (الميزان ۲/۲۶) وقد توبع بشر عليه فخرجه الحاكم (۱/۲۷۵) والبيهقي في (السنن الكبرى ۱/۱۵۵) كتاب الصلاة: باب القيام في الفريضة وإن كان في السفينة مع الفعدة- وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط مسلم ولم يخرجاه ولم يخرجه- وافقه الذهبي- أما البيهقي: فقد حسنه-

۱۴۵۸- أخرجه الترمذي (۱/۲۵۶) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلوتين في العصر حديث (۱۸۸) و أبو علي (۱۳۶/۵) رقم (۲۷۵) والحاكم (۱/۲۷۵) والطبراني في (المعجم الكبير) (۱۱/۲۱۶) رقم (۱۱۵۰) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۶۹) وابن حبان في (المجروحين) (۱/۲۱۳) لم يسم من طريق المعتمر بن سليمان بهذا الإسناد- وقال الترمذي: وحسن هذا أبو علي الرحبي ولم يسم من طريقه عند أهل الحديث ضعفه أحمد وخبره- وقال البيهقي: تفرد به حسين بن نفيس أبو علي الرحبي المعروف بابن حنبل- ولم يسم عند أهل النقل له يحيى بخبره- أما الحاكم فقال: ثقة- و ضعفه الذهبي فقال: بل ضعفه-

کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک غزوہ (کے سفر کے دوران) دیکھا، آپ اپنی سواری پر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے آپ کا رخ مشرق کی سمت میں تھا۔

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

”جب آپ نے وتر کی نماز ادا کرنا ہوتی یا فرض نماز ادا کرنا ہوتی تو سواری سے نیچے اتر کر (اس نماز کو ادا کرتے تھے)۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی:

”مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں تو تم جہاں کہیں بھی رخ کرو گے اللہ کی ذات اسی طرف ہوگی بے شک اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔“

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) فرض نماز ادا کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ سواری سے نیچے

اتر جاتے تھے (اور زمین پر ادا کرتے تھے)۔“

وتر کی نماز کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات مختلف ہیں یہ روایت بھی نقل کی گئی

ہے:

”نبی اکرم ﷺ سواری پر ہی وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔“

ان کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے:

”نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز ادا کرنے کے لیے سواری سے نیچے اتر آتے تھے۔“

شمس الائمہ حلوانی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ حاکم نے اپنے ”اشارات“ میں یہ بات نقل کی ہے یہ جو روایت نقل کی گئی ہے: ”آپ اپنی سواری پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے“ اس کی تاویل یہ کی جاسکتی ہے: نبی اکرم ﷺ بیماری یا کچھڑ کے عذر کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔ یا وتر کا مؤکد حکم نازل ہونے سے پہلے ایسا کیا کرتے تھے لیکن جب وتر کا مؤکد حکم نازل ہو گیا تو

آپ سواری سے اتر کر انہیں ادا کیا کرتے تھے ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ اپنے گدھے پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جس کا رخ خیبر کی سمت میں تھا۔“

کیونکہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: سواری پر نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ہر وقت سواری سے نیچے اترنا ممکن نہیں ہے کیونکہ انسان کو اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہوگا جانور کے بارے میں اندیشہ ہوگا تو اس عذر کی بنیاد پر نفل نماز کو سواری پر ادا کرنا جائز ہونا چاہیے اگرچہ سواری پر نفل نماز ادا کرنے کا فائدہ صرف یہی ہوتا ہے زبان (کلام سے) محفوظ رہتی ہے انسان کا نفس (ادھر ادھر توجہ کرنے سے) محفوظ رہتا ہے وسوسوں اور خیالات فاسدہ سے محفوظ رہتا ہے۔

بہر حال یہ بھی کافی ہے ایسی نماز میں سجدے میں رکوع کے مقابلے میں سر کو زیادہ جھکایا جائے گا کیونکہ رکوع اور سجدہ

کرنے سے عاجز ہونے کے حوالے سے سواری پر سوار شخص بیمار شخص کی مانند ہوگا۔

بہر حال جس بھی روایت پر عمل کیا جائے اگر وہ شخص سواری پر نفل نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ روایت میں مطلق طور پر ”سواری“ کا لفظ ”چوپایہ“ استعمال ہوا ہے اور لفظ ”چوپایہ“ تمام جانوروں پر صادق آتا ہے۔

پھر امام محمد رحمہ اللہ نے اس مسئلے کو کتاب ”الاصول“ میں مسافر سے متعلق احکام میں نقل کیا ہے جبکہ امام کرخی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے: صحرا میں سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ انسان مسافر ہو یا مقیم ہو خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: ان حضرات نے بطور خاص صرف مسافر کے لیے اس بات کی اجازت دی ہے اس کی وجہ یہ ہے: اشارے کے ذریعے کسی نماز کا جائز ہونا قیاس کے خلاف ہے اور ضرورت کے پیش نظر ہے اور یہ ضرورت صرف سفر کے دوران ہی متحقق ہوتی ہے حضر کے دوران متحقق نہیں ہوتی ہے۔

تاہم صحیح قول یہ ہے: یہ مسافر اور غیر مسافر دونوں کے لیے برابر ہے اس وقت جب وہ اپنے شہر سے باہر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جو شخص شہر سے نکل کر اپنی زرعی اراضی کی طرف جاتا ہے اس کے لیے یہ بات جائز ہے وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرے اگرچہ وہ شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوتا۔

اس کے بعد کلام اس حوالے سے کیا جائے گا: اس کی مقدار کیا ہوگی؟ کوئی مقیم شخص اپنے شہر سے کتنا دور ہوگا تو اس کے لیے سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔

امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب الاصل میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ اپنے شہر سے نکل کر دو فرسخ یا تین فرسخ تک چلا جاتا ہے تو اسے اس بات کی اجازت ہوگی وہ سواری پر نماز ادا کر سکتا ہے۔

امام کرخی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

بعض مشائخ نے اس کی مقدار دو فرسخ یا اس سے زیادہ مقرر کی ہے

وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اور شہر کے درمیان دو فرسخ کا فاصلہ ہو تو اب اسے اس بات کی اجازت ہوگی وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر انسان اور شہر کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہو تو اب آدمی کے لیے یہ بات جائز ہوگی وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو جائز نہیں ہوگا۔

بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی اور شہر کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جتنا شہر کی آبادی اور عید گاہ کے درمیان ہوتا ہے تو اب اس کے لیے یہ بات جائز ہے وہ نفل نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم ہوتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

1460 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حوالہ اخیلا ابی ہانیٰ مصنف ابی ہانیٰ الدین حمود بن احمد بن مازہ بخاری ج ۲ ص ۵۳ فصل ۳۱

الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَتْ بِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر کی حالت میں ہوتے تھے اور آپ نے نفل نماز ادا کرنی ہوتی تھی تو آپ ﷺ قبلہ کی طرف رخ کر لیتے تھے اور پھر تکبیر کہتے تھے پھر اس کے بعد سواری کا رخ خواہ کسی بھی سمت میں ہو جائے (آپ نماز ادا کرتے رہتے تھے)۔

1461- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَتْ بِهِ رِكَابُهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر کر رہے ہوتے اور آپ نے نفل نماز ادا کرنی ہوتی تو آپ ﷺ اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی طرف کر دیتے پھر تکبیر کہتے اور اس کے بعد نماز ادا کرنا شروع کر دیتے خواہ بعد میں آپ ﷺ کی رکاب کا رخ کسی بھی سمت میں ہوتا۔

1462- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِحَاجَةٍ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لِي مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَتِكَ . قُلْتُ صَنَعْتُ كَذًا وَكَذَا . قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں واپس آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ اس وقت اپنی سواری پر موجود تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا پھر میں نے آپ کو اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اپنے کام کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے ایسے کر لیا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کیونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

70- باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا بِالْمَأْمُومِينَ .

باب: بیمار شخص کا بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانا

۱۱۶۱- أخرجه أبو داود (۹/۲) كتاب الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر: حديث (۱۲۲۵) ثنا محمد بن سفيان الزيات - وأخرجه الضياء في الغنّة (رقم ۱۸۸۰) من طريق محمد بن سفيان -
۱۱۶۲- أخرجه أحمد (۲۵۱/۲) من طريق محمد بن أحمد - وأخرجه ابن فضال: ثنا هشام - وأخرجه الضياء -

1463- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ قَدْ اشْتَكَى عِرْقَ النَّسَا وَكَانَ لَنَا إِمَامًا وَكَانَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فَيُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ اجْلِسُوا فَتَجْلِسُ فَيُصَلِّي بِنَا جَالِسًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ.

☆☆ حضرت اسید بن لبید بیان کرتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو ”عرق النساء“ کی شکایت ہو گئی وہ ہمارے امام تھے وہ ہمارے پاس تشریف لاتے ہمیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے کہ تم لوگ بیٹھے رہو ہم بیٹھے رہتے تو وہ بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھاتے اور ہم بھی بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے۔

1464- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْلَاهُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَتْهُ قَالَتْ صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ إِلَّا الْمُتَرَبِّعَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتی ہیں: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے ماسوائے اس شخص کے جو چوکڑی مار کر بیٹھے۔

1465- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدِّلُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چوکڑی مار کر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1466- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۱۴۶۴- أخرجه أحمد (۶/۷۱): حدثنا إبراهيم بن أبي العباس قال: حدثنا شريك بهذا الإسناد - وأخرجه أحمد (۶/۲۲۰-۲۲۱): حدثنا هجاج قال: أخبرنا شريك بهذا الإسناد - وأخرجه أحمد (۶/۲۲۰): حدثنا إسماعيل بن يوسف عن شريك عن إبراهيم بن السراج عن مجاهد عن مولى عبد الله بن السائب عن عائشة -

۱۴۶۵- أخرجه النسائي (۲/۲۲۴) كتاب قيام الليل: باب كيف صلاة القاعد: حديث (۱۶۶۱): حدثنا هارون بن عبد الله بهذا الإسناد - وأخرجه ابن خزيمة (۲/۸۹) رقم (۹۷۸) من طريق محمد بن عبد الله بن المبارك المخرومي و يوسف بن موسى عن أبي داود الحفري بهذا الإسناد - وقال النسائي: لا أعلم أحداً روى لهذا الحديث غير أبي داود وهو ثقة ولا أحسب لهذا الحديث الخطأ - وصححه ابن خزيمة -

۱۴۶۶- أخرجه البخاري (۲/۲۲۹) كتاب الأذان: باب الرجل ياتم بالامام حديث (۷۱۳) ومسلم (۱/۳۱۱) كتاب الصلاة: باب استخلاف الامام اذا عرض له عند من مرض ومفر: حديث (۴۱۸/۹۰) ومالك (۱/۱۷۰-۱۷۱) كتاب فطر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة: حديث (۸۴) والترمذي (۵/۵۷۳) كتاب المناقب: باب مناقب أبي بكر: حديث (۳۶۷۲) والنسائي (۲/۹۹) كتاب الامامة: باب الانضمام بالامام يصلي قاعداً: حديث (۸۲۳) وابن ماجه (۱/۲۸۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه: حديث (۱۲۳۲) وأحمد (۶/۹۶-۹۷، ۱۵۹، ۲۳۱، ۲۷۰) والبيهقي (۲/۸۲) وأبو عوانة (۲/۱۱۷-۱۱۸) والدارمي (۱/۲۹) المقدمة: باب في وفاة النبي صلى الله عليه وسلم -

سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ وَجَعًا فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَةً فَجَاءَ فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو کوئی تکلیف تھی آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے بہتری محسوس کی تو تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آکر بیٹھ گئے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھائی آپ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

1467- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْأَرَقَمِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ . وَوَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَةً فَخَرَجَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَقَرَأَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ مِنَ السُّورَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیماری کے دوران یہ فرمایا: تم ابوبکر سے کہو! وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے پھر نبی اکرم ﷺ کو بہتری محسوس ہوئی تو آپ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر چلتے ہوئے (مسجد میں) تشریف لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا تم اپنی جگہ پر رہو پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تشریف فرما ہو گئے۔ آپ نے اسی جگہ سے تلاوت کرنا شروع کی جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تلاوت چھوڑی تھی۔

1468- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَوْمَ مَنْ أَحَدٌ بَعْدِي جَالِسًا .

لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے۔ اس روایت کو صرف جابر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک ہے اور یہ روایت بھی مرسل ہے اسے مستند قرار نہیں

۱۴۶۷- أخرجه أحمد (۲۰۹/۱): حدثنا يحيى بن آدم بهذا الإسناد - وذكره البيهقي في (مجمع الزوائد ۱۸۶/۵) وقال: رواه أحمد والطبراني والبيهقي باختصار كثير - وأبو يعلى اسم مبرم - وفيه قيس بن الربيع: ونفقة ثعبة والنوري: ونفقة - جاله نفقات -

۱۴۶۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۸۰/۲) كتاب الصلاة: باب النسي من الإمامة جالسًا من طريق الدارقطني - وقال البيهقي: قال علي بن عمر الدارقطني - قد ركب كلامه - وأسد عن الشافعي قال: قد علم الذي احتج به هذا أن ليست فيه حجة - وأنه لا يثبت وأنه مرسل - ولأنه من رجل يرغب الساس من الرواية عنه - وقال ابن عبد البر في (التيسير) (۱۶۲/۶) وهو حديث لا يعنى عند أهل العلم بالمحدثات أسما برويه جابر الجعفي عن الشعبي مرسل - وجابر الجعفي لا يحنج بشي برويه مسندًا فليفت بنا برويه مرسلًا - قال الحافظ في (المعجم) (۱/۲۱۱):

دیا گیا۔

71-باب الصلاة في القوس والقرن والنعل وطرح الشيء في الصلاة إذا كان فيه نجاسة.

باب: کمان، سینگ، جوتا پہن کر نماز پڑھنا، جب کسی چیز میں نجاست لگی ہوئی تو اسے نماز کے دوران اتار دینا

1469- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقُوسِ وَالْقُرْنِ فَقَالَ اطْرَحِ الْقُرْنَ وَصَلِّ فِي الْقُوسِ .

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے کمان یا سینگ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: سینگ کو اتار دو اور کمان پہن کر نماز پڑھو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فرات بن سائب، ابوسلیمان، وقیل: ابو معطل جزوی امام بخاری فرماتے ہیں: منکر حدیث، وقال ابن معین: ليس بشيء، امام داقطنی فرماتے ہیں: وغیرہ: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۱۲/۵)۔

نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟

نجاست کی جتنی مقدار معاف ہوتی ہے اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہب زحیلی تحریر کرتے ہیں:

حدوا المعفو عنه بحسب نوع النجاسة مغلظة او مخففة: يعفى من النجاسة المغلظة او المخففة: القدر القليل، دون الكثير، وقدروا القليل في النجاسة الجامدة المغلظة: بيا دون الدرهم (2.975 غم): وهو ما يزن عشرين قيراطاً، وبيا دون مقعر الكف في النجاسة البائنة. وتكره الصلاة تحريماً في المشهور بالقدر القليل من النجاسة، مع كونه معفواً عنه. والقليل من النجاسة المخففة في الثياب: ما دون ربع الثوب، وفي البدن: ما دون ربع العضو البصاب كاليد والرجل.

كما يعفى عن القليل من بول او خرد الهرة والفارة، في الطعام والثياب للضرورة. وعن انتصاح غسالة لا تظهر مواقع قطرها في الاناء ، وعن رشاش بول، كرووس الابري، للضرورة،

١٤٦٩- ذكره الفسافي في (تخریج الاحادیث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (١٦٨) رقم (٢٢٠) وقال موسى بن محمد ضعيف-

وان امتلا منه الثوب والبدن، لكن لو وقع في ماء قليل نجسه في الاصح، لان طهارة الماء أكد، ومثله الدم الذي يصيب الجزار، واثر الذباب الذي وقع على نجاسة. ومثله ايضاً روث الحبار وخثي البقر والفيل في حالة الضرورة والبلوى.

ويعفى عما لا يمكن الاحتراز او الامتناع عنه من غسالة البيت ما دام في تغسيله، لعموم البلوى. كما يعفى عن طين الشوارع، الا اذا علم عين النجاسة للضرورة.

ويعفى عن الدم الباقي في عروق الحيوان المذكي (المذبوح) لتعذر الاحتراز عنه، وعن دم الكبد والطحال والقلب، لانه دم غير مسفوح، وعن الدم الذي لا ينقض الوضوء في الصحيح، وعن دم البق والبراغيث والقبل وان كثر، وعن دم السبك في الصحيح وعن لعاب البغل والحبار، والمذهب طهارته، وعن دم الشهيد في حقه وان كان مسفوحاً.

ويعفى للضرورة عن بخار النجس وغبار ورماد هـ لثلا يحكم بنجاسة الخبز في سائر الامصار، وعن ريح هبت على نجاسة فاصابت الريح الثوب، الا اذا ظهر اثر النجاسة في الثوب. ويعفى عن بعر الابل والغنم اذا وقع في البئر او في الاناء ما لم يكثر كثرة فاحشة او يتفتت، فيتلون به الباء. والقليل: هو ما يستقله الناظر اليه، والكثير: ما يستفحشه الناظر اليه.

واما خرق الطيور المأكولة التي تذرق في الهواء، فهو طاهر، وان لم تذرق فهو نجاسة مخففة. وهكذا فان سبب العفو اما الضرورة، او عموم البلوى، او تعذر الاحتراز (الامتناع) عن النجس.

احناف کے نزدیک معافی کی مقدار کے تعین کی بنیاد نجاست کا غلیظ ہونا اور خفیف ہونا ہے نجاست خواہ غلیظ ہو یا خفیف ہو اس کی کم مقدار معاف ہوگی زیادہ معاف نہیں ہوگی۔

ٹھوس نجاست غلیظ کی کم مقدار کا تعین اس اعتبار سے کیا گیا ہے وہ ایک درہم یعنی تین اعشاریہ سترہ گرام سے کم ہو جو بیس قیراط کے برابر ہے۔ جبکہ مائع نجاست غلیظ کو ہتھیلی کے بیچ کی گہرائی سے کم ہونا چاہیے۔

اگرچہ نجاست غلیظ کی یہ مقدار معافی کے درجے میں ہے تاہم احناف کے نزدیک مشہور روایت کے مطابق اتنی نجاست کے ساتھ نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

نجاست خفیفہ کی کم مقدار کا تعین اس طرح سے کیا گیا ہے اگر وہ کپڑے پر لگ چکی ہو تو چوتھائی کپڑے سے کم حصے پر لگی ہو اور تو اگر وہ جسم پر لگ گئی تھی تو جس عضو پر جیسے ہاتھ یا پاؤں پر لگی تھی تو اس کی چوتھائی مقدار سے کم حصے پر لگی ہو۔

چوہے کا اور بلی کا تھوڑا سا پیشاب یا پاخانہ کپڑے پر لگ گیا ہو تو یہ معاف ہے کیونکہ اس میں مجبوری پائی جاتی ہے۔ اسی طرح اگر استعمال شدہ پانی کے چھینے برتن میں گر جاتے ہیں اور معلوم نہ ہو سکے وہ کہاں کہاں گرے ہیں (تو وہ بھی

۱۔ فتح القدیر 146-140/1، الدر المختار وحاشیة ابن عابدین 309-295/1، مراۃ الفلاح: ص 25 وما بعدها.

معاف ہیں۔

اسی طرح پیشاب کے اتنے باریک چھینٹے جو سوئی کے ناکے کی طرح ہوں وہ بھی معاف ہیں وہ پورے جسم پر لگ گئے ہوں یا پورے لباس پر لگ گئے ہوں کیونکہ اس میں بھی مجبوری پائی جاتی ہے لیکن اگر معمولی سا پیشاب تھوڑے پانی میں گر جاتا ہے تو اس صورت میں ظاہر روایت کے مطابق وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اس کی وجہ یہ ہے: پانی کی طہارت کی تاکید زیادہ ہے۔

اسی طرح قصاب کے جسم پر جو خون لگ جاتا ہے یا کوئی مکھی گندگی پر بیٹھ کر واپس آ کر کسی چیز پر بیٹھ جاتی ہے اسی طرح گدھے کی لید گائے اور ہاتھی کا گوبر وغیرہ یہ سب چیزیں معاف ہیں کیونکہ یہ مجبوری ہیں اس میں عام ابتلاء پایا جاتا ہے۔ میت کو نہلاتے ہوئے استعمال شدہ پانی کے قطروں سے بچنا ممکن نہیں ہے وہ بھی معاف ہے کیونکہ اس میں بھی عام ابتلاء پایا جاتا ہے۔

اسی طرح راستے میں موجود مٹی اور کیچڑ سے بچنا بھی ممکن نہیں ہے البتہ اگر اس میں کوئی ایسی نجات ٹھہری ہوئی ہو جو نظر آ رہی ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا وہ معاف نہیں ہے۔

ذبح کیے ہوئے جانور کی رگوں میں جو خون باقی رہ جاتا ہے وہ بھی معاف ہے کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح جگر، تلی اور دل کا خون بھی معاف ہے کیونکہ یہ بہنے والا خون شمار نہیں ہوتا ہے۔ ایسا خون جس سے وضو نہیں ٹوٹتا یعنی جو بہا نہ ہو صحیح روایت کے مطابق وہ بھی معاف ہے۔ جوں، مچھر، کھٹل کا خون بھی معاف ہے خواہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو صحیح روایت کے مطابق مچھلی کا خون بھی معاف ہے۔ خچر اور گدھے کا لعاب احناف کے نزدیک پاک ہے۔

شہید شخص کا خون اگر چہ بہہ رہا ہو پھر بھی اس شہید کے اپنے حق میں پاک ہے۔

نجاست کے بخارات اس کا غبار اس کی راکھ یہ سب چیزیں معاف ہیں کیونکہ ان سب میں مجبوری پائی جاتی ہے ورنہ یہ کہا جائے گا: دنیا بھر میں پکنے والی تمام روٹیاں ناپاک ہوتی ہیں۔

اسی طرح نجاست پر چلنے والی ہوا اگر کپڑوں کو لگ جاتی ہے تو وہ کپڑے کو ناپاک نہیں کرے گی لیکن اگر کپڑے پر نجاست کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے تو وہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔

اونٹ اور بکری کی میٹنیاں اگر کنویں یا برتن میں گر جاتی ہیں تو اگر وہ بہت زیادہ نہ ہوں یا وہ ٹوٹ کر پانی کو متغیر نہ کر دیں تو وہ معاف ہیں۔

کم مقدار سے مراد اتنی مقدار ہے جسے دیکھنے والا کم شمار کر لے اور زیادہ مقدار سے مراد وہ مقدار ہے جسے کوئی بھی دیکھنے والا زیادہ شمار کر لے۔

حلال پرندے جو فضا میں بیٹ کر دیتے ہیں ان کی بیٹ پاک ہے اگر وہ فضاء میں بیٹ نہیں کرتے ہیں تو اسے نجاست خفیفہ قرار دیا جائے گا۔ بہر حال احناف کے نزدیک معافی کا دار و مدار یا تو ضرورت اور مجبوری پر ہے یا عام ابتلاء پر ہے یا اس

حکم پر ہے، نجس چیز سے بچنا بہت مشکل ہو۔

1470- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا فَرَاتُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) قَالَ الصَّلَاةُ فِي النَّعْلَيْنِ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا فَخَلَعَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ . قَالُوا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا . قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ فِيهِمَا دَمٌ حَلَمَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔“

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد جوتے پہن کر نماز ادا کرنا ہے نبی اکرم ﷺ نے جوتے پہن کر نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ نے انہیں اتار تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتارے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جوتے اتار دیئے ہیں تو ہم نے بھی اتار دیئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ ان پر خون لگا ہوا ہے۔

72-باب تَلْقِينِ الْمَأْمُومِ لِإِمَامِهِ إِذَا وَقَفَ فِي قِرَاءَتِهِ.

باب: مقتدی کا اپنے امام کو تلقین کرنا جب وہ قرأت کے درمیان وقوف کرے

1471- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَفْتَحُ عَلَى الْإِمَامَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اپنے امام کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

امام یا کسی دوسرے شخص کو لقمہ دینا

نماز کے دوران امام کو لقمہ دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

تبطل الصلاة بارشاد المأموم غير امامه الى صواب القراءة لانه تعليم وتعلم، فكان من جنس

۱۱۷۰- ذكره الفسافي في (تخریج الاحادیث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۱۶۸) رقم (۲۲۱) وقال: صالح و فرات ضعيفان-

۱۱۷۱- أخرجه الحاكم (۲۷۶/۱) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۱۲) كتاب الصلاة: باب اذا حضر الامام لقن من طريق الفضل

بن عباس بهذا الاسناد - و قال الحاكم: يحيى ابن غيلان و عبد الله بن بزيع التفسيران نقان و هذا حديث صحيح و وافقه الذهبي

قلت: عبد الله بن بزيع فيه لين - و الحديث ذكره الفسافي في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۲۲۲) وقال: عبد الله بن بزيع ليس

بخوف-

کلام الناس، اما ارشاد الماموم امامه ففیه تفصیل بین الفقهاء :

قال الحنفية (2) : اذا توقف الامام في القراءة او تردد فيها، قبل ان ينتقل الى آية اخرى، جاز للماموم ان يفتح عليه اي يرده الى الصواب، وينوي الفتح على امامه دون القراءة على الصحيح؛ لانه مرخص فيه، اما القراءة خلف الامام فهي ممنوعة مكروهة تحريماً. فلو كان الامام انتقل الى آية اخرى، تفسد صلاة الفاتح، وتفسد صلاة الامام لو اخذ بقوله، لوجود التلقين والتلقن من غير ضرورة.

وينبغي للمقتدى الا يعجل الامام بالفتح، ويكره له المبادرة بالفتح، كما يكره للامام ان يلجء الماموم اليه، بل يركع حين الحرج اذا جاء او ان التردد في القراءة، او ينتقل الى آية اخرى. وتبطل الصلاة ان فتح الماموم على غير امامه الا اذا قصد التلاوة لا الارشاد، ويكون ذلك مكروهاً تحريماً.

كما تبطل الصلاة بارشاد غير المصلي له، او بامثال امر الغير، كان يطلب منه غيره سد فرجة، فامثال وسدها، وانما ينبغي ان يصبر زمناً ثم يفعل من تلقاء نفسه.

ودليل جواز الفتح على الامام : حديث المصور بن يزيد المكي قال : صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فترك آية، فقال له رجل : يا رسول الله، آية كذا وكذا، قال : فهلا ذكرتنيها؟ (1) وحديث ابن عمر : ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة، فقرأ فيها، فلبس عليه، فلما انصرف، قال لابي : اصليت معنا؟ قال : نعم، قال : فما منعك؟ (2).

وقال المالكية (3) : تبطل الصلاة بالفتح على غير الامام سواء من المصلي او من غيره، بان سعه يقرأ، فتوقف في القراءة، فارشده للصواب؛ لانه من باب المكالمية، اما الفتح على الامام اذا وقف وتردد في القراءة، ولو في غير الفاتحة فجائز لا يبطل الصلاة، بل هو واجب، فان وقف ولم يتردد كره الفتح عليه.

وقال الشافعية (4) : الفتح على الامام : هو تلقين الآية عند التوقف فيها. ويفتح عليه اذا

(1) رواه ابو بكر الاثرم وابن ابى داود عن عائشة.

(2) فتح القدير 283/1 : وما بعد، الدر المختار 581/1 : وما بعدها.

(1) رواه ابو داود وعبد الله بن احمد في مسندهما (مثل الاوطار 322/2 :).

(2) رواه ابو داود (المصدر السابق).

(3) الشرح الصغير 347/1 : القوانين التقية : ص 74.

(4) مغني المحتاج 158/10 : وقال الحنابلة (1) : للمصلي ان يفتح على امامه اذا اُرتج عليه (منع من القراءة) او غلط في قرأته، فرضاً كانت الصلاة او نفلاً. ويجب الفتح على امامه اذا اُرتج عليه او غلط في الفاتحة، لتوقف صلاته على ذلك، كما يجب تنبيهه عند نسيان سجدة ونحوها من الاركان.

سکت، ولا یفتح علیہ ما دام یردد التلاوة وسؤال الرحمة والاستعاذة من عذاب، لقراءة آیتہا۔
والفتح فی حالة السکوت لا یقطع فی الاصح موالاة قراءة المأموم، اما فی حالة التردد فیقطع
موالاة قرأتہ، ویلزمہ استئناف القراءة۔

ولا بد لمن یفتح علی امامہ ان یقصد القراءة وحدها او یقصدہا مع الفتح، فان قصد الفتح
وحده، او لم یقصد شیئاً اصلاً، بطلت صلاتہ علی المعتبر۔ اما الفتح علی غیر امامہ فیقطع
موالاة القراءة۔

اگر قرأت کرتے ہوئے کوئی شخص غلط پڑھ جاتا ہے تو کیا اسے بتایا جائے گا کہ صحیح کیا ہے؟
اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے تو اس صورت میں اس کی نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ لقمہ
دینے کا مطلب یہ ہے: آپ اگلے کو کوئی بات سکھا رہے ہیں اور یہ گفتگو کرنے کی مانند ہو جائے گا لیکن اگر مقتدی اپنے امام کو
لقمہ دیتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ اس حوالے سے فقہاء کے درمیان تفصیل پائی جاتی ہے۔

احناف کے نزدیک اگر امام قرأت کرتے ہوئے رک جاتا ہے یا اسے شک ہو جاتا ہے تو اس کے دوسری آیت کے
شروع کرنے سے پہلے مقتدی کے لیے یہ بات جائز ہے وہ امام کو لقمہ دے کر اسے بتا دے کہ صحیح آیت کیا ہے؟ اور مقتدی اس
بات کا خیال رکھے کہ وہ قرأت کرنے کی نیت نہ کرے بلکہ امام کو لقمہ دینے کی نیت کرے اس کی وجہ یہ ہے: لقمہ دینے کی
اجازت ہے لیکن امام کے پیچھے قرأت کرنا مقتدی کے لیے مکروہ تحریمی ہے۔

اگر امام اگلی آیت کی تلاوت شروع کر چکا ہو تو ایسی صورت میں لقمہ دینے والے شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایسی
صورت میں امام اس لقمے کو حاصل کر لیتا ہے تو اس کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی کیونکہ اب یہ کسی ضرورت کے بغیر لقمہ دینا اور
لینا شمار ہوگا۔

مقتدی کے لیے یہ بات مناسب ہے وہ امام کو فوراً لقمہ دینے اور لقمہ دینے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے بالکل اسی
طرح جیسے امام کے لیے بھی یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے وہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے۔ مناسب یہ ہے: اس دوران امام
قرأت روک دے یا رکوع میں چلا جائے یا پھر اگلی آیت کی تلاوت شروع کر دے۔

اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے تو ایسی صورت میں اس کی نماز ٹوٹ جائے گی البتہ اگر وہ لقمہ
دینے کی بجائے تلاوت کی نیت سے بلند آواز میں آیت پڑھ لیتا ہے تو اس صورت میں نماز نہیں ٹوٹے گی البتہ ایسا کرنا مکروہ
تحریمی ہوگا۔

اگر کسی نمازی کو نماز سے باہر کسی شخص نے لقمہ دیا اور نمازی نے اس لقمے کو قبول کر لیا تو اس صورت میں اس نمازی کی
نماز ٹوٹ جائے گی اسی طرح اگر کوئی نماز سے باہر کا شخص کوئی کام کرنے کے لیے جیسے وہ صف کے درمیان خالی جگہ کو پر کرنے

(۱) کشاف القناع 442/1، المغنی 60 - 56/2 :

(۲) رواہ البخاری و مسلم ابوداؤد و احمد و ابن ابی حنیہ و ابن ماجہ و ابن مسعود و ہونج۔

کے لیے کہے اور کوئی نمازی اس کی بات مان کر وہ کام کرے تو اس نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی ایسی صورت میں مناسب یہ ہے: وہ کچھ دیر انتظار کرے اور پھر اس کے بعد ایسی بات پر عمل کرے (جس پر عمل کرنے سے بذات خود نماز نہیں ٹوٹتی ہے)۔ امام کو لقمہ دینے کے جواز کی دلیل وہ روایت ہے جو مسور بن یزید کی نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک آیت کو چھوڑ دیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں آیت رہ گئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اس وقت کیوں نہیں یاد دلایا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی تو قرأت کے دوران قرأت خلط ملط ہو گئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے میرے والد سے دریافت کیا: کیا تم نے میرے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے کس وجہ سے مجھے بتایا نہیں؟

فقہائے مالکیہ کے نزدیک امام کے علاوہ کسی بھی دوسرے شخص کو لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے خواہ لقمہ دینے والا نمازی شخص ہو یا نماز نہ پڑھ رہا ہو اس کی صورت یہ ہوگی: اگر کوئی شخص کسی کو قرأت پڑھتے ہوئے سنتا ہے اور دیکھتا ہے وہ شخص قرأت کرتے ہوئے رک گیا ہے تو پھر وہ اسے صحیح الفاظ بتا دیتا ہے سو ایسی صورت میں یہ گفتگو کرنے کے مترادف ہو جائے گا۔ البتہ اگر امام درمیان میں رک جاتا ہے یا آیت کو دہرانے لگ جاتا ہے خواہ وہ سورہ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور آیت ہو تو ایسی صورت میں اسے لقمہ دینا جائز ہوگا اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی بلکہ اس لقمہ کو دینے کو واجب قرار دیا جائے گا۔ البتہ اگر امام درمیان میں رک جاتا ہے اور آیت کو دہراتا نہیں ہے تو ایسی صورت میں لقمہ دینا مکروہ ہوگا۔

شوافع کے نزدیک امام کو لقمہ دینے کا مطلب یہ ہے: جب امام رک جاتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے تو اس وقت اسے صحیح آیت بتائی جائے جب تک امام خود آیت کو دہرا رہا ہوتا ہے اس دوران اسے لقمہ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر وہ رحمت یا عذاب کی آیات پڑھتے ہوئے بار بار رحمت کی دعا مانگتا ہے یا عذاب سے پناہ مانگ رہا ہوتا ہے تو بھی اسے لقمہ نہیں دیا جائے گا۔

امام کے خاموش ہونے کے وقت لقمہ دینے سے مقتدی کی قرأت کا تسلسل نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر امام دہرا رہا ہو تو اس صورت میں لقمہ دینے سے مقتدی کی قرأت کا تسلسل ٹوٹ جائے گا اور اسے نئے سرے سے قرأت کرنا ہوگی۔ جو شخص امام کو لقمہ دینے لگا ہے اس کے لیے یہ بات ضروری ہوگی وہ صرف قرأت کرنے کی نیت کرے یا قرأت کرنے اور لقمہ دینے دونوں کاموں کی نیت کرے۔ اگر صرف لقمہ دینے کی نیت کرتا ہے یا کسی نیت کے بغیر لقمہ دے دیتا ہے تو مستند روایت کے مطابق اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

امام کے علاوہ کسی بھی اور شخص کو لقمہ دینے کے نتیجے میں قرأت کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔ حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر امام قرأت کرتے ہوئے رک جاتا ہے یا غلط پڑھنے لگتا ہے تو مقتدی اسے لقمہ دے

کا خواہ وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو اگر امام سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے رک جاتا ہے یا غلط پڑھ لیتا ہے تو اسے لقمہ دینا واجب ہے اس کی وجہ یہ ہے: سورۃ فاتحہ صحیح پڑھی جائے گی تو نماز درست ہوگی اسی طرح اگر امام کوئی رکع بھول جاتا ہے جیسے سجدہ کرنا بھول جاتا ہے تو اس حوالے سے بھی اسے لقمہ دینا لازم ہے۔

1472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ فَتَحَ عَلَى الْإِمَامِ فَقَدْ تَكَلَّمَ. مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ مَرْوُكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کو لقمہ دے اس نے کلام کر لیا (یعنی اس کی نماز ٹوٹ جائے گی)۔

اس روایت کا راوی محمد بن سالم مڑوک ہے۔

1473- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ هُوَ كَلَامٌ يَعْنِي الْفَتْحَ عَلَى الْإِمَامِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ کلام ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی امام کو لقمہ دینا۔

1474- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ أَرَاهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا اسْتَطَعَمَكُمُ الْإِمَامُ فَاطْعُمُوهُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب امام تم سے کچھ کھانے کے لیے مانگے تو اسے کھلا دو (یعنی اسے بھولنے پر لقمہ دو)۔

1475- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَجِيحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً فَقَرَأَ سُورَةً فَاسْقَطَ آيَةً مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةٌ كَذَا وَكَذَا أَنْسَخْتَ قَالَ لَا. قُلْتُ فَإِنَّكَ لَمْ تَقْرَأَهَا. قَالَ أَفَلَا لَقَنْتِيهَا.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے آپ نے ایک سورۃ پڑھنی شروع کی آپ ﷺ نے اس میں سے ایک آیت کو چھوڑ دیا جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا فلاں آیت منسوخ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے اس کی قرأت نہیں کی

۱۱۷۲- ذکرہ الفسائی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۲۲۲) وقال: محمد بن سالم ضعيف مروي - قلت: و العارث الا مروي - ضعيف -

۱۱۷۳- ذکرہ الفسائی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۲۲۱) وقال: العارث لا يهتج به -

۱۱۷۴- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۱۲) كتاب الصلاة: باب اذا حضر الامام لقن من طريق الدارقطني -

۱۱۷۵- ذکرہ الفسائی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۷۰) رقم (۲۲۵) وقال: عمر بن نجیح ضعيف - و ابو معاذ هو سليمان بن ارقم و لم يروك -

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک درہم جتنا خون لگا ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔
بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں اختلاف نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن مالک مزنی، ابو جعفر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ آٹھویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 190 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۹۳) (۵۵۲۲)۔

1478- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُونُسَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا اسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ غُطَيْفِ الطَّائِفِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ قَذْرٌ الدَّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ غُسِلَ الثَّوْبُ وَأُعِيدَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کپڑے پر ایک درہم جتنا خون لگا ہو تو اس کپڑے کو دھویا جائے گا اور وہ نماز دوبارہ ادا کی جائے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن بھلول تھمی۔ انباری۔ زیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۹۲) (۷۹۱۳)۔

1479- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا
أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو بِهِذَا . لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ رَوْحِ بْنِ غُطَيْفٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کا ایک راوی متروک ہے۔

١٤٧٨- أخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (٧٦/٢) من طريق الدارقطني به- ونقل عن ابن هبان: هذا حديث موضوع لا شك فيه، ما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم، وإنما هو اختراع أعدائه أهل الكوفة في الإسلام- وقال ابن الجوزي: وأما أحمد بن عمر فقال يزيد بن معاوية لا يدل لأحد أن بروي عنه- وقال يحيى: هو كندوب ليس بشيء-

74- باب الإمام يسبق المأمومين ببعض الصلاة فيدخل معهم من حين أدركه ويكون أول صلاته.

باب: جب امام نماز کا کچھ حصہ مقتدیوں سے پہلے ادا کر چکا ہو اور مقتدی اس وقت شامل ہو (جب نماز درمیان میں ہو) یا اس کا نماز کے آغاز میں شامل ہونا

1480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَرَّازُ - وَهُوَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّي - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ خُصَيْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَسَلِّمْ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَلَا تَسْتَقْبِلَنَّ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِكَ بَعْدَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: جب امام سلام پھیر دے تو تم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر لو اس کے بعد تم اپنی نماز کے کسی بھی حصہ کا رخ نہ کرو۔

1481- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَهُوَ أَوَّلُ صَلَاتِكَ وَأَقْضِ مَا سَبَقَكَ بِهِ مِنَ الْقُرْآنِ . قَالَ وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو نماز تم امام کے ساتھ پالو وہی تمہاری ابتدائی نماز ہوگی اور جو قرأت پہلے گزر چکی ہو اس کو تم بعد میں ادا کر لو۔

سعید بن مسیب کی بھی وہی رائے ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے۔

1482- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حِصْنٍ أَبُو سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ الْأَوْزَاعِيَّ وَسَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا يَجْعَلُ مَا أَدْرَكَ مِنَ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَوَّلَ صَلَاتِهِ .

☆☆ محمد بن شعیب بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے اس بارے میں دریافت کیا: ان دونوں نے یہ فرمایا: تم نے امام کے نماز کا جو حصہ پایا ہے اسے اپنی نماز کا ابتدائی حصہ سمجھو۔

1483- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۶۸۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۹۹) كتاب الصلاة: باب ما أدرك من صلاة الإمام من طريق الدارقطني: به - وأخرجه عبد الرزاق (۲/۲۳۶) رقم (۳۱۶۰) -

۱۶۸۲- أخرجه البيهقي في السنن (۲/۲۹۹) كتاب الصلاة: باب ما أدرك من صلاة الإمام: فهو أول صلاته: عن ربيعة بن عمر بن الخطاب و أبا المرداء - رضي الله عنهما - قال: (ما أدركت من آخر صلاة الإمام فأجعله أول صلاتك) - قال الوليد بن مسلم: فذكرت ذلك للجبلي عمرو - يعني: الأوزاعي - وسعيد بن عبد العزيز: فقالا: (ما أدركت من صلاة الإمام الأول صلاتك) -

عَشْرَةَ أَيَّامٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَجَدَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَةً فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَصَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا.

☆☆ حسن بن بصری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ دس دن بیمار رہے تو اس میں سے نو دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی دسویں دن نبی اکرم ﷺ کو کچھ بہتری محسوس ہوئی تو آپ حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے درمیان سہارے سے چلتے ہوئے تشریف لائے اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حمدون بن عباد، ابوجعفر بزاز، معروف بالفرغانی۔ قال محمد بن مخلد: حمدون بن عباد علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مامون۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۷۷/۸)۔

○ مغیرہ بن مسلم ازدی، قسملی۔ ابوسلمہ خراسانی سراج۔ بتشد یدراء۔ مدائنی، اصلہ من مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۶۲) (۶۸۹۸)۔

75- باب ذِکْرِ نِيَابَةِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ عَنِ الْمَأْمُومِينَ.

باب: امام کا قرأت کرنا مقتدیوں کی جگہ کافی ہوتا ہے

1484- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نُصَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. وَسَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو امام کی قرأت اس کی قرأت شمار ہوگی۔

یہ روایت منکر ہے اس کا راوی سہل بن عباس متروک ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ سہل بن عباس ترمذی۔ عن اسماعیل بن علیہ۔ ترکہ دارقطنی، وقال: ليس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۳۵/۳)۔

1485- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ سَلْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ رَفَعَهُ وَهُمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

ابوالحسن نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ وہم ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن سلمان، ابوبکر مروزی، عن علی بن حجر، ضعف دارقطنی، وقال: يضع حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۶۱/۱)۔

○ انس بن سیرین، اخومولی انس، ابوعبداللہ ابو حمزہ بصری۔ و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین۔ قال خلیفہ: ان کا انتقال 118ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱۰۵/۱)۔

1486- وَالصَّوَابُ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنِ ابْنِ عُليَّةٍ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُليَّةٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ تَكْفِيكَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

1487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. لَا يَصِحُّ هَذَا عَنْ سُهَيْلٍ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت شمار ہوگی۔

۱۴۸۵- أخرجه الخطيب في (تاريخ بغداد) (۳۳۷/۱) من طريق خارجة بسندنا والاضحى البیهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۰) رقم (۲۹۲) من طريق خارجة به۔

۱۴۸۶- أخرجه البیهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۱) رقم (۲۹۲) من طريق الدارقطني به۔

یہ روایت مستند نہیں ہے اسے نقل کرنے میں محمد بن عباد رازی نامی راوی مفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

1488- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ . فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ يَا كَثِيرُ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا آمَ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَّاهُمْ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یہ واجب ہوگئی ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیونکہ میں حاضرین میں ان کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا انہوں نے فرمایا: اے کثیر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ان لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

76- باب صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً وَمَوْقِفِ إِمَامِهِنَّ .

باب: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا، ان کی امام کہاں کھڑی ہوگی؟

1489- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنِي جَدَّتِي عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ وَكَانَتْ تَوُمُّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَذِنَ لَهَا أَنْ تَوُمَّ أَهْلَ دَارِهَا .

☆☆ سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا (خواتین کی) امامت کیا کرتی تھیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت تھی وہ اپنے اہل محلہ کی (خواتین کی) امامت کر لیا کریں۔

1490- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ النَّهْدِيُّ عَنْ رِبْطَةَ الْحَنْفِيَّةِ قَالَتْ أَمَتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ .
☆☆ ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری امامت کیا کرتی تھیں آپ فرض نماز میں خواتین کے درمیان کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ميسرة بن حبيب نهدي - ابو حازم كوفي، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے

۱۶۹۰ (مترجمہ البیہقی فی السنن الکبریٰ ۱۱/۱۲۱) کتاب الصلوة: باب المرأة توم النساء فنكون وسطین من طریق و کعب بن عوف

بذا المنار۔

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸۸) (۸۰۸۶)۔

1491- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارِ

الدُّهْنِيِّ عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَالَتْ أَمَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا . حَدِيثٌ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ

أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ فَوَهِمَ فِيهِ وَخَالَفَهُ الْحَقَّاطُ شُعْبَةُ وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا .

☆☆ حجرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہماری امامت کی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں کچھ وہم بھی ہے اور کچھ نے اس کی مخالفت کی ہے۔

1492- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا

حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَخْتَلِجُ سُورَتَهُمْ . فَتَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ

الْإِمَامِ . قَوْلُهُ فَتَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَهُمْ مِنْ حَجَّاجٍ وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ

وْغَيْرُهُمَا عَنْ قَتَادَةَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص ان سورتوں

کے درمیان خلل ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر

دیا یہ راوی کا وہم ہے جو حجاج نامی راوی کو لاحق ہوا ہے۔ درست روایت وہ ہے جو دیگر راویوں نے قتادہ کے حوالے سے نقل

کی ہے۔

1493- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ

(سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَقَالَ أَيُّكُمْ الْقَارِءُ . فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا . قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجْنِيهَا . قَالَ

شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَكْرَهَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ كَرِهَ لَنَهَى عَنْهُ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے اس میں سورۃ

الاعلیٰ کی تلاوت کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص قرأت کر رہا تھا ایک

۱۴۹۱- اضرجه السافسي في (المسند) (۱۰۷/۱) رقم (۲۹۹) عن صفوان بن عبد الرحمن السافسي اضرجه السافسي في (السنن الكبرى) (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة باب المراءاة نوح النساء فتقوم و سطرين وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۱۰/۲) كتاب الصلاة باب

اثبات امامة المراءاة حديث (۱۵۶۱)۔

شخص نے عرض کی: میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کوئی شخص درمیان میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔
 شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں میں نے قنادہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا؟
 تو انہوں نے جواب دیا: اگر آپ ﷺ نے اسے ناپسندیدہ سمجھا ہوتا تو آپ اس سے منع کر دیتے۔

77-باب الصَّلَاةِ مَعَ خُرُوجِ الدَّمِ

باب: جب خون نکل رہا ہو اسی حالت میں نماز ادا کرنا

1494- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُصَلِّي وَجُرْحُهُ يَنْتَعِبُ دَمًا.
 ☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے حالانکہ ان کے زخم سے خون جاری تھا۔

78-باب بَيَانِ تَكْبِيرَاتِ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

باب: نماز جنازہ کی تکبیرات

1495- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَاضِي أَبُو حُصَيْنٍ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَامٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ بِالْعِرَاقِ الْخُمْسَ وَالْأَرْبَعَ وَالسَّبْعَ وَكَانَ يَقُولُ قَدْ كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِحْدَى عَشْرَةَ وَتِسْعًا وَسَبْعًا وَسِتًّا وَخُمْسًا وَأَرْبَعًا.
 ☆☆ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں (نماز جنازہ میں) پانچ مرتبہ بھی تکبیر کہی ہے چار مرتبہ بھی کہی ہے اور سات مرتبہ بھی کہی ہے۔
 انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے (نماز جنازہ میں) گیارہ مرتبہ، نو مرتبہ، سات مرتبہ، چھ مرتبہ، پانچ مرتبہ، چار مرتبہ تکبیر کہی ہوئی ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسین بن حبیب، ابو حصین وادی قاضی، من اهل کوفۃ۔ امام دقطنی فرماتے ہیں: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 96ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۲۹)۔

۱۱۹۱ اخرجہ سالک فی (الموطأ) (۱/۲۹-۱) کتاب الطہارة: باب العمل فیمن غلبہ الدم من جرح او رعاف: حدیث (۵۱) عن هشام بن عروۃ بهذا اللفظ۔

○ عون بن سلام، ابو جعفر قرشی کوفی، مولیٰ بنی ہاشم۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۹۳/۱۲)۔

○ صعدہ بن صوحان۔ عبدی، نزیل کوفہ، تابعی کبیر، مختصر، فصیح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۲) (۲۹۴۳)۔

79- باب سُجُودِ الْقُرْآنِ

باب: قرآن میں موجود سجدے

1496- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ لَفْظًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ فِي (ص) . قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا حَفْصٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ”ص“ میں سجدہ کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسے صرف حفص نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

سجدہ تلاوت کی تحقیق

سجدہ تلاوت کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

قرآن میں چودہ سجدہ تلاوت ہیں: سورۃ الاعراف کے آخر میں سورۃ الرعد میں سورۃ النحل میں سورۃ بنی اسرائیل میں سورۃ مریم میں سورۃ الحج کا آغاز میں سورۃ الفرقان میں سورۃ النمل میں سورۃ الم التزلیل میں سورۃ ص میں سورۃ حم السجدہ میں سورۃ النجم میں سورۃ الانشقاق میں اور سورۃ العلق میں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تیار کردہ مصحف میں اسی طرح تحریر ہے اور اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

سورۃ الحج میں دوسرا سجدہ ہمارے نزدیک مسجد کے لیے ہے۔

جبکہ سورۃ حم السجدہ میں لفظ ”لا یسأمون“ میں سجدہ کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہے اور احتیاط کے پیش نظر اسے بھی اختیار کیا گیا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے شارح امام کمال الدین ابن ہمام رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں ہمارے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے قرآن میں چودہ سجدے ہیں البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں اور سورۃ ص میں کوئی سجدہ نہیں ہے جبکہ ہمارے نزدیک سورۃ ص میں سجدہ

۱۴۹۶- أخرجه المصنف بهذا الإسناد في (العلل) (۱۲/۸) وأخرجه أبو يعلى (۲۳۶/۱۰) رقم (۵۹۱۹) والطبرانی في (الموسم) (۹۱/۶) رقم

(۵۹۱۰) كلاًهما من طريق حفص بن غياث بهذا الإسناد - وقال الطبرانی: لم يرو هذا الحديث عن محمد بن عمرو إلا حفص بن غياث - و

ذكره السيوطي في (الجمع) ۹ (۲۸۷/۲) وقال: رَوَاهُ الطبرانی في (الموسم) وأبو يعلى: وفيه محمد بن عمرو وفيه كلامٌ وعديته حسن -

ہے اور سورۃ الحج میں ایک سجدہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے:

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سورۃ ص کی تلاوت کی جب آپ سجدے کے حکم سے متعلق آیت تک پہنچے تو آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے دوبارہ اس آیت کو تلاوت کیا جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہوئے جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقع ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا۔

ان کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جسے امام نسائی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص پڑھتے ہوئے سجدہ کیا تو ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کرتے ہوئے یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کر رہے ہیں۔“

ہم یہ کہتے ہیں: اس میں زیادہ سے زیادہ یہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں سبب اور ہمارے حق میں سبب کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس کا شکر ہونا اس کے وجوب کے منافی نہیں ہوگا کیونکہ تمام فرائض اور واجبات کو اللہ تعالیٰ کی لگاتار نعمتوں کے شکر کی وجہ سے واجب قرار دیا گیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ”مسند“ جمع کرنے والے صاحب شیخ ابو محمد عبد اللہ بن محمد حارثی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص میں سجدہ کیا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے خواب میں دیکھا: میں سورۃ ص لکھ رہا ہوں جب میں سجدے کے مقام پر پہنچا تو میں نے دوات اور قلم کو دیکھا اور اپنے پاس موجود ہر چیز کو دیکھا کہ وہ سجدے میں چلی گئی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر ہمیشہ سجدہ کیا کرتے تھے۔“

اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے اب یہ معاملہ باقاعدگی کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ جس طرح دیگر سجدوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ نے اسے کبھی ترک نہیں کیا اور پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے ایسا نہیں کرتے تھے لیکن بعد میں آپ نے باقاعدگی سے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں جو بات نقل کی تھی وہ اس واقعے سے پہلے کی ہوگی۔

1497- حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْعٍ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ سَجْدَةً وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تلاوت میں یہ پڑھا کرتے تھے: ”میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے سماعت اور بصارت اپنی مدد اور قوت سے عطاء کی ہے۔“

1498- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُسَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَجَدَهَا نَبِيُّ اللَّهِ دَاوُدُ تَوْبَةً وَسَجَدْنَاهَا شُكْرًا يَعْنِي (ص) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں توبہ کی وجہ سے سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کی وجہ سے سجدہ کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد سورہ ص میں مذکور سجدہ ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن ذر بن عبداللہ بن زرارۃ ہمدانی۔ بالسکون + مرہبی، ابوذر کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ رمی بالارجاء، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۸) (۳۹۲۷)۔

1499- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَائِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى الْخُثَلِيُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ يَأْسَنَادُهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّجْدَةِ الَّتِي فِي (ص) سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت منقول ہے جو اس سجدے کے بارے میں جو سورہ ص میں ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۹۷- أخرجه أبو داود (۱۲۶/۲-۱۲۷) كتاب الصلاة: باب ما يقول إذا سجد: حديث (۱۴۱۴) و الترمذي (۴۷۶/۲) كتاب الصلاة: باب ما يقول في سجود القرآن: حديث (۵۸۰) و النسائي (۲۲۲/۲) كتاب التَّطَبُّعِ: و احمد (۳۰/۶) و الحاكم (۲۲۰/۱) و البيهقي (۲۲۵/۲) و البغوي في (شرح السنة) (۲۴۹/۲-بتحقيقنا) من حديث عائشة- و قال الترمذي: لهذا حديث حسن صحيح - و زاد الحاكم و البيهقي في الحديث: (فتبارك الله احسن الخالقين) - و قال الحاكم: (ان لهذا الزيادة على شرط الشيخين) -

۱۴۹۸- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۱۹/۲) و في (المعرفة) (۱۵۶/۲): و قد روي عن اوجه عن عمر بن ذر عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس موصولاً و ليس بقوي- و قد روي لهذا مراسلاً فرواه الشافعي في (المعجم) كما في (السنن الكبرى) (۳۱۹/۲) - عن سفيان ابن عيينة عن عمر بن ذر عن ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سجدتها داود عليه السلام: لتوبة و نسجد لها: نحن نكبرها-

1500- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ رَأَيْتُ عُمَرَ قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ (ص) فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ رَفِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سورہ ص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، وہ منبر سے نیچے اترے انہوں نے سجدہ تلاوت کیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے۔

1501- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرَأَ (ص) عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ.

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورہ ص کی تلاوت کی تو نیچے اتر کر انہوں نے سجدہ تلاوت کیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سائب بن یزید بن سعید بن ثمامہ، کندی۔ (اور ایک قول کے مطابق): غیر ذلک فی نسب۔ ویرف با بن اخت نمر، صحابی صغیر، لہ احادیث قلیلہ، وجج بہ فی حجتہ وداع، وهو ابن سبع سنین، وولاء عمر سوق مدینہ، ان کا انتقال 91ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۳/۱)۔

شیخ ابن ہبیرہ شیبانی کا بیان

سجدہ تلاوت کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابوالمنظر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ شیبانی تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے: سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے، البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے تلاوت کرنے والے شخص اور اسے سننے والے شخص پر اسے لازم قرار دیا ہے، خواہ سننے والے نے قصد کے ساتھ اسے سنا ہو یا قصد کے بغیر سنا ہو۔

پھر جن حضرات نے اسے واجب قرار نہیں دیا، ان کا اس بات پر اتفاق ہے: ایسا کرنا مستحب ہے اور تلاوت کرنے والے شخص اور سننے والے شخص پر سجدہ کرنا سنت کے طور پر مؤکد ہے، خواہ اس نے قصد کے ساتھ اسے سنا ہو یا قصد کے بغیر سنا ہو۔ البتہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں تلاوت سننے والے شخص کے لیے اسے مؤکد سنت قرار نہیں دوں گا، لیکن اگر وہ سجدہ کر لیتا ہے تو یہ اچھی بات ہے۔

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے: سورہ حج میں دو سجدے ہیں، البتہ امام مالک رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے

۱۵۰۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى ۲/۲۹۹) كتاب الصلاة: باب سجدة (ص ۱) من طريق دارقطني -

۱۵۰۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى ۲/۲۹۹) كتاب الصلاة: باب سجدة (ص ۱) من طريق دارقطني -

مختلف ہے ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں صرف پہلے والا سجدہ ہے۔

1502- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ

اللَيْثُ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَقَرَأَ (هـ) فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرَ لَنَا لِلْسُّجُودِ فَلَمَّا رَأَى أَنَا قَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيِّ وَلَيْكِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلْسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے سورہ ص کی تلاوت کی جب آپ سجدے سے متعلق مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے آپ ﷺ نے سجدہ کیا آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے دوبارہ اس سورت کی تلاوت کی جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار تھے جب آپ ﷺ نے ہمیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح - قرشی عامری، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۶۵) (۵۳۱۲)۔

1503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِينٍ مِّنْ بَنِي عَبْدِ كَلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي

۱۵۰۲- أخرجه أبو داود (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة: باب السجود في (ص) الحديث (۱۶۱۰) والحاكم (۴۰/۲) كتاب التفسير: باب تفسير سورة (ص) والبيهقي (۳۸/۲) كتاب الصلاة: باب سجدة (ص) وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين - وقال البيهقي: حسن الإسناد صحيح -

۱۵۰۳- أخرجه أبو داود (۱۲۰/۲) كتاب الصلاة: باب كم سجدة في القرآن: الحديث (۱۶۰۱) وابن ماجه (۲۲۵/۱) باب عدد سجود القرآن: الحديث (۱۰۵۷) والحاكم (۲۲۲/۱) كتاب الصلاة: باب خمس عشر سجدة في القرآن: والبيهقي (۲۱۶/۲) كتاب الصلاة: باب في القرآن خمس عشر سجدة: كلهم من حديث الحارث بن سعيد عن عبد الله بن منين عن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأه خمس عشر سجدة في القرآن: ثلاثة في البقرة وسورة الحج سجدتين وقال الحاكم: (لهذا حديث رواه مصريون وقد احتج الشيطان باكثرهم وليس في عدد سجود القرآن اثم منه) ووقفه الذهبي - وفيه نظر من الذهبي: فقد ذكر الذهبي عبد الله بن منين في (السنن) (۲۵۹/۱) وقال: لم يرو عنه غير الحارث بن سعيد: فهو مجهول - والحارث بن سعيد: قال الحافظ في (التقریب) (۱۶۰/۱): مقبول يعني: عند المتابعة والافرو لاین الحديث: کم نص علی ذلك الحافظ فی مقدمة التقریب -

الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ مقامات پڑھائے تھے جہاں سجدہ ہے ان میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور سورۃ حج میں دو سجدے ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن عمرو بن عبد خالق بن خلاد بن عبید اللہ، ابو عباس عتقی بزار۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 339ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۷/۱)۔

○ حارث بن سعید، (اور ایک قول کے مطابق): ابن یزید، عتقی۔ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۴۰/۱)۔

○ عبد اللہ بن منین۔ بنون مصغرا۔ مکی۔ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یعقوب بن سفیان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۴/۱)۔

1504- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ آغَيْنَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ إِنْ لَمْ تَسْجُدْهُمَا فَلَا تَقْرَأَهُمَا

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا سورۃ حج میں دو سجدے ہیں؟

۱۔ حوالہ اختلاف الائمہ العلماء از ابوالکمال محمد بن محمد بن ہیرہ شیبانی (ج ۱ ص ۱۳۱)

۱۵۰۴- أخرجه أبو داود (۱۲۱-۱۲۰/۲) كتاب الصلاة: باب كم سجدة في القرآن الحديث (۱۶۰۲) و الترمذي (۴۶/۲) كتاب السفر: باب السجدة في الحج الحديث (۵۷۵) و الحاكم (۲۲۱/۱) كتاب الصلاة: باب فضلت سورة الحج بسجدين و البيهقي (۲۱۷/۲) كتاب الصلاة: باب سجدة الحج و احمد (۱۵۱/۱) من حديث ابن لهيعة عن مشرح بن هاعان عن عقبه بن عامر قال: قلت يا رسول الله: في سورة الحج سجدتان قال: نعم و من لم يسجد فلا يقرأها و لفظ الحاكم مرفوعا: فضلت سورة الحج بسجدين فمن لم يسجد فلا يقرأها و مكنت عليه عمرو و الذهبي - وقال الترمذي: (إسناده ليس بالقوي) و قال البيهقي: (رواه الكلب عن ابن لهيعة و روى أبو داود في (البراهيل) عن احمد بن عمرو بن السرح و ابنه و لقب: أخبرني معاوية بن صالح عن عامر بن جندب عن خالد بن معدان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (فضلت سورة الحج على القرآن بسجدين) قال أبو داود: و قد استدلوا به - قال البيهقي: و قد روي ذلك عن جماعة من الصحابة - و أخرجه البيهقي (۲۱۷/۲) كتاب الصلاة: باب سجدة الحج عن عمرو بن عبد الله و علي و ابن مسعود و عامر بن ياسر و أبي موسى و أبي السداء: اتفقوا كانوا يسجدون في الحج - و أخرجه عن ابن عباس (۲۱۸/۲) كتاب الصلاة: باب سجدة الحج: انه قال: فضلت سورة الحج بسجدين -

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تم ان کو ادا نہیں کرتے تو پھر تم اس سورت کی تلاوت نہ کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن ائین، جزری، ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۱)۔

○ شرح۔ ابن ہاعان، معافری۔ بصری، ابومصعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۰)۔

1505- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ . قُلْتُ فِي الصُّبْحِ قَالَ فِي الصُّبْحِ .

☆ ☆ عبد اللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے سورہ حج میں دو سجدے کیے۔
راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا صبح کی نماز میں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! صبح کی نماز میں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف زہری، ابواسحاق بخدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ولی قضاء واسطہ وغیرہا، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۶)۔

○ عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر - بال (اور ایک قول کے مطابق): پڑھن ابی صعیر، لہ رویت، ولم یثبت لہ سماع، ان کا انتقال 89ھ یا 70ھ یا 90ھ کے قریب ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۰۵/۱)۔

1506 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِأَخِيرِ النَّجْمِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّجَرُ. قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ هِشَامٍ إِلَّا مُحَمَّدٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اور آپ کے ساتھ) جنات انسانوں اور درختوں

١٥٠٥- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٣٧/٢) كتاب الصلاة باب مجئتي سورة الحج من طريق شعبة بهذا اللفظ -

نے سورۃ نجم کی آخری آیت میں سجدہ کیا۔

1507- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي النَّجْمِ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورۃ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کیا اور مسلمانوں اور مشرکین نے بھی (آپ ﷺ کے ساتھ) سجدہ کیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف :-

○ عبد صمد بن عبد وارث بن سعید، العنبری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، تنوری۔ ابوسهل بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ثبت فی شعبۃ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۷/۱)۔

1508- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَالنَّجْمِ) فَسَجَدَ فِيهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ سورہ پڑھی: النجم اور آپ ﷺ نے اس میں سجدہ کیا۔

1509- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاذِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ”سورۃ انشقاق اور سورۃ علق“ میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

۱۵۰۷- اخرجہ البخاری (۵۳/۲) کتاب اسجود القرآن، باب سجود المسلمين مع المشركين، حديث (۱۰۷۸) و الترمذی (۱۶۶/۲) کتاب الصلوة، باب ما جاء في السجدة في النجم، حديث (۵۷۵) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۱۶/۲) کتاب الصلوة، باب سجدة النجم - و قال الترمذی: (حديث حسن صحيح) -

۱۵۰۹- اخرجہ الطحاوی في (شرح معاني الآثار) (۳۵۷/۱) و ابن عدي في (الكامل) (۲۰۰/۱) کلاهما من طريق ابن وهب، بسند الزناد - و اخرجہ مسلم (۱۰۶/۱) کتاب المساجد، باب سجود التلاوة، حديث (۵۷۸) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۶۶/۲) من طريق عبد الرحمن الداعرج مولى بني مخزوم - عن ابي هريرة - به - و ينظر: (الملل) للمصنف (۲۲۵-۲۲۶/۸) -

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن صالح مصری، ابو جعفر ابن طبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ تکلم فیہ نسائی بسبب اوہام لہ قلیلة، ونقل عن ابن معین تکذیبہ، وجزم ابن حبان بانہ انما تکلم فی احمد بن صالح شمو، فظن نسائی انه عن ابن طبری۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۱) (۳۸)۔

1510- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرَضْتُ النَّجْمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا أَحَدٌ. قَالَ أَبُو صَخْرٍ وَصَلَّيْتُ وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا.

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد حضرت زید بن ثابت انصاری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی تو ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ ابو صحر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن حزم کی اقتداء میں (نماز ادا کی جس میں انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی) تو ان دونوں نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن داؤد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، ابویوب بغدادی ہاشمی فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۳/۱)۔

○ حمید بن زیاد، ابو صحر، ابن ابی مخارق، خراط، صاحب عہاء، مدنی سکن مصر، (اور ایک قول کے مطابق): حمید بن صحر، ابو مودود خراط، وقیل: انھما اثنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے فاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۲/۱)۔

۱۵۱۰- اخرجہ ابو داود (۵۸/۳) کتاب الصلوٰۃ: باب من لم یبر السجود فی الفصل: حدیث (۱۴۰۵) و ابن خزیمة (۵۶۶) کلاهما من طریق ابن وهب: برئنا الامانة - و اخرجہ البخاری (۵۵۱/۲) کتاب سجود القرآن: باب من قرا السجدة ولم یسجد: الحدیث (۱۰۷۲) و (۱۰۷۳) و مسلم (۴۰۶/۱) کتاب المساجد: باب سجود التلاوة: الحدیث (۵۷۷/۱۰۶) و ابو داود (۱۲۱/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب من لم یبر السجود فی الفصل: الحدیث (۱۱۰۴) و الترمذی (۴۴/۲) کتاب السفر: باب من لم یسجد فی النجم: الحدیث (۵۷۴) و النسائی (۱۶۰/۲) کتاب الافتتاح: باب ترك السجود فی النجم و البیہقی (۳۲۰/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب من لم یبر وجوب سجود التلاوة و الطبرانی فی (الکبیر) (۱۳۶/۵) رقم (۴۸۲۹) و ابن خزیمة (۵۶۸) و ابن حبان (۲۷۶۲) من طریق یزید بن قسبط عن عطاء بن یسار عن زید بن ثابت: بنحوہ۔

○ یزید بن عبد اللہ بن قسیط - ابن اسامہ لیشی، ابو عبد اللہ مدنی، اعرج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 122ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۷/۲)۔

80- باب السنۃ فی سجود الشکر۔

باب: سجدہ شکر کرنا سنت ہے

1511- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاكِدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَى رَجُلًا مِنَ النَّعَاشِيِّينَ فَخَرَّ سَاجِدًا. ☆☆ ابو جعفر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ان کا قص الخلق دیکھا، تو آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے۔

1512- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا آتَاهُ الشَّيْءُ يَسْرُهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی خوشی کی اطلاع ملتی تھی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے شکر کے لیے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

1513- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا آتَاهُ أَمْرٌ يُسْرُهُ أَوْ يَسْرُهُ خَرَّ سَاجِدًا.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی خوشی کی صورت حال درپیش ہوتی تھی یا آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تھے تو آپ سجدہ میں چلے جاتے تھے۔

1514- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَدَّثَنِي خِلَاسٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۵۱۱- قال البيهقي في (المعرفة) (۲۰۶/۲): قال الشافعي في القديم: بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى نفاثا: فحمد لله - وخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۱/۲) من طريق سفیان عن جابر الجعفي به - قال البيهقي: وهذا منقطع - وخرجه جابر الجعفي - ۱۵۱۲- أخرجه أبو داود (۸۹/۲) كتاب الجهاد: باب في سجود النكر: حديث (۲۷۷۱) و الترمذي (۱۵۱/۵) كتاب السجود: باب ما جاء في سجدة النكر: حديث (۱۵۷۸) و ابن ماجه (۱۱۶/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الصلاة والسجدة عند النكر: حديث (۱۲۹۹) و ابن عدي في (الكامل) (۱۴۲/۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۰/۲) كتاب الصلاة: باب سجود النكر: و في (معرفة السنن و الآثار) (۲۰۱/۲) كتاب الصلاة: باب سجود النكر: حديث (۱۱۷۸) كلهم من طريق بكار بن عبد العزيز: بهذا اللفظ - و قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز - و بكار بن عبد العزيز مفارب الحديث -

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ نماز کو مکمل کر دیتا ہے۔

81- باب مَنْ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَلْيُصَلِّ مَعَهَا .

باب: جو شخص صبح کی نماز تنہا ادا کر چکا ہو پھر وہ جماعت کو بھی پالے تو وہ جماعت کے ساتھ بھی نماز ادا کرے

1515- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلِيُّ بِهِمَا . فَأَتَيْتَ بِهِمَا تَرَعُدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا . قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا . قَالَ لَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ .

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا ہوں میں نے آپ کی اقتداء میں صبح کی نماز مسجد خیف میں ادا کی جب آپ نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا اور آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہاں لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: ان کو میرے پاس لے کر آؤ ان دونوں کو لایا گیا تو دونوں کانپ رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو جب تم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم مسجد میں آؤ جہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا ہو رہی ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کریں کرو یہ تمہارے لیے نفل نماز بن جائے گی۔

1516- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشُعْبَةُ وَشَرِيكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ . قَالَ شَرِيكٌ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي . فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ .

۱۵۱۵- أخرجه أحمد (۱۶۰/۴) و الترمذي (۴۲۵-۴۲۶/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي وحده حديث (۲۱۹) و النسائي (۱۱۲/۲) كتاب الامامة: باب اعانة الفجر مع الجماعة لمن صلى وحده حديث (۸۵۸) و ابن خزيمة (۱۲۷۹-۱۲۸۸) و ابن حبان (۱۵۶۵) كلهم من طريق فضيل بن يسار - و أخرجه ابو داود (۱۵۷/۱) كتاب الصلاة: باب فيمن صلى في بيته ثم ادرك الجماعة حديث (۵۷۶-۵۷۷) و أحمد (۱۶۱/۴) و الطيالسي (۱۲۴۷) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۲/۱) و ابن خزيمة (۱۶۲۸) و ابن حبان (۱۵۶۴) و الطبراني في (المعجم) (۲۳۲-۲۳۳/۲) رقم (۶۱۰-۶۱۱) كلهم من طريق شعبة: ثنا يعلى بن عطاء بهذا الإسناد - ۱۵۱۶- أخرجه أحمد (۱۶۱/۴): حدثنا يزيد بن هارون: بهذا الإسناد - و ينظر: الحديث السابق - و صححه ابن خزيمة (۱۶۲۸) -

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”ان دونوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔“

1517- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرَ بِيَمْنَى فَأَنْحَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ قَدَعَا بِهِمَا فَجِئَ بِهِمَا تَرَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعُكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ . فَقَالَا قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ . قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ .

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا دونوں کو بلوایا دونوں لائے گئے تو وہ کانپ رہے تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کیا۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب کوئی شخص اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکا ہو اور پھر وہ امام کے ساتھ باجماعت نماز کو بھی پالے تو وہ امام کی اقتداء میں بھی اس نماز کو ادا کر لے تو یہ اس کے لیے نفل ہو جائے گی۔

1518- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَصَلُّوا مَعَهُ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً . قَالَ الشَّيْخُ خَالَفَهُمْ أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنِ الثَّوْرِيِّ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ساتھ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تو تم لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کر لو اور اسے نفل نماز قرار دو۔“

بعض دیگر راویوں نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔

1519- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا أَنْصَرَفَ رَأَى رَجُلَيْنِ فِي مُؤَخَّرِ الْقَوْمِ - قَالَ - قَدَعَا بِهِمَا فَجَاءَا تَرَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا لَكُمَا لَمْ تُصَلِّيَا مَعَنَا . قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ . قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ وَلْيَجْعَلِ الَّتِي صَلَّى فِي بَيْتِهِ نَافِلَةً . خَالَفَهُ أَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ وَمَعَهُمْ أَصْحَابُ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِنْهُمْ شُعْبَةُ وَهْشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشَرِيكَ وَغَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ وَأَبُو عَوَانَةَ وَهَشِيمٌ وَغَيْرُهُمْ

۱۵۱۷- أخرجه أحمد (۱/۱۶۱): حدثنا عبد الرحمن بن مريم، بهذا الإسناد، والعديد، تقدم نخرجه.

۱۵۱۸- أخرجه ابن خزيمة (۱/۱۶۲۸) من طريق وكيع، بهذا الإسناد - وينظر: الحديث السابق -

رَوَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِثْلَ قَوْلِ وَكِيعٍ وَأَبْنِ مَهْدِيٍّ.

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو بلوایا تو وہ دونوں کانپتے ہوئے آئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ ان دونوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر لی تھی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب کسی شخص نے اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر لی ہو اور پھر وہ امام کے پاس آئے تو اسے امام کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینی چاہیے اور جو نماز اس نے اپنی رہائش گاہ میں ادا کی تھی اسے نقل قرار دینا چاہیے۔ بعض دیگر راویوں نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطاء عامری، طاکھی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۲) (۲۰۸)۔

1520 - وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فَتَكُونُ لَكُمْ نَافِلَةً وَآلَتِي فِي رِحَالِكُمَا فَرِيضَةٌ . حَدَّثَنَا هُ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُهُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ بِذَلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں، تاہم اس میں یہ الفاظ درج ہیں:

”یہ تم دونوں کے لیے نفل نماز بن جائے گی اور جو تم نے اپنی رہائش گاہ میں ادا کی تھی، وہ فرض نماز ہوگی۔“

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1521 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ قَوْلِ هُثَيْمٍ.

١٥٢- أخرجه ابن عدي في (الكامل) (٢/٢٢٨) من طريق أبي خالد عن الهجاج بن أسد اللخمي - قال ابن عدي: لقنذا قال هجاج عن يعلى بن عطاء عن أبيه عن عبد الله بن عمرو وأخطأ في اللخمي وكان لقنذا اللخمي أسير عليه: لأن يعلى بن عطاء يروي عن أبيه عن عبد الله بن عمرو أصابته - وأما روى لقنذا الحديث الثقات عن يعلى بن عطاء عن جابر بن يزيد بن الأسود عن أبيه - فذكر الحديث - (١) - وقد سئل أبو زرعة عن حديث عبد الله بن عمرو فقال: لقنذا وقصم عندي - وينظر: (مجلد الحديث) لابن أبي حاتم (١/١٨٥) -

١٥٦١ - أخرجه أحمد (١٦١/٤) - حدثنا أبو عوانة - بهذا الاسناد - وأخرجه الطبراني في (الكبير) (٢٢٤/٢٢) رقم (٦١٣) من طريق هجاج بن المنهال - ثنا أبو عوانة - به - وأخرجه الطبراني في (الكبير) (٢٢٤/٢٢) رقم (٦١٤) من طريق الربيع بن جميل - ثنا مبارك بن فضالة - بهذا الاسناد -

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

1522- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْإِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عُبَيْدَةَ الْمَدَدِيُّ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ ذِي حِمَايَةَ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبد حمید بن ذی حمایہ رجبی، ابواسحاق، من اهل حمص، من فقهاء شام، کان علی قضاء اهل حمص، یروی عن ابن منکدر وحمید طویل، روى عنه جراح بن ملیح واهل بلده، تحول فی آخر عمره یطرسوس، وان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ بھامرا بطا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۱۳/۶)۔

1523- خَالَفَهُ بَقِيَّةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ذِي حِمَايَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوُصَائِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ ذِي حِمَايَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت جابر بن یزید کے حوالے سے شعبہ کی حدیث کی مانند منقول ہے۔

82-باب تَكَرَّارِ الصَّلَاةِ.

باب: نماز کو دوبارہ پڑھنا

1524- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ مَعْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ح

۱۵۲۴- أخرجه الطبرانی في (المعجم) (۲۲۵/۲۴) رقم (۶۱۶) من طريق محمد بن عبيدة بسندنا الاسناد-

۱۵۲۴- أخرجه ابن مندر من طريق بقية بسندنا الاسناد كما في (التلخيص) (۶۲/۲)۔

۱۵۲۵- أخرجه مالك (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة الجماعة: باب إعادة الصلاة مع الإمام الحديث (۸) والشافعي (۱۰۲/۱) كتاب الصلاة: باب في الجماعة والإمامة الحديث (۲۹۹) والنسائي (۱۱۲/۲) كتاب الإمامة: باب إعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه و الجماعة (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة: باب الجماعة لمن صلى وحده و البيهقي (۲۰۰/۲) كتاب الصلاة: باب الرجل يهمل وحده ثم يترك الجماعة و عبد الرزاق (۱۲۱/۲) رقم (۲۹۲۲) و ابن هبان (۱۳۴) موارد و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۶۲/۱) لموسم من طريق زيد بن أسلم عن بسر بن معجن عن أبيه معجن به - وقال الحاكم: هذا حديث صحيح - ووافقه الذهبي و صححه ابن هبان - وقال الهروي في (شرح السنن) (۱۱۶/۲) هذا حديث حسن -

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الدِّيلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مُحَجَّجٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَجَّجٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَذِنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ وَمُحَجَّجٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ . قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي كُنْتُ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جُنْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ . اللَّفْظُ لِحَدِيثِ مَالِكٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ .

☆☆ بسر بن محجن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ زید بن اسلم بنودیل کے ساتھ تعلق رکھنے والے ایک صاحب بسر بن محجن کے حوالے سے ان کے والد حضرت محجن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ ﷺ نے نماز ادا کی جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت محجن اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو خواہ تم پہلے نماز ادا کر چکے ہو۔

حدیث کے یہ الفاظ امام مالک سے منقول روایت کے ہیں اور اس کا مفہوم قریب قریب ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ بسر بن محجن دہلی، وقیل: بکسر اولہ و معجمۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۷)۔ (۶۷۴)۔

83-باب لَا يُصَلِّي مَكْتُوبَةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

باب: ایک ہی فرض نماز دن میں دو مرتبہ نہیں ادا کی جائے گی

1525- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا

۱۵۲۵- أخرجه أحمد (۲/۱۹۶۱) و أبو داود (۱/۲۸۹) كتاب الصلاة: باب إذا صلى في جماعة و أدرك جماعة أبعد: الحديث (۵۷۹) و النسائي (۱۱۶/۲): كتاب الإمامة: باب سقوط الصلاة عن صلى في المسجد جماعة و ابن السكن في صحيحه: كما في (التلخيص) (۱۵۶/۱) و ابن أبي شيبة (۲/۲۷۸-۲۷۹) و ابن خزيمة (۲/۶۹) رقم (۱۶۱) و ابن حبان (۵۷/۶) رقم (۲۲۸۹) و ابن عبد البر في (المستدرج) (۲/۲۶۱) و أبو نعیم في (الحلیة) (۲۸۵/۸) من طريق سليمان بن يسار عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا تصلوا صلاة في اليوم مرتين)۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تَصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (ایک ہی) فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہ کرو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی یحییٰ دلی، صحابی، قلیل حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۲۳) (۶۵۳۹)۔

— — — — —

1526 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بِهَذَا.

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1527 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ جَالِسٌ بِالْبَلَّاطِ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقُلْتُ أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تَصَلُّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ . قَالَ الشَّيْخُ تَفَرَّدَ بِهِ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام سلیمان بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اُس وقت بلاط میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اُس وقت عصر کی نماز ادا کر رہے تھے میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! لوگ نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کر چکا ہوں (اب میں اس لیے لوگوں کے ساتھ یہ نماز ادا نہیں کر رہا) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہیں کی جائے گی۔

— — — — —

84- باب صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

باب: رات اور دن میں نوافل ادا کرنا

1528 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ الْهَرَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهَبِ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدَرًا مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيُخْرِجَ مَعَهُ. وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اُن میں آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے آپ ﷺ اُس میں ایک سجدہ اتنا طویل کرتے تھے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے کر فارغ ہوتا اور صبح صادق ہو چکی ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کر دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آتا تو آپ ﷺ اُس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

مختلف راویوں نے یہ واقعہ الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

85- باب مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي

باب: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے

1529- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ

۱۵۲۸- أخرجه أبو داود (۲۹/۲) كتاب الصلاة: باب في صلاة الليل: حديث (۱۳۲۷) والنسائي (۳۰/۲) كتاب الاذان: باب اذان المومنين الاثنية بالصلاة: حديث (۶۸۵) كلاهما من طريق ابن وهب بهذا الاسناد- وللحديث طرق كثيرة عن الزهري: و سباني نضر بن حازم في مرفوعها-

۱۵۲۹- أخرجه أبو داود (۲۹/۲) كتاب الصلاة: باب في صلاة النهار: حديث (۱۳۹۵) والترمذي (۴۹۱/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء ان صلاة الليل والنهار مثنى مثنى: حديث (۵۹۷) والنسائي (۲۲۷/۲) كتاب قيام الليل: باب كيف صلاة الليل: حديث (۱۶۶۶) وابن ماجه (۴۱۹/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى: حديث (۱۳۲۲)- و احمد (۵۱۲۶/۲) وابن خزيمة (۱۲۱۰) وابن حبان (۲۵۸۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۸۷/۲) كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد- وقال الترمذي: اصنف اصحاب شعبه فيه فرفعه بعضهم: ووقفه بعضهم: ورواه الثقات عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم: ولم يذكروا فيه: (الصلاة النوار)- وقال النسائي: لهذا الحديث عندي خطأ- وقال ابن عبد البر في (التمريض) (۱۸۵/۱۳): و كان يحيى بن معين بخالف احمد في حديث علي الازدی: ويضعفه ولا يعنى به- اه-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِثْلِي مِثْلِي . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَكَّةَ . ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان، ابوعلی مالکی، بصری۔ رحل یہ دارقطنی فی حدود عشرین و ثلاثاً مائتہ۔ قال ذہبی: لا باس بہ ان شاء اللہ۔
ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۱۷۶)۔

○ علی بن عبد اللہ باری از دی، ابو عبد اللہ بن ابی ولید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۰)۔

1530 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ بْنُ الْمُنْذِرِ الْأَصَمُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بَحْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِثْنِي مِثْنِي .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن بحر بن عبد الرحمن، ابو قاسم تميمی۔ قال خطیب: اخبرنا برقانی، قال: رايت بخط ابي حسن دارقطني مكتوباً: يوسف بن بحر یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴/۳۰۵)۔

○ داؤد بن منصور نسائی، ابوسلیمان ثعربی۔ سکن بغداد ثم مصیصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کےفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۳۴)۔

1531 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ابْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشْهَدَ فِي كُلِّ

رَكَعَتَيْنِ وَتَبَّاسَ وَتَمَسُكَنَّ وَتَقْنَعَ بِيَدِكَ وَتَقُولَ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ - رَوَاهُ اللَّيْثُ -
يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ - عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ وَأَسْنَدُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ -

☆☆ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نفل) نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی، دو رکعت پڑھنے کے بعد تم تشهد میں بیٹھو گے، خشوع و خضوع کا اظہار کرو گے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یا اللہ یا اللہ کہو گے۔ جو شخص ایسا نہیں کرے گا (تو اس کی نماز) نامکمل ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

— ❦ — ❦ — ❦ — ❦ — ❦ —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن نافع بن عیاء، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۵۶)۔

86- باب لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ

باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جائیں گی

1532- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا قَدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ أَصَلَّى بَعْدَ الْفَجْرِ فَحَصَّنِي وَقَالَ يَا يَسَارُ كَمْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا أَدْرِي . قَالَ لَا ذَرَيْتَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْنَا تَغَيُّظًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبُكُمْ أَنْ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ یسار بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے صبح صادق ہو جانے کے بعد (نفل) نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے کنکریاں مارتے ہوئے فرمایا: اے یسار! تم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ میں نے جواب دیا: مجھے یاد

۱۵۳۱- أخرجه أحمد (۱/۱۶۷) و أبو داود (۲/۲۹) كتاب الصلاة: باب في صلاة الصلوة: حديث (۱۲۹۶) و ابن ماجه (۱/۴۱۹) (۴۲۰) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل و الصلوة من الليل: حديث (۱۲۴۵) و الترمذي في (العلل) (۱/۱۲۸) و ابن خزيمة (۱/۱۲۱۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۸۸) كسوم من طريق ثعبة بهذا الإسناد - و قال الترمذي: سمعت محمد بن اسماعيل يقول: رواية الليث بن سعد أصح من حديث ثعبة - و ثعبة أخطأ في هذا الحديث في مواضع: فقال: (عن أنس بن أبي أنس) و إنما هو: (عن عمران بن أبي أنس) و قال: (عن عبد الله بن العمار) و إنما هو: (عبد الله بن نافع عن ربيعة بن العمار) - و ربيعة بن العمار: هو ابن عبد المطلب فقال: (هو عن المطلب) و لم يذكر فيه: (عن الفضل بن عباس) - و قال ابن أبي حاتم في (العلل) (۱/۱۲۲-۱۲۳):

۱۵۳۲- أخرجه الترمذي (۲/۲۷۸-۲۷۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة بعد طلوع الفجر: حديث (۱۱۹) و ابن ماجه (۱/۸۶) المقدمة: باب من بلغ علماً: حديث (۲۳۵) كلاًهما من عبد العزيز بن محمد بهذا الإسناد - و قال الترمذي: حديث غريب - و تصرفه لا من حديث قدامة بن موسى و روى عنه غير واحد - و أخرجه أيضاً البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۶۵) من طريق المروزي به -

نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا: تمہیں سمجھ بھی نہیں ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم یہ نماز (یعنی اس وقت میں نوافل) ادا کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ہم پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور ارشاد فرمایا: تمام موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جاسکتی ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ قدامۃ بن موسیٰ بن عمر بن قدامۃ بن مظعون نجفی، مدنی، امام مسجد نبوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عمر، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۲/۲)۔

○ محمد بن حصین تمیمی، وسامہ ^{بعضہم} ایوب، وکنیۃ ابیہ ابویوب، مجہول، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۵/۲)۔

○ یسار مدنی، مولیٰ ابن عمر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۳/۲)۔

1533 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُتْلَغَ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تَصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ یسار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا میں صبح صادق ہو جانے کے بعد نوافل پڑھ رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے یسار! ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت یہی نماز (یعنی اس وقت میں نوافل) ادا کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعت (سنت) ادا کرو (اس کے علاوہ کوئی نماز ادا نہیں کی جاسکتی)۔

1534 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنْعَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد

۱۵۳۳ اضرجه احمد (۱۰۱/۲) و ابو داود (۲۵/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب من رخص فیہما اذا كانت الشمس مرتفعة حدیث (۱۲۷۸) و البیہقی فی السنن الکبریٰ (۱۶۵/۲) من طریق و لم یجب سوا اللہ سار وفد جمع البیہقی لفظ الروایۃ۔

دو رکعت (سنت) کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

87- باب الْحَثِّ لِجَارِ الْمَسْجِدِ عَلَى الصَّلَاةِ فِيهِ إِلَّا مِنْ عُدْرٍ.

باب: مسجد کے پڑوس میں (یعنی قریب) رہنے والے شخص کو اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ مسجد میں نماز ادا کرے البتہ اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)

1535- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّكِينِ الطَّائِيُّ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا جُنَيْدُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّكِينِ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُكَيْنٍ الشَّقَرِيُّ الْمُؤَدِّنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُكَيْرٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَدْ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَوْمًا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا خَلَفَكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ . قَالُوا لِحَاءَ كَانَ بَيْنَنَا . فَقَالَ لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ . هَذَا لَفْظُ ابْنِ مَخْلَدٍ وَقَالَ أَبُو حَامِدٍ لَا صَلَاةَ لِمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (باجماعت) کے دوران کچھ لوگوں کو غیر موجود پایا تو دریافت کیا: وہ لوگ نماز میں کیوں شریک نہیں ہوئے؟ تو لوگوں نے بتایا: انہیں کچھ کام تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز صرف مسجد میں ہوتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن مخلد نامی راوی کے ہیں جبکہ ابو حامد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”جو شخص اذان سنے اور (مسجد میں) نہ آئے اُس کی نماز نہیں ہوتی البتہ اگر کوئی علت (یعنی عذر) ہو تو (حکم مختلف ہے)۔“

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ بن عمر بن حصن طائی، ابوسکین - کوئی، خزاز - بمعجمات - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۳/۱)۔

○ جنید بن حکیم بن جنید، ابوبکر ازدی دقاق - امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۴۱/۷)۔

۱۵۳۵- أخرجه العقيلي في (الضعفاء) (۸۰/۴-۸۱) من طريق أبي الشكين بسند الإسناد - وقال العقيلي: حديثي آدم قال: سمعت البخاري قال: سمعت ابن سكين مؤدِّن ثقرة في إسناده نظر - وقال العقيلي: هذا يروى بغير هذا الإسناد من وجه صالح - و بنظر: (نصب الراية) (۴۱۳/۴) و (تلخيص المعبر) (۶۶/۲)۔

○ محمد بن سکین۔ عن عبد اللہ بن بکیر، لا یعرف، وخبرہ منکر۔ امام بخاری فرماتے ہیں: فی اسنادہ نظر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۰/۶)۔

○ عبد اللہ بن بکیر غنوی، کوفی۔ عن محمد بن سوقة۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: کان من عتق شیعة۔ وقال ساجی: من اهل صدق، ولیس بقوی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷۰/۴)۔

○ محمد بن سوقة۔ غنوی۔ ابو بکر کوفی عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مرضی، عابد یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۸/۲)۔

1536 - حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَذْكُورُ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز صرف مسجد میں ہوتی ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد یمامی، ابو جمل صاحب یحییٰ بن کثیر، قال ابن معین: لیس بشیء۔ امام بخاری فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۸۸/۳)۔

○ مطلب بن زیاد بن ابی زہیر، ثقفی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۴/۲)۔

1537 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ كَانَ جَارَ الْمَسْجِدِ فَسَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِي فَلَمْ يُجِبْهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلَا صَلَاةَ لَهُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مسجد کے پڑوس میں رہتا ہو اور مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنے اور کوئی

۱۵۳۶- أخرجه الحاكم (۲۴۶/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۵۷/۳) كلاهما من طريق سليمان بن داود اليمامي بهذا الإسناد - و
سكت عنه الحاكم - وقال البيهقي: هو ضعيف - وقال ابن القطان في (كتابه): و سليمان بن داود اليمامي المعروف ب (ابي الجمل) -
ضعيف - و عامة ما يرويه بهذا الإسناد لا يتابع عليه - و ينظر: (نصب الرابة) (۱۱۲/۱) -

۱۵۳۷- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۵۷/۳) كتاب الصلاة: باب ما جاء من الضميد في ترك الجماعة من غير عند من طريق
سليمان بن ابي احمال بهذا الإسناد -

عذر کے بغیر (نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں) نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

1538 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اذان سن کر اُس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں نہ آئے) اُس کی نماز نہیں ہوتی، البتہ اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)۔

1539- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ عَنْ شُعْبَةَ
بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ رَفَعَهُ هُشَيْمٌ. وَقُرَادٌ شَيْخٌ مِنَ الْبَصَرِيِّينَ مَجْهُولٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ جبکہ بعض راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1540 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَقْرَاءِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ . قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ الَّتِي صَلَّى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اذان دینے والے کو سنے اور کوئی عذر اُس کی بات ماننے (یعنی باجماعت نماز کے لیے جانے) میں رکاوٹ نہ ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا: عذر سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خوف یا بیماری (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اُس شخص نے (اپنے گھر میں) جو نماز ادا کی ہے اللہ تعالیٰ اُس کی وہ نماز قبول نہیں کرے گا۔



١٥٢٨- أخرجه ابن ماجه (٢٦٠/١) كتاب المساجد: باب التغليظ في الخلف عن الجماعة: حديث (٧٩٢) عن علي بن عبد الله بن مسهر: بهذا الإسناد- وأخرجه البغوي في (شرح السنة) (٣٦٩/٢-٣٧٠) من طريق الحسن بن سفيان: نا عبد الحميد بن بيان: بهذا الإسناد- وأخرجه الطبراني في (الكبير) (١٣٦٥) من طريق قتيب: به- وأخرجه الحاكم (٢٤٥/١) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٥٧/٢) من طريق شعبه بهذا الإسناد- وقال الحاكم: هذا حديث قد اوقفه غندر وإكثر اصحاب شعبه: ولم يصحح على شرط الشيعين: ولم يخرجه- وأخرجه قتيب وقراد ابو نوح ثقتان: فاذا وصلته: فالقول فيه قولهما-

١٥٢٩- أخرجه البغوي في (شرح السنة) (٢٧٠/٢) من طريق أبي العباس الأصم: ثنا العباس بن محمد الدوري بهذا اللفظ - وينظر: الحديث السابق -

١٥٤- أخرجه أبو داود (٢٠٦/١) كتاب الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة: حديث (٥٥١) والحاكم (٢٤٥/١-٢٤٦) والطبراني في (الكبير) (١٣٦٦) من طريق قتيبة ابن سعيد: سألنا الأستاذ- و أبو حناب هو يحيى بن أبي حبة وهو ضعيف-

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی حنیہ - کلبی، ابو جناب - یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۶/۲)۔

88- باب الرَّجُلُ يَذْكُرُ صَلَاةً وَهُوَ فِي أُخْرَى .

باب: جس شخص کو نماز کے دوران دوسری نماز یاد آ جائے (یعنی جو اُس نے ادا نہیں کی تھی)؟

1541- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَلْيَبْدَأْ بِالَّتِي هُوَ فِيهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا صَلَّى الَّتِي نَسِيَ . عُمَرُ بْنُ أَبِي عُمَرَ مَجْهُولٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے اور پھر وہ نماز اُسے اُس وقت یاد آئے جب وہ کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہو تو اُسے چاہیے کہ پہلے اپنی موجودہ نماز ادا کر لے جب اُس سے فارغ ہو جائے تو پھر وہ نماز ادا کرے جسے وہ بھول گیا تھا۔
عمر بن ابو عمر نامی راوی مجہول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حجر - ابن ایاس، سعدی مروزی، نزیل بغداد، ثم مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 244 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳/۲)۔

○ عمر بن ابی عمر کلاعی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ من شیوخ بقیۃ مجہولین، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱/۲)۔

1542- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا

۱۵۴۱- أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۲/۵) و من طريق البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۲/۲) كتاب الصلاة باب من ذكر صلاة و هو

في أخرى من طريق علي بن حجر بهذا الإسناد - وقال ابن عدي: عمر ابن أبي عمر مجسول ولا أعلم بروي عنه غير بقية كما بروي عن

سائر المجسولين - قال الحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۲۷۲/۱): قال ابن العربي: جميع ضعفاء و انقطاعاً -

وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَصِلْ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَصِلِ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيُعِدْ صَلَاتَهُ الَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ.

قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَهُمْ فِي رَفْعِهِ فَإِنْ كَانَ قَدْ رَجَعَ عَنْ رَفْعِهِ فَقَدْ وَفَّقَ لِلصَّوَابِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے اور پھر اُسے وہ نماز اُس وقت یاد آئے جب وہ امام کی اقتداء میں ہو تو اُسے چاہیے کہ امام کی اقتداء والی نماز ادا کر لے جب اُس نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر وہ نماز ادا کرے جسے وہ بھول گیا تھا پھر اُسے چاہیے کہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے جو اُس نے امام کے ساتھ ادا کی تھی۔ بعض راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے لیکن اس بارے میں اُن راویوں کو وہم ہوا ہے۔

89-باب فضل صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ وَكَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الصَّحِيحِ خَلْفَ الْجَالِسِ

باب: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی فضیلت
بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے (امام کے پیچھے) تندرست شخص کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

1543- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدُوَيْهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ وَصَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَاعِدِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بیٹھ کر نماز ادا کرنا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) نصف حیثیت رکھتا ہے اور لیٹ کر نماز ادا کرنا بیٹھ کر

۱۵۴۲- اخرجہ الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۶۶۷) و البیہقی (۲/۲۲۱) کتاب الصلوة: باب من ذکر صلوة و هو فی اھری من طریق ابی ابراہیم اسماعیل بن ابراہیم الترمذی عن سعید بن عبد الرحمن الجمہی عن عبید اللہ بن عمرو عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: بہ۔ قال البیہقی: تفرد ابراہیم الترمذی بروایة لهذا الحدیث مرفوعاً و الصحیح انہ من قول ابن عمر موقوفاً و لکن رواہ غیر ابی ابراہیم عن سعید۔ ثم اخرجہ (۲/۲۲۱): کتاب الصلوة: باب من ذکر صلوة و هو فی اھری من طریق یحیی بن ابیوب عن سعید بہ موقوفاً علی ابن عمر۔ ثم قال: (و كذلك رواہ مالک بن انس) و عبید اللہ بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر موقوفاً۔ و قال ابن ابی حاتم فی (العلل) (۱/۱۰۸) رقم (۲۹۳): سالت ابا زرعة عن حدیث رواہ اسماعیل بن ابراہیم بن یسار الترمذی عن سعید بن عبد الرحمن الجمہی عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (من نسی صلوة فلم يذكرها الا و هو مع الامام فليصل مع الامام فاذا فرغ من صلاته فليعد الصلوة التي نسي) ثم لم يعد الصلوة التي صلى مع الامام)۔

۱۵۴۳- اخرجہ احمد (۱/۱۳۵) و البخاری (۲/۵۸۶) کتاب تفصیر الصلوة: باب صلوة القاعد الحدیث (۱۱۱۵) و ابو داود (۱/۵۸۶) کتاب الصلوة: باب فی صلوة القاعد الحدیث (۹۵۱) و الترمذی (۱/۲۳۱) کتاب الصلوة: باب ما جاء فی صلوة القاعد الحدیث (۳۶۹) و النسائی (۳/۲۲۳-۲۲۴) کتاب فیسام الليل: باب فضل صلوة القاعد علی صلوة النائم و ابن ماجہ (۱/۲۸۸) کتاب اقامة الصلوة: باب صلوة القاعد علی النصف من صلوة القائم حدیث (۱۳۳) و ابن الجارود رقم (۲۳۱) و البیہقی فی (السنن الكبرى) (۲/۵۹۱) من حدیث عمران۔

نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) نصف حیثیت رکھتا ہے۔

1544- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ بِالْمَدِينَةِ عَلَى جَذْعِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَقَعَدَ فِي بَيْتٍ لِعَائِشَةَ فَاتَيْنَاهُ نَعُوذُهُ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي قَاعِدًا تَطَوُّعًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ اتَيْنَاهُ يُصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَأَوَمَّا إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ انْتُمُوا بِالْإِمَامِ مَا صَلَّي قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِنْ صَلَّي قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا تَفْعَلُ فَارِسُ لِعُظَمَائِهَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار تھے تو کھجور کے تنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے جس کے نتیجے میں آپ ﷺ کے پاؤں پر چوٹ آئی آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں قیام پذیر ہوئے ہم آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو بیٹھ کر نوافل ادا کرتے ہوئے پایا ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ پھر جب ہم (اگلی مرتبہ) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ اُس وقت فرض نماز ادا کر رہے تھے ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ہمیں اشارہ کیا کہ ہم بیٹھ جائیں۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو ارشاد فرمایا: امام کی پیروی کرو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔ تم اُس طرح کا رویہ اختیار نہ کرو جو اہل فارس اپنے بڑوں کے لیے اختیار کرتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد وہاب بن حبیب بن مہران عبدی، ابوالاحمد فراء نيسابوري، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عارف، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۷/۲)۔

1545- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ هَذَا وَلَمْ يَقُلْ تَطَوُّعًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں لفظ ”نفل“ مذکور نہیں ہے۔

1546- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ جَالِسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ قُلْتُ لَهُمْ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُومَ فَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تُصَلُّوا بِصَلَاتِي فَاجْلِسُوا فَإِنِّي

۱۵۴۵- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۷۹/۲-۸۰) كتاب الصلاة: باب ما روي في صلاة المأموم جالساً من طريق محمد بن عبد الوهاب بسنده إلى إسماعيل بن عمار (۱۶۱/۱) كتاب الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود: حديث (۶۰۲) و أحمد (۲۰۰/۲) و ابن أبي شيبة (۲۲۵-۵۳۶) و ابن خزيمة (۱۶۵) و ابن حبان (۲۱۱۲-۲۱۱۳) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۷۹/۲-۸۰) كالمسلم من طريق الأعمش بسنده إلى إسماعيل بن عمار -

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا .

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں اپنے ساتھیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھاتے ہوئے پایا، جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت فرمایا، انہوں نے فرمایا: میں اصل میں کھڑا نہیں ہو سکتا، تو جب تم نے میری اقتداء میں نماز پڑھنی ہو تو بیٹھ کر ادا کرو، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: امام ڈھال ہے، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۹)۔

90-باب وَقْتُ الصَّلَاةِ الْمُنَسِيَّةِ.

باب: جو نماز بھول چکی ہو اُسے ادا کرنے کا وقت

1547- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي الْعَطَّافِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَوَقْتُهَا إِذَا ذَكَرَهَا .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز بھول جائے تو اُسے ادا کرنے کا وقت وہی ہوگا جب وہ اُسے یاد آ جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر بن ابی عطف سہمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 180ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۸۷)۔

١٥٤٧- أخرجه ابن عمري في (الكامل) (٢/ ٢٨٤) و البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/ ٢١٩) من طريق أبي ثابت ثنا حفص بن عمر بن أبي المطاف بسند الزناد- و حفص ضعيف- و ينظر: اقوال اللثة فيه في (الكامل) (٢/ ٢٨٤-٢٨٤)-

91- باب جَوَازِ النَّافِلَةِ عِنْدَ الْبَيْتِ فِي جَمِيعِ الْأَزْمَانِ.

باب: بیت اللہ کے پاس کسی بھی وقت میں نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے

1548- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وَلَّيْتُمْ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعَنَّ طَائِفًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! اگر تم اس کام کے نگران بن جاؤ تو تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے اور یہاں نماز ادا کرنے سے ہرگز نہ روکنا، خواہ دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو۔

1549- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ

مِنْهَالٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ سَمِعَ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ - أَوْ يَا بَنِي قُصَيٍّ - لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّيَ آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے قصی کی اولاد! تم کسی بھی شخص کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور یہاں نماز ادا کرنے سے نہ روکنا، خواہ رات یا دن جو بھی حصہ ہو۔

— — — — —

۱۵۴۸- أخرجه النافسي (۵۸/۵۷/۱) كتاب الصلاة الباب الاول في مواقيت الصلاة: حديث (۱۷۲/۱۷۰) و احمد (۸۰/۴) - و الحاكم (۴۴۸/۱) كتاب المنازل و ابو داود (۴۴۹/۲) كتاب المنازل (الحج) باب الطواف بعد العصر: حديث (۱۸۹۱) و الترمذي (۲۲۰/۲) كتاب الحج: باب ما جاء في الصلاة بعد العصر و بعد الصبح لمن يطوف: حديث (۸۶۸) و النسائي (۲۲۲/۵) كتاب الحج: باب اباحة الطواف في كل الاوقات و ابن ماجه (۲۹۸/۱) كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب ما جاء في الرخصة في الصلاة بسكة في كل وقت (۱۶۹) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۸۶/۲) كتاب مناسك الحج: باب الصلاة للطواف بعد الصبح و بعد العصر و المعجدي (۲۲۵/۱) رقم (۵۶۱) و ابن خزيمة (۲۶۲/۲) رقم (۱۲۸۰) و ابن هبان (۲۶۶-۲۶۷) و ابو يعلى (۲۹۰/۱۲) رقم (۷۲۹۶) و البيهقي (۴۶۱/۲) و الدارمي (۷۰/۲) كتاب المنازل: باب الطواف في غير وقت الصلاة: من طريق سفیان بن عیینة عن ابي الزبير عن عبد الله بن باباه عن جبیر بن مطعم به - و قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه و وافقه الذهبي - و قال الترمذي: حديث حسن صحيح و قد رواه عبد الله بن ابي نجيع عن عبد الله بن باباه ايضا - و صححه ابن خزيمة و ابن هبان - و الطريق الذي اشره اليه الترمذي و هو طريق ابن ابي نجيع عن ابن باباه - أخرجه احمد (۸۲/۴) و البيهقي (۱۱۰/۵) و ابن هبان (۱۵۱۱-الاحسان) من طريق ابن اسحاق عن عبد الله بن ابي نجيع عن عبد الله بن باباه به - و أخرجه ۲ عهد الرزالي (۶۱/۵) رقم (۹۰۰۴) و احمد (۸۶/۴) و ابن خزيمة رقم (۱۲۸۰) من طريق ابن جرير عن ابي الزبير به - وروي لهذا الحديث مرسلًا: أخرجه النافسي في (مسنده) (۵۸/۱) كتاب الصلاة: باب في مواقيت الصلاة (۱۷۲) عن عطاء مرسلًا -

راویان حدیث کا تعارف:

○ جراح بن منہال بن عطف جزی، عن زہری، قال احمد: کان صاحب غفلة، وامام بخاری فرماتے ہیں: وسلم: منکر

حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۱۵/۲)۔

1550- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَافِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا صَلَّى عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: اے بنو عبد مناف! خبردار! تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا، خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

1551- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرِو الرَّبَالِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَظْنَهُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے سے نہ روکنا، خواہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو۔

1552- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَعْمَى بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّحَّاحِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعَنَّ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ آيَةً سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! تم ایسے کسی

شخص کو منع نہ کرنا جو اس بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہا ہو، خواہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو۔

1553- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ حُمَيْدِ مَوْلَى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مَكَّةَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتِي الْبَابِ فَقَالَ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا جُنْدُبُ أَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۵۵۳- أخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۲/۲۷۵) حديث (۱۳۶) من طريق الدارقطني بهذا الإسناد - وقال البيهقي: و حديث

مجاهد عن أبي زر مرسلاً - وأخرجه في (السنن الكبرى) (۲/۴۶۱) من طريق الشافعي به - وأخرجه أحمد (۵/۱۶۵) من طريق يزيد عن

عبد الله ابن المومل به - أنه لم يذكر حميداً في مسنده - وأخرجه ابن عدي (۴/۱۳۷) من طريق سعد بن مالك عن ابن المومل به - أنه

لم يذكر قيساً - وينظر: (تلفيظ المعبر) (۱/۳۳۹-۳۴۰) -

إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑ کر فرمایا: جو شخص مجھے جانتا ہے وہ تو مجھ سے واقف ہے، لیکن جو مجھے نہیں جانتا (تو وہ جان لے) میں جناب (ہوں اور میری کنیت) ابوذر ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جاسکتی اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جاسکتی، البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے، البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن مول بن وہب اللہ مخزومی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ حدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۰) (۳۶۷۳)۔

○ حمید بن قیس مکی اعرج، ابوصفوان قاری، لیس بہ باس، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳/۱)۔

○ قیس بن سعد بن عبادۃ، خزرجی انصاری، صحابی جلیل، ان کا انتقال 60ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۸/۲)۔

○ عبد اللہ بن احمد بن زکریا بن حارث، مکی، ابویحییٰ بن ابی مسرۃ، قال ابن ابی حاتم: کتبت عنہ بمکة، ومحلہ صدق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۶/۵) تنبیہ: فی ط: ابی مسرۃ۔

○ خلاد بن یحییٰ بن صفوان سلمی، ابو محمد کوفی، نزیل مکہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ری بالارجاء، دھومن کبار شیوخ بخاری، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۳) (۱۷۷۶)۔

1554 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسْرَةَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُبَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعَنَّ مُصَلِّيًا عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے بنو عبد المطلب! تم اس بیت اللہ کے پاس کسی بھی شخص کو نماز ادا کرنے سے نہ روکنا، خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

1555 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ الْهَرْدَعِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاFٍ يَا بَنِي هَاشِمٍ إِنْ وَلَّيْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَلَا تَمْنَعَنَّ طَائِفًا بِهَذَا الْبَيْتِ أَوْ مُصَلِّيًا أَى سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اے بنو عبد مناف! اے بنو ہاشم! جب یہ معاملہ تمہارے اختیار میں ہو تو تم اس گھر کا طواف کرنے والے کسی شخص (اور اس کے پاس) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو (طواف کرنے یا نماز ادا کرنے) سے ہرگز نہ روکنا، خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن صفوان بن اسحاق بن ابراہیم، ابوعلی بردعی، قال خطیب: کان علم حدیث کچھ ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ا، ان کا انتقال 340ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵۴/۸)۔

○ احمد بن محمد بن صاعد، ابوعباس۔ امام داقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵/۵)۔

1556- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”رات یا دن کے کسی بھی وقت میں اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے کسی بھی شخص کو تم نہ روکنا۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ خلف بن محمد بن عیسیٰ خشاب، قافلانی۔ ابو حسین بن ابی عبد اللہ واسطی، لقبہ کردوس۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۹۹) (۱۷۴۴)۔

1557- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّي فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ يَطُوفُونَ وَيُصَلُّونَ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے بنو عبدمناف! اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے (یا اسکے قریب) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو تم نہ روکنا، کیونکہ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں ہوتی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہوتی، البتہ مکہ میں اس گھر کے پاس کا حکم مختلف ہے (یہاں) لوگ (ان اوقات میں) طواف بھی کر سکتے ہیں اور نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ رجاء بن حارث، انہوں نے مجاہد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یہ ابوسعید بن عوذ ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ فضل سینانی اور ابولید عدانی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷۰/۳)، وقال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۸/۱):

۱۵۵۷ ذکرہ الزیلعی من جمة المصنف فی (نصب الرایة) (۲۵۱/۱) وقال: قال صاحب التنقیح: و ابو الولید العدنی لم ار له ذکرا فی (الکنی) لا ہی احمد الحاكم - واما رجاء بن الحارث ابو سعید المکی: فضعفه ابن معین -

ابوالعلا محمد بن محمد الدین جہانگیر تصانیف ترجمہ شیخ و تخریج کی ہوئی کتب

امام حسینؑ کے پوتے حضرت زین العابدینؑ کے صاحبزادے

امام باقرؑ کے بھائی امام جعفر صادقؑ اور امام ابو حنیفہؒ کے استاد

الشيخ
رضي

الإمام زين العابدين

کی نقل کردہ روایات اور بیان کردہ فقہی آراء کا مجموعہ

مستلکام زید

جہانگیر

احادیث نبویہ آثار صحابہ اقوال تابعین اور آثار اہل مالک

امام مالک

تأليف إمام دار الهجرة

إِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ

الموطأ

جنگیں

مُسْنَدُ الْأَمَامِ الشَّافِعِيِّ

جنگیں

ترتیب
الامیر اَبی سعید سنجری بن عبد الله الناصری الجاوی

2 طریق

سُننِ مجاری

جون ٹیلیز

احادیث و آثار کا مستند اور قدیم مجموعہ

الامام الحافظ ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بھرام الدارمي

15 رتب سے متخرج

2. طریقہ

شہید سردار

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری